

تاریخ ابن کثیر

أردو ترجمہ  
البدایۃ والنہایۃ

جلد سوم  
حصہ پنجم و ششم

ماہنامہ "نور" جاری، غفرانہ تنصیح، اسلامی قانون کی حقوق اور جوئی آمد، عین ادارہ بری ملک میں احوال و مسائل فقہیم دانات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عالمگیری اصول کا ذکر ہے۔

۱۔ ایک نئی، حضورِ کریم ﷺ کے حیرت کا بیان، مشکل و فصاحت پر دلالت، ہجرات نبویؐ، دیگر انبیاء کے ہجرات اور آپ ﷺ کے ہجرات کا کافی مضمون پر یہ پیش گوئیوں کا قرآن فرمایا۔

خافوا من الله تعالى والذين آمنوا بالله وأسماء عليل ابن كثير عتق ١٠٠٠

زیر غشوق

**والا شاعرت** تفادلتا اگه سونو شاعر  
کونو کونو کونو کونو

707/708 8" elec. ord

آج کے تحقیقی نے اسلام کی قیامت لگی، نہ کلمہ ہیں

پیشکش  
قیمت  
نصاب

قاری سے گزارش  
ایک نئی دلت کا شکر کی ہوتی ہے نہ پادشہ، نہ کلمہ صابری، نہ کلمہ صابری کی کہیں  
نے سے اور بھی مستحق پندہ صابری ہے نہ پادشہ، نہ کلمہ صابری کی کہیں  
نصاب (نصاب) کا شکر کی ہوتی ہے نہ پادشہ، نہ کلمہ صابری کی کہیں

فہرست... کے لئے چپ...

پیشکش  
قیمت  
نصاب

پیشکش  
قیمت  
نصاب

فہرست... کے لئے چپ...

پیشکش  
قیمت  
نصاب

پیشکش  
قیمت  
نصاب

فہرست... کے لئے چپ...

پیشکش  
قیمت  
نصاب

پیشکش  
قیمت  
نصاب

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرست مضامین الہدایہ والتہایہ معروف بہ تاریخ ابن کثیر حصہ ہفتم و ششم

۳۶۰	ابو نعیم رضی اللہ عنہ کے شعر	۳۱	ابن کثیر اور ابن کثیر
۳۶۱	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ	۳۱	غزوہ تبوک
۳۶۲	چشم کوئی کا بیج ہوتا	۳۱	دھبہ ۹ھ میں روم کی جانب پیش قدمی
۳۶۳	"ماریہ مرثیہ" کی تفسیر	۳۱	برخلاف میں جنگ میں شامل ہو گئے کافران باہمی
۳۶۴	حضور ﷺ کی وہ کی بہت	۳۱	آیت کے بارے میں فتاویٰ
۳۶۵	ذرا بیکار ہوئی	۳۱	ابو کاہنہ
۳۶۶	ازیدہ کی صیبت متعلق	۳۱	موتوں کی عادت
۳۶۷	کھانے میں مجاہدانہ	۳۱	سورج کا کھربا کھکاؤ میر
۳۶۸	نبی ﷺ کا سفر ترک میں "قرآن میں شہر کے کائنات سے گزر	۳۱	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صفات
۳۶۹	انجلی دنا کو اس	۳۱	چندویہ کی ترغیب
۳۷۰	ابو قتال	۳۱	موتوں کی پیش بندی
۳۷۱	ایک دشمن کوئی	۳۱	ایمان بانوں کی چیز
۳۷۲	آزمائی کی پیش گوئی اور وہ آدمیوں کی غول ہونے کی	۳۱	بہا نے بازوں کا انجام
۳۷۳	ہار کا تفسیر	۳۱	سعد بن ابی وقاص
۳۷۴	انہ کے ہار کا حضور ﷺ کی خدمت میں آنا اور اس کا پورا	۳۱	ابو بکر اور اس کی مصلحت کا دور
۳۷۵	حاصل کرنا	۳۱	دیکھنا غار
۳۷۶	مہر زوں کا نذر	۳۱	پتھر باندھ جانے کا کردار
۳۷۷	مہر	۳۱	جوت کا سفر
۳۷۸	باندھ کی بات	۳۱	میرہ
۳۷۹	بھرنے اور دینے کی	۳۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ہارون علیہ السلام
۳۸۰	بھرنے کا دور	۳۱	ابو بکر کا سفر

۵۰	سید ضرار کے پانی	۴۱	حضور ﷺ کا خطبہ
۵۰	حضور ﷺ کا نماز میں عید الرحمن بن خوف رضی اللہ عنہ کی	۴۲	لہذا ہی کہتا ہے سے گزرنے کی سزا
	اقتدار کرتا	۴۲	معاویہ بن ابی معاویہ کی عاتقانہ نماز جنازہ
۵۱	مقدورین کا خیال	۴۳	(سورۃ النعام) کی تفصیلات اور مکرر روایت
۵۱	نبیل احد	۴۳	رسول اللہ ﷺ کے پاس قیصر کے قاصد کی آمد
۵۱	ظہور بدر	۴۳	برق کی رائے
۵۱	حضرت کعب رضی اللہ عنہ	۴۳	بہادت کا دار
۵۳	عوامی بانچاٹ	۴۴	برق کی رائے کا حد کو حیمیت
۵۳	عجیب کی بی رقی	۴۴	ہوائے دنیا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے
۵۳	شاہنشاہ کا مکتوب	۴۴	کا حد کا حق
۵۳	ہلال کی بیوی	۴۴	مکتوب نبوی برائے یحییٰ بن مرزبان اہلبیان یالیہ
۵۳	رسول اللہ ﷺ کی مسرت و مرحمت	۴۵	مکتوب نبوی برائے اہل جرہ و انوار
۵۳	آیات و ہدایت	۴۵	نبی ﷺ کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اکیدہ دوسری
۵۳	حج میں نجات اور موت میں ہلاکت ہے		طرفہ دہانت کرتا
۵۵	تکلف سے مراد	۴۵	اکیدہ دوسری اگر گزری
۵۵	ہجرت میں پیچھے رہ جانے والوں کا خود کو عجیب سے ملوایا	۴۵	بجلی روایت پر اضافہ
۵۵	توبہ کا قبول ہونا	۴۶	وادی متفق میں پانی کا حجزہ
۵۶	مناظروں کی کتابداری	۴۶	عبداللہ و انصار بن حنفیہ و جہری
۵۶	غزوہ جہوک میں پیچھے رہ جانے والوں کی اقسام بقول امام ابن		رسول اللہ ﷺ کا انکسار بالمسوس
	کثیر رحمۃ اللہ علیہ	۴۷	آپ ﷺ کی ہلاکت کی بنا کا مسمازش
۵۶	حضرت عباس بن عبدالمطلب کے مدحیہ اشعار	۴۸	صرف حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ہاتھوں کا ظم تھا
۵۷	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ہرجز کی لڑائی	۴۸	مناظروں کی تعداد چودہ (۱۴) تھی
۵۸	ہودہ کی دھت پر دعا فرمانا	۴۹	حدیث
۵۸	عروہ ثقیفی رحمۃ اللہ علیہ کا دفن	۴۹	سید ضرار
۵۸	اللہ تعالیٰ مدینہ میں	۴۹	سید ضرار کی قبر
۵۸	ثقیف کا اسلام شراکت پر موقوف تھا	۴۹	ضرار
۵۹	اللہ تعالیٰ کی قبول اسلام کے لئے شرائط	۵۰	کفر
۵۹	بہت شہوت زنا	۵۰	تقریق
۵۹	نماز پڑھنے سے انکار	۵۰	ارصاد
۵۹	زکوٰۃ اور جہاد	۵۰	سید ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا حکم
۵۹	مکان رضی اللہ عنہ کا میر مقرر ہونا	۵۰	سید قبا سید نبوی



۶۹	۵۔ مسجد خرابہ کا انہدام	۵۹	مہمان علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شوق
۶۹	۶۔ لائٹ کا انہدام	۶۰	حضور ﷺ کی مہمان رضی اللہ عنہ کو بحیثیت امیر مقرر ہونے کی
۶۹	۷۔ صحابہ یثیب اور عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ		نصیحت کرنا
۶۹	۸۔ وفدوں کا سال	۶۰	انہار میں شیطان کے دوسے سے دور کرنے کا طریقہ
۶۹	رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفد کا بیان	۶۰	درجہ کا خطاب
۶۹	کسی فتح اور فتوح کی آمد	۶۱	رسول اللہ ﷺ کا دم کرنا
۶۹	سورہ نصر کا شان نزول	۶۱	بلال کی وفد کو مہر و انظار کے بارے میں نقلی روایت
۶۹	فتح مکہ سے پہلے آنے والا وفد بعد میں آنے والے سے افضل ہے	۶۱	حضور اکرم ﷺ کا تفتیش کے ساتھ برتاؤ اور ان کی تعلیم و تربیت
۷۰	سب سے پہلا وفد	۶۱	حضرت مخیر و بن شعبہ "بت جنم"
۷۰	باب وفد بنی تمیم	۶۲	انہار کا انداز بیان
۷۱	خطاب کا خطاب	۶۲	سورہ فتح انداز کی حقیقت
۷۱	حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا خطاب	۶۳	کتوب گرامی
۷۱	زیر قاف بن ہند کے لغوی اشعار	۶۳	دادی و بیوی کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان
۷۵	عروہ بن اسلم کے لغوی اشعار	۶۳	عبداللہ بن ابی کی وفات کا بیان
۷۶	بنی تمیم کے آنے کی وجہ	۶۳	عبداللہ بن ابی کی وصیت
۷۶	آیات ہجرات کا شان نزول	۶۳	مذہبوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات
۷۶	بنی تمیم کی فضیلت	۶۳	بدلہ
۷۷	بنی عبداللہ بن کوفہ	۶۳	شکریہ بن حاطب
۷۷	بدباری اور بدیہیگی	۶۳	شاعر اسلام کے ہج انصار میں اشعار
۷۸	آسیب زدہ کا خطاب	۶۶	سورہ برائت کا نزول
۷۸	دست ہوش	۶۶	اعلان برائت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مامور کرنا
۷۸	عیسائی کا قبول اسلام	۶۶	شرکیں اور یہود طواف کرنے والوں پر پابندی
۷۹	امیر مکرین	۶۷	راج اکبر
۷۹	مسجد نبوی کے بعد پہلا مسجد	۶۷	معاہدہ میں چار نامہ کے بارے میں تفصیل
۷۹	غمر کی دور مدت کی انداز کی تاکیہ	۶۷	اعلان برائت کے متعلق ایک اور روایت
۷۹	وفد کب آیا؟	۶۸	ہجری کے اہم واقعات
۷۹	قرآن کا وفد اور بنی حنیفہ کے وفد کے ساتھ مسیحیہ کذاب کی آمد	۶۸	۱۔ غزوہ تبوک
۸۰	امام بخاری کی ترتیب پر مقررہ	۶۸	۲۔ ہجرت کی موت
۸۰	مسیر کو حضور ﷺ کا جواب نام	۶۸	۳۔ ہجرت رسول اللہ ﷺ کی وفات
۸۰	رسول اللہ ﷺ کا خوب اور اس کی تعبیر	۶۸	۴۔ صحابہ کرام



۱۱۸	بنی جنس کا وفد	۱۰۸	جریر بن عبد اللہ بنی لؤی کا آنا اور اسلام قبول کرنا
۱۱۸	سزوارہ بن یزید عقیق بنی خزاعہ کا وفد	۱۰۹	عقیقہ دایت کا طریق
۱۱۸	دعا کی درخواست	۱۰۹	ذی الخلفہ بیت کا سامراج
۱۱۸	دعا کی قبولیت	۱۰۹	سورہ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا
۱۱۹	بنی مرہ کا وفد اور حادث بنی عوف کی آمد	۱۰۹	واکن بن جبر شامی کا قبول اسلام
۱۱۹	بنی شلبہ کے وفد کی آمد	۱۱۰	انقلابات زمانہ
۱۱۹	بنی حارث کا وفد	۱۱۰	لیط بن عامر مشفق ابو زین عقیق کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آمد
۱۱۹	خزیمہ بن سواد کے چیرے کا سفیر پاشا	۱۱۰	پانچ بیچوں کا طم صرف اللہ کو ہے
۱۱۹	بنی کلاب کا وفد	۱۱۱	مشعل کے حالات
۱۱۹	بنی رؤاس بن کلاب کا وفد	۱۱۱	اللہ ہمارے اعضاء کیسے جمع کرے گا
۱۱۹	عروہ بن مالک سے حضور اکرم ﷺ کا اظہار ناراضگی	۱۱۱	اللہ ایک ساتھ تمام انسانوں کو کیسے دیکھے گا
۱۲۰	عقیق بن قیس	۱۱۲	جنت کی نعمتیں
۱۲۰	بنی قیس بن کعب کا وفد	۱۱۲	جاہلیت میں فوت ہونے والوں کے ساتھ کیا ہوگا؟
۱۲۰	قرہ بن معمر کے اشعار	۱۱۲	زیاد بن عمار رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام
۱۲۰	بنی کا کا وفد اور حضور ﷺ کا سفیر	۱۱۳	زیاد بن عمار رضی اللہ عنہ کا میر مقرر کرنا
۱۲۱	محمد بن جبر بن سواد کے اشعار	۱۱۳	جلیک داکھا
۱۲۱	وفد کنانہ	۱۱۳	حضور اکرم ﷺ کی انھیں میں سے چشما مل چڑا
۱۲۱	واظہ بن ابی قیس کی بہن کا مسلمان ہونا	۱۱۳	امارت سے صفات
۱۲۱	اٹلی کا وفد	۱۱۳	سنگریوں پر دم کرنا
۱۲۱	وفد ہلبہ	۱۱۳	حارث بن حسان بکری اور یوحنا
۱۲۱	بنی سلیم کا وفد	۱۱۳	وفد مالکی مثال
۱۲۲	عادی بن عبد المعزی	۱۱۵	حجیر
۱۲۲	بنی بلال بن عامر کا وفد	۱۱۵	حضور ﷺ کی خاص دعا
۱۲۲	وفد بن بکر بن وائل	۱۱۵	طارق بن عبد اللہ اور اس کے رفقاء کی آمد
۱۲۳	بنی تغلبہ کا وفد	۱۱۶	طارق حسان کے مکران فروہ بن عمرو زامی کے قاصد کی آمد
۱۲۳	وفد نجیب	۱۱۶	فروہ رضی اللہ عنہ کے امیری میں کیے گئے اشعار
۱۲۳	خولان کا وفد	۱۱۷	فل کے وقت فروہ رضی اللہ عنہ کے اشعار
۱۲۳	بھٹی کا وفد	۱۱۷	دجال کے بارے میں خبر
۱۲۳	ازد کا وفد	۱۱۷	بنی اسد کا وفد
۱۲۳	میں قحطی یا تم	۱۱۸	بنی زبید سے بنی ریشہ

۱۳۱	اس روایت کی حریدہ توشیح	۱۲۳	کنکرو کا وفد
۱۳۱	اس باتوں کی وصیت	۱۲۳	مذہب کا وفد
۱۳۱	نزا کرت	۱۲۳	نخسین کا وفد
۱۳۲	رضیہ افکار	۱۲۳	وندی سعد و غیرہ
۱۳۲	سغاروں سے قرض معاف نہیں ہوتا	۱۲۳	ورد مدین کا وفد
۱۳۲	مال و زکوٰۃ میں تجارت	۱۲۳	بجیر بنی قریظہ بنی
۱۳۲	معاذ رضی اللہ عنہ کا خواب	۱۲۵	وند بنات
۱۳۲	امام باقر رضی اللہ عنہ کی روایت	۱۲۵	سواد بن قارب کے جنات کے بارے میں اشعار
۱۳۳	اللہ کے لئے آزاد کرو یا	۱۲۶	شیطان کے مسلمان ہونے کی ایک منکر اور موضوع روایت
۱۳۳	ازہتہا کا ثبوت	۱۲۶	نوع کے ساتھ
۱۳۳	اس سند پر بحث	۱۲۷	ہو کے ساتھ
۱۳۳	کا فر بھائی کی وراثت کا مسئلہ	۱۲۷	سلام پہنچانا
۱۳۳	جہود کا مسلک	۱۲۷	ہجرت کا دواں سال
۱۳۳	نبی طیبہ اسلام کا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجنا	۱۲۷	رسول اللہ ﷺ کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تبلیغ کے لئے روانہ کرنا
۱۳۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مصر	۱۲۷	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا کتب
۱۳۳	بنی نضیر رضی اللہ عنہ اور اس کی اصلاح	۱۲۸	آپ ﷺ کی جانب سے کتب خالد رضی اللہ عنہ کا جواب
۱۳۳	بنی نضیر میں بدل گیا	۱۲۸	دو لوگ سڑک کے لئے قال لائے تھے
۱۳۵	ابن شماس کی علی رضی اللہ عنہ سے رنجش	۱۲۸	ہم خدا کے شکر گزار ہیں
۱۳۵	علی رضی اللہ عنہ کا اذیت دینا مجھے اذیت دینا	۱۲۸	رسول اللہ ﷺ کا امر اکمل یمن کی طرف بھیجنا
۱۳۵	قبیلہ عدنان کا مسلمان ہونا	۱۲۹	ایک مرتبہ کا قتل
۱۳۵	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کتب چینی	۱۲۹	سلامت کلام پاک
۱۳۶	علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دیگر کتابی اور آپ ﷺ کا جواب	۱۲۹	پرنسپل راجح حرام ہے
۱۳۶	پلا اجازت بیت المال میں تصرف	۱۲۹	آپ ﷺ کی معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت
۱۳۷	رسول اللہ ﷺ پر کتب چینی	۱۲۹	سب سے زیادہ قریب کون؟
۱۳۷	حکم شرعی ظاہر مال ہے	۱۳۰	حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا رونا
۱۳۷	آپ ﷺ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے قوت فیصلہ کی دعا	۱۳۰	عشیرہ بنی قریظہ بنی
۱۳۷	فیصلہ کا اصول	۱۳۰	ایک افکار کا طریقہ
۱۳۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر رسول اللہ ﷺ کا تحرو	۱۳۰	جنت کی گئی
۱۳۸	نسب میں قرعہ اندازی سے فیصلہ	۱۳۰	ایک طب دواں کا طریقہ
		۱۳۰	تین باتوں کی وصیت

۱۳۶	منکر روایت	۱۳۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ حال کیا
۱۳۶	غلام سلیمان	۱۳۹	چند احوال
۱۳۶	رسول اللہ ﷺ کے احرام کے بارے میں اختلاف	۱۳۹	ابو حمزہ
۱۳۶	عمر بن الخطاب	۱۳۹	نبی اللہ ﷺ کے حج و عمرہ کی تعداد
۱۳۷	منکر روایت	۱۳۹	کیا آپ ﷺ نے کبھی صرف ایک حج کیا؟
۱۳۷	ایک ماحول احرام ہانڈے کا مطلب	۱۴۰	۱۰ اجزی میں حج
۱۳۷	آپ ﷺ مفرد تھے بدایت حضرت چاہے رضی اللہ عنہ	۱۴۰	حج کے لئے تیاری اور دعا کی وقت
۱۳۸	آپ مفرد تھے بدایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ	۱۴۰	دن کا تین
۱۳۸	مفرد تھے بدایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ	۱۴۱	منازل کا سبب
۱۳۸	غلام مراد کو نہا حج کرتے تھے؟	۱۴۱	مدینہ سے روانگی کا راستہ
۱۳۸	رسول اللہ ﷺ تھے	۱۴۱	حج بغیر ربا کا رکن کے
۱۳۹	ایک اشکال اور اس کا حل	۱۴۱	دفعہ سفر کی کیفیت
۱۳۹	ظہن کی اصل وجہ	۱۴۲	اس حاکمی کو دیکھو کیا کر رہا ہے؟
۱۵۰	کچھ مزید تفصیل	۱۴۲	پیدل حج
۱۵۰	تخص	۱۴۲	عمر کے بعد سفر
۱۵۰	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل	۱۴۲	امام ابن جریر رضی اللہ عنہ کا خیال
۱۵۱	اقتدار	۱۴۳	غزوہ بدر کا استعمال
۱۵۱	ظہن کی نشان دہی	۱۴۳	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول
۱۵۱	دوران حج میں قضاء اور اس کا رخص	۱۴۳	احرام کے لئے غسل اور غشوہ
۱۵۲	حج کے مکمل میں عمرہ کرنا بھی صحیح ہے	۱۴۳	کراہت
۱۵۲	نبی طیبہ اسلام کا رکن تھے	۱۴۳	آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا
۱۵۲	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات	۱۴۳	قرآن
۱۵۳	قرآن کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت	۱۴۳	اشعار اور عقائد
۱۵۵	صحیحہ	۱۴۳	قرآنی کے چاروں
۱۵۵	ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	۱۴۳	تکبیر کا مقام
۱۵۵	قرآن کے بارے میں حضرت برادر رضی اللہ عنہ کی روایت	۱۴۳	تکبیر میں اختلاف کا سبب
۱۵۶	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۱۴۵	تذکرہ ہلال روایات پر مشتمل
۱۵۶	سند پر مشتمل	۱۴۵	قبیلہ مدینہ کی تفسیر
۱۵۶	ضمیمہ کی صفائی	۱۴۵	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اصول
۱۵۶	ابو جندبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۱۴۶	آپ ﷺ کی مدینہ سے روانگی
۱۵۶	سراقد بن مالک	۱۴۶	بجاء پر تفسیر کیا

۱۶۶	مزدلفہ	۱۵۶	سید بن ابی وقاص کی روایت
۱۶۶	عملی تنبیہ	۱۵۷	ابن ابی اونی کی روایت
۱۶۶	داوی غمر	۱۵۷	ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۶۷	قربانی	۱۵۷	قریش کی آمد اور حج قرآن
۱۶۷	طواف افاکہ	۱۵۷	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۶۷	مدینہ کے راستہ پر مساجد	۱۵۷	عبداللہ بن عمرو کی روایت کے متعلق دوسروں میں ضعف
۱۶۷	آپ مکہ میں	۱۵۸	ایک عجیب خبر بات
۱۶۷	غلام کلام	۱۵۸	عمران بن حصین کی روایت
۱۷۰	ایک عجیب دلیل	۱۵۸	برہان بن زید باہلی رضی اللہ عنہ
۱۷۰	رکن یمنی اور حجر اسود	۱۵۸	امام یونس حضرت قصہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۷۰	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عمل	۱۵۸	امام یونس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۷۱	جدید تعمیر کی خواہش	۱۵۹	حدیث کا مقصد
۱۷۱	نبی علیہ السلام کی دعا	۱۶۰	ایک اور دلیل
۱۷۱	دلی کا بیان	۱۶۰	روایات میں تطبیق اور قارن کے متعلق ائمہ کرام کے مذاہب
۱۷۱	کیا دلی مسنون نہیں	۱۶۱	حج قرآن سے ممانعت کی غلط فہمی
۱۷۲	ضبط تاریخ کیا ہے؟	۱۶۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اور ممانعت کی وجہ
۱۷۲	طواف میں سوار سے لینا یا نہ؟	۱۶۱	اجازت سنت
۱۷۲	اللہ اکبر کہا	۱۶۱	اس مسئلہ میں اہل کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق
۱۷۲	اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا	۱۶۲	رسول اللہ ﷺ کا احرام طلاق قرا
۱۷۳	دو بار دو سو بار	۱۶۲	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا بیان
۱۷۳	ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کا پوس لینا	۱۶۳	تکبیر کا بیان اور عبادت
۱۷۳	حجر اسود کے بارے میں حرج امت	۱۶۳	بلندے والے تکبیر کہا
۱۷۳	سستی منہ اور دو	۱۶۳	حدیث چار مرتبہ اللہ عنہ
۱۷۳	سستی سے کیا مراد ہے؟	۱۶۳	روایتی
۱۷۳	دو مالوں میں دیکھنے کا مطلب	۱۶۳	محمد بن ابی بکر کی ولادت
۱۷۳	امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا رد جم	۱۶۳	تکبیر
۱۷۳	ان کا مطلب کیا ہے؟	۱۶۳	نیت
۱۷۳	طواف سواری پر	۱۶۳	سستی
۱۷۵	ایک اذکار	۱۶۵	عمرو بن عمار میں منہ ہو چکا ہے
۱۷۵	حضرت چار مرتبہ رضی اللہ عنہ کا قول	۱۶۵	خطبہ
۱۷۵	مفصل بیان	۱۶۶	موقوف

۱۸۶	آپ پھر اذان کی وقت	۱۸۶	تاریخ ایک سنی کسے یاد؟
۱۸۷	راست میں ضرورت کے لئے اترنا	۱۸۷	حدیث علی رضی اللہ عنہ
۱۸۷	کچھ حرج تفصیل	۱۸۷	حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۸۷	تیز اور نہ لگی تیز	۱۸۷	وہابی کا مسلک
۱۸۷	عجب اتباع	۱۸۷	کیا آپ ﷺ نے سنی سواری کے بغیر کی؟
۱۸۷	دوا کا مس کے ساتھ مغرب و مشرق کی ادائیگی	۱۸۸	رسول اللہ ﷺ کہاں سوار تھے؟
۱۸۸	انکس قاضی	۱۸۸	مناظرہ کے بعد یہاں سات پندرہ ہیں چار دس
۱۸۸	حضرت ابن سوری رضی اللہ عنہ کا بیان	۱۸۸	کیا حج حج کر کے کرہ کی نیت درست ہے؟
۱۸۸	عروہ طائی	۱۸۸	نہی ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۸۹	اندر میرے سب سے	۱۸۹	کیا قرآن افضل ہے؟
۱۸۹	حرف اللہ میں تہیہ	۱۸۹	آپ علیہ السلام سنی روایت سے پہلے ہی میں تمہارے
۱۸۹	قرآن مجید اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی اور وہی عمر میں تیرا تیری	۱۸۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آہ
۱۹۰	اول وقت میں حرکت کی ادائیگی	۱۹۰	ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے
۱۹۰	خطاب	۱۹۰	وہ کھتہ لڑائی کی ادائیگی
۱۹۰	عمر میں تیرا چلتا	۱۹۰	یوم ترمذ
۱۹۱	قائد	۱۹۱	سنی کی طرف کس حد تک اصرار ہے؟
۱۹۱	مجلس اہل	۱۹۱	آپ کو بغیر کی غار کہاں پر ہے
۱۹۱	وادی میں تیرا تیرا	۱۹۱	خبر غلبہ؟
۱۹۱	تہیہ کب کیا؟	۱۹۱	بلند آواز سے بات دہراتا
۱۹۱	آپ ﷺ کا آخری عمر کی تک تہیہ کیا	۱۹۲	سنی سے عداوت جانتے ہوئے تہیہ اور بغیر کیا
۱۹۲	چاشت کے وقت دینی	۱۹۲	حرف میں عمر و صریح ساتھ پرانا
۱۹۲	تہیہ کیا کہ کر لگایا ہمارا	۱۹۲	سنت سے مراد حضرت رسول ﷺ کی ہے
۱۹۳	سوار ہو کر لگائی ہمارا	۱۹۳	آپ ﷺ کا وارہ
۱۹۳	ایک تہیہ میں دینی	۱۹۳	دوران حج مسرت کا واقعہ ہوا
۱۹۳	دینی کے بعد	۱۹۳	قیام عرفہ
۱۹۳	مجلس خطاب	۱۹۳	عرفہ کے دن دعوت کی گئی اہمیت
۱۹۳	حرف کے مطابق قرآنی	۱۹۳	دعا میں حرف
۱۹۴	قصاب کی اجرت	۱۹۵	آپ ﷺ کی دعائی قوییت
۱۹۴	امامین و مہتمم اللہ علیہ	۱۹۵	ابلیس ملعون کے جوع فوج
۱۹۴	آپ ﷺ کا سر منہ دانا	۱۹۶	حرف میں دینی کا نزول
۱۹۴	میں نے آپ کے خوشبو لگائی	۱۹۶	حرف سے دعا کی

۲۰۵	نیزول پر اختلاف	۱۹۵	ازواج کھانیاں کیا طواف اقدس کے ساتھ مشروط ہے؟
۲۰۵	مہمم	۱۹۵	طواف اقدس
۲۰۶	خمر کی ناز کی ہوا چلی	۱۹۵	تخلیق کی صورت
۲۰۶	ایک غلطی	۱۹۶	طواف زیارت ۱۔ ۱۰
۲۰۶	بات کا خلاصہ	۱۹۶	رات کا طواف
۲۰۶	آپ ﷺ کی دعا گئی	۱۹۶	پھر شب طواف
۲۰۶	لفظی	۱۹۷	طواف کے بارے میں مجاہد کا مسلک
۲۰۶	کیا دعا کی کثرت کی طرف سے کسی تکلیف نہیں ہوتی؟	۱۹۷	سبکی
۲۰۷	آپ ﷺ کی دعا؟	۱۹۸	رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ سعی نہیں کی بلکہ پہلی سعی پر
۲۰۷	سفر سے واپسی پر دعا	۱۹۸	اکتفا فرمایا
۲۰۷	خدا پر ایم	۱۹۸	حاجا کا مسلک
۲۱۱	ایم نہ پر خیر کا موازنہ	۱۹۸	اور یہ مسلک
۲۱۱	تجربہ	۱۹۸	خدا عظیم کے بعد کسی میں
۲۱۲	اکرم مسلم	۱۹۸	آپ ﷺ کو قربانی کے در خطبہ
۲۱۲	تقریر مبارک کی زیادت کے آداب	۱۹۹	خطاب خطاب
۲۱۲	تقریر نبوی ﷺ پر دعا کی شرعی حیثیت	۱۹۹	جسے اور دعا کا خطبہ
۲۱۳	ہجرت کا گیارہواں سال	۲۰۰	قربانی دے لوں خطبہ
۲۱۳	ہر کمال کے بعد زوال ہے	۲۰۰	خود ہی سنت
۲۱۳	آپ ﷺ نے کتنے بچے کو مرے گئے؟	۲۰۰	قربانی کے دن کب خطاب ہوا؟
۲۱۳	کتنے خزاںات میں شریک ہوئے؟	۲۰۱	ام خطبہ میں کیا بیان کرے؟
۲۱۵	خزاںات کی معنوی تفصیل مع تاریخ	۲۰۱	مکی میں رسول اللہ ﷺ کہاں مقیم ہوئے؟
۲۱۵	۷۰ خزاںات	۲۰۱	مکی میں دور کثرت نماز کی یاد گاریں
۲۱۵	۱۰۰ فکر	۲۰۱	ایسا منکر حق کی شہادت
۲۱۶	مرید چار دانہ کرنے کی وجہ	۲۰۱	دعوت
۲۱۶	حزن بیان باہر ہونے والی رسول اللہ ﷺ اس پر فاسد کی بنی	۲۰۲	کس دن خطاب ہوا؟
۲۱۷	مراد اس کی شہادت اور کل شہادت کی عظمت	۲۰۳	یہ ہمارے کس کے کہتے ہیں؟
۲۱۷	حضرت عروین عام کی عظمت	۲۰۳	حور و مصر کا نزول
۲۱۸	ایک واقعہ اور حجازی کی مسنون طریقہ	۲۰۳	ذوالحجہ میں ملاؤں کے نام
۲۱۹	تغائب	۲۰۳	وادی میں ہمارے عمر کی ہوا چلی
۲۲۰	حضرت مسکن بن حارث رضی اللہ عنہ شاعر اسلام نے اس کے	۲۰۳	بھلا وہیں چلا کر مسنون ہے
	خطاب میں کہا	۲۰۵	مقام کعبہ میں قیام کر کے مسنون نہیں



۲۵۲	۱۰ تاریخ الاول	۲۲۵	۱۰ تاریخ الاول
۲۵۳	کھلی کا کھنڈہ اور ان کے شیعہ و سنیوں کے مابین کی قرابت	۲۲۵	بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵۳	آپ ﷺ کا علیہ مبارک اودھ سے حیات	۲۳۶	منہج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
۲۵۳	ایک نکتہ	۲۳۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ
۲۵۵	آپ ﷺ کی عمر مبارک کے متعلق مہربان کا مسک	۲۳۶	خطاب ابوبکر
۲۵۶	روایتوں کی روشنی میں نتیجہ	۲۳۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلے دن بیعت کرنا
۲۵۶	جو مہربان و غریب اقوال	۲۳۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بار اور روایت کا مسئلہ
۲۵۶	ان کے بارے میں سب سے غریب روایت	۲۳۷	و واضح اشارہ حکومت کی جانب
۲۵۶	رسول اللہ ﷺ کے فضل کا بیان	۲۳۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی طے مقرر نہ کیا
۲۵۶	جو مہربان و غریب اقوال	۲۳۸	کوئی حد نہ تھی
۲۵۶	فضل سے متعلق ایک اختلاف	۲۳۸	کوئی حد نہ تھی
۲۵۷	فضل کے بارے میں؟	۲۳۹	طوین صغریٰ کی خام سلیالی
۲۵۷	حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ بتائی	۲۳۹	شیخہ معمرات کے دربار میں
۲۵۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضل کا	۲۳۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک سازش
۲۵۷	نبی ﷺ کی تدفین میں جو مہربان و غریب اقوال	۲۵۰	قدہ گوئی تروید
۲۵۸	فضل سے متعلق بیعت	۲۵۰	موسویٰ حدیث
۲۵۸	غزوں کے تواریخ کے پانی سے فضل	۲۵۰	درمانی بیعت
۲۵۹	نبی ﷺ کے کلمہ کا بیان	۲۵۰	انہی سلیالی
۲۵۹	کلمہ پڑھوں میں غزوں کا بیان؟	۲۵۱	صوت سے متعلق سوالات
۲۶۱	رسول اللہ ﷺ پر نماز جنازہ کی کیفیت کا بیان	۲۵۱	مسلم قرین
۲۶۱	جنازہ پھر امام کے	۲۵۱	برسر اللہ علی
۲۶۱	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر	۲۵۱	حدیث کا بیعت
۲۶۱	آپ ﷺ کا جنازہ جنازہ نماز اور دعا کا ایک متعلق علیہ مسئلہ ہے	۲۵۱	نبی ﷺ کی وفات کا وقت، وفات کے وقت، عمر، حسن، نماز
۲۶۲	آپ ﷺ کی قبر پر پھر مہربان کے لئے نماز جنازہ میں حاضر ہونے	۲۵۱	جنازہ نماز میں اور قبر کی جہد کا بیان
۲۶۲	شہداء کا اختلاف	۲۵۱	حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئے
۲۶۲	نبی ﷺ کے کلمہ کا بیان	۲۵۲	آغا حضرت ۲۲ صغریٰ پر وفات
۲۶۲	آپ ﷺ کی قبر کا بیان	۲۵۲	اسلام کے بارے میں
۲۶۲	نبی جہاں فوت ہوئے ہے جہاں دفن ہے	۲۵۲	۱۰ تاریخ الاول
۲۶۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا خواب اور اس کی تعبیر	۲۵۲	۱۰ تاریخ الاول
۲۶۳	تقریر و مکرر میں طے کی چیز	۲۵۳	۱۰ تاریخ الاول
۲۶۳	تقریر و مکرر میں طے کی چیز	۲۵۳	۱۰ تاریخ الاول

۲۷۸	حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا اکتھا رہم	۲۶۲	رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت
۲۷۹	نبی ﷺ کے ذکر کے کامیابان	۲۶۳	لہذا یہ باتیں کافی نہیں
۲۸۱	فرمان رسول اکرم ﷺ کا بیان	۲۶۵	قبر میں کس طرح اجازت؟
۲۸۲	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب تک کہ فرما	۲۶۵	حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۸۳	بیعت جانی	۲۶۵	سیرت کو خاندانی لوگ، خاندانی نہیں
۲۸۴	روافضی کے لئے غور کرنے کا مقام	۲۶۵	نبی ﷺ سے خفیہ اولی ملاقات کرنے والا
۲۸۴	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت کی متعدد صحابہ سے تا نیر	۲۶۵	حضرت حکم رضی اللہ عنہ
	اور موانعت	۲۶۶	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
۲۸۵	مسند شمس	۲۶۶	نبی ﷺ کب دفن ہوئے؟
۲۸۶	حدیثہ و شیخی نظر ہے	۲۶۶	حکمری کے وقت
۲۸۶	ناظر رضی اللہ عنہ کی رخصت مندی	۲۶۷	جمہور، قول
۲۸۷	فیصلہ کی توثیق	۲۶۷	اس باب میں ضعیف اقوال
۲۸۷	روافضی کا استدلال اور اس کا جواب	۲۶۷	نبی ﷺ کی قبر کا بیان
۲۸۸	نبی ﷺ کی ازواج، طہرات اور لاکھ بیان	۲۶۸	ایک عجیب توجیہ
۲۸۹	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۲۶۸	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصیت نامہ
۲۸۹	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۲۶۸	نبی ﷺ کی وفات اور صحابہ کی اولی کیفیت
۲۸۹	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۲۶۸	نوحہ نہ کرنے پر ہیبت
۲۸۹	حضرت سہوہ رضی اللہ عنہا	۲۶۹	موت کے وقت نہ جیرا چھا گیا
۲۸۹	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۲۶۹	خوف میں تبدیلی
۲۹۰	حضرت زینب رضی اللہ عنہا	۲۶۹	امہا مکیں
۲۹۰	امہا مکیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا	۲۷۰	سلام پہنچانے والے فرشتے
۲۹۰	حضرت سموت رضی اللہ عنہا	۲۷۰	ابن علی کی فرودگذاشت
۲۹۰	ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	۲۷۱	رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں قرآن
۲۹۰	حضرت جبریل رضی اللہ عنہا	۲۷۱	موت کے فرشتے کی اجازت طلب کرتا
۲۹۰	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۲۷۲	اوم تکی رحمۃ اللہ علیہ کا اصول
۲۹۱	حالیہ	۲۷۳	نبی ﷺ کے چہرہ وقت کے ہاتھ میں
۲۹۱	آسمان و زمین	۲۷۳	اہل کتاب و مسلمہ و منافق
۲۹۱	حضرت زہرا رضی اللہ عنہا	۲۷۳	حضرت حبیب کا حب و اللہ
۲۹۱	حضرت عاتقہ رضی اللہ عنہا	۲۷۳	وقت رسول اللہ ﷺ کے بعد از ان کا اور ان کے بھی نکلی رضی اللہ
۲۹۱	حضرت خولہ رضی اللہ عنہا		وہاں کا دار
۲۹۱	حضرت ثناء رضی اللہ عنہا	۲۷۴	حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا کلام

۳۱۵	۳۰۹	۲۔ بیان کن بھو دیان کن بھو دیان کن بھو دیان	۳۰۹	۳۰۔ ہر حال کی بات
۳۱۵	۳۰۹	۳۔ حسین رسول اللہ ﷺ	۳۰۹	جنگ بدر میں ۳۰ غلام ہل ہوئے
۳۱۵	۳۰۹	۴۔ کن	۳۱۰	۳۱۔ رسول اللہ ﷺ کا کلام اشہام
۳۱۵	۳۱۰	۵۔ رافعی یا ہر رافعی یا ہر رافعی کی کثرت سے بھی معروف ہے	۳۱۰	۳۲۔ بیار
۳۱۵	۳۱۰	۶۔ ہر بار اس	۳۱۰	۳۳۔ ہر بار
۳۱۶	۳۱۰	۷۔ علیہ السلام غلام رسول اللہ ﷺ	۳۱۰	۳۴۔ اس کی رسول اللہ ﷺ کا چہرہ
۳۱۶	۳۱۰	۸۔ کتاب شریعت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۰	۳۵۔ ابو مہدیہ
۳۱۶	۳۱۰	۹۔ حضرت زین الدین عمار بن قیس رضی اللہ عنہ	۳۱۰	۳۶۔ ابو خیرہ غلام رسول اللہ ﷺ
۳۱۶	۳۱۰	۱۰۔ ابو یحییٰ یار علی رضی اللہ عنہ	۳۱۰	۳۷۔ کتاب رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت
۳۱۶	۳۱۱	۱۱۔ حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن	۳۱۱	۳۸۔ ابو سعید غلام رسول اللہ ﷺ
۳۱۶	۳۱۱	۱۲۔ شریک اللہ	۳۱۱	۳۹۔ ابو مصعب
۳۱۶	۳۱۲	۱۳۔ حضرت سلمان فارسی ابو عبد اللہ	۳۱۲	۴۰۔ قیامت کے دن دنیا کی آراہم ہر امت سے پریش ہوگی
۳۱۸	۳۱۲	۱۴۔ مولانا اسلام	۳۱۲	۴۱۔ ابو کبیر انصاری
۳۱۸	۳۱۲	۱۵۔ القرآن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	۳۱۲	۴۲۔ چار اہل
۳۱۸	۳۱۲	۱۶۔ غزوہ بدر میں غلاموں کی شرکت	۳۱۲	۴۳۔ غزوہ بدر میں غلاموں کی شرکت
۳۱۹	۳۱۳	۱۷۔ غلامیہ ابن ابی حمیرہ حمیری	۳۱۳	۴۴۔ سوال تحریر کرتے ہیں
۳۱۹	۳۱۳	۱۸۔ کتاب ابو کی	۳۱۳	۴۵۔ ابو اسود رضی اللہ عنہ غلام رسول اللہ ﷺ
۳۱۹	۳۱۳	۱۹۔ غلامان	۳۱۳	۴۶۔ نبی اللہ ﷺ کی کنیزوں کا بیان
۳۱۹	۳۱۳	۲۰۔ ابو سعید غلام رسول اللہ ﷺ	۳۱۳	۴۷۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اللہ ﷺ سے
۳۱۹	۳۱۳	۲۱۔ ابی کعب	۳۱۳	۴۸۔ ابو سعید
۳۲۰	۳۱۳	۲۲۔ افعال غلام رسول اللہ ﷺ	۳۱۳	۴۹۔ برکت حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہ والدہ حضرت ابراہیم
۳۲۰	۳۱۳	۲۳۔ حضرت حمیرہ رضی اللہ عنہ	۳۱۳	۵۰۔ ان زوجہ رضی اللہ عنہ
۳۲۰	۳۱۳	۲۴۔ کرک	۳۱۳	۵۱۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو پانی پلایا
۳۲۰	۳۱۳	۲۵۔ کینسن	۳۱۳	۵۲۔ کرامت
۳۲۱	۳۱۳	۲۶۔ حضرت حمیرہ رضی اللہ عنہ	۳۱۳	۵۳۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہا
۳۲۱	۳۱۳	۲۷۔ حضرت حم	۳۱۳	۵۴۔ حضرت رضی اللہ عنہا
۳۲۱	۳۱۳	۲۸۔ ابو ایمن	۳۱۳	۵۵۔ غلامیہ رضی اللہ عنہا
۳۲۱	۳۱۳	۲۹۔ ابو ایمن	۳۱۳	۵۶۔ غلامیہ رضی اللہ عنہا
۳۲۲	۳۱۵	۳۰۔ ابو سعید غلام رسول اللہ ﷺ	۳۱۵	۵۷۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی مالک غلامیہ
۳۲۲	۳۱۵	۳۱۔ غلامیہ	۳۱۵	۵۸۔ قول رضی اللہ عنہا
۳۲۲	۳۱۵	۳۲۔ ابو سعید غلام رسول اللہ ﷺ	۳۱۵	۵۹۔ ابو سعید
۳۲۲	۳۱۵	۳۳۔ ابو سعید غلام رسول اللہ ﷺ	۳۱۵	۶۰۔ ابو سعید غلام رسول اللہ ﷺ



۳۸۲	تقریر میں حضور ﷺ کا اچھ پر ہارنا	۳۶۳	حضرت ابوالفضل رضی اللہ عنہ شری صحابی رضی اللہ عنہ
۳۸۲	آپ ﷺ کی زندگی مبارک کو طرح ووقات میں	۳۶۵	نبی ﷺ کے چرہ مبارک کی خوب لہ اور کھان کا بیان
۳۸۳	حضور اقدس ﷺ کے گھر سے باہر آنے کے بعد	۳۶۷	عہد اور حکم کا نسخہ
۳۸۳	آداب شخص	۳۶۷	سند
۳۸۳	اہم شخصوں کے ساتھ آپ ﷺ کا سلوک	۳۶۸	خطاب
۳۸۳	آپ ﷺ کے سکوت کی کیفیت	۳۶۸	اسکی ملاقات
۳۸۵	نبی ﷺ کے اخلاق اور پاکیزہ عادات کا بیان	۳۶۸	شراب
۳۸۶	خلق کا مطلب	۳۶۹	نبی ﷺ کے سونے مبارک کا بیان
۳۸۶	آسمان و اُت پر حمل کرنا	۳۶۹	نیشتر
۳۸۷	ابو طلحہ کا گھوڑا	۳۷۰	خطاب
۳۸۸	حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت گاری	۳۷۰	بال سے خطا
۳۸۹	سقاوت	۳۷۱	سلسلہ وصول
۳۸۹	باگوار بات	۳۷۱	نبی ﷺ کے عشاء کے بارے میں احادیث
۳۸۹	مسلم بن قیس ملوی بھری	۳۷۲	چند اٹھائی تشریح
۳۸۹	آپ ﷺ کا روزہ رکھنا	۳۷۳	نبی ﷺ کے قامت اور عمر و خوشبو کا بیان
۳۹۰	عمر اور اس کی تاریخ پیدائش آپ ﷺ کی شدیدی شبانی	۳۷۳	عقاربی سند
۳۹۰	اہم شخص کے ساتھ بیٹنے کا آغاز	۳۷۳	جناوت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا
۳۹۰	ماجرہ	۳۷۳	پانی سے خوشبو
۳۹۰	ہندہ ایما	۳۷۳	عمر کہ
۳۹۰	ابوبہ طہی	۳۷۳	پیشہ مبارک
۳۹۱	ولہجہ	۳۷۵	عجالتی سند
۳۹۱	پیشہ کا کھانا	۳۷۵	شادی میں حضورؐ کو لینا
۳۹۱	گوشت کے بارے میں پسندیدگی	۳۷۵	دستِ صفیر ہو جانا
۳۹۱	آسمان کی طرف نگاہ	۳۷۶	نبی ﷺ کی عمر نبوت کا بیان جو کندھوں کے درمیان تھی
۳۹۱	گوشت	۳۷۸	عمر نبوت پر غریبی
۳۹۲	تعمیر تعمیر کر پوانا	۳۷۸	عمر نبوت کا قصہ
۳۹۲	روئے زمین کے ترسینے چھو دیئے گئے	۳۷۸	رسول اللہ ﷺ کی صفات میں حق و قیامت کا بیان
۳۹۳	مسکراہٹ	۳۷۹	حضور اقدس ﷺ کے طریقہ مبارک سے بارے میں حدیث
۳۹۳	حضور ﷺ کے دریا کا کاندہ کرنا	۳۸۰	ضمیمہ اور انوار القاطب کی تشریح
۳۹۳	نیشتر	۳۸۱	حدیث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
۳۹۳	سینے کا شفا عادت کی حکمت و توجیہ	۳۸۲	حضور اقدس ﷺ کی گفتار

۳۹۴	ذی بن کا صلہ	۳۹۴	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مالی کثیر عطا کرنا
۳۹۵	مال دولت کے منتقلی پر چہ کہہ	۳۹۵	تواضع اور انکساری
۳۹۶	مال کی ذخیرہ دینی کا مطلب	۳۹۵	خانگی زندگی
۳۹۶	عدیٹ جلال رضی اللہ عنہ کو روادار کئی قرض کی فکر	۳۹۶	آکرہ والا کار
۳۹۷	فراخ دینی	۳۹۶	ایک چینی کے پاس عطیہ مبارک کی فکر
۳۹۸	پرہیز گزشت	۳۹۷	تہنہ کہیں تک ہو چاہئے
۳۹۸	نبی ﷺ کی تواضع اور انکساری	۳۹۷	بچوں سے شفقت کا معاملہ
۳۹۹	کس کے لئے فیہ مکر ہو ہے	۳۹۷	نبی ﷺ کی خوش حوازی
۳۹۹	نبی ﷺ کا طریقہ مبارک	۳۹۷	اوتالی کا بچہ
۳۹۹	بہتر اور صحیح سوز	۳۹۷	ایچ پی ایڈ
۳۹۹	انہایت طویل نماز	۳۹۸	چندے داخل ہو چکا
۴۰۰	وصال میام	۳۹۸	نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دل لگی کرنا
۴۰۰	استغفار	۳۹۸	آنکھوں پر دم
۴۰۰	مال ذکوۃ سے اقتساب اور احتیاط	۳۹۹	عدیٹ خزانہ
۴۰۱	خزانہ کے دوران بشر کے اہل کی آواز	۳۹۹	مختصر ﷺ کے ذرا دور نیات سے بے عشق کا بیان
۴۰۱	نبی ﷺ کی شجاعت و جسارت کا بیان	۳۹۹	عبودیت اور عزت
۴۰۲	سراپہ کتابیں میں نبی ﷺ کی صفات اور عطیہ مبارک	۴۰۰	بہرہ و سامانی کی زندگی
۴۰۲	مشن بخاری کا ایک نکتہ	۴۰۱	بہرہ و نیات سے کیا واسطہ
۴۰۲	حضرت محمد ﷺ کے کمرہ حضرت عثمان غنی علیہ السلام میں ہوں گے	۴۰۱	بچا ہوا جلالت
۴۰۳	ان صفات کے بارے میں	۴۰۱	ضعیف حدیث
۴۰۳	حضرت داؤد علیہ السلام کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کا سزا	۴۰۲	پیشیاں نہ جھیں
۴۰۳	انبیاء علیہم السلام کی تعداد	۴۰۲	مکرمہ کی روٹی سے فخر بری
۴۰۶	زید بن عمرو کا قول اسلام اور عظام	۴۰۲	کبریٰ کا بچہ
۴۰۶	معجزات نبی ﷺ	۴۰۳	چار لٹن تھا
۴۰۶	قرآن ہمارا ایک عظیم مجرہ	۴۰۳	دودھ کا تھو
۴۰۷	ایک دم	۴۰۳	گرم کھانا کھانا
۴۰۸	قرآن پاک کی حیرت سے مجرہ ہے	۴۰۳	مغربی شروپ
۴۰۸	بڑی قلعہ	۴۰۴	بیک وقت دینی مسائل
۴۰۹	رسول اللہ ﷺ کا ہر عمل مجرہ ہے	۴۰۴	نبی ﷺ کا ستر مبارک
۴۰۹	سیرت رسول اللہ ﷺ	۴۰۴	سوئے چاندنی کے پیرا
۴۱۰	امت محمدیہ ﷺ کی غنیمت	۴۰۵	نرم ہارن رک ستر

۳۵۰	ایک دفعہ جو میں حیرت انگیز احادیث	۳۲۳	حق تعالیٰ کا مجرم
۳۵۱	حضرت ابوجہل رضی اللہ عنہ کے گمراہی کی روایت	۳۲۶	موسور روایت
۳۵۱	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گمراہی کے بارے میں عجیب احادیث	۳۲۶	تہجد
۳۵۱	آقا اسلام میں روایت	۳۲۶	سورج کے پھٹنے کی موسور روایت
۳۵۱	ثریبہ کے خیال میں روایت	۳۲۶	امامین جوڑی رضی اللہ علیہما عنہما
۳۵۱	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں عجیب احادیث	۳۲۶	امامین جوڑی رضی اللہ علیہما عنہما کی رائے
۳۵۲	بکلی میں حیرت انگیز احادیث	۳۲۶	حاکم
۳۵۲	کھانے میں غیر معمولی روایت	۳۲۶	سوال و جواب
۳۵۲	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدہ پر عمل	۳۲۸	صحیح راہبانی و صحیح ابوالعباس
۳۵۳	غزوہ خیبر میں رسول خدا کا آغاز	۳۲۸	روایت
۳۵۳	خندق کی کھدائی کے دوران مجرم	۳۲۸	ایک اور سنہ کی تحقیق
۳۵۴	حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کی گمراہی میں عجیب احادیث	۳۲۸	فقیہ ابن جریر
۳۵۴	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قصہ	۳۲۹	ایمانی
۳۵۴	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا توشہ	۳۲۹	فاطمتہ حسین
۳۵۵	سات گمراہی کا آغاز	۳۲۹	حضرت سادہ بنت مسعود
۳۵۵	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم میں روایت	۳۲۹	تہجد
۳۵۵	اندر کی میں عجیب احادیث	۳۲۹	تہجد
۳۵۵	مکلی کا تہجد غیر واقعہ	۳۳۰	تہجد
۳۵۶	کافر مہمان کی خدمت میں اللہ عزوجل	۳۳۰	صحیح حدیث پر تہجد
۳۵۶	کبریٰ کی روایت	۳۳۱	عمر و بنی روایت
۳۵۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گمراہی میں عجیب روایت	۳۳۲	امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا موقف
۳۵۶	گمراہی میں روایت	۳۳۳	ہادق سے متعلق روایت
۳۵۶	روایت کا چہرہ	۳۳۹	انگلیوں سے پانی کا ٹوٹنا
۳۵۸	گمراہی کا خوش آواز	۳۳۹	روایت علی بن ابی طالب اور علی کا مجرم
۳۵۸	روایت کا شہادت دینا	۳۳۳	قرآن کا کھانا
۳۵۹	ستون کا رسول اللہ ﷺ کے اشیائی میں روایت اور روایت سے	۳۳۶	حق تعالیٰ کے متعلق روایت
۳۵۹	جبریل فرشتہ کی روایت	۳۳۶	ابو طلحہ انساری رضی اللہ عنہ کے گمراہی میں عجیب روایت
۳۵۹	حدیث میں رضی اللہ عنہ	۳۳۹	قائد
۳۵۹	حضرت ہارون رضی اللہ عنہ	۳۳۹	غزوہ خندق میں عجیب احادیث
۳۶۰	حدیث میں رسول خدا رضی اللہ عنہ	۳۵۰	ابو جہل الخضر
۳۶۰	حدیث میں رسول خدا رضی اللہ عنہ	۳۵۰	روایت میں رسول خدا ﷺ کا مجرم

۴۷۳	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث	۴۶۱	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۴۷۳	حج	۴۶۱	حبیب
۴۷۳	برکت اور ساقی والد اللہ	۴۶۱	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت
۴۷۳	روشنی	۴۶۲	حضرت حاکم رضی اللہ عنہ کی روایت
۴۷۴	آسمانی کھلی کی چمک	۴۶۲	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت
۴۷۴	روشن انگلیاں	۴۶۲	رسول اللہ کی فضیلت میں نگرہوں کا تسبیح کرنا
۴۷۴	مصلحتوں میں ہونا	۴۶۳	دور دراز کا آئین کہنا
۴۶۴	حضرت عقیل دوسی رضی اللہ عنہ	۴۶۳	چھوڑوں کا سلام کرنا
۴۷۴	حضرت حماد رضی اللہ عنہ کی کرامت	۴۶۳	مشت خاک
۴۷۴	آسمان کی ٹولیت کا ایک عجیب واقعہ	۴۶۴	بچوں کا اشارہ سے گرنا
۴۷۵	حضرت علیہ رضی اللہ عنہ کی گوی	۴۶۴	تھوڑے کام سے جانا
۴۷۵	بچے کا دماغ زندہ ہونا	۴۶۴	لوٹن کا آپ ﷺ کو کہہ کرنا
۴۷۵	نہیں عجیب امور	۴۶۴	رسالت سے سب اٹھتے ہیں
۴۷۶	ابو مسلم غولانی	۴۶۴	دو اونٹوں کا آپ ﷺ کے سامنے کھد کرنا
۴۷۶	زید بن حاتم کا دوبارہ زندہ ہونا	۴۶۵	لوٹن کا کھد کرنا
۴۷۷	ایک سنی کا کام کرنا	۴۶۵	اگر موانع نہ ہوں
۴۷۷	راجہ کا موت کے بعد بولنا	۴۶۵	درخت سے ٹوٹ کر پھرنے کا قصہ
۴۷۸	نور انبیا ﷺ کا بیان	۴۶۶	آپ ﷺ کے منہ میں چھوڑے
۴۷۸	آمین پڑھنا	۴۶۷	تھمرہ
۴۷۸	ایک حبیب بن	۴۶۷	سست لوٹن کا تیر ہونا
۴۷۹	نکار	۴۶۷	لوٹن کا دعا کرنا اور آپ ﷺ کا آئین کہنا
۴۷۹	دین کی آپ ﷺ	۴۶۸	بکریں کھد کرتی ہیں
۴۷۹	وفاقی تعال ہونا	۴۶۸	بھیل بچے کا کام کرنا اور رسالت کی شہادت دینا
۴۸۰	عالمی مہارگ سے وفاقی تعال کرنا	۴۶۹	بھیل بچے سے شہادت کہنے والا
۴۸۰	آگ کا پھر لگنا	۴۷۰	مکہ حجاب کرتا ہے
۴۸۰	پنڈی کا درست ہونا	۴۷۰	بھیل بچوں کا لانا کھد
۴۸۰	جلا ہوا لکھ	۴۷۰	ایک عجیب واقعہ
۴۸۰	تھیلی کا کھد	۴۷۰	حشی جانور
۴۸۰	آگ کا درست ہونا	۴۷۰	خیر رہنمائی کرنا
۴۸۰	ہر طالب کے لئے دعا	۴۷۰	ہرئی کا واقعہ
۴۸۰	کڑور گھوڑی کا تیر ہونا	۴۷۲	حضرت عقب اور ابواللہ محمد رسول اللہ



۳۸۸	سبیلہ سے انحراف کرنا	۳۸۱	نکلی کا مکر چلنا
۳۸۹	اللہ بزرگ	۳۸۱	ایک عجیب دعا
۳۸۹	عزیز کا انجواز فیصلہ	۳۸۱	ہم بھڑانے سے آپ بچیں
۳۸۹	یہودی لڑکے کا منجات رسول اللہ ﷺ کا انحراف اور اسلام	۳۸۲	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا
	قبول کرنا	۳۸۲	دعا کی تاثیر
۳۹۰	عائشہ رسول	۳۸۲	دعا کی تعزیت
	گزشتہ دنیا کی بشارت اور خوش گوئیاں	۳۸۲	دعا کی درخواست
۳۹۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۳۸۲	حضرت مصعب بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۳۹۲	حضرت داؤد علیہ السلام	۳۸۲	حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ
۳۹۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۳۸۳	حضرت یوزجہ انصاری رضی اللہ عنہ
۳۹۲	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۳۸۳	حضرت قتادہ بن علی بن رضی اللہ عنہ
۳۹۲	مسجد حضرت زکریا علیہ السلام	۳۸۳	حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
۳۹۳	مسجد دعنا علیہ السلام	۳۸۳	تہارت میں برکت
۳۹۳	حضرت ارمیاء علیہ السلام	۳۸۳	حضرت عبد اللہ بن ہشام
۳۹۳	حضرت صلی علیہ السلام	۳۸۳	بے پناہ مروتی
۳۹۳	نکلی کیا ہے؟	۳۸۳	پاکیزگی کا دم
۳۹۳	کتاب دولت سے ثابت شدہ صرف چند شخص کو نبیوں کا بیان	۳۸۳	نورانیہ و بیچ کے لئے دعا
۳۹۳	جہاں کی باتیں کوئی	۳۸۳	ادب
۳۹۳	جنگہ دور کی باتیں کوئی	۳۸۳	آپ کی دعا سے دانت کا سلامت رہنا
۳۹۳	ابو جہاد اور اس کی بیوی کے بارے میں باتیں کوئی	۳۸۳	استقبال دعا
۳۹۳	تین باتیں کوئی	۳۸۵	دعا سے ہاتھ مل جانا
۳۹۳	اسلام کا نسخہ	۳۸۵	اپنا حق
۳۹۳	جنگہ دور سے پانچ نسخہ	۳۸۵	قبول
۳۹۳	فتح مکہ کی باتیں کوئی	۳۸۵	شہادت کی دعا
۳۹۵	مسجد حرام میں دعا کی باتیں کوئی	۳۸۵	دعا سے مستجاب
۳۹۵	تہارت کا قاعدہ یا نصیحت	۳۸۵	مرقا
۳۹۵	لہذا ادا کرنے والے لہجہ میں دعا	۳۸۶	آسانی کتب میں بیان شدہ مسائل کے مطابق سوالات کا
۳۹۵	فقر سے خوف		بے جواب دعا
۳۹۵	بے جا بیٹھ بھانے کی باتیں کوئی	۳۸۶	حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوالات
۳۹۶	روم کے کفار جو بے ایمان کوئی	۳۸۷	ایک یہودی عالم
۳۹۶	آفاق دانش میں آیات کے عمود کی باتیں کوئی	۳۸۷	چند سوالات

۳۹۶	مہاراجا کو ایک کاچاٹا	۵۰۳	سوانح، راجہ جی، راجہ جی کی برکت کی وضاحت کوئی
۳۹۶	امن و امان کی وضاحت کوئی	۵۰۳	الہ قاری کی الہائی جذبہ کی وضاحت کوئی
۳۹۷	رسول اللہ ﷺ کے خواب	۵۰۳	کچھ شریعہ کے تحت، رسم اللہ نہ چنے کی وضاحت کوئی
۳۹۷	امیر بن خلف نے قتل کی وضاحت کوئی	۵۰۴	ہر کی فضیلت
۳۹۷	ایک جہاد کے بارے میں وضاحت کوئی	۵۰۴	خاتمہ عمر و لوس کی وضاحت کوئی
۳۹۷	چنگ سے وضاحت کوئی	۵۰۴	بہت غلامت کی وضاحت کوئی
۳۹۷	عقوبت کا معاملہ برکھو	۵۰۴	تخلیق
۳۹۸	سے کی چھری کی وضاحت کوئی	۵۰۵	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی غلامت کی وضاحت کوئی
۳۹۸	غلامت کا اثر	۵۰۵	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غلامت کی وضاحت
۳۹۸	امن و امان کی وضاحت کوئی	۳۹۸	کی بہت
۳۹۸	انوجات کی وضاحت کوئی	۳۹۸	حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کا بہت
۳۹۸	حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہ کو جنت کا مژدہ	۳۹۸	وہابی لکھن
۳۹۹	مہاراجا بن سلام رضی اللہ عنہ	۳۹۹	مسلمہ کا پ
۳۹۹	خود بخاک واد	۳۹۹	کتاب مسلمہ
۳۹۹	عجب خبر	۳۹۹	جواب کتاب مسلمہ
۳۹۹	اضیاء	۳۹۹	حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کو بہت
۳۹۹	بلا ہزارت مہر کی ذبح کرنے کی خبر	۳۹۹	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں
۳۹۹	قیامت تک کے واقعات کی وضاحت کوئی	۳۹۹	لوہی قرنی
۴۰۰	رجحان کے تحت سے بچنے کی وضاحت کوئی	۴۰۰	اس وقت بہت اہل رضی اللہ عنہ
۴۰۰	مال و دولت کی فراوانی کا مژدہ	۴۰۰	وہابی کی وضاحت کوئی
۴۰۰	انعام اور کاہن کی وضاحت کوئی	۴۰۰	فکھانہ
۴۰۰	فتح یمن کی وضاحت کوئی	۴۰۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وضاحت کوئی
۴۰۰	شام کی فتح کی خوشخبری	۴۰۰	تہرہ
۴۰۱	قیامت سے پہلے چھ سو کا مژدہ	۴۰۱	عین غلامی کی وضاحت کوئی
۴۰۱	قند و رضا کا مژدہ	۴۰۱	عین قبریں و دنیا طبع میں
۴۰۱	دار و قتلہ	۴۰۱	جنت کی خوشخبری
۴۰۱	کسری کی طاقت	۴۰۱	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات
۴۰۱	حیرہ کی فتح کی وضاحت کوئی	۴۰۱	ایک وضاحت کوئی
۴۰۲	انوجات کی وضاحت کوئی	۴۰۲	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کی وضاحت کوئی
۴۰۲	انوجات کے بعد ان کی تجویز کی وضاحت کوئی	۴۰۲	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں وضاحت کوئی
۴۰۳	میراثات	۴۰۳	عقوبت کی وضاحت کوئی

۵۲۱	غزوہ کربلا سے پہلے کی وجہ کوئی	۵۱۲	عرب اشفاق
۵۲۲	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں	۵۱۲	عاصم بن ثعلبہ کوئی
	یوں کوئی	۵۱۲	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
	شہادت کا جبڑے	۵۱۳	سند بن جبرہ
۵۲۲	حضرت یونس بن اشعث کے بارے میں وجہ کوئی	۵۱۳	سند اسمعیل بن ابی
۵۲۲	محمد بن ابی ہریرہ کے بارے میں وجہ	۵۱۳	جبرہ
۵۲۳	دوسری آدمی کی موت آگ سے ہوئی	۵۱۳	اسامہ بن ابی ہریرہ
۵۲۳	حضرت عائشہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا شوق شہادت	۵۱۳	بختی سے بچنے کی ترکیب
۵۲۳	نبی ہاشم کے قتل خدا کے دور میں وجہ کوئی	۵۱۳	حق تعالیٰ کی وجہ کوئی
۵۲۵	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ کوئی	۵۱۳	حق تعالیٰ کے کلام کا ہر گرام
۵۲۵	شیرہ	۵۱۳	خواب کے کئے
۵۲۶	عقل کی عقل	۵۱۳	جنگ عمل میں وجہ کوئی
۵۲۶	رسول اللہ ﷺ نے خواب کی تعبیر بیان کی	۵۱۳	جنگ عمل کے بارے میں ایک اصیت
۵۲۶	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خواب	۵۱۵	ایک عیشی کوئی کا بارگاہ
۵۲۶	یوم شہادت	۵۱۵	ازہ بن مسعود کے بارے میں وجہ کوئی
۵۲۶	بے پردہ چاقی	۵۱۶	جنگ عمل اور مسلمین کی وجہ کوئی
۵۲۶	شہادت کے اسباب	۵۱۶	تعداد
۵۲۶	کسی کا مشورہ قبول نہ کیا	۵۱۶	حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت
۵۲۸	عمار رضی اللہ عنہ کی وجہ کوئی	۵۱۶	ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
۵۲۹	اسباب معجزہ	۵۱۶	ابو طلحہ کی وجہ کوئی
۵۳۰	نوجوانوں کی حکومت سے پیدا کئے کا مشورہ	۵۱۶	خوارزم کے بارے میں وجہ کوئی
۵۳۰	ہرم خبر گیری پھیلنے کی وجہ کوئی	۵۱۸	ملوک و ملکہ
۵۳۰	حمز بن عبد بن عباس رضی اللہ عنہ کی شہادت	۵۱۸	قرآن کریم کی شہادت
۵۳۰	قرات میں وجہ کوئی	۵۱۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ کوئی
۵۳۰	حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے بارے میں وجہ کوئی	۵۱۹	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں وجہ کوئی
۵۳۰	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں وجہ کوئی	۵۲۰	حضرت سہر سہارہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں وجہ کوئی
۵۳۰	حضرت زید بن ابی جہش رضی اللہ عنہ کے بارے میں وجہ کوئی	۵۲۰	شام کے بارے میں وجہ کوئی
۵۳۱	وہابی کے بارے میں وجہ کوئی	۵۲۰	شام میں ابدال
۵۳۱	عمار بن ابی جہش	۵۲۰	فیرس کے بارے میں وجہ کوئی
۵۳۲	حضرت عمر کی خلافت کی طرف اشارہ ہے	۵۲۱	ہندوستان کے بارے میں وجہ کوئی
۵۳۳	حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۵۲۱	ترک کے بارے میں وجہ کوئی

۵۳۲	نہیں دے گئے	۵۳۳	عمر بن عبدالمطلبؓ رضی اللہ عنہ سے سلسلہ کے بہترین فرد ہیں
۵۳۳	ہاسون کے ہاے میں	۵۳۴	عمر بن عبدالمطلبؓ رضی اللہ عنہ کے ہاے میں وحش کوئی
۵۳۳	پانچ سو سال	۵۳۴	انکے صدی کے اختتام کی وحش کوئی
۵۳۳	بڑا رسال	۵۳۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاے میں وحش کوئی
۵۳۳	کالم انتقام اور عربانی	۵۳۵	ولید کے ہاے میں وحش کوئی
۵۳۳	ریزنی کی فراوانی	۵۳۵	ابو العاصؓ کی بلاؤں کے ہاے میں
۵۳۵	ہر صدی کے اختتام پر چھو	۵۳۵	عکرم بن ابی العاصؓ والدہ مردان کی نسل کے ہاے میں
۵۳۵	حق پرست مگر دھلی حدیث	۵۳۶	مظاہرہ بنی امیہ کے ہاے میں
۵۳۵	نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وحش کوئی	۵۳۶	محمول مدنی
۵۳۵	حج	۵۳۶	کاسم بن فضل
۵۳۵	حضرت اقدس ﷺ کے عجزات کا دیگر انبیاء علیہم السلام کے	۵۳۷	اختلاف جنگ حکومت
۵۳۵	عجزات سے تقابل	۵۳۷	عرب کی حکومت کے ہاے میں
۵۳۵	آنحضرت ﷺ کے خصوصی اجازات	۵۳۸	سقار اور منصور
۵۳۶	آپ ﷺ کے خصوصی عجزات	۵۳۸	مہدی علیہ السلام
۵۳۶	عجزات میں موازنہ کے پالی	۵۳۸	سیاہ چھتہ
۵۳۷	حضرت نوح علیہ السلام کے عجزات کے ہاے میں	۵۳۹	سقار
۵۳۷	عجازت	۵۳۹	ذیل بن ذیل
۵۳۹	راہل بنو	۵۳۹	انتقال اللہ
۵۳۹	انجلی کا ارتقا	۵۳۹	مہدی علیہ السلام
۵۳۹	جنگ بدر میں آپ ﷺ کی دعا	۵۴۰	ہاں اسلام کون ہوں گے؟
۵۳۹	عقبن ابی اہاب	۵۴۰	بارہ خلفاء
۵۵۰	سوسلا اعداد پادش	۵۴۱	راہِ مسلک
۵۵۰	دستِ رسالت میں تقابل	۵۴۱	ابو اویفہ کی رائے
۵۵۱	نام میں موازنہ	۵۴۱	مخاطبہ
۵۵۱	رسول اکرم ﷺ اور حضرت ہوز علیہ السلام کے عجزات	۵۴۱	عربان دور کے ہاے میں وحش کوئی
۵۵۱	میں موازنہ	۵۴۲	میں مکرت و عبادت (اپنے سے بڑی ہوئی عبادت)
۵۵۱	حضرت اکرم ﷺ اور حضرت صالح علیہ السلام کے عجزات	۵۴۲	لامباک درخت اللہ علیہ کے ہاے میں وحش کوئی
۵۵۲	میں تقابل	۵۴۲	لام شافعی رضی اللہ عنہ علیہ
۵۵۲	حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عجزات	۵۴۲	کرم مال
۵۵۲	میں تقابل	۵۴۲	کرمات
۵۵۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے	۵۴۲	طبقات

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے ہیں

ابو بکر

ابو جہل و حبیب

بابا کا۔ مگر دربارہ راست

انجلیات

ام جہل

ابو جہل

ہجرت کی رات

سراقر

ذبح

آگ کا سراہنا

حضرت خالد

حضرت ابوالہم صیہ السلام کا بھرانہ سے عمرہ

آخر کی بدھن

بہن بھائی

چاندنیات ماہ

حضرت غوث علیہ السلام

حضرت محمد علیہ السلام

حضرت عمرؓ علیہ السلام

ستون حیات

لوٹ

اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی

روح الہی

یاد اور محبت

یہ پیشاد

ایک گھبراہٹ و غریب بات

ازدھار

صدا کا دورانیہ

انگلیوں کا مدھن ہونا

خواب میں مردوں سے ہم کلام ہونا

مردوں کی بدھ

۵۵۴

ابو بکر کا پھرن

۵۵۳

کفن بکر

۵۵۳

بازوں کا سایہ میدان بیتہ میں

۵۵۳

سینہ اسطوئی کا اثر مونی علیہ السلام کے لئے

۵۵۳

محبت اور شفقت کے بغیر دوزخ

۵۵۳

ابو بکرؓ خروانی رضی اللہ علیہ کا وفد

۵۵۳

مصالح کی ایک ضرب سے بارہا شہر چھوٹا

۵۵۳

حضرت محمدؐ کی انگلیوں سے پانی کا لکنا

۵۵۳

آنچل غول سے درازت و خوارگی

۵۵۳

حضرت شیش بن یونس بن فراتھ بن یوسف علیہ السلام

۵۵۳

تھرو

۵۵۳

دو جہیز ہونے کا پھرن

۵۵۳

حضرت ادریس علیہ السلام

۵۵۳

جب ذکر

۵۵۳

ربیع ذکر

۵۵۳

مذہب اقوام میں حضرت محمدؐ کی عزت و عظمت

۵۵۳

سحران کی رات

۵۵۳

آخر کی رات سے رخصت

۵۵۳

سرور کے حرم کا کلام

۵۵۳

حضرت دؤر علیہ السلام

۵۵۳

حبیب بھو

۵۵۳

توبہ

۵۵۳

خوراک کا

۵۵۳

ازدھار

۵۵۳

توبہ

۵۵۳

تھرو

۵۵۳

محبت و دانائی

۵۵۳

حضرت سلیمان علیہ السلام

۵۵۳

ہوا کا حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع ہونا

۵۵۳

ایک اور موازنہ

۵۵۳

شیطانوں کا حضرت عیسا علیہ السلام کے تابع ہونا

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۵۳

۵۷۵	برصورت	۵۷۷	جہات کا اسلام لانا
۵۷۵	ولادت مبارک کی زیارات	۵۷۸	جن کا اقد
۵۷۶	مصر صری رحمۃ اللہ علیہ کا کام	۵۷۸	حضرت جبرائیل علیہ السلام
۵۷۷	تاریخ اسلام کے دور اول میں ہونے والے واقعات اور	۵۷۸	نعت و بادشاہت
۵۷۷	تجربہ میں واقعات پانے والے مشائیر و اعیان	۵۷۸	زمین کے فزائے
۵۷۷	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور اس میں توفیق	۵۷۸	چندوں کی بے
۵۷۷	پذیر ہونے والے واقعات	۵۷۹	بظہر رکھنا
۵۷۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر	۵۷۹	تہرہ
۵۷۸	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تقریر	۵۷۹	حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کے کلمات
۵۸۰	بیش اسامہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا اعلان	۵۷۹	حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کے قصاص
۵۸۱	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی فوج کی رہائی	۵۷۹	حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کا محو و مردوں کو زندہ کرنا
۵۸۲	جمہور نے مدنی نبوت اسوہی کا کٹ	۵۸۰	گودھ کا زندہ کرنا
۵۸۲	اسوہی کے فروغ و تہک اور کمال کا حال	۵۸۱	وہ اپنے کا تہرہ رست ہونا
۵۸۳	اسوہی کا طراج	۵۸۱	جن
۵۸۴	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سر نہ ہن اور انہیں زکوٰۃ	۵۸۲	اکر
۵۸۴	سے جنت کرنے کی طرف متوجہ ہونا	۵۸۲	اللہ کے کا اقد
۵۸۹	کون کون سر نہ ہن؟	۵۸۲	حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں میں
۵۹۰	اس امر کے سے اسلام کو جی فت لی	۵۸۳	حضرت جابر بن جبرک رضی اللہ عنہ
۵۹۰	یہ صری کہ ہوا؟	۵۸۳	حضرت محمد بن حاطب
۵۹۱	کیا وہ اسراء کے جہنم سے ہاتھ پٹے ہوئے آپ کی (والہ اللہ کی	۵۸۳	حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ اور مسدود رضی اللہ عنہ
۵۹۱	طرف رہا گی	۵۸۳	ابو حاطب
۵۹۳	اسراء کی ذوالقعد سے مقرر مقامات کی جانب رہا گی	۵۸۳	ابو مسلم خولانی
۵۹۶	اسرہ صری کہ	۵۸۳	ناتہ و بختی و سرخو
۵۹۶	انجاء و لا اقد	۵۸۳	ابو مسلم خولانی ایک اقد
۵۹۶	سجاء اور غوغا صری کہ اقد	۵۸۳	سابقہ اسراء کے واقعات بذریعہ وی تانا
۵۹۸	یا کہ بین یوں یوں کی کس کے حالات	۵۸۳	خاندان بخت
۵۹۹	مسلم کہ اب عنوان کا نقل	۵۸۵	حضرت عباس علیہ السلام
۶۰۳	اشد کان بخرین کے ساتھ اور اسلام کی طرف اپنی کا بیان	۵۸۵	انہی
۶۰۵	بلی عنوان اور صری کہ کے ساتھ اور کا بیان	۵۸۵	حضرت حاطب بن بختہ رضی اللہ عنہ
۶۰۸	اسی سال واقعات پانے والوں کا ذکر	۵۸۵	سرخی کے لکھی کی خبر
۶۰۹	فصل کس نے دیا؟	۵۸۵	زندہ وی صحت

۶۲۸	اس سال میں ہونے والے اتفاقات	۶۰۹	نہار جٹاؤ کس نے پڑھائی؟
۶۲۹	اس سال میں فوت ہونے والے	۶۱۰	حضرت امیہ بن ابی سفیان کی وفات
۶۲۹	حضرت بشیر بن سعد طبرستانی کی	۶۱۰	حضرت ثابت بن قیس کی وفات
۶۲۹	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی	۶۱۰	حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی وفات
۶۲۹	حضرت ابوالمعالی بن اریخ	۶۱۱	حضرت قرظ بن ابی وہب
۶۳۰	تقریب شدہ	۶۱۲	حضرت زید بن الخطاب کی وفات
		۶۱۲	حضرت سالم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ کی وفات
		۶۱۳	حضرت ابوہریرہؓ کا کہہ بن فرید رضی اللہ عنہ کی وفات
		۶۱۳	حضرت شہاب بن وہب رضی اللہ عنہ کی وفات
		۶۱۳	حضرت المغیر بن عمرو بن حریف رضی اللہ عنہ کی وفات
		۶۱۳	حضرت ہارث بن ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات
		۶۱۴	حضرت اسامہ بن عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی وفات
		۶۱۴	حضرت اسامہ بن جہاد کی وفات
		۶۱۴	حضرت عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کی وفات
		۶۱۴	حضرت عبد اللہ بن ابی بن مسلول کی وفات
		۶۱۴	حضرت عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات
		۶۱۴	حضرت عکاشہ بن محسن کی وفات
		۶۱۵	حضرت عمن بن ہدی کی وفات
		۶۱۵	حضرت ابوہریرہؓ بن شہاب بن ربیع کی وفات
		۶۱۶	شہداء کے سہارا بن
		۶۱۶	شہداء کے انصار
		۶۱۷	مسند بن حبیب بن ابی کلاب
		۶۱۸	ہجرت نبوی ﷺ کا بارہواں سال
		۶۱۸	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف راہگی
		۶۱۹	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف راہگی کے صوبہ دار کی طرف
		۶۲۳	خیر کے کلمات پر قبضہ
		۶۲۴	حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا تہذیبی حوالہ
		۶۲۵	اعتراف میں اقرار
		۶۲۶	ادب و احترام کے حالات
		۶۲۶	انصاف اور سچائی کے لوگوں کے حالات
		۶۲۷	مصر کی نظر میں











بائی (ابو اسامہ، برید، ابو ہریرہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ چند اصحاب نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری طلب کرنے کے لئے بھیجا، وہ فرمودہ: تم کہ "بیش حرمۃ" میں آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے میرے ساتھیوں نے آپ کی خدمت میں سواریوں کی خاطر بھیجا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ انہیں تمہیں کوئی سواری نہ دے گا۔ میں نے یہ سوال آپ سے جسکی حالت میں کیا اور مجھے اس کا حکم نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کہنے والے اس بارے میں کہ آپ ﷺ مجھ پر غصہ ہیں میں غصناک، ابوس جہاں آباد، اصحاب کو رسول اللہ ﷺ کے فرماؤں سے مطلع کیا۔ تمہاری وہ کہنے بعد میں نے جہاں رضی اللہ عنہ کی منادی سنی، مہودہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہیں ہے؟ میں نے اس کو اپنی منادی کی اطلاع دی تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی بات سنو! وہ آپ کو بلا رہے ہیں۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے تین بار فرمایا: "ان را مقیضوں کو بلاؤ" ان چوداؤں کے بارے میں فرمایا: جو آپ نے اس وقت حضور رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے۔ اور کہا: ان کا اپنے ساتھیوں کے پاس ہے۔ اور ان کو تمہارا کہ رسول کے ساتھیوں کو رسول کے لئے دے دیے ہیں۔ میں نے یہ اذعان کر کے کہنے کے لئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ چوداؤں سواری کے لئے عطا فرمائے ہیں، انہیں خدا میں حصص عطا ہوئے، وہ ان کا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ نہ آئے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیا: یا حبیب میں نے سوال کیا تھا: اور آپ نے پہلی دفعہ فرمایا کہ دوسری دفعہ مجھے یہ سواری عطا کی گئی۔ تاکہ میرے ہاں سے میں یہ چوداؤں نہ کہہ سکوں کہ میں نے وہ بات نہائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہو تو انہوں نے کہا: اللہ! آپ ہمارے نزدیک قابل احترام ہیں، ہم ادھر کی گئے جہاں سے چاہیں گے۔ پتا چلے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان کو اپنے ساتھ لے کر ان لوگوں کے پاس لے کر چلے آئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بات سنی تھی کہ آپ نے پہلے نہ دیا، وہ دواؤں کا کردہ۔ چنانچہ ان ساتھیوں نے ان کو بالکل اسی طرح بتایا جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عطا تھا۔ اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لیا کہ یہ اراک اسامہ جان کیا ہے اور ایک شخص حیدر روایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اشعری لوگوں کے ساتھ سواری طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ انہ میرے پاس سواری ہے اور ادھر ہی میں آپ کو اسے سٹکاؤں۔ پھر آپ علیہ السلام کے پاس تھیں کہ کونٹ لائے گئے اور آپ ﷺ نے چوداؤں بغیر پالان کے دے دیے اور ہم نے ان کو لے لیا پھر ہم نے انہیں میں لیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ دیا، یہ دواؤں کے ہاں کونٹ نہ ہوگا چنانچہ ہم نے واپس جا کر "آپ کو بتایا" تو آپ نے فرمایا: اس نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ نے دی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا اللہ کی بات کا حلف اٹھاؤں اور اس سے انحراف نہ کریں کہ وہ اپنی قوم کو پال دے اور جو ہمارے ہمکار ہو گا کفارہ دے دیا جائے۔

پچھنے، رو جانے والا کردہ۔ ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مسل خول کا ایک کردہ درجہ رسول اللہ ﷺ کا عجب، ایساں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے بغیر کسی حلف و قسم کے پچھنے، و گناہ اور جنگ میں شامل نہ ہو گا اس کردہ میں سے:

- ۱۔ کعب بن مالک بن ابی کعب ہمدانی سے۔
- ۲۔ حرا و بن دقین ہمدانی سے۔
- ۳۔ بلال بن امیر ہمدانی سے۔
- ۴۔ ابی شیبہ ہمدانی سے۔

یہ لوگ اپنے اپنے مسلمان تھے۔ میں ابی نعیر کہتے ہوں کہ ان میں سے پہلے میں کا قصہ مفصل بیان ہو گا جس کے بارے میں سورۃ بقرہ میں (۲۱۸) آیت ذیل ہوئی، پھر ابی نعیر رضی اللہ عنہ فرمودہ: ابوس جہاں آباد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچنے کا عزم کر لیا۔ (کامیابی)

تو کہ کا سفر۔ ابی نعیر ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر کی تیاری کر لی اور سفر کا عزم کر لیا تو جمعرات کو روانہ ہوئے اور "لنفسہ الو دوع" میں نم سے آپ کے سر اوپر پیڑا سے، انکو پیڑا میں۔ (اور وہ مہودہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے اپنے لشکر کا ہوا) آپ نے اپنے اراکوں کو مہودہ بن قیس رضی اللہ عنہ میں سے زیادہ مہودہ تھا: یا حب رسول اللہ ﷺ! ابی اسحاق سے روایت ہوتے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مہودہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے ساتھ چلے دیا۔ اور ان کو اپنے ساتھ شامل نہ ہوا۔





اور بھائی اپنے بھائی کے "اس کو پانی کی قلت" کہتے ہیں "اسی طرح افریقا میں بھی قلت تھی۔"

عبداللہ بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے در پافت ہوا کہ "ساعت العصر" (۱۵/۱۱) کے بارے میں کوئی فرما دے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ تبوک کی جانب، ہم قلت گزری کے موسم پر روانہ ہونے۔ ہم ایک "مزدول" میں غزوہ میں اور نہ تو کسی نے سنا یہاں تک کہ وہ راخیال تھا کہ ہماری گرد میں منتقل ہو جائیں گی (اور حالات اس قدر ناگوار ہو گئے) کہ ہم میں سے کوئی کھانا کی تلاش میں جاتا تو بھی گزری کے باعث اس کو موت کا خطرہ لاحق رہتا تھا حتیٰ کہ ایک آدمی اپنا کھانا ڈھک کر اور اس کی لوجھ نچر کر لے گیا اور اپنے کپے جگر پر رکھ لیا۔

حضور ﷺ دعا کی برکت سے..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا میں بھلائی بھی ہے یہی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے آپ طلبہ السلام نے فرمایا اسے اب کرا لیا تھا کہ یہ پسند ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ہاتھ پلنگے اور دعا کی دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ ان پر بادل چھانکے کھل پادش کے بعد ان کی تیو بارش بری کہ ہم نے اپنے سب برف پانی سے بھر لئے۔

بارش کہاں تک ہوئی..... پھر ہم نے بارش کے اثرات دیکھے تو وہ ہمارے چاروںک بعد اسی اس سے باہر اور ہر تک نہ ہوئی تھی۔ یہ سنہ جب ہے اور اس کو اصحاب سے نہ جان سکیں کیا۔ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ عام بن عمر کا کہ حضرت ابیہ نے قوم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ اللہ عزوجل میں قیام کے دوران خوش آقا تھا اور اپنے ایک ہم سفر ساتھی کو کہا "افسوس! کئے بعد بھی موت میں کوئی شک کی گنجائش ہے تو اس نے کیا (اس میں کیا) اچانک سے کہا اور ہر کسی کو۔

زید بن اسلمیت متافقی..... مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انہی جانب ہوئی۔ لوگ اس کی تلاش جستجو میں مصروف تھے اس اثنا میں رسول اللہ ﷺ نے قہار میں حرم انصاری رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس تھا کہا کہ ایک آدمی نے یہ بات کہی ہے کہ جو اللہ عزوجل کو کہے کہ وہ نبی ہے اور آسمان کی دھنیں بتاتا ہے اور اس کو انہی کا علم تک کہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس وحی جاتا کہوں جو مجھے اللہ بتاتا ہے اور انہی کے بارے میں اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ یہ پٹلاں والی میں ہے اس کی مہار ایک رات میں اللہ تعالیٰ نے کہا اس کو کہنے کو۔ پھر قہار انصاری اپنے زہر سے پڑ گیا تو اس نے ان کو ہاتھ تکی جو رسول اللہ ﷺ نے اس اعتراف کے بارے میں بتائی تھی۔ زہر سے پڑ جو لوگوں میں سے کسی نے کہا یہ بات تو زید بن اسلمیت نے کہی تھی اور یہ زہر بھی وہاں موجود تھا تو قہار رضی اللہ عنہ اس کی گردن پر لاک مار کہہ رہا تھا کہ میرے قدم سے ہر آفت کا برکات ہے اور مجھے معلوم تک نہیں اسے خدا نے چلا جاتا ہے ساتھ میں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ نوحہ کر لی تھی اور بتول بعض روایات کی حالت میں ہو۔

کھانے میں مہجور نہ ہر برکت..... حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انہی کے قصہ کے مشابہ ایک قصہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (مجلس، ابوسامعہ، ابوجریج، ابوسیدہ خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں) (یہ ایک شخص کو لاف تھا ہے) کہ غزوہ تبوک میں لوگ بھوک سے دوچار تھے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ سوار ہیں دانا گرنے کی اجازت عطا فرمائیے تو ہم ذرا گرنے کے کھائیں اور چوٹی کو استمال کر لیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اجازت فرمادی۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر سوار ہیں دانا گرنے کی گنجائش سواروں کو عطا فرمائیے گی۔ عرض ہے کہ آپ ان کا دانی مانہ و داسطرتک لیں اور اللہ تعالیٰ سے اس میں خود ہر برکت کی دعا کریں۔ اسید سے چاہئے تھا کہ اس میں ہر برکت فرمادے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے اہلبیت میں جواب دے کر چری دستر خوان بٹھوایا اور اس کو بچھا کر لوگوں کو باقی ماندہ "زادہ" لانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ ایک آدمی بھی بھر گیا اور دوسرا بھی بھر گیا اور اسی طرح تیسرا دینی کا ٹکڑا لانا تھا۔ اہلبیت دستر خوان پر کچھ طعام قلع ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے برکت و انوار ان کی دعا فرما کر اسٹان کیا اپنے برتن لے لیا۔ چنانچہ وہ اپنے برتن لے لے کر ان کے پاس موجود ہر برتن کو لے کر لیا اور اپنے ہر کھانا بھر گیا

گو باقی بچا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں شہید ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو شخص رسالت پر کافر یا کفر سے روکتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے (ابو کریم ابوالزاہر سوادہ بن اسلم) بیان کیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے (سکلی الزاہری ابو ہریرہ) بیان کیا ہے اور انہوں نے فرمودہ جو کہ کام نہیں لیا بلکہ مصلحتی فرمودہ کا ذکر کیا ہے۔

نبی علیہ السلام کا سفر تبوک میں ”حجرت“ میں مشرکوں کے مکانات سے گزر۔ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ”حجرت“ کے پاس سے گزرے تو وہاں ان سے دو لوگوں نے اس کے گونیس سے پانی پیا اور جب روانہ ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مشرکوں کے گونیس کا پانی مت پیا اور نہ ہی گھار کے لئے خشک اور جڑے سے اس پانی سے آٹا ٹوٹا دیا جائے۔ انہوں کو کھلا اور ملوث خورد و آشامی نہ کھاؤ۔ یہ قصہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عمر بن یحزہ عبد اللہ بن مبارک، مسند زہری، عالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ”حجرت“ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان ہلاک شدہ لوگوں کے مکانات میں، جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا مسرت جاؤ مگر دے ہوئے۔ کیسے تمہیں بھی وہ عذاب پہنچے جہاں کو پہنچا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر اپنا سر و جانب لیا۔ اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (عبد اللہ بن مبارک، ابو عبد الرحمن ازہر) بیان کیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ کی معرفت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم ان ہلاک شدہ لوگوں کے مکانات میں نہ جاؤ مگر یہ کہ تم دے ہو مگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو ان کے مکانات میں مسرت جاؤ مبادا تم میں ان کی طرح عذاب میں مبتلا ہو جاؤ۔ اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ کی معرفت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ سے روایت کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار سند سے عبد اللہ بن ماجہ سے نقل کیا ہے۔

اوثقی والاکنوا۔۔۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عبد الصمد بن یحزہ، یحزہ بن یحزہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمودہ جو کہ سال، رسول اللہ ﷺ ”حجرت“ میں مشرکوں کے مکانات کے پاس فرد دخل ہوئے۔ انہوں نے ان کو ان میں سے پانی لیا جس سے مشرکوں کا پانی پیتے تھے۔ آگاہوں کا بیان ہے کہ سال والا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو عذر دیا کہ وہ اطمینان الت یہی اور گوشت حلال آگاہوں کو کھلا دی۔ پھر وہاں سے مل کر اس کو کنی پر چڑاؤ والا جس سے اونچا پانی چلتی تھی اور ان کو ہلاک شدہ قوم کے علاقہ میں جانے سے منع فرما دیا۔ ”مجھے عذر ہے کہ تم بھی مشرکوں کی طرح عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ تم ان کے مکانات میں نہ جاؤ۔“

اس حدیث کی سند شرط یحییٰ پر ہے اور اصحاب ستہ نے اس کو بیان نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو (فہم بن اسلم، ابو عمرو، عبد اللہ بن عمر، تابعی) حضرت ابن عمر سے بیان کیا ہے۔ قبول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر کی متابعت کی ہے۔ نیز امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو (شعیب بن اسحاق ابو عبد اللہ ازہر) بیان کیا ہے۔

ابور خال۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عبد الرحمن بن عمار، مسند زہری، ابن عمار، حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ”حجرت“ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: مجزوات کا سوال نہ کرو صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے تجھے کا سوال کیا تھا مگر خالی اس راستہ سے آتی تھی اس سے دائیں چلی جاتی۔ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور نہ تو کو ہلاک کر ڈالا وہ ایک دروازہ مارا پانی پی جاتی اس روز دھو دی جس کا دودھ پیتے چاہتے تھے ان کے پاس کو ہلاک کر ڈالا سو ان پر پتھر کا عذاب مسلط ہو گیا۔ صرف ایک مرد کے علاوہ جو حرم میں حساب کے سب نسبت دیا اور ہو گئے۔ جو چاہا کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ لوگ نہ ہے۔ فرمایا: اور کون ہے۔ فرمایا: اور کون ہے۔ باہر نکلا تو وہ اپنی قوم والے عذاب کا نشانہ ہو گیا۔ انکی سجدہ حج نہ ہوا۔ صحابہ ستہ میں موجود نہیں۔





























تک کہ وہیں کا نام لیا تو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور انہوں میرے لئے اسوہ اور اچھا نمونہ تھے چنانچہ جب میرے سامنے ان کا نام آیا تو میں اپنے ہر دم پر پخت ہو گیا۔

عوامی بانی کاٹ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو جنگ سے پیچھے نہ جانے والوں میں سے صرف ہم تنہاں سے بات کرنے سے منع کر دیا۔ اب انہوں نے ہم سے پرہیز شروع کر دیا اور ہانگے بنگانے ہو گئے حتیٰ کہ یہ میری نگاہ میں آنٹی شہر ہو گیا اور یہ وہ شہر نہ ہونے میں جانتا تھا، ہم پچاس سالہ اس بچہ کی کی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی کزاد بڑ گئے اور گھر میں بیٹھے رہتے رہے اور میں ان سے جو ان اور طاہرہ زہراؓ میں گھر سے باہر تہجد مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کرتا ہوں ان میں گھونٹ کر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ان کے بعد آپ ﷺ پر شریف فرمایا۔ میں سلام عرض کرتا اور ان میں کہتا کیا میرے سلام کے جواب میں آپ نے ہونٹ بھی دکھا کر جواب دیا ہے یا نہیں۔ پھر میں آپ کے قریب ہو کر نماز چار ہزار پڑھ لگاؤ سے آپ کو دیکھتا اور جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا تو آپ میری طرف متوجہ ہوتے اور جب میں آپ کی طرف التفات کرتا تو آپ نہ پھیرتے۔

محبوب کی بے درخی۔۔۔ جب اس طرح بچہ کی بھی ایک عمر گزرتی جا کر پہنچا۔ پچاڑ ہ ہوائی اور صحابہ دست۔۔۔ کے باغ کی دیوار پر چار ہزار سال کو سلام کیا اللہ اس سے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر میں نے کہا یہ اب یقیناً وہ اٹھ اڑا ہوا کیا تو مجھے لگتا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں تو پھر میں اس نے جواب نہ دیا پھر میں نے اس سے یہی بات سنا دی کہ تو اپنا عمر اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہت چاہتے ہیں یہ سن کر میں اظہار ہو گیا اور چار ہزار پچھاڑ ہ کر دیا میں چلا آیا۔

شاہ غسان کا مکتوب۔۔۔ میں ایک دن حدیث کے بارگاہ میں محکم ہوا تھا کہ ایک شامی کسان حدیث میں غلط فہمیت کرنے آیا۔ وہ کہہ رہا تھا کوئی ہے جو مجھے کعب بن مالک کے بارے میں بتائے تو کہ اس کو اشارہ کر کے بتائے گئے اور وہ میرے پاس آ گیا۔ اس نے مجھے شاہ غسان کا مکتوب دیا جو ایک دینی لطائف میں بند تھا اس میں تحریر تھا۔

اللہ اے مجھے اطلاع دیجیے کہ میرا صاحب محمد ﷺ تھو سے داخل ہے اللہ نے تمہیں اذیت اور سولی اور عذاب کے لئے پیدا نہیں کیا۔ امارتے پاس چلے آؤ ہم تم سے بہتر ملک کریں گے۔ میں نے شامی مکتوب پڑھنے کے بعد کہا یہ بھی ایک امتحان ہے۔ میں نے وہ خط لے کر عمر کے اندر بھونک دیا اور ہم اسی معاملہ کی حالت میں بدستور رہے۔ یہاں تک کہ پچاس میں سے چالیس روز گزر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کا کا صد میرے پاس آیا اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ وہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہے۔ میں نے مزید وضاحت سے پوچھا اطلاق دے گا اس کا کیا کہ اس نے بتایا اطلاق نہیں بلکہ تم اس سے الگ رہو قریب نہ جاؤ اور میرے ساتھیوں کو بھی ایسا ہی نظام پہنچانا چاہتا ہوں جس نے اپنی بیوی سے کہا تو اپنے والدین کے پاس پہلے جاؤ وہیں ان کے پاس قیام کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ کر دے۔

ہلال کی بیوی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہلال بن اسد کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہلال بن اسد یہ روزِ حجاج ہے۔ اس کا خدمت گاہ کوئی نہیں۔ کیا آپ ہانچتے کرتے ہیں کہ میں اس کا کام کاج کروں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں نہیں لیکن وہ تیرے قریب رہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ اللہ اسے ایسا خیال تک نہیں دے گا کہ وہ تو جب سے اب تک وہ وہ رہا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے بھی بعض عزیزوں نے کہا میرا کہ ہلال بن اسد نے اپنی بیوی سے خدمت لینے کی آپ ﷺ سے اجازت طلب کر لی اگر تو بھی اجازت طلب کر لیتا تو بہتر تھا۔ میں نے کہا اللہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہ کروں گا خدا معلوم رسول اللہ ﷺ مجھے کیا جواب دیں۔ میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔ چنانچہ میں نے اس کے بعد وہی دن اس طرح بسر کی حتیٰ کہ اللہ سے متعلقہ پورے پچاس دن گزار گئے جب میں پچاسویں رات کی فجر کی نماز چڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر اس حال میں پریشان و افرہ بیٹھا تھا جس کا اگر اللہ تعالیٰ نے بیان کیا۔

(صحابت علیٰ نفسی و حادفت علیٰ الارض بعدا و حبت) ہجری پہن کچھ پروردگار ہادیؑ کی اور زمین ہادیؑ کی تھلائی کے ٹھگ تھی تو میں نے ہادیؑ کی اذان کی جو نیکل مبلغ پر چڑھ کر جہاد اذان سے اعلان کر رہا تھا۔ کعبہ مبارک ہو، خوش ہو جا میں یہ سن کر سجدہ پر پڑ گیا اور کچھ گویا کہ اے زماں ختم ہو گئی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے غدار خمر کے بعد ہی لوگوں کو ہادیؑ کی قیادت میں ہونے کے بارے میں مطلع کر دیا تھا تو لوگ ہمیں مبارکباد دیتے تھے اور میرے ساتھ لوگوں کے پاس بھی مبارکباد دیتے تھے۔ ایک دفعہ میری طرف کھڑے پروردگار کو گردن دلا اور ایک "اسمعی" دودھ کر پیا اور چم کیا اور اس نے مبارکبادی بھاری بھاری کہی کہ "وہ گھڑے کے قوت سے تیرے لیے ہے اس وقت میں اس وقت میرے پاس اس لباس کے علاوہ کچھ نہ تھا مگر میں نے اس لباس سے مستعار لے کر پہنا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلا آیا میں نے اس کچھ لوگ جوئی اور جوئی کر رہے تھے تو یہ کہ مبارکباد دے رہے تھے کہ اب تک توبہ اللہ علیک" میں چلا چلا مسجد میں داخل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ ہاں بکریاں فرماتے اور سادہ بنی اللہ میں آپ کے اطراف میں تھے تو طلحہ بن عبید اللہ و ذہابہ امیری طرف آیا میں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکبادی۔ واللہ ان کے علاوہ کسی صاحب نے مجھے مبارکباد دی اور طلحہ رضی اللہ عنہ کا حسن سلوک مجھے آج تک یاد ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی مسرت و فرحت..... حضرت کعب بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ نے (جبکہ آپ کا چہرہ مسرت و فرحت سے خوشی سے طوطا نما تھا) فرمایا: "وہی کہ شہ زندقہ کے سب سے بہتر ان پر خوش ہو جا۔ عرض کیا کیا یہ خوشخبری آپ کی طرف سے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟" آپ نے فرمایا میری جانب سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ ہونوہر جاتا اس قدر روشن ہوتا کہ وہ چاند کا ٹکڑا لگا ہے۔ ہم آپ کی اس کیفیت سے آشنا تھے۔ ہم میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: "ہی توبہ کی توفیق کی خوشی اور فکر یہ میں اپنا سارا مال اتنا دانا دے دوں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے خیرات کر کے آگ ہو جا تا ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو مال پہنے پاس رکھ لو تو تمہارے لئے بجز ہوگا جو عرض کیا میں اپنا خیر و اوصاف پہنے پاس رکھ لوں ہوں (اور باقی خیرات کر دے ہوں) میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: "اللہ تعالیٰ نے مجھ کی وجہ سے نجات بخشی ہے اور میں اپنی توبہ کے شکر یہ میں یہ عہد کر رہا ہوں کہ میں تاحیات حج قبول کروں گا۔ واللہ! میں نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ نے حج کو میری بدولت کسی مسلمان پر واجب کیا تو پھر مجھ پر کیا ہے۔ جب سے میں نے آپ ﷺ سے حج عرض کیا تھا اس وقت سے آج تک میں نے دانہ جھوٹ نہیں بولا اور سادہ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باقی ماندہ زندگی میں ایسی بھلائی سے نوازا کرے گا۔

آیات بشارت..... اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو کلام کر کے فرمایا (علاء) کہ اللہ نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے اپنی قیمتی وقت میں نبی کا ساتھ دیا بعد اسی کے کہ ان میں سے بعض کے دل بھر جانے کے قریب تھے مگر اپنی رحمت سے ان پر توجہ فرمائی ہے شک وہ ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ متوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب ان پر زمین ہادیؑ کشادہ ہونے کے ٹھگ ہو گئی اور ان کی جائیں بھی ان پر ٹھگ ہو گئیں اور انہوں نے کچھ لیا کہ اللہ سے کوئی پناہ نہیں سوائے اس کی طرف آئے کے مگر اپنی رحمت سے ان پر متوجہ ہوا کہ وہ توبہ کر رہے۔ جبکہ اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہوں گے مہربان۔ (۱۱۹)

حج میں نجات اور جھوٹ میں ہلاکت سے..... کعب کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شرف باسلام ہونے کے بعد اس سے بڑا احسان نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے حج کو لے کر ہجرت کر دے کہ ان اور جھوٹ سے بچا۔ اگر میں جھوٹ ہوتا تو دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرح ہلاک ہو جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب وہی ہلاک فرمائی تو جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں اتنی سخت بات کہی جو کہ اس کے بارے میں کہی نہ گئی۔ (۱۱۹۵) جب تم ان کی طرف جاؤ گے کہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے دے دو گز رکھ دو تم ان سے دے دو کہ نہ چھو گے۔ (۱۱۹۶) ہیں اور حج کام کرتے رہے ہیں ان کے بدلے ان کا خداوند نے ہے۔ وہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے خوش ہو جا

۱۰۰ ماہنامہ رقم الن سے خوشی ہو جاؤ تو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ سے خوشی نہیں ہو سکتی۔ (۹۷/۹۶)

تخلف سے مراد... کہ کب کا بیان ہے کہ ہم قیول کا معاملہ معروض الخوا میں داخل کیا اور لوگوں کی نسبت جن کا مذکور رسول اللہ ﷺ نے قبول کرنا جب انہوں نے ختم کیا کہ معذرت کی چنانچہ آپ نے ان سے زیست کی اور ان کے لئے دعا و مغفرت کی لیکن ہمارا معاملہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آنے تک ملوث نہ کر دیا پس اسی وجہ سے فرمایا و علی سلالۃ النبیین علیہم السلام (۱۱۸) اور ان قیول پر بھی جن کا معاملہ ملوث نہ کر دیا گیا تھا۔ اس آیت سے ادا واجگ سے تخلف اور پیچھے رہنا ہمارا نہیں۔ بلکہ اس سے مراد ادا خیرہ الخوا ہے جن لوگوں کی نسبت جنہوں نے حلف ادا کر رکھ کر پیش کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا مذکور قبول کر لیا اس دعا سے کہ نام مسلم نے زہری سے اس کی طرح نقل کیا ہے اسن اسحاق نے زہری سے سلام بخدا دی اور علیہ علیہ علیہ کے سابق دیوان کی طرح نقل کیا ہے اور ہم... اس کی کثیر... نے تفسیر میں صحت سے نقل کیا ہے اور اس میں معمولی اضافہ ہے جس ادا اللہ اللہ۔

[illegible]

توبہ کا قبول ہوتا..... جب ان کو رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے بھی کہا کہ ہم بھی اپنے آپ کو توبہ کیلئے آئے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں کھولے گا۔ انھیں توبہ کا نازل فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے جہاں فرمایا:

“وَأَخْرَجُوا عَتَقَهُمْ” (41:46)

اور غلط فہمی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہر قوم و مملکت کا تعلق ہے۔

یہ مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے ہیں ان کو کھانا اور ان کا نہ ذرا قبول کیا۔ چنانچہ وہ اپنے مال کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ ذرا مال اسحاق کے پاس جو کھاری جالب سے خیرات کر دیجئے گا اور ہمارے لئے مسخرت کی دل وافر مایہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور صدقہ قبول کرنے کا مجھے اللہ نے علم بخش دیا پھر اللہ نے نازل فرمایا (۹۱۰۳) ان کے ہاتھوں سے ذرا کھانے لے کر اس سے ان کے غائب کو بانگ اور باطن کو صاف کر دے اور انھیں دعا دے دے شک حیرتی دعا ان کے لئے تسکین ہے پھر اللہ نے والا اور جانے والا ہے۔ (۹۱۰۶) مورخ کھارو لوگ ہیں جن کا کام اللہ کے حکم پر مسوق ہے خود انھیں مذہب سے باہر انھیں صاف کر دے پھر اللہ جانے والا اور مسکرت والا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود کو ہاتھ دھوا کر سواطعہ ستوی کر دیا تھا حقیقی کیا تھا تعالیٰ نے نازل فرمایا پھر اللہ صاف اللہ علیہ السلام (۹۱۰۷) صلیب بن سعید عربی نے بھی اس پر اس سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ سعید بن مسیب کا بیان اور ان اسحاق نے جب تک غارت میں ان کے پاس کا فضل را کر کیا ہے کہ اس نے خود کو ہاتھ دھا تھا جس تک کہ اس کی قبر قبول ہوئی۔ اور ان دنوں وہ غزوہ تنوک سے بھی پیچھے نہ گیا اور اس نے اپنے آپ کو ستر سے ہاتھ دھا تھا حقیقی کیا تھا تعالیٰ نے اس کی قبر قبول فرمائی اور اس نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا اس کا گت اور تیرا حصہ صدقہ کر دیا کافی ہے۔ قبول فرمایا اور ان اسحاق اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی عسرون اصغر طوا یطون لہم (۹۱۰۲) حضرت سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ پھر اس کے بعد اس سے اسحاق اس امر کے بارے میں صدقہ وصفا کی غیظ نغری۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ شاہ سعید کا بیان اور ان اسحاق نے حضرت ابن عباس کے ہاتھ دھا کر اس سے بھی کیا اور صرف اس کے نام کو اکتفا کیا ہے کہ وہ غزوہ ان کے ہاتھ دھا کر حضرت ابن

[illegible]

... ..

وَأَنْتَ لَمَعْتَ وَلَدْتَ الْكَرَّمَاتِ الْأَرْضِ  
لَمَعْتَ بِمُورِكِ الْأَفْئِدِ  
فَمَحَنَ فِي ذَلِكَ الْبَحْبُوحِ وَفِي السُّورِ  
وَمِثْلِ السُّورِ شَدِيدِ الْخُورِ

”بہ شک کہ اس نے مختلف کے عافی مقام اور نگہبان خاندان کو مظلوم کر دیا اور خاندانِ نعل کو پائی سے تڑا دیا ہے۔ آپ کی ولادت کے وقت زمین روشن ہو گئی اور آپ کی روشنی سے آفاق منور ہو گئے۔ ہم اس روشنی کو نورِ نور کی کے راستوں میں پہنچے ہیں۔“

اس واقعہ کو جاننے والے نے جو اس کے زکریا بن علی خالی سے بیان کیا ہے اور یہ واقعہ اس کے ایک چچا میں مروی ہے۔ امام بخاری نے اس واقعہ میں اضافہ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سفید رنگ ”حیرہ“ تھے دکھایا گیا ہے اور یہ ہے شہادہتِ تخلیہ از یہ سفید چرخ پر سیاہ اوپنڈاؤں سے ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ ہم جو شہ میں داخل ہوئے اور اس کا کسی عی صفات سے موصول پایا تو وہ میری ہو گئی تو آپ نے فرمایا (یعنی لانا) وہ میری ہے۔ فریم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات کے بعد ”گندہ“ کی کپڑوں کی اور بی قبیلہ سے کوئی سر نہ ہو اور ہم اطراف کے عرب لوگوں سے اسلام پر جہاد کرنے تھے۔ چنانچہ ہم نے قبیلہ سے جہاد کیا اس میں عین بن حصین تھا اور ان کی اسد سے جنگ کی مان میں غلبہ بن خویلد تھا اور غلبہ بن ولید اور سعد اسرا تھے ان کے جدا جدا رہائے ہیں:

بِجَرِّ الْفَلَاحِ طَلَبُ الْفِي دِيَارِهَا  
بِمَحْرُكِ الْأَبْطَالِ عِبَسَ جِزَارِهَا  
عَمَّوُ الْفَسْلِ وَالْبَاتِ الْمَمَاحِ وَالْمَدَى  
الْأَمَامِ الْعَبَا لَمُوتِ بَكْلِ عَمَّاءِ  
عَمَّوُ مَضَرِ بَوَالِهَا عَلَى السَّيْهِنِ مَعَمَّاءِ  
أَجَابَ بَوَالِهَا دِي طَلَبُهَا وَعَمَّاءِ

”اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے علی بن ابی طالب کے علاقہ میں بہادریوں کے سر کر کے جو اسے خیر دے دی لوگ شہادت دینا میں نے علم بردار ہیں جب کہ باہر پر پھر کے گرد ہے۔ ان عی لوگوں نے قبیلہ کی دین کی خاطر سر کو بی کی، بعد ان کے سر دہو جانے کے۔“

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ہر حر کی لڑائی۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ مسیلہ کذا آپ کی طرف روانہ ہوئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہم بھرہ کی سمت چلے۔ چنانچہ کاظم میں ہر حر سے ہمارا ٹھکانا ہوا۔ اس کا ٹھکانہ داری فوج سے زیادہ قائم میں ہر حر سے زیادہ عرب اور اسلام کا کوئی دشمن تھا۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میدان میں آ کر اس کو سازت اور دلائی کی دعوت دی تو وہ بھی میدان میں آ گیا اور اس کو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے شہید کر دیا پھر انہوں نے یہ کاروائی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھ کر رسال کر دی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو اس سبب اور لباس عطا کر دیا اور صرف اس کی کوئی نایک لاکھوں میں کی تھی۔ اس خازن کا تھوہ قمار جب ان میں کوئی آدمی عالی درجہ ہو کر بھی مقرر ہوتا تو اس کے لئے ایک لاکھ کی کوئی نیا آتے تھے۔ پھر ہم ہمس ”خلف“ حیرہ کے لئے روانہ ہوئے تو جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق سب سے پہلے شہادت لیلیٰ علیہ السلام پر سوار تھی اور سیاہ اوپنڈاؤں سے ہوئے تھی۔ میں نے کہا ”یہ میری ہے“ اسے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا واقعہ خالد رضی اللہ عنہ نے اس بات کی شہادت اور بی طلب کیا تو میں نے شہادت پیش کر دی اور گواہ محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ نے جو میرے پروردہ کی۔ میرا کا بھائی



مبداء کتب سلطی کی خاطر میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھے خدمت کرو۔ میں نے کہا کہ اللہ ایک ہزار روپے سے کم لوگوں کا تو اس نے مجھے یہ رقم دے دی اور میں نے شہداء کو اس کے سپرد کر دیا مجھے کسی نے کہا کہ اگر تم ایک لاکھ یا آٹھ لاکھ تو دو لاکھ روپے دے گا۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ "وہی" سے بھی زائد کتنی ہوئی ہے۔

یہ دعا کی دعوت پر مدعا فرماتا ..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رمضان ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ کربک سے مدینہ تشریف لائے اور اسی ماہ میں ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور ان کا قصہ ہے کہ رسول اللہ جب ان کا حصار ترک کر کے واپس چلے آئے تو مروہ بن مسعود ثقفی مدینہ پہنچے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور سلام قبول کر لیا اور اس نے عرض کیا کہ واپسی کے ہمیں اسلام کی تبلیغ کی خاطر واپس جانا چاہئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ..... جیسا کہ اس قوم کا بیان ہے۔ (انجم ج ۱ ص ۱۸۰) مجھے یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا ان کی سرشت میں اچھے کام سے کچھ جانے کی محنت اور طاقت ہے۔ فقہ حضرت مروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ میں ان کے یہاں تہذیبی اثر کیوں ہے بھی زیادہ عزیز ہوں اور ان کا طبع مختلف ہوں، چنانچہ وہ تبلیغ اسلام کی خاطر اپنی قوم کی طرف روانہ ہو اس امید پر کہ وہ اس کی قدر و منزلت کی بدولت خلافت نہ کریں گے۔ جب وہ بالا خانہ پہنچے تو ہمارے مسلمان ہوئے ان کا عقیدہ کیا اور ان کی دعوت پیش کی تو انہوں نے ہر طرف سے تیروں کا تہہ بر مار دیا تو انہوں نے کہا کہ ایک تیرہ کا اور وہ شہید ہو گیا۔ نبی مالک کا خیال ہے کہ اس کا قاتل اس بن عوف برادر نبی عالم ہے اور اعلاف کا کہن ہے کہ اس کا قاتل وہ بھائی بنی ثعلب ہے۔

مروہ ثقفی رضی اللہ عنہ کا ذکر ..... پھر مروہ رضی اللہ عنہ سے دینے کے بارے میں سوال ہوا تو اس نے کہا کہ یہ نیک اعزاز ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے سرفراز فرمایا ہے اور شہادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا ہے۔ میرا یہ مقام ہر عرب اس شہیدوں جیسا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوئے سے قبل شہید ہوئے جس میں مجھے بھی ان کے ہمارا دل کی کہ وہ ہمارا گھوڑا، کبوتر، تھیلے اور اس کے ہارے میں کھینچا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہارے میں لٹا لیا تھا کہ اس کی مثال اپنی قوم میں ایسی ہے جیسے صاحب بائین کی اپنی قوم میں تھی۔ مروہ بن عقیل نے بھی مروہ ثقفی کا قصہ اس طرح بیان کیا ہے کہ اس کا خیال ہے کہ یہ وفد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بچ کے ہوا ہے۔ وفد ثقفی نے بھی اس کی قیاد کی ہے مگر یہ بعد از ان کے ہوا مگر بات یہی ہے کہ یہ وفد حضرت ابو بکر کے بچ سے قبل کا ہے جیسا کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔

وفد ثقیف مدینہ میں ..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مروہ ثقفی کی شہادت کے بعد، چند ایک قبیلہ ثقیف خاصوں رہا، پھر انہوں نے باہمی طور پر کیا کہ وہ مروہ لوہج کے مسلمانوں سے جنگ نہیں لڑ سکتے چنانچہ مروہ بن اسیر جو بنی سلاج سے تھے ان کے حضور سے یہ سنے پایا کہ وہ اپنے ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔ چنانچہ انہوں نے عبد یاسین بن عمرو بن حنیس کو بھیجا اور اس کے ہمراہ مالان کے دو اونٹن تھے اور بنی مالک کے تین افراد یعنی عثم بن عمرو بن وہب بن مطلب، اشرم بن یسار بن یسار بن سلمیٰ بن مطلب، احسان بن ابی العاص، اس بن عوف اور بنی سالم اور نمیر بن خربش بن رجبہ۔ مروہ بن عقیل کا بیان ہے کہ یہ وفد تیرہ افراد پر مشتمل تھا ان کا رہنما عبد یاسین تھا اور احسان بن ابی العاص چارے وفد میں سب سے اہم تھا۔

ثقیف کا اسلام شراک پر موقوف تھا ..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے "وہی" پر زور دیا اور اس انہوں نے حضرت معمر بن شیبہ ثقفی کو جو مدینہ آیا وہ اپنی باری کے مطابق سب کی سوا دیاں چارے تھے۔ ان کو آتے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ ان کی آمد کی بشارت دے کیلئے دوئے سے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راستہ میں ملاقات ہوئی تو ان کو مسودہ تھا۔ سنا کہ وہ ایک وفد کا وفد اسلام قبول کرنے اور بیعت کی خاطر آ رہا ہے۔ خبر ملنے پر رسول اللہ ﷺ ان کی بشارت قبول کر لیں اور یہ وفد قوم کے بارے میں چارہاں اس قدر ہوئی۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت معمر ثقفی سے کہا کہ اس کو ہم لائے کہ رسول اللہ ﷺ یہ خوشخبری پہنچا دینا ہے۔ حضرت معمر مان گئے تو حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی آہ کی پشامت سنائی۔ پھر صحیرہ ان کے پاس پہلے گئے۔ خالد بن ابی سوار بن کوان کے پاس چھوڑ دیا اور ان کو "مسنون اسلام" کا طریقہ بتانے لگے مگر انہوں نے جاہلیت کے طریقہ پر ہی مسلمان ہو گئے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو مسجد نبوی میں ان کے لئے خیر نصیب کر دیا گیا۔ خالد بن سعید بن عامر کی معرفت رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ رابطہ قائم ہو چکا تھا۔ رضی اللہ عنہ وہی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ان کا نکاح لائے تو وہی وقت کھاتے جب ان سے نقل خالد کھانا کھانے لگے اور خالد رضی اللہ عنہ بن سعید بن عامر کے مکتوب کے کاتب تھے۔

### وفد ثقیف کی قبول اسلام کے لئے شرائط

یہ وفد ثقیف کا۔ من جملہ ان کی شرائط میں سے یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے "ہت" کو تین سال تک نہ توڑیں، وہ وہاں ہوا میں تحلیف کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک سال کے عرصہ کا مطالبہ کیا اور رسول اللہ ﷺ ان کے مطالبہ سے انکار کر دے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ایک ماہ کے وقفہ کا سوال کیا تا کہ ان کے حق اور چاہی لوگوں کی دل جھٹی ہو سکے مگر رسول اللہ ﷺ انکار کر دے تھے اس بات پر شغف ہو گئے کہ ابو سفیان بن حرب اور صحیرہ بن شعبہ ان کے ہر دھوکے کو توڑنے کے لئے روانہ کر دیے گئے۔

نماز پڑھنے سے انکار۔۔۔۔۔ نیز ان کا یہ بھی مطالبہ تھا کہ ولما تمہیں چاہیں گے کہ اپنے ہاتھ سے خوش کو نہ توڑیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہم تمہیں خود اپنے ہاتھوں سے خوش کو توڑنے کا مکلف نہیں بناتے ہائی رہا نماز تمہیں چاہنا تو جس دین میں تمہارا شغل اس میں خیر و برکت نہیں تو انہوں نے کہا ہم آپ کی یہ شرائط مان لیتے ہیں گویا میں نے ذلت اور کمینہ ہیں۔

امام احمد (طحاوی، مسند، ص ۱۰۸) بیان میں ابی العاصم سے بیان کرتے ہیں کہ ثقیفہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا تا کہ یہاں کی رخت کشی کا باعث ہو پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چند شرائط پیش کیں کہ ان کو چٹوں میں شامل نہ کیا جائے۔ ان سے مشورہ کر دینا رسول کیا جائے اور کسی غیر کو ان پر میریت نہ لایا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ان میں عدم شریعت اور جہاد کی عدم وصولی کے خطابات منظور ہیں اور کوئی انہیں تمہارا عامل نہ مامور نہ ہو گا لیکن اس دین میں کوئی خیر و برکت نہیں جس میں تمہارے نہیں۔ عثمان بن ابی العاصم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے قرآن سکھائیے اور تو مجھ کا ام مقرر فرما دیجئے ماس و ایت کو امام بناؤ اور (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے استفادہ کیا جائے۔

ذکوہ اور جہاد۔۔۔۔۔ ابوہریرہ (ص ۱۰۸) بیان میں ابی العاصم سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثقیف کی بیعت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چند شرائط پیش کی تھیں جن میں سے یہ تھا کہ ذو کوہ اور جہاد پر عمل نہیں کریں گے۔ دوسری کہ جسے میں نے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان ہوں گے تو ذو کوہ اور جہاد پر عمل کرنے والے ہو جائیں گے۔

عثمان رضی اللہ عنہ کا امیر مقرر ہونا۔۔۔۔۔ ابی سہیل کا بیان ہے کہ جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے مکتب قرآن کرا دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ابی العاصم کو ان کا امیر مقرر کر دیا وہ ان سب سے گہن تھا کیونکہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میری نظر میں یہ گہن لڑکا اسلامی مساکن کے گھنے قرآن کے پڑھنے میں سب سے زیادہ شوقین اور راجس ہے۔

عثمان بن ابی العاصم کا علی شوق۔۔۔۔۔ میں بنی حشر کا بیان ہے کہ وفد کے یہاں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عثمان بن ابی العاصم کو ہر اس میں چھوڑ آئے جب وہاں پہنچے کہ وہاں آئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلا آتا مگر آپ سے قرآن پڑھنا نہ کر سول







رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے عرض کیا اہانتہ سے بچنے میں اس کی جگہ اور غیرہ کی کھوداں ہوں۔ چنانچہ اس کی بنیاد کھود کر مٹی کا ہر ڈال دی گئی اور اس کا کچڑا ہوا گاہا پانیہ ٹھینک کے لوگ یہ حریت اٹھیں، منکر کی طرح ان کا شہر ہو گئے۔ پھر یہ خالد بن ولیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اسے بہت کا مال و اسباب آبی و دوزخیں تم کو دیا اور دین کی عزت اور رسول اللہ ﷺ کی عزت و مدد کا شہر بھلائے۔

**کتوب گرامی**۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ سال اللہ ﷺ کتبہ جو آپ نے تحریر کر دیا تھا یہ تمام اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد بن رسول اللہ ﷺ کی جانب سے سلام مع اہل اسلام کہ وائی "وہ" کے حکم اور اس کے خاندان اور خست کو نکال دیا جائے جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے اس کو گوز سے مارے جائے اور لباس ادا کر لیا جائے اگر اس پر بھی اوجھڑنا ہے تو اس کو گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے اور بے شک یہ عزم نبی اکرم ﷺ ہے۔ خالد بن سعید نے یہ کتبہ محمد بن رسول اللہ ﷺ کی اہانتہ سے تحریر کیا۔ اس کی کوئی خلاف ورزی نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی خلاف ورزی کرنے والا خواہ اپنے آپ کو ظلم کرنے والا ہو گا۔

**وادئی وج کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان**۔ ..... ابن اسحاق (عبداللہ بن عمارت بن جحول بن محمد بن عبداللہ بن انسان طائفی و غزوہ بدر کی) نے ان کی قرطبہ میں کسی (ابو عبداللہ) حضرت عمرو بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عام "لہ" وادی سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آئے اور "سعدہ" کے پاس آئے جیسے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا جس کے ہاتھ میں "خزائن" کے کٹارے کھڑے ہو گئے اور "خمس" وادی کو نظر ان کے سامنے کر کے کھڑے ہوئے یہاں سب لوگ آئے جیسے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "وہ" وادی کا شکار اور اس کا خاندان اور خست اللہ کا حرام کھد حرم ہے اور یہ اللہ کی علیہ اسلام کے "حاکم کا ہمراہ کرتے" سے "ظلم" کا ہے۔ اس روایت کو ابو داؤد نے محمد بن عبداللہ بن انسان طائفی سے بیان کیا ہے اور ان حدیث نے اس کو "مکمل" میں بیان کیا ہے اور اس حدیث نے اس کو "نسخہ" میں بیان کیا ہے۔ بعض نے اس میں جبر کی ہے امام احمد اور بخاری وغیرہ نے اس حدیث کو صحیفہ قرار دیا ہے۔ اور امام شافعی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے نقلی کے مطابق لکھا گیا ہے واللہ اعلم۔

**عبداللہ بن ابی طلحہ کی وفات کا بیان**۔ ..... ابن اسحاق (ذہری و عروہ) حضرت اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کی مرض موت میں بیماری کے لئے شریف لے گئے۔ آپ نے اس میں موت لے کر دیکھ کر فرمایا اللہ! میں آپ کو یہ بولی محبت سے روکا کرتا تھا تو اس نے کس سختی سے کہا سعد بن زید رضی اللہ عنہ کی قریب دیکھ کر بگھنے سے بھرنے لگا اور اس کی موت سے سختی کیا۔

**عبداللہ بن ابی کی وصیت**۔ ..... وادی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی ثمال کے آخری دنوں میں بیمار ہوا اور وہ علیل میں کسی دن بیمار رہا کہ فوت ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی عمارت کے لئے تکریر لے جایا کرتے تھے۔ وہ جس روز فوت ہوا رسول اللہ ﷺ صراج پر لیٹے ہوئے تھے۔ جس وقت وہ صراج کی حالت میں تھا تو آپ نے فرمایا میں نے آپ کو یہ بولی محبت سے منع کیا تھا تو اس نے کہا سعد بن زید رضی اللہ عنہ کی قریب دیکھ کر بگھنے سے بھرنے لگا اور اس کی موت سے سختی کیا۔ اس کو کئی مقام پہنچا، پھر اس نے عرض کیا رسول اللہ! یہ ہمارا مامور کا وقت نکلا ہے۔ یہ تم کا مامور ہے آپ پر میرے نفس میں شامل ہوں اور مجھے اور میں مظلوم فرمادیں جو آپ نے زبردستی کی ہوئی ہے۔ اس کا مجھے کفر دینا میری نماز و جنازہ کا اور میرے لئے استغفار کی دعا کرنا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ یہ صلہ کیا۔

منہ قول کے بارے میں تامل ہونے والی آیات۔ ..... خالد بن ولیدؓ (عمر بن عبدالمطلب) نے حضرت ابی مہاس سے وادی لے جانے کے مطابق آنے پر نبی کریم ﷺ نے اہل اسلام سے کہہ دیا کہ میں نے ابی مہاس سے پوچھا کہ کیا تم کو یہ بولی نے دیکھی کہ حضرت عمرؓ نے ابی مہاس سے وادی لے جانے کے بارے میں روایت بیان کی ہے؟ ابو اسامہ نے انہماک کرتے ہوئے کہا "ہاں" کہ جب عبداللہ بن ابی ثمال کا بیٹا رضوان اللہ علیہ خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گفتگو کے لئے کھڑے ہوئے تو اس نے عرض کیا کہ میں نے ابی مہاس سے یہ بولی سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز و جنازہ اور رسول اللہ ﷺ کا شہر بنا دیا۔ آپ کا دامن پکڑ کر عرض کیا رسول اللہ ﷺ! آپ اس کی نماز و جنازہ



جو پہلی ہی پڑی رسول اللہ ﷺ سے امر اور میں شریک ہوئی۔ انہوں نے وہی چیز فرمائی کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
پھر انہوں نے اپنی بیعت کی اور ان کے ساتھ وہی بات ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
جب انہوں نے اپنی بیعت کی اور ان کے ساتھ وہی بات ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ

وفا العشرۃ جاسواہا علیہم  
وینومودان اجلمو علیہم وعلیہا  
والبیۃ علیہا علیہم وعلیہا  
والبیۃ علیہم وعلیہا علیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ

وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم  
وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

ما فیہم من عسکر فی الامان عاروہ

بمعونۃ اللہ علیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

وہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ  
انہوں نے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ اہل بیت نے انہوں سے کہا کہ



میرا قوم بچائی سے میرا رشتہ ہے اور باطنی اعتبار سے ان کے مہدی بنائے گئے ہیں۔ جب بھی وہ گل ہوئے اللہ کی راہ میں ہی ان کا گل ہونا مقدر تھا۔

سورہ برات کا نزول۔ رمضان ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اللہ میں اہل طائف کے وفد کی آمد کے ذکر کے بعد (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے) امام ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چار رمضان شمال اور دو جنوب مدینہ میں مقیم رہے۔ پھر ۱۰ھ کے چہم میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا امیر مقرر کیا کریمہ۔ اور مشرکین بھی موسم حج میں اپنے مقامات پر اعمال حج ادا کر رہے تھے میں ان کا بھی دست اللہ کے حج سے روکنا نہ کیا تھا اور بعض مشرکوں سے آپ ﷺ "مبینہ دت" تک مہد قائم تھا۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے مسلمان راہ کے امراء حج کے لئے نکلتے تھے اور اپنے گھر سے نکل کر گئے ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ "براق" کی ابتدائی آیات (۳۰-۱) نازل فرمائی۔ انہی کثیر۔ نہ ان آیات پر تحریر میں میرا اصل بحث کی ہے۔ وہ الحمد للہ۔ انحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو براہ کیا کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود مشرکوں کو اعلان برات "رسول اللہ ﷺ کے نائب کی حیثیت سے بنائے گئے" کی رو سے آپ ﷺ کے پیارے بھائی تھے۔

اعلان برات کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مامور کرنا۔ امام ابن اسحاق (عمر بن محمد بن عمار بن حنیف کی معرفت) ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ سورہ "براق" جب رسول اللہ ﷺ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا گھنچہ پکے تھے۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ ان آیات کو تحریر کر کے پکار پکار کے پائے بھیج دیتے تو۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اعلان برات" مشرکین کا مفسد میرے خدا کا کارخیز ہو چکا ہے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکار کر "سورہ براق" کی ابتدائی آیات پر مشتمل "اعلان برات" کا بیڑا قائم کرنے کے لئے جادو اور کجی جب تکی میں ہی ہوں تو ان میں اعلان کر دو کہ کارخیز مسلم جنت میں داخل نہ ہو گئے اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ حج نہ کر سکے گا۔ پھر ہند فضی بیت اللہ کا طواف نہ کر سکے گا۔ جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ "مبینہ دت" کا سوا دوسرا سبب "مقررہ دت" تک قائم رہے گا۔

مشرکین اور برہمن طوائف کرنے والوں پر پابندی۔ رسول اللہ ﷺ کو فتنی "مفسد" ہر سوار ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ داندہ ہو گئے یہاں تک کہ ابو بکر سے طاقت ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یا میرا مامور امام یا مقتدی؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مقتدی اور مامور ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے حج کا اختتام کیا (اور مشرکین ۱۰ھ میں جاہلیت کے مہم اور حج کے مطابق اپنے منازل اور مقامات میں مقیم تھے پھر انہی کے روزیم ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو بیٹھایا۔ اعلان کے روز سے لے کر چار ماہ تک کی صلیت دی کہ جو کہو کہی اپنی جائے پناہ اور طائفے میں بیٹھ جائے۔ بعد ازاں کسی مشرک کے لئے کوئی مہد و جان اور امان نہیں ہے۔ تمہارا اس کے جس کا رسول اللہ ﷺ سے عداوت ہو چکا ہے اور یہ عداوت بھیجین دت تک قائم رہے گا۔ چنانچہ اس کے بعد برہمن اور طوائف کیا۔ پھر ان کی دیت چلنے لگے (یہ دیت اسی خدمت سے منسلک ہے کہ

"اگر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امیر حج تھے" کے عنوان سے امام بخاری (مسلمان بن داؤد اور ابن کثیر رحمہما علیہما) نے ہجری ۱۰ھ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ۱۰ھ کے موسم حج میں (جو طوائف سے فتنے ایک حال) چار اشخاص سے امراء لوگوں میں یہ اعلان کرنے کیلئے روانہ کیا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی برہمن اور کج بیت اللہ کا طواف کرے۔

دوسرے مقام پر امام بخاری (عبد اللہ بن جعفر لیث، قتیل، ابن شہاب، عیسیٰ بن عبد الرحمن) حضرت ابو بکر سے بیان کرتے ہیں کہ ۱۰ھ کے موسم حج میں مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے "قریبانی کے روز" یعنی میں اعلان کرنے والوں کے ہمراہ بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ لے اور کوئی برہمن جو کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ عید تین عبد الرحمن کا بیان ہے کہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے روزانہ ہونے کے بعد رسول اللہ



۵..... مسجد خرابہ کا انہدام..... ۹ھ میں مسجد خرابہ کا سہارا کیا گیا جس کو مسجد کی طرف تعمیر پر منافقین کے ایک گروہ نے بنایا تھا اور اصل اسلام کے خلاف سازش کا اڈہ بنی۔

۶..... لائٹ کا انہدام..... رمضان ۹ھ میں ہی شیعہ کا وفد آیا اور انہوں نے اہل بیت کی فساد کاری کرتے ہوئے حج کی اور "لائٹ" کو سہارا دیا گیا۔

۷..... معاویہ لیش اور عبداللہ بن ابی کی نماز چٹا زہ..... جبکہ میں رسول اللہ ﷺ حضرت سہاب رضی اللہ عنہ بنی حواہ بن لیش یا مہتری کی وفات کی خبر ہوئی تو آپ نے میدانِ نبوکہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی (بشر علیہ صریح صحیح ہو اور منافقین کے سربراہ عبداللہ بن ابی کی بھی اسی سال نماز جنازہ پڑھی۔

۸..... وفوں کا سال..... اس سال رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کی گامات کے فرائض سرانجام دیئے اور اسی سال عرب قبائل کے اکثر وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی لئے ۹ھ کا "فدوں کا سال" کہتے ہیں۔ سب ہم نام بخاری وغیرہ محدثین کی افادہ کرتے ہوئے "کتاب الفدوں" کے نام سے ایک مستقل عنوان قائم کرتے ہیں۔

### رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفد کا بیان

مکہ کی فتح اور وفود کی آمد..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ کسبج ہو گیا تب تک کا سرکہ انجام کو پہنچ گیا اور قبیلہ ثقیف کا وفد مسلمان ہو کر بیعت سے سرفراز ہو گیا۔ ہر طرف سے عرب کے وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ مجھے ابوجہد نے بتایا کہ فدوں کی آمد ۹ھ میں تھی اور اس سال کو فدوں کا سال کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ اسلام قبول کرنے کے سلسلہ میں سارا عرب قریش کا شکر تھا کیونکہ قریش لوگوں کے امام اور ان کے رہنما تھے۔ حرور بیت اللہ کے متولی تھے۔ ساسا مکہ میں اور انجم شہم الاسلام کی خالص اولاد تھے۔ بلکہ یہ انصاف عرب کے زعم ہوتا کہ تھے اور قریش ہی رسول اللہ ﷺ کے خلاف عرب و عجم کے علمبردار تھے۔

صورۃ نصر کا شان نزول..... جب کسبج ہو گیا اور قریش آپ کے تباہ ہونے اور اسلام لانے کا سحر اور مہلج کر لیا تو عرب مجھ گئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ لڑنے اور ان کے ساتھ عداوت کی استطاعت نہیں رکھتے تو وہ دباؤ اسلام میں داخل ہو گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (۱۱۳) "جب اللہ کی عداوت آج آجی اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں جو حق داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے معافی مانگیجئے۔ یہ جنگ دو جہتوں پر کرنے والا ہے۔" محمد بن عمرو بن مسلمہ میں بیان ہو چکا ہے کہ عرب کے تمام قبیلے یہ اتفاق کر رہے تھے کہ کسبج ہو جائے تو ہم مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ وہ کہتے۔ اسے اس کی قوم کو اپنی جنگ و جدال کی حالت میں ابھار دیا اور انہوں نے ان پر غالب اور فتح پا کر لیا تو وہ سمجھا ہی ہے جس جب کسبج ہو گیا اور ہر قوم نے اسلام قبول کرنے کی جلدی کی۔ جو میری قوم نے بھی جلدی اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ جب عمرو بن مسلمہ اسلام قبول کر کے آیا تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ سے پاس ہے نبی کی طرف سے آیا ہوں اس نے بتایا ہے کہ فلاں لڑا فلاں وقت رحمو فلاں نماز فلاں وقت رحمو اور جب لڑا فلاں وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص فلاں کہے اور جو شخص قرآن زیادہ جانتا ہو وہ نہایت کرے۔ (یہ مکمل صحیح بخاری میں ہے)

فتح مکہ سے پہلے آنے والا وفد بعد میں آنے والے سے افضل ہے..... میں..... ابن کثیر..... سمجھا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے ان کے بعد ان وفدوں کا ذکر کیا ہے جن کی آمد کی تاریخ وہ سے قبل ہے بلکہ فتح مکہ سے بھی قبل ہے۔ سورہ (۱۰۷) {

میں ہے تم میں سے اور کوئی اس کے براہ ہو نہیں سکتا۔ جس نے حج کے پہلے غریق کیا اور جہاد کیا ان کا اللہ کے نزدیک بڑا اجر ہے۔ ان لوگوں پر جنہوں نے بعد میں غریق کیا اور جہاد کیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیک جزا کا وعدہ کیا ہے۔ کل آری میں بیان ہو چکا ہے کہ حج کے روز آپ نے فرمایا تو آپ کوئی ہجرت نہیں۔ بلکہ جہاد اور بیت ہے۔ جس ان دفعوں میں اتھاڑ کر نہ ضروری ہو رہے۔ جو حج کے لئے آئے جن کا آنا "ہجرت" شمار ہوتا ہے۔ اور جو حج کے بعد آئے جن سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور نیک کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن لاحق اور بعد میں آنے والا سابق اور مقدم کی طرح روزے اور فضیلت میں مساوی نہیں اور اللہ اعظم۔ علاوہ ان میں جن اندر نے "خود" کے بیان کر کے کا اتمام کیا ہے انہوں نے بہت سی مفید باتوں کا ذکر نہیں کیا۔ جو اللہ ہم آگے بیانات کا بھی ذکر کریں گے۔ اور جن باتوں کی آگاہی ضروری مظلوم بولی یہاں پر مستحب بھی کریں گے۔ جب باتوں کا انہوں نے نظریہ ذکر کر دیا ہے ہم انکا اظہار ان کو بھی بیان کریں گے۔

سب سے پہلا وفد..... محمد بن عمرو اودہی م ۹۰ھ اکثرین عبداللہ بن عباس سے ملے۔ ان کا بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلا وفد جب ۵۰ھ میں مصر میں سے عزیز قبیلہ کے چار سردار کا وفد آیا رسول اللہ ﷺ نے ان کے وطن کو ہجرت کا سفر فرمایا اور فرمایا تم جہاں بھی ہو مجھ کو براہ کمال اپنے ہاں میں کوئی کے پاس چلے جا دو چار چودہ اپنے وطن میں رہا نہیں چلے آئے۔

خبر اودہی نے ویشام بن یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ عزیز قبیلہ میں سے سب سے پہلے خزامی بن محرز بن افرہ کے رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور اس نے اپنی قوم کے اسلام کی بیعت کی۔ جب وہ قوم کے پاس واپس گیا تو قوم کو حسب مکان نہ پایا اور وہ اس سے راستہ ہٹا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھ دیا کہ وہ لوگ کے بغیر اٹھا کر ان کے لئے سے پہنچا جہاد اور تفریق کرے۔ چنانچہ ویشام رضی اللہ عنہ نے چند اشعار کہے۔ یہ اشعار جب خزامی کا مظلوم ہونے تو اس نے اپنی قوم سے شکایت کی تو وہ سب اس کے ہر کوئی کو لکھ دیا اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ حج کے بعد رسول اللہ ﷺ نے عزیز قبیلہ کا علم اس کے سپرد کیا۔ خزامی اس روز ایک ہزار تھے اور پھر خزامی عبداللہ و انصار بن (۹۰ھ) دو لوگ کا بھیالی ہے۔

باب وفد بنی قحیم..... کے عنوان کے اہل میں امام بخاری و حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ بنی قحیم ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا اسے بنی قحیم ہزارتہ قول کردہ انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ وہ بنایا ہے جو خطہ عظیمی کہ یہاں کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر بارش کی کے آثار دیکھے گئے۔ پھر بنی کا وفد آیا تو آپ نے فرمایا ہزارتہ قول کردہ بنی قحیم نے اسے قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبول کر لیا۔ امام بخاری و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بنی قحیم کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ قحیم بن سعید بن زرارہ کو امیر مقرر فرما دیجئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ عمر بن عباس کو امیر بنا دیجئے۔ یہاں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ تو صرف میری مخالفت کا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا میرا وعدہ آپ کی مخالفت کا بالکل نہیں۔ وہ دونوں آپ میں ملے اور آپ نے یہاں تک کہ اس کی آواز میں بلند ہو گئیں تو سورہ (۱۴۴) کا نازل ہوئی اسے اعلان والوں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے بالکل نہ کر دیا اور اللہ شہرہ و تہ و ہجرت کی پوری صورت نازل ہوئی۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عرب کے وفد آئے شروع ہوئے تو عبداللہ بن حاجب جیسا کہ چند اشعار کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں اقرام بن حذافہ بن قحان بن عبد عمرو بن احمہ۔ حجاب بن یزید بن قحیم بن یزید بن قحیم بن حاجب اور قحیم بن عامر از بنی سعد شامل تھے۔ بقول ابن اسحاق ان میں عیین بن حصین بن قحیم بن عبد عمرو بن قحیم شامل تھا۔ اقرام بن حاجب اور عیین بن قحیم کے ساتھ حج کی جنہیں ہر فرد وہاں سے شریک تھے۔ جب بنی قحیم کا وفد آیا تو یہ وفد کے ساتھ تھے جب مسجد نبوی میں آئے تو رسول اللہ ﷺ "خبروں کے پیچھے" سے نکار شروع کر دیا اسے محمد ﷺ کہا ہر آؤ! تو رسول اللہ ﷺ ان کے چلانے سے پریشان ہوئے اور باہر تشریف لے آئے۔ انہوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ! ہم آپ کے پاس حضور کو ہر خود مشائی کا اظہار کے لئے آئے ہیں۔ اہل سے شام عمرو بن قحیم کا اظہار ہوا جس کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے غلبہ کا اجازت دے جا ہوں اور خطاب شروع کرے۔ چنانچہ عبداللہ بن حاجب بھی لے کر سے ہو کر کہہ

خطار کا خطاب..... خدا کا حکم ہے جس کا ہم پر فضل و کرم ہے اور جس کا اہل باور حق دار ہے۔ جس نے ہمیں بادشاہ عطا اور خزانوں کا مالک بنایا۔ ہم اس کی بدولت نکلے اور احسان کرتے ہیں اور اس نے ہمیں مشرقی اقوام میں سوزناڑ عطا کیا اور سارا دار و سامان سے نوازا۔ لوگوں میں ہمارے برادر کا ہے۔ کیا ہم لوگوں کے گھس گھس اور سر پر لٹھیں۔ کیا ہم فضل و کرم میں ان سے جڑے گئیں، ہمارے پہلے ہونے کا جس کو کوئی حق ہو۔ ہمارے اوصاف و صفات کا لئے جو ہم نے گناہے ہیں اگر ہم چاہیں تو بہت جگہ کہہ سکتے ہیں لیکن ہم اپنے منہ قہر و احسان میں مبالغہ آرائی سے شرم دیا کرتے ہیں اور ہم اسے خوب چاہتے ہیں ہر ایمان چاہے اسے ہم سے کتنا ہی بات کو اور ہم سے بڑھ کر ہو۔ یہ کہہ کر خطار جھکی بیٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہیں جس شخص ازنی حادثہ کو کر لیا کہہ کر اس کے خطاب کا جواب دیا تو انہوں نے گھر سے ہو کر کہا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا خطاب..... اہل ذات کی طرف ہم نے زمین و آسمان سے اور اپنا حکم ان میں نافذ کیا اس کا ہم اس کی کائنات پر محیط ہے۔ ہر چیز اس کے فضل و کرم سے نمودار ہے۔ اپنی قدرت سے اس نے ہم کو بادشاہت عطا کی اور اپنے بندوں میں سے بہترین شخص کا رسول منتخب کیا جو سب سے عالی نسب ہے۔ سب سے زیادہ کرپا ہے اور سب سے زیادہ خوش اخلاق ہے۔ خدا نے اس پر قرآن اتارا اور اس کو اپنی مخلوق پر ایمان بنایا اور عمل عالم کا انتحاب ہے۔ پھر اس نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ چنانچہ اس پر مہاجر ایمان لانے والے جو اس کی قوم اور اس کے عزیز و اقارب میں سے ہیں۔ وہ سب سے عالی نسب اور حسن و جمال کے بیکر ہیں اور بلند کردار ہیں۔ اس کے بعد ہم انصار نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا کہ ہم اس کے انصار و دوگاہ ہیں اور اس کے رسول کے دوزیر ہیں۔ ہم لوگوں سے بڑھ کر بلند ہیں گے یہاں تک کہ وہ ایمان لائے آئیں جو فضل اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنے مال و جان کو کھو کر لیتا ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے ہم کی شکل اللہ پیش اس سے جہاد کرتے ہیں اس کا کٹھن و خون ہم پر آسان اور آبل ہے۔ میں اپنا اس بات پر اکتفا کرتا ہوں اسے اور آپ کے لئے نیز بیچے ہوئے ہر دوزخ کے لئے مسطرت کا طالب ہوں سلام و تحیات۔

لہذا ان میں ہمارے گریہ اشعار:

لَحْنُ الْكَرْمِ فَلَا حَقَّ بِعَالِيْنَا  
لَلْمَنُوكِ مَنَّا وَلِلْمَنُوكِ الْمَنُوكِ  
وَكَمْ لَمَنَّا مِنَ الْأَمْنَاءِ كُلِّهَا  
عِنْدَ الْعَبَابِ وَالْفُضْلِ الْعَزِيزِ  
وَلَحْنُ بَطْنِمْ عِنْدَ الْفُطْحِ مَطْعَمِنَا  
مِنَ الثَّوَاهِ الْفَالِمِ بِرِوَالِ الْفَزَعِ  
بِمَا لَرَى الْفَالِمِ لَلْمَنُوكِ الْمَنُوكِ  
مَنْ كَلَّ أَوْ حِي هُوَ بِالْمَطْعَمِ مَطْعَمِنَا

”ہم سوزناڑ ہیں کوئی قبیلہ ہمارے برادر نہیں۔ ہمارے قبیلے سے بادشاہ ہیں اور ہم میں گریہ قہر کے جانتے ہیں۔ اور ہم نے کتنے ہی قبیلوں کو کھاتہ کرنا دیا اور راج کر دیا۔ اور سوزناڑ ہمیں کی غریب قابل باجرا ہوئی ہے۔ ہم قہر کے ذات بننا ہوا کہشت کھاتے ہیں بیکر تمہارے اور خوف کا نام دیکھنا نہیں ہوتا۔ لوگ ان کے لوہے مقام کو کچھ کر ہر طرف سے جلدی باندھی چلتے ہیں، پھر ان سے حسن سلوک کرتے ہیں۔“

لَلْمَنُوكِ الْكَرْمِ عَطَا لَرَى أَوْ حِيْنَا  
لَلْمَنُوكِ الْمَنُوكِ الْمَنُوكِ الْمَنُوكِ  
لَلْمَنُوكِ الْمَنُوكِ الْمَنُوكِ الْمَنُوكِ



أَوْ زَنُوا أَعْمَالُ مَجْدِبِ الْفَنَاءِ مَسْمُومٍ  
 أَغْلَظَ كَسْرَتِ فَيْسِي الْوَحْشِيِّ عَقَبَهُمْ  
 لَا يَسْطَرُّونَ وَلَا يَسْرُغُهُمْ طَمَعُ  
 لَا يَخْلُونَ عَالِي جَبَارٍ مَسْمُومٍ  
 وَلَا يَسْمُهُمْ مَسْطَرِّحُ طَمَعٍ  
 إِذَا كَسْرَتِ الْوَحْشِيِّ لِمَ لَدَبَ لَهُمْ  
 كَسْرَتِ الْوَحْشِيِّ الْوَحْشِيِّ الْوَحْشِيِّ

”اگر اس کے وقت ان کے ہاتھوں سے جو چیز پست ہو جائے لوگ اس کو ہر فراڈ نہیں کر سکتے اور جس کو یہ سرفرازگوں اس کو پست نہیں کر سکتے۔ اگر وہ بھی لوگوں سے مسابقت میں مقابلہ کریں تو ان کا فرد کا مہاب ہو گا اور اہل جہد و شرف سے محاورت میں مقابلہ کریں تو وہ ان کو ہرا دیں گے۔ وہ پاکہ دامن طیف ہیں ان کی پاک دامن کا ذکر ہے۔ وہ عرض و مخ سے پاک ہیں اور نہ ہی ان کو کس و آرزو و فخر و دولت میں اتفاق ہے۔ وہ پڑوسی کو اپنے احسان سے غروہ نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کی طبیعت میں حرص ہے۔ جب ہم بھی قبیلہ سے محاذ آرائی کرتے ہیں تو ہم ان کی طرف تفریق میں آہستہ نہیں پہنچے جیسا کہ نسل کا ان کی طرف اس کا شیر خوار بچہ آہستہ چلتا ہے۔“

بِمَوِ إِذَا الْحَرْبُ نَالَتْ مَا مَحَالِهَا  
 إِذَا الْوَحْشِيُّ نَفَّ مِنْ أَغْلَظَ رَهَا عَشْرًا  
 لَا يَسْطَرُّونَ إِذَا الْوَحْشِيُّ أَعْلَوْهُمْ  
 وَإِنْ أَسْرَوْا فَلَا عَمَلُ وَلَا مَطْلَعُ  
 كَسْرَتِ الْوَحْشِيِّ الْوَحْشِيِّ وَالْوَحْشِيُّ مَكْشَرُ  
 أَمَدٍ بِحَلِيَّةِ فَيْسِي لَوْ مَسَا عَهْدُ فِدَعِ  
 حَلَمَتُهُمْ مَا الْوَحْشِيُّ أَعْلَوْا إِذَا عَصُوا  
 وَلَا يَكُنْ هَمُّكَ الْأَمْرَ الْفَنَاءِ مَسْمُومٍ  
 لَنْ يَكُنْ فَيْسِي حَرَّ يَهُمْ لَنْ تَرْكُ عَدْلَهُمْ  
 حَسْرَتُ أَيْمَحَاضِ عِلْبَةِ السَّمِّ وَالْوَحْشِيِّ

”جب لڑائی کے ناخوشاں میں نہ پڑتی کرتے ہیں تو ہم قتل و قتل کرتے ہیں جب کہ بزدل لوگ اس کے انہوں سے ہوتے ہیں۔ جب وہ دشمن پر قابو پا لیتے ہیں تو فکر کرتے اگر وہ مصیبت میں مبتلا ہو جائیں تو بولی اور جرح و فساد کا اظہار نہیں کرتے۔ سرت پر منزل لاری ہو تو وہ لوگ جنگ میں گویا شیر ہیں۔ مگھوڑوں کے ایک دست میں جو پاؤں کے ٹکڑے زمین پر نہیں لگاتے۔ جب وہ خبیثا کہ جس تو ان سے تفریق کے بعد خود بخود دھڑا کر رہا اور جس کو وہ روک لیں اس کے لینے کا شیر ارادہ نہ ہو اس کی بدعت کا لاپیل ترک کر دے۔ کچھ نکلان کی لڑائی میں دیکھا ہے جس میں زہرا و بدحرج اور سخت کارس قتل ہوئے۔“

أَكْمَرُ مَسْمُومٍ مَسْمُومٍ لَطَلُ شَبَابِهِمْ  
 إِذَا الْوَحْشِيُّ نَفَّ الْأَمْرَ الْفَنَاءِ مَسْمُومٍ  
 أَهْلُ دِيَارِهِمْ مَسْمُومٍ فَيْسِي فَيْسِي مَسْمُومٍ  
 لَمْ يَكُنْ أَحْسَبَ لِسَانِ عَمَّا تَكُ مَسْمُومٍ





وَعَلَّاهُ نَفْسًا بِغَىٰ إِلَهَاهُ  
عَلَىٰ ذِيهِ الْأَعْيُوفَاتِ الْفُرَادِ  
وَلَدَ مَا بِي الْحَيَّرَ مِنْ أَلِّ هَاشِمٍ  
بَعُوذُ بِرَبِّهِ عِنْدَ ذِكْرِ الْمَكَارِمِ  
وَعَلَّاهُ نَفْسًا بِغَىٰ إِلَهَاهُ  
عَلَىٰ ذِيهِ الْأَعْيُوفَاتِ الْفُرَادِ  
وَلَدَ مَا بِي الْحَيَّرَ مِنْ أَلِّ هَاشِمٍ  
بَعُوذُ بِرَبِّهِ عِنْدَ ذِكْرِ الْمَكَارِمِ

انسان کا خیال ہے کہ جب حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ نے اٹھ اٹھ کر دوبارہ آئے تو قرآن میں اس نے کہا ہمارے لیے قسم ہے کہ میں تم سے پہلے رسول اللہ نہیں آؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ تم لوگ اس کا کٹا ہوا ٹکڑا چکے ہو۔ اور ان کا جواب یہ تھا کہ ہم نے اس سے پہلے رسول اللہ نہیں دیکھا۔ جب وہ بھی حاضر ہوئے تو فرمایا کہ تم لوگ اس کا کٹا ہوا ٹکڑا چکے ہو۔ ان کا جواب یہ تھا کہ ہم نے اس سے پہلے رسول اللہ نہیں دیکھا۔

فلم يمتدحوا في حق الهيايا، فاستعصبي

عند الرسول فلم يصدق ولم تعجب

سَلَامًا لَكُمْ سَوْدًا رَافِعًا وَسُودًا كَرِيمًا

بالأشياء جندة ملحق على الطلب

[illegible][illegible]



(۳) ان کا حال نہ کہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ میری قوم کے لئے سعادت ہے۔ اہم مسلمان بھی اس کو مزید ان سب سے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث بھی آج کے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو صاحبِ مہار و علم کے ہیں۔

فجرهم بطريق العلوم أهدى من القسطا  
ولم تملك طرقي السر شاذل صلاته  
ولم أن يرغموا على ظهور فضله  
فكفهم من بهيمة البشر

”مئی قیام، یمن، ملائیت کے راستوں میں ”تھانہ“ سے ملنے کے لیے لڑا اور باپ کے اگلے چہرے کو دیکھ کر وہ اپنے کسی بڑے پر غصے پر غم کا دھواں نکال کر۔ اگر وہ اس سے پہلے کہ جس کی پشت پر وہ اپنے لیے لڑا تو اس بار کہ جھاک جائیں۔“

[illegible]

(۱) اے ایمان لانے والے! تم جانتے ہو کہ ایمان لانے کا کیا ہے؟ اوستے کہ کسی بات پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لانے والے کو اس بات پر شک نہ ہو۔

— 222 — (P)

— (3) —

(۳)۔ لوٹ اور مالِ غنیمت سے بائیاں خاصا کرتے۔

اور چار یا کئی جہاں سے قطع فرمایا۔

(1)  $\frac{1}{2}K_1$  ہے۔

(۲) تھیں یعنی کرپہ کی ہونی ٹکڑی کے پرتن کے استعمال سے۔

(۳) عظیم یحییٰ جبر: تعلیمی مہرجان، انگلستان کے استعمال سے۔

(۴)۔۔۔ حرکت یعنی دو ٹوٹی ہوتی حرکتیں جو ایک جگہ سے

ان حدیث کو امام مسلم نے قزوہ بن خالد از الانصاری میں بیان کیا ہے اور مسلم، ابوالقاسم بن محمد بن یحییٰ و شمسہ سعید بن عوف سے۔

[illegible]



امام بخاری کی ترتیب پر اعتراض امام بخاری کا اس واقعہ کو "فرو" کے سلسلہ میں بیان کرنا قابل اعتراض ہے کیونکہ اس واقعہ کو بیان کیا تھا بلکہ اسے کرتار کر کے اور ہاتھ کر لایا تھا اور مسجد کے ستون کے ساتھ ہاتھ چڑھا کر اس کا قطر ذریعہ کام بخاری کا اس واقعہ کو "فرو" کے ساتھ بیان کرنا ایک دوسرا اعتراض ہے۔ کیونکہ قصہ کے بیان سے واضح ہے کہ یہ سچ کچھ ہے کیونکہ اہل مکہ نے اس کو مسلمان ہونے کا عندیہ دیا خود انہوں نے کہا کہ اسے "ایمان" دے دیں ہو گیا اور اس نے "مکمل" کی قسمی کہ اسے کلمہ پکا ایک دن بھی نہ آئے ہوگا جب تک رسول اللہ ﷺ مکہ میں تو رہے ہوا اس کی "دست" "درا جرب" "توافق" کو انہی تک اسلام سے مقرر نہ ہوئے تھے، اللہ اعلم۔ بخاری نے حوالہ دینے کے لئے "اس واقعہ" کو "سچ" کہہ کر اسے "مکمل" اور "ایمان" دے دیا ہے لیکن ہم نے اس کو کتب امام بخاری رضی اللہ عنہ کی کتاب میں جان لیا ہے۔

مسئلہ کو حضور ﷺ کا جواب امام بخاری (ابو یوسف) شعیب عیادہ بن ابی مسینہ، قلع بن اشیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسعود میں مسئلہ کذاب و بدعت آیا تھا اور مطاہ بن کرمہ تھا کہ اگر تمہارا بچہ پیدا ہو جائے تو اسے "مکمل" دے دو کہ میں اس کی اطاعت کروں گا ہوں، مسئلہ اپنے ساتھ قوم کے بہت سے افراد کو لایا تھا رسول اللہ ﷺ حضرت ثابت بن جہش بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے ہوا کہ اگر مسئلہ کذاب ہے پس انشرف لائے۔ آپ کے دست مبارک میں چھوئی چھری تھی۔ آپ نے "سید" اور اس کے ماحول قیوں کے ساتھ کھڑے ہو کر فرمایا:

اگر تمہارے بچہ پڑی جائے جب بھی میں تمہارے کلمہ اور اللہ کی قسمی ہوئی تقدیر سے تمہارا نہیں کر سکتا۔ ترو مسلمان نہ رہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو گا اور میں تمہارا ہوں تو میں تمہارے جس کا حال اللہ مجھے خوب میں دکھایا ہے اور میری طرف سے یہ بات میں نہیں سمجھتا ہے جواب دے گا:

یہ فرما کر آپ ہاتھ پٹا کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو "تو میں نہیں سمجھتا ہے جس کا حال مجھ سے خوب میں بیان کیا ہے" کا مطلب یہ سمجھا کہ حضرت ابو ہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں "دوسرے" کے "مکمل" ہیں تو انھوں نے فراموشی ہوئی اور خواب ہی میں تھے کہ ہم وہاں پر چوکہ مارے۔ میں نے چوکا تو وہاں لگایا۔ میں نے اس کی یہ تعبیر بھی کر لی ہے بعد ازاں مجھے یہ خبر ہوئی کہ میں نے اس کا ایک اسلوبی اور اس مسئلہ کذاب۔

رسول اللہ ﷺ کا خواب اور اس کی تعبیر امام بخاری (اسحاق بن احمد عبد الرزاق، احمد، یحیٰ بن ابی اسحاق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں خواب تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے تھے اور میرے ہاتھ میں "دوسرے" کے "مکمل" تھے۔ میں نے کہا کہ اگر یہ تو مجھے خواب ہی میں بتا دیا گیا کہ ان پر چوکہ مارے۔ میں نے چوکا تو وہاں لگایا۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ بھی کر لی کہ میں نے سمجھا کہ وہاں میں چوکہ مارے۔ میں نے فرمایا کہ اللہ اعلم۔ امام بخاری عیادہ بن ابی مسینہ، قلع بن اشیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے یہ خبر مسعودی کی مسئلہ کذاب و بدعت دیکھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا بچہ پیدا ہو جائے تو اسے "مکمل" دے دو کہ میں اس کی اطاعت کروں گا ہوں، مسئلہ اپنے ساتھ قوم کے بہت سے افراد کو لایا تھا رسول اللہ ﷺ حضرت ثابت بن جہش بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے ہوا کہ اگر مسئلہ کذاب ہے پس انشرف لائے۔ آپ کے دست مبارک میں چھوئی چھری تھی۔ آپ نے "سید" اور اس کے ماحول قیوں کے ساتھ کھڑے ہو کر فرمایا:

اگر تمہارے بچہ پڑی جائے جب بھی میں تمہارے کلمہ اور اللہ کی قسمی ہوئی تقدیر سے تمہارا نہیں کر سکتا۔ ترو مسلمان نہ رہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو گا اور میں تمہارا ہوں تو میں تمہارے جس کا حال اللہ مجھے خوب میں دکھایا ہے اور میری طرف سے یہ بات میں نہیں سمجھتا ہے جواب دے گا:



چند بار وہ تھکے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اپنا دل اور ہر دھڑکنے والی چیز رسول اللہ ﷺ سے جوڑ دیا اور فرات بن علیان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ پاس سے گزر رہے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ذہنیک کی زادہ چشم میں شعل اُحد کے برابر ہوگی حضرت ابو ہریرہؓ اور فرات کے کوئی اہلکار برابر خوف رہا یہاں تک کہ رجال میلہ کے ساتھ حرمہ جو گیا اور اس نے بھونپی گواہی دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے نبوت میں شریک نہ پایا تھا اور اس کو نہ تخرق آن (جرات) یا تو تھا (کھانا) یا در مسیبلہ سے دعویٰ کیا کہ قرآن اس پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ اس باعث قبیلہ بنی حنیفہ کے عظیم حکیم تہرہ پاہو اور حضرت زید بن خطابؓ رضی اللہ عنہ نے دھجکے جھاس میں اس کو جہنم رسید کر دیا۔ (کمالیاتی)

مسئلہ کا رسول اللہ ﷺ کو خط..... مجلس بن کثیرہ بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ بن حبیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک خط لکھا تھا: ”اے سیدہ! رسول اللہ ﷺ کا سلام علیک! اللہ تعالیٰ کے ساتھ حکومت کا بار ابراہیم شریک بنا دے گی یا ہوں نصف خدمت رسول اور نصف تمہاری لیکن تمہیں کسی قوم سے جو بدعتی کرتی ہے۔“ دو کا قصہ یہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب لکھا: ”اے سیدہ! رسول اللہ ﷺ کا سلام علیک! اب چراغت کے آبدار دہنی پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حکومت کا بار ابراہیم شریک بنا دے گی یا ہوں نصف خدمت رسول اور نصف تمہاری لیکن تمہیں کسی قوم سے جو بدعتی کرتی ہے۔“ یہ خط لکھ کر اس نے اپنے بھائی کے پاس بھیج دیا۔

قاصدوں کے ساتھ حضور ﷺ کا سلوک یونس بن یکر (ابن اسحاق) سعد بن عادی، سلم بن یحییٰ بن مسعود (یحییٰ بن مسعود) سے جان کر رہے ہیں کہ جب مسیر کذاب کے وقت قاصد اس کا قتل کرنے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم ہی مسیر حبیبی عقیدہ رکھتے ہو تو انہوں نے انہماک میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا اگر قاصدوں کا قتل کرنا دستور کے خلاف نہ ہوتا تو میں تمہارے سر کاٹ کر دیتا۔

اور وہ اولیٰ علی (ع) سے روایات کے ہیں کہ مسند کے چاروں طرف محمد بن ابی نعیم اور ابی اسحاق  
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا تم کو اسی سے روایات کے رسول ہوں۔ تو انہوں نے کہا ہم کو اسی سے روایات  
کہ مسند اللہ کا رسول ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب ان لوگوں کے رسول ہیں جو ایمان ہے کہ میں کہہ سکوں کہ تم انہوں  
ہو۔ بقول ابی نعیم وہ مسند مسلم ہے کہ کہہ سکتے ہیں کہ اے محمد بن ابی نعیم کہ مسند اللہ کا رسول ہے کہ مسند ابی نعیم  
نے مسند ابی نعیم کو روایات کے ہر مسئلہ میں سے روایات میں پیش کرتے ہیں کہ مسند اللہ کا رسول ہے کہ مسند ابی نعیم  
نیکو اسلام میں اس کو مسلمان ہو گیا اس کے اسلام قبول کرنے کی حدیث بیان ہو چکی ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مسند اللہ کا رسول ہے کہ مسند ابی نعیم  
محمد ابی نعیم بن ابی نعیم بن ابی خالد انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مسند اللہ میں مسند ابی نعیم کا کہ  
میں ہی علی بن ابی نعیم کے پاس سے سنا کہ اس آدمی نے فرمایا کہ میں نے مسند اللہ میں مسند ابی نعیم کا کہ

وَالطَّائِفَاتِ طَلْعًا وَالْعَاجِزَاتِ مَحْبُورًا وَالخَائِرَاتِ حَسْبًا وَالنَّازِلَاتِ قُرْءًا وَاللَّائِقَاتِ لِقَاءً  
 چنانچہ حضرت عہدائے بن مسعود سے الٹی طرف کسی کو بھیجا وہ ان کو لے کر آیا وہ ستر آوی گئے، ان کا سردار عبد اللہ بن نوہر تھا۔ حضرت  
 عہدائے بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے کھنکھانے کا حکم صادر کیا اور فرمایا گیا محمد بن مسعود نے کیا ہم ان کو شیطان سے محفوظ رکھیں گے۔  
 ہم ان کو شام میں مٹائیں گے۔ یہی جملہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے نجات دے۔

بہنی حقیفہ کا وفد : واقعہ ملی کا بیان ہے کہ ملی حقیفہ کا وفد تقریباً چار ہزار کان پر مشتمل تھا۔ ان کا مقصد بھی بین خطہ تھا اور ان میں دو عالم بین  
 فلوہ و طلق بین میں جی جی خان، مہر علیہ، حبیب اللہ، بکھی شامل تھے۔ مسخریت حالت کے گھر میں یہ لوگ ٹھہرے۔ اور ان کی مہمانی اور غیبت کا  
 خوب انتظام کر دیا گیا۔ شام تک بھی ان کی خواہش رہی کہ کوکھوت سے اور بھی رہی اور دو دھ سے اور بعض نکات رہی اور اسی سے اور دو دھ سے ہوئی  
 تھی۔ جب وہ کوکھوت سے تھے تو مسلمان ہو گئے اور دوسرے کا اب و ان قوم کا کہانہ چھوڑ آئے۔ دس انہوں نے انہی کا ارادہ کیا تو آج ۱۱۰۰ کے ان کو









میں درگاہ کی سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسقف اہل الحارث سے اسقف اہل الحارث اور اس کے بعد اسے دیگر اساتذہ نجران کو یہ پیشہ قرآن کریم کو یاد کیا۔ ہم اللہ الرحمن الرحیم کی جانب توجہ فرمائی۔ اسقف اہل الحارث سے دیگر اساتذہ نجران کی ان امور پر بیان جو ہم و شیعیان کے بعد میں سے ہوا اللہ اور اس کے رسول کی بنا اور صفات میں سے کوئی اسقف راہب اور کاہن تہذیبی نہ کیا جائے گا مان کے حقوق تحریفی اور مذہب و ادیان میں اعلیٰ اندازی نہیں کی جائیگی۔ جب تک وہ اعلیٰ تہذیب و تمدن کو اپنا شعار نہ بناتا ہے، کبھی اسے تک وہ اللہ اور اس کے رسول کی بنا اور صفات میں سے ہیں گئے تہاں پر ظلم ہو گا کہ وہ ظلم کریں گے۔ (اس واقعہ کو حضرت سید بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے۔)

نجران کے وفد کی تعداد اور ان کے کماحقہ گان..... محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ نصداری نجران کا وفد، ساتھ افراد پر مشتمل تھا، ان میں سے ۱۰۰ افراد کا ان راہب است و کشا تھے۔

- |                 |                   |                     |
|-----------------|-------------------|---------------------|
| (۱) عاقب عیداسج | (۲) سید انعم باہم | (۳) ابو حارث بن علق |
| (۴) اوس بن عارث | (۵).....          | (۶) قیس             |
| (۷).....        | (۸).....          | (۹).....            |
| (۱۰).....       | (۱۱).....         | (۱۲).....           |
| (۱۳).....       | (۱۴).....         | (۱۵).....           |
- (یہ کسی تہذیب میں غالباً چھ افراد ہوا ہوا ہے)

اور ان منتخب لوگوں کے تین فریق تھے:

- (۱) عاقب عیداسج وہ ان کا سربراہ، شیعیان اور وہ اس کی رائے کا احترام کرتے تھے۔
- (۲) سید انعم باہم وہ ان کا فریادگر اور وہ اس کا مخالف تھا۔
- (۳) ابو حارث بن علق ان کا اعلیٰ پادری اور اعلیٰ راہب تھا۔

یہ تینوں واکس کے قرب خانہ ان کا ہتھم، چار بچے تھیں جن میں سے نصداریت کو قبول کر لیا تھا۔ وہم نے اس کی خوب تعظیم و تکریم کی اور اس کے لئے کمر چبہ تھیر گئے۔ وہی صلاحت اور مختلف کی عدوت میں کو اپنے کمر اور ہتھم تھے۔

عزت و مال چھین جانے کے خوف سے اسلام قبول نہ کرنا..... پش بن بکر، کرز بن علق سے بیان کرتے ہیں کہ نصداری نجران کا وفد ساتھ ان کا گان پر مشتمل تھا، ان میں سے ۱۰۰ افراد ان کے انفراد اور وہ اس میں سے تھے ان میں سے تینوں ان کا صاحب دست و کشا تھے، عاقب عیداسج اور ابو حارث بن علق، سید انعم باہم اور وہ اس کی خوب تعظیم و تکریم اور وہ قریب ہلائے تھے اور اس پر مال و دولت تھا اور کرتے تھے اس کی اعلیٰ وجہیت اور وہی اجتہاد کی خاطر کرے تھیں کہ کرتے تھے۔ جب وہ نجران سے روانہ ہوئے تو ابو حارث اپنے پیچ پر سوار ہو گیا اور اس کے پہلو میں اس کا بھائی کرز بن علق بھی اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا کہ ابو حارث کی سواری سے فخر کر لیا کہ کرز نے کہا کہ ہوا ابو حارث نے کہا آپ ﷺ نہیں بلکہ ہوا کہ دیر ہوا ہو کر کرز نے پوچھا بھائی! وہ ایسے؟ تو اس نے کہا اللہ! یہ وہی ہے جس کی ہم خوشم ہوا اور حضرت جو کرز نے پوچھا اس بات کا ظم ہوتے ہوئے آپ کو قبول اسلام سے کیا مانع ہے؟ تو اس نے کہا۔ نصداری کے شرعاً نصداری کر لیا کہ کرز نے ہمیں اسلام سے باز نہ کیا ہے۔ ان لوگوں نے ہمیں شرافت و عظمت بخشی اور وہ دم پایا، یہ لوگ اسلام کی ہدایت اور مخالفت پر کمر بست ہیں اگر میں دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤں تو وہ ہر جہت سلب کر لیں گے۔ کرز نے یہ بات سن کر اپنے دل میں غم اور غم تھیرا دیکھی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

سورۃ آل عمران کی ابتدا کی آیات کا شان نزول..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مسجد نبوی میں محمد اور وہی برق لباس پہنتے ہوئے داخل ہوئے اور نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا، وہ مشرق کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا، بھگت کو نماز پڑھنے سے منع و موقوف کرنا



جنت معلو (جہ) وہ یارو یہ جملہ چار یا پانچ یہاں تک کہ گھوڑے سے گر کر جنم رسید ہوا۔ "الاصحاب" میں حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ رسول بن کثیف نے کہا کہ وہ بنی حاصر بن معدہ میں سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشربہ یا سلام ہوا اور سوال اسلامی زندگی بسر کر کے اللہ کا پیارا ہوا۔ نصیحت دیا کہ قسمت کی وجہ سے "اولما تینا" کے لقب سے مشہور تھا اس کا چچا عبد العزیز اس سے روایت "تغیث کرنا" ہے۔ اور اس نے اس سے حاضر بنی عقیل کا واقعہ بیان کیا ہے۔ وہ اپنے فاضلہ طبعیہ و موت ملی بہت معلو (جہ) تہذیب کی کارنامہ بیادیت میدان العزیز بن سعد بن کثیف بن عقیل بن خالد بن عمرو معاویہ (صحابہ کبار) بن دینار بن حاصر بن معدہ عبد العزیز لکھا اپنے والد رسول سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں میں سال کی عمر میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر کے آپ ﷺ کے دائیں ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے اہل بیت کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لاکر "بنت لہن" لڑکھائی کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا اور سو سال اسلامی زندگی بسر کی۔ فصاحت و بلاغت کی بنا پر "اولما تینا" کے لقب سے مشہور۔

امام بن کثیر فرماتے ہیں انھیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حاضر بن عقیل کا واقعہ فتح مکہ سے پہلے ہوا ہے گو امام محمد بن اسحاق اور حافظ ابن کثیر نے اس کا "فتح مکہ" کے بعد کے واقعات میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ حافظ ابن کثیر (حاکم) امام محمد بن اسحاق، معاویہ بن عمرو اور اسحاق بن فرار، ابو اعلیٰ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے "تبعہ" کے بعد کہ اس میں بیان کرتے ہیں کہ حاضر بن عقیل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماضی اہل بیت کے مکان کو شہید کیا اور "پیڑ معہ" کے تمام شرک کو کاٹ دیا اور ان سے عہد کر لیا اور خیانت سے شہید کر دیا۔ جیسا کہ گزشتہ بیان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حاضر بن عقیل پر مسلسل تین روزہ ہجرت کرتے رہے۔ خدا یا تو جس طرح بھی چاہتا ہے حاضر بن عقیل سے کفایت کر اور اس پر وہ چیز مسلط کر جو اسے موت کے گھاٹ اتار دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پر طاعون کو مسلط کر دیا۔ امام ابن اسحاق بن عبد اللہ از انس رضی اللہ عنہ و قسرا ابن سلمان میں مروی ہے کہ حاضر بن عقیل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے سامنے نہیں تجاہد پیش کرتا ہوں۔

(۱) امیر دار الشیخ متواتر یہ حکایتوں میں آیا اور ان میں آپ کی عمر ملی ہوگی اور قاتلہ بدش میری ہاتھی میں ہوں گے۔

(۲) میں آپ کے بعد آپ کا بیٹھیں اور غلیظ ہوں گا۔

(۳) پانچ میں سلطان کا اس پر سوار ہوا اور کھنجر اڑا لے کر آپ ﷺ سے دیر بکھار ہوں گا۔ پھر وہ ایک خانوں کے ٹھکانے میں حاضر ہو گیا اور اس نے کہا کہ کھنجر ہے موت کی گھنٹی کی طرح اور موت ہے بنی نضال کی ایک خانوں کے ٹھکانے میں۔ (میں انکی حالت سے بچ رہوں) میرا گھوڑا لڑا اور سوار ہوا اور گھوڑے کی پشت پر جنم رسید ہوا۔

اردو پر اللہ کا عذاب۔ اسی اسحاق کا بیان ہے کہ انکی میں یہ وفد "بنی حاصر" کے حاکم میں مسہر ماضی یا پانچ تو قوم ان کے استقبال کے لئے آئی تو ان کو اس نے اردو سے پوچھا کیا تم حوالہ ہے تو اس نے کہا کہ نہیں۔ اللہ اس نے بعض ایک خدا کی عبادت کی دعوت پیش کی ہے۔ میری تائید ہے کہ اگر وہ اب میرے پاس ہوتا جس سے خیر اور موت کے گھاٹ اتار دوں۔ ایک یا زور کے بعد وہ اپنا گوشہ فروخت کرنے کی خاطر اپنے گھر سے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے نبوت سمیت اس پر کھلی گرا دی اور اس نے وہاں کو ہلا کر رکھ دیا۔

مرثیہ:..... میری یہ شاعرانہ مدح نہیں کاوشانی اور ماں یا پانچ کی تھیں۔ نہ مرثیہ کیا

مَہِ اَنْ تَسْمَعُ بِرِیِّ الْجَنَّةِ مَنْ اَحَدٌ  
لَا وَاللَّهِ مَعَهُ فَلَیْ وَلَا وَلا  
اَحَدٌ مِّنْ عِلَیْ اَرْبَعِ الْجَوَہِ وَلَا  
اَرْبَعِ لَوَہِ الْبَحْرِ اَنْکَ وَاللَّهِ  
فَلَیْ مَعَهُ لَیْ لَکَ اَرْبَعِ لَوَہِ  
فَلَیْ مَعَهُ لَوَہِ الْبَحْرِ اَنْکَ















بہت مسلولہ و دودھ دار یہ بچہ درود اہل بیت میں ایک کہ گھوڑے سے لڑ کر جہنم رسید ہوا۔ "اسی عاتقہ ابن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ محمد بن کثیف نے اپنی کلابی، عامری، انہی عامر بن مصعب بن ساری کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دھڑک کر شرف جاسلام ہوا اور سو سال اسلامی زعمی ہر کر کے اللہ کو پکارا اور انصاف و بلاغت کی وجہ سے "دوسرے گناہ" کے گلاب سے مشہور تھا اس کا بیٹا عبدالمطلب اس سے "وایت" نقل کرتا ہے۔ وہاں سے انہی سے حاضرین ٹھٹھل کا راقہ بیان کیا ہے بعدہ "کسطۃ الجوز و عاتقہ" بہت مسلولہ و زہریں ہوا اور اسی وقت عبدالمطلب بن رسول بن کثیف میں ٹھٹھل بن خالد بن عمرو صاحب (صاحب) ابن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن مصعب و عبدالمطلب نے انھما اپنے والد رسول سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں میں سال کی عمر میں دھڑک کر آئے اور سلام قبول کر کے آپ ﷺ کے کان میں کچھ پر بیعت کیا اور اپنے انہی بن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں "آز" بہت لیوں "آز کو چٹائی کی۔" مجدد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جو پر ہر وطنی اللہ عزہ کے ساتھ ہوا اور سو سال اسلامی زندہ کی عمر کی تصاف و پخت کی بنا پر "وہا میں" عتب تھا۔

ادھن کثیر فرماتے ہیں چھاپہ پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ عربی ٹھٹھل کا و قد فرما ہے پہلے لکھا ہے کہ امام محمد بن اسحاق اور عاتقہ بنی نے اس کو "فتح" کے بعد کے واقعات میں بیان کیا ہے کیونکہ عاتقہ ٹھٹھل (حاکم) امام محمد بن اسحاق، معاویہ بن عمرو یا اسحاق فرمائی اور جی اسحاق بن عبد اللہ بن علی (طو) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے "میر حو" کے واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ عامر بن ٹھٹھل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سامں خدام میں مکان کو شہید کیا اور "بیر حو" کے نام شرم کا کو اسوائے مردین امہ کے تھاری اور فیات سے شہید کر دیا جیسا کہ گزرجا ہے۔ عاتقہ نامی سے وایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا عمر بن ٹھٹھل پر مستقل تیس ہزار دعا کرتے رہے بعد ازاں قومن طرح بھی جانتا ہے عامر بن ٹھٹھل سے کفایت کیا اور اس پر ۱۱ حج سلا کر حوات سے کفایت ۱۲ سے چنانچہ عاتقہ بنی نے اس پر حاتم کو مسلما کر دیا۔ وہ ۱۱۰۰ اسحاق بن عبد اللہ زائسی رضی اللہ عنہ حضرت ابن ملک بن مروہی ہے کہ عمر بن ٹھٹھل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میرا آپ ﷺ کے سامنے میں تجارہ پیش کرتا ہوں۔

(۱) ... ہوا اور ٹھٹھلی مقامات پر مکانوں میں آ کر ملازموں پر آپ کی تحرائی ہوئی اور خات بدوش عمری، قحنی شہر ہوں گے۔

(۲) میں آپ کے بعد آپ کا بھتیجا اور طیف ہوں گا۔

(۳) ... یا محمد بنی فطمان کا اس پر ہوا اور جزاء کا ٹھٹھل رنے کر آپ ﷺ سے برسر کار ہوں گا۔ مجدد ایک خاتون کے عمر میں عامر بن کا نکاح ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں ہے ایش کی طرح اور موت سے بھی خدائی ایک خاتون کے گھر میں۔ (ش ایک حالت سے بچ رہوں یا میرے گھوڑا اور دوسرے گھوڑے کی پشت پر جنم رسید ہوا۔

اور یہ رسول اللہ کا خطاب ..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ابھی میں پہلے "کئی عامر" کے واقعہ میں ہوا مگر میں اپنا فرقہ ان کے استقبال کے لئے آئی تو لوگوں نے میرے پر چھاپا یا صورتوں سے؟ تو اس نے کہا کہ نہیں۔ واللہ اس نے میں ایک خدا کی عبادت کی دعوت نہیں کی ہے۔ میری آرزو ہے کہ اگر وہ اب میرے پاس ہوتا میرا سے تیرا درگاہت کے گناہ انہی ایک بار درود کے بعد وہ اپنا ایش فروخت کرنے کی خاطر اپنے گھر سے لگا تو اللہ تعالیٰ نے انہی سمیت اس پر ٹھٹھل گرا دی کہ اس نے دونوں کو کھانا کرا کر کھایا۔

میرے ... میرے ربید خا عمر و بن قیس کا خیالی اور میں اپنا بھائی قحلی نے میری کہ:

مَا اَنْ فَعَدَّ مَرِيءٌ مِّنْ اَعْدٍ  
لَّا رَا لِمَنْ فَعَفُوٌّ وَلَا وَفَد  
مَعْنَى مَعْنَى اَوْ لِمَنْ اَنْجُوٌّ وَلَا  
اَوْ مَعْنَى لِمَنْ اَوْ مَعْنَى مَعْنَى اَوْ مَعْنَى  
لِمَنْ مَعْنَى مَعْنَى مَعْنَى اَوْ مَعْنَى  
لِمَنْ مَعْنَى مَعْنَى مَعْنَى مَعْنَى



”مجھے کئی قرآن اور پست سنے۔ ایسے شاعر کے حضور سے دو چادر کی جولاہی کے وقت بہاؤ تھا۔ منگو لے جئے دلی کا قصداں  
پورا کر کے والہ، جسب چیت کر جائے اور اور روائے تو وہ بھی دودھ دھو کو آتا ہے۔ غربت اور سول کی کونے قسم کرتا ہے  
جیسا کہ مذکور ہے کہ اس قیاس میں چھل میاں میں روئنی کی جگہ آکر ہے۔ ہرگز نہ اور شریف انسان ہی وہ بنایا گاؤ غلوہہ کو دلش  
ہوئی نہ تو وہاں ہی رہ گئے کہ خود زوال ہی ہو جو جائیں گے ان کو کچھ دیام کے تو بلا گت ویرانی کے کھڑے ہیں۔“  
اسی صحائف نے شیعہ بنیہ شیعہ کے اپنے خیالی بھائی اور اہل دینی قس کے سر قیہ میں بہت اشعار بیان کئے ہیں ہم نے ان اشعار کی خاطر ان کو  
مجموعہ زب سے موزوں کر کے ان ہی میں داخل کیا ہے۔

۳۰ دوسرے دن ہشام کچھ یوں کہہ کر چڑھ گیا کہ میں نے اپنے والدین کے خلاف کیا ہے کہ عاصم اور ہارون بڑے بڑے میں نہ کھائی نے نہ زل فرما (۱۳۸) اللہ کو معلوم ہے کہ جو کچھ ہر ملو اپنے بیٹے میں لے تو ہے ہے اور جو کچھ بیٹے میں نہ لکھا نہ لکھتا اور ہر ملو سچا رہا ان کے ابا بڑے پر کاٹا ہوا ہے کہ شہداء اور ظالم کے ہوتے رہا ہے۔ سب سے جاہلہ مرتجہ ہے۔ تم کسی سے جو شخص کوئی بات چیکے سے کہے نہ دے اور جو شخص رات میں گھس گھس چاہے اس میں سے چلے جائے ہے۔ سب بڑا ہے۔ ہر شخص کی حققت کے لئے پکڑو شے ہیں اس سے آگے نہ بڑھو۔ اللہ کے علم سے اس عمر بھٹکا کی توبہ پائی کرتے ہیں (۱۳۹) ابے شک اللہ کی قوم کی رحمت میں جس دن جب تک وہ خوار واری حالت نہ رہے۔ اور اللہ کی قوم یعنی عمر کے اور ہجرت کرنا چکے سے جاگت کی برائی چاہتا ہے پھر اسے کوئی روک نہیں سکتا اور اس کے سوا ان کا کوئی اور مددگار نہیں ہو سکتا۔ وہی ہے جو ہمیں فوت ہا میں رہا ہے کے لئے علی تھا۔ اور ہمارا بایاں کہ اللہ کا ہے اور ہمارا اس کی پائی کے ساتھ اس کی تحریف کرتا ہے اور سب فرشتے اس کے کور سے شمع کرتے ہیں اور جہلیں میں بھی ہے پھر انہیں جس پر چاہتا ہے کہ اور چاہتا ہے اور یہ اللہ کے ہارے میں بھڑکتے ہیں حالانکہ وہی فوت ہا ہے (۱۴۰) ہم نے سچوئے اللہ کی ان آیت سے سوا کہ جو ہمیں رحمت کی ہے واللہ اعلم بالصواب

[illegible]









یہ واقعہ اخیر باب در ہے۔ میر سے ملے۔ حضرت قنبر اور حضرت سہل اپنے تئیر کا ارمان کو مجھ سے قریب تر نہ تھا۔ جب مجھے معلوم ہو کہ عمری فوج نے اس سرزمین میں قدم نہ رکھا تو مجھے انا خبر دے اس نے ایسا ہی کیا اور ہر ایک دو سو گنا سیر سے سیرے پاس آؤ تو میں نے کہا کہ اب ہمدانی فوج نے اپنے پانچویں وکرہ تھا۔ اس کو اب بروئے کار لا۔ میں نے ٹھہر گئے ہیں۔ ان کے بارے میں میں نے جو چاہتا معلوم ہوئی عمری فوج ہے۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ فوج کو کھلی کے قریب لے آؤ۔ لے آؤ تو میں نے اپنے اہل و عیال کو ان پر سو گنا روایا پھر میں نے سو گنا کھانہ شام میں اپنے ہم فریب جو غزل کے پانچ چلوں میں حوشیدہ سے پروانہ ہوا اور جیسا اور جب کے درمیان ہے اور جت حاتم کو آہلی میں ہی چھوڑ دیا۔ میں شام بچی گیا۔ نہ دانا والی خبر کیا۔

بنت حاتم کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا احسان کا معاملہ فرمایا۔ بھی نظر میر سے بعد آؤ۔ دوسرے قیدیوں کے ساتھ وہیں نے بنت حاتم کو بھی لکڑیا اور اس کو بھی قید خانے کے قیدیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ (اور رسول اللہ ﷺ کو میر سے متعلق شام میں قتل کرنے کی غرض سے بھی لکڑیا) مسجد کے دروازے کے متصل ایک کمرہ میں سبروں کو رکھا جتا تھا وہاں بنت حاتم کو بھی لکڑیا اور رسول اللہ ﷺ سے پاس سے گزرتے (اور عرض کلام صورت تھی) اس نے عرض کیا کہ رسول اللہ! اللہ فوت ہو چکا ہے۔ فرقہ آئے وادعا تب ہو چکا ہے مجھ پر ایمان لے جائیے۔ نہ آپ پر ایمان لے کر اسے رسول اللہ ﷺ نے جو چاہا میر سے میرا نہ لے لھاؤں ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں حاتم آپ سے فرمایا تھا وہاں کے کہ رسول سے ہو کر جانے والا۔

نہا کیان ہے کہ آپ وہیں بند چھوڑ کر چلے گئے۔ دوسرا وہی ہوا تو آپ چھاپر سے پاس سے پھر گزرتے میں نے گزشتہ روز انا رسول یہ اور آپ پر مدد دی جو آپ اسے کر چلے گئے۔ میرا راز آیا تو پھر میر سے پاس سے گزرتے۔ حضور میں ایسی ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ کے پیچھے سے آجہ آدمی نے بھیجا۔ دیکھا۔ کھڑی ہو کر مان سے عرض کر۔ اس کا جان ہے کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں رسول اللہ اللہ فوت ہو گیا ہے۔ نہ کہہ دو۔ اللہ اب نبی نہیں ہے۔ آپ مجھ پر ایمان فرمائیے۔ مانتھانی آپ پر ایمان فرما۔ گاہ آپ نے فرمایا میں نے احسان فرمایا۔ انا میں نے کے سے جلد ہونی سے کہہ تو تم کو کئی قاتل امتداد ساقی لے جائے۔ روجے تھے منزل حضور تک پہنچے۔ تو مجھے اطلاع دی۔ (بنت حاتم کا بونا ہے میں نے اس کی بی بی کے بارے میں جو چاہا میں نے مجھے ہاتھ کرنے کا اشارہ کیا تھا۔ مصلو ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں) میں وہیں آپ کے پاس ستم رہی کہ کئی بے لگھا۔ قید کے کوٹے سے زور اور اور اللہ کہ میں شام میں اپنے بھائی کے پاس جاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ میری قوم کا بھائی ہیں۔ ان میں میر سے قاتل تھا۔ لوگ ہیں پھر آپ نے مجھے اپنی اور اوراری عطائی اور ایمان عرض کی حد فرمایا۔ میں ان کے ساتھ روانہ ہوئی اور چلتے چلتے شام ہو گئی۔

حالی میں حضرت کا بیان ہے کہ والدہ امی اپنے اہل و عیال میں بیٹھا تھا میں نے دیکھا کہ میں حضرت اموی عرف آدمی ہے۔ میں نے (ال) میں آپ بنت حاتم سے ملو۔ یہ کہہ تو میر سے پاس آئی تو بے تکلفان بڑا بھلا کہنے لگی۔ اے خاتمہ قطع دلی کرنے کا ہا پنے دل بچان کے آیا ہے۔ ہر کشتی اور عورت رات کو چھوڑ کر پانی میں نے عرض کیا کہ چلی میں! ابھی بات ہی کہہ دو۔ (ابن ابی شام میں) میر سے پاس میں ہر دم کو کئی بہ نہ اور خدا کی رحمت۔ یہ فعلی ہوئی۔ میرا میر سے اپنا منجم ہوئی۔ (وہ سلیقہ شہادہ ختم صورت تھی) اس نے میں سے پوچھا کہ اس کی بی بی کے بارے میں میری کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا کہ والدہ میرا خیال ہے کہ تو ان کے پاس کو راجا چلا۔ نہ کہ میری ہوا اس کی طرف سے واقف اور کام آتی ہے۔ اگر وہ اور دیکھتے ہو تو سوز بہت ہوگا اور میرا خدشہ ہوگا۔

حالی میں حاتم کا قتل اسلام ... ہو گیا۔ ان کے کہ والدہ امی نے سوچا کہ والدہ امی کے قاتل قہر ہے۔ چنانچہ میں اس سے روانہ ہو کر رسول اللہ ﷺ خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مجھ سے تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا تو آپ نے جو چاہا کہ میں نے عرض کیا کہ میری بی بی نے تم پر رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے سے منع کیا اور میرا چہ گھر کی طرف لے کر والدہ امی کے ساتھ آپ مجھ کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک عمرو سیدہ خدیجہ فوت ہوئی اس نے آپ کو گھرایا۔ آپ پر ایک کھڑے کھڑے اس کی بات سنتے رہے۔ میں نے دل میں کہا والدہ امی یہ بدشاہ نکلیں۔ پھر رسول اللہ

دیکھتے تھے کہ میں آئے تھی میری جگہ میں مجھ کے بچے مہربان ہوئے تھے، میری طرف کے کہا اس پر ایک لگا کر چھ پاؤں عرض کیا نہیں بلکہ اس پر ایک لگا کر آپ بخیر رہیں۔ آپ ہٹنے لے فرمایا (نہیں) بلکہ تم مجھ میں اس پر نہیں لگا کر بیٹھنا اور رسول اللہ ﷺ کے زمین پر بیٹھنے میں نے دل میں سوچا، واللہ! یہ شام نہ تھا نہ ہاتھ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اب ہدی حاتم آباد کیا تم کوئی اور چیز مانتے ہو؟ علم پر اور نہ تھے عرض کیا کیوں نہیں دیکھو؟ چھ پاؤں توئی تو تم سے چھوٹا مصریوں نے کیا کرنا تھا؟ عرض کیا کیا نہیں۔ پھر آپ ہٹنے لے فرمایا بیٹھا نہ رہا، اب میں تیرے لئے جائز تھا؟ عرض کیا جی ہاں، واللہ میں سمجھا کہ آپ بھی مرل ہیں، معلوم اور حزر کا ہوا بھی جانتے ہیں۔ پھر فرمایا اب ہدی حاتم آباد کیا تم کو اسلام قبول کرنے سے پیار مانع ہو کہ یہ لوگ غریب اور محتاج ہیں واللہ! معتربان کے ہاں ہاں کی، میں قیل بودا نے کی حق کے صدف لینے والا ہو جوت ہوگا، شاید تم کو دشمنوں کی کثرت اور دشمن کی قلت دین اسلام اختیار کرنے سے روک رہی ہے۔ واللہ! معتربان سے کا ایک صورت تھا قاصد سے سوار ہو کر بیت اللہ کے بجائے کوٹلی چار دیوے سے اس کو کوٹلی خوف و خطر لاحق نہ ہوگا، شاید تھا کہ مسلمان ہونے سے یہ امر مانع ہو تو کہہ سکتے ہو کہ حکومت اور سلطنت پر غیر مسلم کا بغض ہیں، انسانی حق مسلم کے کہ حکومت پر سونے کے کہ حکومت اسلام کے قبضے میں ہوں گے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا، ان دشمن میں سے وہ دشمن کو تیار ہو چکا ہیں اور ایک باقی ہے، واللہ! وہ بھی کھلم چڑھ کر ہوئی، میں ابھی ہاشم سے غیبت تھا وہ دیکھ چکا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے قبضے میں ہیں، میں نے وہ دیکھ ہی دیکھی جو قاصد سے اس سے سوار ہو کر آئی اس نے مجھے کسی خوف کے بغیر بیت اللہ کے بجائے بخیرہ تیسری پیش کوئی بھی مصری اور دشمن کے کی سال و دولت کثرت ہوگا کہ خیرات لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

امام ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا مسند بیان کی ہے، اس کے شاہد و محکمات سے موجود ہیں۔

امام احمد (محمد بن حنفیہ، عبد بن کثیر، عبد بن کثیر، عبد بن کثیر) عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن کثیر آیا، میں اس وقت شام میں دمشق کے ایک خطیر مفسر میں بیٹھتا تھا، انہوں نے میری پڑوسی اور دیکھ لوگوں کو گرفتار کر لیا اور ان کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ یہ آپ ﷺ کے سامنے صاف نام نہاد ہو کر کھڑے ہوئے تو میری پڑوسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ فوت ہو گیا ہے، نہ خداوند اور ہمارا خدا والا الگ دیکھ دیا ہے۔ میں حیرت و حیرت ہو گئی ہوں، کوئی کام کا نہیں کر سکتی، مجھ پر احسان فرمائیے، اللہ تعالیٰ آپ پر احسان کرے گا، رسول اللہ ﷺ نے جو صحابہ و اہل بیت اور صحابہ آئے والا ان سے ہے؟ عرض کیا ہدی بن حاتم ہے۔ فرمایا وہ جو اہل بیت کے رسول سے فرار ہو گیا ہے، پھر آپ نے مجھے چاہستان کیا جب آپ پہنچے مجھے تو آپ کے پہلو میں ایک آدمی (عابدی) نے کہا، ان سے سواری طلب کرو، پھر میں نے سواری کا سوال کیا تو آپ نے سواری دینے کو مجھے غصہ فرمایا، ہدی کا بیان ہے پھر وہ میرے پاس آئی اور اس نے کہا تم نے میرا شرمناک اور ہتھیار کا کام کیا ہے کہ تیرا دل دیکھنا چاہیے کیا کرنا تھا؟ اس نے کہا کہ وہی اللہ ﷺ کی خدمت میں ہر حال میں حاضر ہو، حق سے پاؤں سے چاہت ہے یا نفرت ہے۔ ان کے پاس ملاں آیا، اس نے مال و دولت دینا اور ملاں آیا اس نے نفرت و دغا دیا۔ حضرت عدی نے کہا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک خاتون اور دو بالیاں بیٹھتی تھیں، آپ نے ان سے چاہنا رہا، چنانچہ انہوں نے مجھ کو آپ کی کرسی اور قیصر جیسے بادشاہ نہیں ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اب ہدی بن حاتم اس چیز نے تجھے فرار پر آمادہ کیا؟ انہوں نے بات سے بھاگتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہا جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہے؟ تم فرار ہوئے یا غور کیا ہوئے؟ کہا اللہ آج کہتے تھے۔ کیا اللہ عزوجل سے بھی کوئی کچ بڑی ہے؟ میں کہیں مسلمان ہو گیا۔

سورۃ فاتحہ میں "مغضوب علیہم" اور "ضالین" سے کون لوگ مراد ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا پیروں تہذیب اور مذہب اور مذہب کو کیا ہے پھر آپ نے فرمایا (مغضوب علیہم) مغضوب خدا سے، تہذیب اور مذہب کو (ضالین) اور گمراہوں کو، سے مراد یہ مانتی ہیں۔ پھر چند لوگوں نے آپ سے سوال کیا تو محمد ﷺ کے بعد آپ نے فرمایا۔

خطبہ کا بعد اس لوگوں (ضالین) سے کہ ضرورت سے ناکہ مان میں سے "راہ خدا" میں وہ آدمی ایک "ضال" نہیں دے "ضال" کا معنی گمراہ ہے۔ "مغضوب علیہم" سے کہیں دے۔ "ضالین" کا بیان ہے کہ یہ وہ تہذیب ہیں جو آپ نے فرمایا، ایک گمراہ (نہیں) تہذیب جو کہیں دے۔ سنو! فرمیں، یہ شخص اس کے حق سے ملاقات ہونے والی ہے۔ وہ تم سے پوچھنے والا ہے، تو اس سے کہیں دے، یہوں کا کیا میں

[illegible][illegible]

یہ امر (پولس) نے خود بخود ہی زیادہ اجاب سمجھ کر ہی اپنا پیچیدہ دین خلیفہ کے آگے منسوب کر دیا (حوالہ دیکھنا ہے محمد بن ابی حنیفہ سے)۔  
تو یہ کہ اور انہیں "کافر" کہیں کی انہیں تو لوگوں سے جدا ہے عدلی بن حاتم ہی چاہتے تو دوسرے سے کہہ دیتے۔ تو ان سے نہ پوچھا۔ چنانچہ میں  
ایک بار ان کے پاس گیا اور پوچھ کر پتہ پانے لگا کہ "مردہ بھٹا تالی۔ یعنی (جو عمر، وجہ، اور جراثیم کا اجماع، ایمن بن سفیان، اسحاق بن  
ابراہیم، یحییٰ بن یحییٰ، اسد طائی، علی بن خلیفہ) سب سے بڑی بات تو یہی تھی کہ حضرت سے بیان کرتے ہیں، میں کی وجہ سلام کی خدمت  
میں حاضر تھا۔" ایک آدمی نے آپ سے غور و فکر کیا، کیا دوسرا وہی ہے، برقی، ودا کے کی شکایت کی تو فرمایا اسے عدلی بن حاتم کی بات  
نے "خیر و ابراہیم" ہے جو میں زیادہ سمجھا تو انہیں یہ ہے۔ فرمایا اگر میری زندگی و زمانہ ہو تو میں اکیلے سے کہہ کر ایک عورت "خیر" سے چلی آئے۔  
اور بہت اندھا ہوا کہ کسی اللہ کے سوا ان کی کوئی خوف نہ ہوگا۔ میں نے ان سے کہا چاہے کسے ذہنیت، ہندوؤں کے عقائد میں کہہ دیا اور اجماع  
مردہ سے نہ ہو جائے گی۔







وَأَن تَعْلَبَ قَهْمَ مَعْلَبِنَا  
وَمَنَّا نَ طَلَبَ جَبِينِ وَنَكْنِ  
مَنَّا بِنَا وَنَعْلَبَ عَرَبِنَا  
كَفَاكَ الْعَبْرَ وَنَعْلَبَ جَبَانِ  
تَكْرَمَ مَرُوفَةً حَبْلَ جَبَانِ  
لَبِثَ مَنَّا نَسْرَ بَدَنَ نَسْرَ مَنِي  
وَلَوْ لَبِثَ عَطَا بَدَنَ مَنِي

”اوساریج کے بچنے کے پاس سے گزری ان کی آنکھیں اندر کو تھیں ہوئی تھیں وہ مہاروں کو کھینچ رہی تھی ایک طرف جاتی ہوئیں۔ اگر ہم غالب آج نہیں تو نہایت کم سے ہی غالب رہے ہیں، اگر ہم مغلوب ہو گئیں تو نہایت کم سے جاکیم جو ہم مغلوب رہے والے نہیں ہیں۔ ہزاری مغرت اور بدست پروائی نہیں ہے لیکن ہم دلی عزتیں مقدر تھیں اور مردوں کا راز کی اور وحش۔ اسی طرح نہ سہاں کا انتساب تھا ایک تہ ہے کہ ان اپنا مقدر تو لا جد نہیں ہوئی رہتی ہے۔ ہم سہست کی زندگی بسر کر رہے تھے تو اس کو پختہ کرتے تھے اگرچہ ماہ ساز تک اسی ہی تہ و تار کی اور آسائش ہے۔“

أَلَا أَلْفَ نَفْسٍ مِّنْ كُرَاتٍ مَّعْرُ  
لَا أَلْفَ نَفْسٍ أَلَا نَفْسٌ غَطَّرَ أَفْجَعًا  
لَمَنْ يَطْلُبُ بِرَبِّ الْعَبْرَ مَهْمُ  
يَجِدُ رَيْبَهُ فَمَنْ لَّهُ خَرٌّ وَلَا  
لَوْ غَدَا الْبَلَاكَ الْفَاسِدَةَ  
وَلَوْ يَطْلُبُ الْكُرَامَ إِذَا بَقِيَ  
لَا أَلْفَ نَفْسٍ فَلَكَ مَرُوفَتُ مَرْمِي  
لَوْ مَنِي كَمَا أَلْفَ نَفْسٍ الْفَرُونَ الْأُولَى

”جب عداوت نہ دیکھا اس کا انتساب نہ چاہئے۔ تو ان میں ایسے لوگوں کو پانے گا جو پس جانے اور نہ ہونے پر رش کریں گے۔ جو ان میں سے خودیست نہایت پر رش کرنا اور وحش ہونے سے وہ ان گروٹ اپا کہ غنائی اور بد معاہدے گا۔ اگر وہ نہایت بیٹ رہے ہوتے تو ہم بھی پیش رہے اگر شرف و سائے کے بل بوتے پر ہم کوئی تو ہم بھی پتی رہے۔ عداوت نہ دیکھنے میری قوم کے شر کا بچہ کھا چیا کہ گروٹ اپا سنے پہلے لوگوں کو چاک کر دیا۔“

انہی اصناف کا بیان ہے کہ جب فرخروہ راہی شہان کھڑے آگ ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا تو ان کے کہے:  
لَمَّا زَانَتْ مَبُوكَ كِدَّةَ أَعْرَضَتْ  
مَكَّةَ الرَّجُلِ عَمَّا نَ الرَّجُلِ عَرَقَ لَمَّا نَهَا  
فَرَمَتْ رَأْسَهَا نَفْسِي أَوْ مَسَحَتْ عَمَّا  
لَوْ لَوْ عَمَّا نَهَا وَحَسَنَ نَهَا نَهَا

”جب میں نے شہان کھڑے کو دیکھا کہ میں نے سید فاطمہؑ کی اور میں سزا پہ ہے اس کا کہ کی طرح جو ”مرفقہ“ (ام تک) میں ایک ادھائے کاٹ دھری سے فیضات کرتی ہے جس نے ملی سواری کو تھکھٹا کے پاس جانے کے لئے قریب کیا میں اس کے منہ پہلے اور حسن شہادت کا امیدار ہوں۔“







كَانَ الْاِمْنُ لِنَهْ الْحَمْدُ  
حَكَامُ حَكَمًا وَصَبًا  
طَهْرًا بِسُورِهَا مِنْ عَمَانَا  
وَدَكْنًا لِيُؤْتِي حَمْرًا رَكْنًا  
جَلِيلًا بِكُرْهَانَا وَرُكْنًا

"معمرائی علیہ السلام پر ایمان آجین، ہاں اگرچہ میں نے آپ کو بالفاظِ نبی دیکھا، آپ ہماری نکات کے مرہار ہیں اور سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہیں۔ جیسا آپ کا مقام منصبِ نبوت خارج ہوا، وہ اللہ کی طرف سے شریعت کے آگاہ ہے اور وہ اس میں ایمان ہے۔ جس کی اطاعت کی گئی ہے۔ وہ سراسر لائے دار روشنی ہے، اس کی روشنی کے باعث ہم نے اپنے اہل سے ایمان سے جاہت و رہائی پائی۔ یہ اپنے محمدیوں کا مژدہ ہو گئے ہیں، انہی رضائے نبوی اور عزمِ ہمت کے اور جود۔"

وَعَدْنَا لَهُ حَفَا وَكُنَا  
لِلْمُحَالَاتِ نَحْمَدُ الْاَوْلَا  
وَالْاَوَّلَا بِهٖ وَكُنَا عَفْوًا  
فَرَجَعْنَا بِاَمْعَانَا  
لَعَلَّهٗ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ مِنَّا  
حَمْدًا كُنَّا مِنَ الْاَوْلَادِ وَكُنَا  
اِنْ لَكُنْ لِمَنْ نَسِيْنَا  
لَدُنْكَ نَابِلًا بِاَمْعَانَا

"ہم نے برحق اللہ کی عبادت کی ہے، وہ اپنی جہالت کے باعث ہماری کی ہو جا رہے تھے۔ سن کے، عہد ہم حمد ہو گئے، حامد گئے ہم، ہم نے تمہارے اس کی وجہ سے ہم ہماری ہماری من گئے ہیں، اس پر سستی ہے، اور ہماری جانب سے سلام ہے۔ ہم اور آپ کو جہاں بھی ہوں۔ اگرچہ ہم نے نبی علیہ السلام کو دیکھا نہیں، ہم اس نے اس کے دینی کی ایمان کے ساتھ اجازت کی ہے۔"

حضرت ابن کثیر کی آواز..... ابن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن کثیر نے کتب میں رسول اللہ کے پاس آیا۔ بول نہ رہی کہ، کتب کے کسی اور کان کے ذریعہ آیا، کتب میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بولی آرامت سمجھ کر تھے۔ سر سر لگا ہوا تھا، یہ بھی کپڑے کے عجب دہانے تھے، ان کے سامنے وہ گر پڑا، یہ بھی تھے تو رسول اللہ نے جو کچھ تمام مسلمان نہیں ہو کر، یہ بھی کچھ نہیں، ہم مسلمان ہیں تو فرمایا یہ۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ، یہ ہے کہ میں کہتا ہوں، یہ اسکو پھاڑ کر پھینک دیا۔

ایک غلط فہمی..... حضرت ابن کثیر نے عرض کیا کہ رسول اللہ ہم آگے اٹھ کر اٹھ رہے ہیں، اور آپ بھی "آگے مراد" کی نسل سے ہیں۔ رسول اللہ یہ ہیں کہ سکرانے اور فریادیں اس سب کو ہمیں میں میرا مطلب اور بعد ان حادث کے پاس جان کر۔

غلط فہمی کا سبب..... یہ دونوں قصبات پیش تھے جب عرب گھومتے تو ان سے سوال ہوتا کہ تم کس قوم سے ہو تو وہ بتاتے کہ ہم "نشا آکل" المراد سے ہیں یعنی خود قبیلہ کی طرف منسوب کرتے کہ اس علاقہ میں محض وہ قوم ہیں کہ کچھ قبیلہ عمران تھا، اس قبیلہ کی ناپید ہو گئی تھی، یہ قبیلہ کا یہ قبیلہ تھا کہ قریش قبیلہ ان میں سے ہے (نسب) الخاندات بن عمر (بن عمر بن عمر) بن حواہ بن الحارث بن حواہ بن قور بن سرج بن صلیب بن کنانہ یا



نہا رہا ہے۔ اور اگر قرین غالب اور سائنس مند ہیں، مہم پر غالباً جائیں۔

[illegible]

لَعِبْرَكٍ مِّنَ حِجْيِ مَعَادٍ ۖ وَالَّذِي  
يَعْلَمُ سِرَّهُ وَالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَلْمِزُكَ  
وَلَا يَمُوءُ عَمَّا حُجِّتَ بِهِ ۖ إِنَّا أَنَا لَهُ  
ظَوْرًا ۖ أَلَمْ نَرْحَمَكَ إِنِ ادْبَارَ جَبَرٍ نَّهَضَ

حضرت عبداللہ اذہبیؓ : اہلناحلی کا بیان ہے کہ قبیلہ نذر کے ایک دفعہ میں عمرو بن عبد اللہ اذہبیؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دس سو ستر ہوا اور اس نے مسامحت قبول کر لی اور اسلام میں لکھی کا اظہار کیا اور اس کو رسول اللہ ﷺ نے اذہبی مسلمانوں پر پابند فرمادیا کہ وہ اس کو تنہا یا اگر ان مسلمانوں کو ساتھ لے کر اپنے گروہ کو مع قتل یا یمن کے شتر کوں کے ساتھ جہاد کرے۔ چنانچہ اس نے جوش کا کھیرا اور ان جہاد یمن کے قبائل پر اس سے اس سے اس سے قتل کو مستحکم ہوا کہ ان پر عبد اللہ اذہبیؓ نے صلوات دے دئے ہیں تو وہ بھی جوش میں شامل ہو گئے اس نے قریب ایک ماہ تک ماہرہ جاری رکھا وہ قتل و غلو بند ہو گیا اس سے محفوظ رہے وہ بھی ہو کر کینہ ضرورت کر کے وہاں پہنچا وہاں پہنچے جب وہ انھیں لکھڑا کے قریب پہنچے کیا تو اہل جوش نے یہ سمجھا کہ وہ شکست کھا کر وہ بھی ہارے گئے تھے اس لیے چست کرتے ہوئے ان کو روانہ کرنے پر تیار ہوئے۔

جلیل الشکر اور بیش تقدس..... اہل جنت نے بھی مدد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ہوئے تھے جو صبر کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا میں شکر کی ملاقا میں نہ ہا تو دونوں جڑھوں نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے علاقہ "مکثر بئیل" ہے اور عرض اے اسے اس کو ای طرح شکر ہی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شکر نہیں بلکہ الشکر ہے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا کہ حال ہے اور کیا کہ اللہ تعالیٰ کے دہشت دہان بارگاہ کے جہر ہے جس کا ہر دونوں جڑھیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیلوں میں جھٹکے تو انھوں نے کہا انھوں یا رسول اللہ ﷺ نے اب تمہاری قوم کی جو حق اور بلاکت کی خبر دی ہے تم کھڑے ہو کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دو کہ اللہ تعالیٰ قوم سے عذاب بھیجے فرما دے چنانچہ انھوں نے دعا کی اور فرماست کی اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو خدا یا ان سے لکل عافیت۔ فرمایا کہ عافیت دوں اور میں دہشت دہان آئے تو ان کو معلوم ہوا کہ میں یا رسول اللہ ﷺ نے ان کا علاج بھی دی تھا اور وہ لوگ ملے ہوئے پھر اہل جنت کے ہائی، نامہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہما سلام میں حاضر ہوئے اور مسائل سے آگاہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات کا کور و جہر ان کے لئے بھی اور چاکر تہ سے دیا۔

شامان حیر کے نما سید کا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا... قبولِ رزق ہے۔ رمضان احمد خان ہے۔ بنی اسحاق











دوسرے اہل سنت نے تو اس واقعہ کو بھی نہ تسلیم کیا کہ ان کو حضرت سہیلؑ کے قبائل پر غاصب قرار دیا۔ ان لوگوں کو کتاب: بیس نامک: مہاجرین بنی امیہ کے نام پڑا۔

[illegible]

حضرت عائشہؓ کی طویل عمر پائی۔ یہیں تک کہ حضرت امیر مہاجرین رضی اللہ عنہ کی وفات کے دو برس ان کے پاس گئے تو حضرت امیر  
مہاجرین رضی اللہ عنہ نے من گھڑی کہا کہ تم لوگوں میں ایسا دروغ ہے کہ تم نے حضرت امیرؓ کو قتل کیا اور میں اس واقعہ کو جانتی ہوں۔ یہ قول  
نے ان کے دل پر گرا۔ یہ کہہ کر وہ فوراً حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے ہاتھ پر بوسہ کیا اور ان کے قدموں پر بیٹھ گئے۔

[illegible]

لیفٹننٹ عامر مشفق اور وزیر مصلحتی کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آمد..... عہدِ امان کے اہم ترین مسئلے ہیں کہ اگر انہم بنی حجاز میں محمد ﷺ کو روک دے تب یہ کیسی نئی صورت پیدا ہوگی؟ آپ کے پاس وہ اشکِ بے بارش ہے جس کو اسامہؓ کے سامنے پیش کیا ہے اور ان کی بات کو معافی دینے کے بعد جو کوئی ہے۔ میں نے اسے بے حد پیش کر دیا۔ یہ حدیث تو مجھ سے بیان کر اس نے کہا، مجھے تو یہ معلوم اور حجاز میں منکر و حجازی کے مابین امتداد ہے جس کی اس کی تائید ہے۔ لیکن زبیرؓ کی طرف، وہ کم از کم بنی سہمہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا بیٹا بنی عامر میں متعلق تھا اور سوراہے میں۔

چونکہ بنی عامر وہی گروہ تھا کہ عیسیٰؑ کے چکر لگنے پر حدیثِ اہل السودان نے عامر بن عبید سے بیان کیا کہ وہ اپنے رفیقِ سفر صہیبؓ بنی عامر میں تھا۔

لہذا بنی عامر میں سے حدیثِ اہل السودان کے لئے ایک شیعہ کام میں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے ساتھ درویشی و عبادت میں ہیں اور وہ اس لئے

ہزاروں خدمت میں رہے۔ مگر یہ ہے۔

معاذ اللہ تو رسول اللہ ﷺ کی نماز، اسے قادریاں اور سہابہ دشمنی سے بھرا ہوا ہے کھڑے ہو کر خطاب کر رہے تھے کہ ان لوگوں میں سے چاروں سے کہیں خدشہ نہیں کیا جاتا کہ وہ اپنے جسم پر کوئی شہادہ کرنا ہوں مثلاً ان کا کوئی ایسا آدمی موجود ہے جس کو اس کی قوم نے سچا کہا کہ وہ معلوم کرے کہ وہ اللہ کا پیغام لے رہا ہے، لیکن وہ سچے سچے نبی ہے اسے اللہ نے ہر حال میں حافظہ کے حامل کر دیا ہے یا اس کا فہم کی پافانی میں مبتلا ہو کر یا اس کا کھانا کھانے سے اس کے سر پر ہوا ہے۔ یہ وہی سچا پیغام حال اور جہاد، دونوں کی یہ بھی ہے کہ لوگوں کا تبلیغ کی خاطر وہی پوری کوشش کرے گا کہ وہ اور کوئی سچا نبی نہ ملے کہ وہ ان کو تہذیب اور جہاد اور جہاد پر بھی لگے دے گا کہ میں اور میرا خلیفہ ہے اس لیے کہ آپ کے اگلے (حق) میں اس پر لگا کر اچھا خداوندی کی قسم لیا ہے کہ میں اللہ کی قسم لیتا ہوں کہ میں اس کا پیغام لے رہا ہوں۔

پانچویں دن کا مہم صرف اللہ کو ہے۔ آپ نے فرمایا غریب کی پانچ پیڑوں کا علم صرف اللہ ہے اور آپ نے اہل حق انجلیوں سے اس کی





حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کی اور عرض کیا کہ آپ ﷺ نے میری قوم کی طرف ذیہد کے لئے ہلکے اور کمزور کیا ہے آپ ﷺ نے ان کو ہلکا کیا ہے، میں ان کی قوم کے اسلام قبول کرنے اور فرمانبرداری اختیار کرنے کا ارادہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اجازت فرماؤ کہ میں ان کو ہلکا کر دوں گا اور عرض کیا میری قوم ہلکی ہے (اور ہجرت نہیں) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو بھیجا اور وہ ان کو دھکیلا۔

فرمایا میں حادثہ صدائی و مثنیٰ اللہ عنہ کو قوم کا امیر مقرر کرتا..... زیادہ مدد کی گامیان ہے کہ میں نے ان کی قوم کو ہلکا کیا، چنانچہ میری قوم کا ہندو مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے کہا ہاں صدائی و مثنیٰ اللہ عنہ کی قوم کا مسلمان ہو، دھکیلوں میں ہے عرض کیا یہ رسول اللہ ﷺ میری قوم کو ہلکا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایمان کا اسلام قبول کرنے کی حاجت کی ہے آپ نے فرمایا کیا میں تجھے ان کا امیر مقرر کر دوں؟ عرض کیا کیا میں ان کو رسول اللہ ﷺ کا چادر آپ ﷺ نے میری قوم کو ایک عجم ہر گز پر فرمایا عرض کیا یا رسول اللہ ان کے صدقات میں سے مجھے کچھ فرمائیے تو آپ نے ”ہاں“ فرمایا ایک کھوپ بھی میرے لئے فرمائیے۔ یہ ایک ستر کا قفس ہے۔ رسول اللہ ﷺ ”مثنیٰ“ پر مجھے ہونے لے۔ اس منزل کے بندے سچے ”عالم“ کی حاجت کے لئے کما سفر ہوئے کہ اس نے ہماری آہیں میں جالی اور کی بجائے اس کے باعث ہلکا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حیرت سے پوچھا کیا اس نے ایسا کیا ہے انہوں نے اس امر کی تصدیق کی تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا (لو میں بھی ان میں موجود تھا) کہ مسلمان آدمی کے لئے ”فدیت“ میں کوئی ہلکا نہیں ہے۔

بھیک مانگنا..... زیادہ مدد کی گامیان ہے کہ آپ کی بیعت میرے دن میں اتنی بڑھ گئی کہ میں نے ان کو ہلکا کیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ مجھے خیرات دیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم سے ہمدرد ہو لے کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے وہاں کے لوگوں کو ہلکا کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اور“ بیعت کی بیماری ہے۔ سانگ نے ہمدرد کیا کہ آپ مجھے کو تو دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی عجم میں اللہ تعالیٰ نے کسی نبی اور رسول کی بیعت کو پسند نہیں کیا، اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس میں فیصلہ فرمایا۔ یہ لوگوں کو انھوں میں تقسیم کیا جا کر حیرت و حیران و حیران میں ہے تو میں تجھے زیادہ کمال سے دیتا ہوں اور میں نے بھی آپ ﷺ سے زیادہ کمال دیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کی انگلیوں میں سے پشیر اٹھ پڑا..... رسول اللہ ﷺ نے شرم و راز میں ستر اختیار کیا، میں آپ ﷺ کے قریب رہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے ملنے کی وجہ سے تھک گئے اور بیٹھے گی رہ جاتے تھے ایک وقت یہ آکر کھڑے ہوا کہ آپ کے پاس کوئی نہ تھا۔ یہ لڑ بھڑ کا وقت تھا تو آپ کے علم سے میں نے اذان کی، میں باور بار پڑھا اور رسول اللہ ﷺ اقامت کہوں، آپ شرق کی جانب ہو گئے اور فرمایا ”اے ابھی نہیں“ جب فجر صاف نمودار ہو گئی تو آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقامت سے فارغ ہو کر آئے تو آپ کے آگے پاس صحابہ جمع ہو گئے ہوا کہ آپ نے پوچھا اے صدیق اکبر! کیا پانی موجود ہے عرض کیا ہوا اس ہے۔ بدو کھاتے نہیں بدو آپ نے فرمایا اس کو ایک برتن میں ڈال کر نہ پئے پاس لاؤ، میں نے علم کی انگلی کی طرف آپ ﷺ نے اقامت مبارک میں رکھ رکھ کر دیکھا تو آپ کی اور انگلیوں کے درمیان سے پشیر اٹھ رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل سے شرم و حشمت ہوئی تو ہم تمہاری بیعت اور برکتوں میں مل کر بیٹھے (چونکہ میں سب سے زیادہ پیار ہوں) اہم صحابہ میں اعلان کرو کہ جس کو پانی کی ضرورت ہو (وہ جائے) بیٹھا نہیں میں نے اعلان کیا جس کو ضرورت تھی اس نے لپک لپک کر آپ کی بیعت کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تعمیر تینے کا اور کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدائی نے اذان کی ہے اور جو شخص بلال کے وہی اقامت کہے۔ صدیق اکبر! یہ کہ میں نے اقامت کی۔

امارت سے مصروف..... جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہو گئے تو میں نے اور انہوں کو پوچھا کہ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو ہلکا کر دوں گے اور اگر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا معلوم تھا؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان آدمی کے لئے ”امارت“ و حکومت میں کوئی ہلکا نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اذان کی ہے اور جو شخص بلال کے وہی اقامت کہے۔ صدیق اکبر! یہ کہ میں نے اقامت کی۔



آپ کا اس کا علاج کروں نہ بھی لہدی کو چھڑانے کی غرض سے آیا ہوں کہ اس کا فدیہ ادا کروں مگر اسے اس کا حق و عاقبت پر مبرا جو بھی برساتا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کے پاس سے اتفاق پر پہلو ہاتھ مل گئے۔ یہاں سے آواز آئی اے میں سے ہے پسند کرنا تو اس نے ان سے۔ یہاں پہلو کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے آواز آئی (تم نے اس کو پسند کیا ہے) اس کو پسند کر لے یہ ہے جلا کر، کھا کر کے دانا، اسے عاری کو دے اور انہیں چھوڑے گا۔ مجھ نے بتایا کہ کہ اگر کوئی کے علاقے کے رہنے والے ہیں یہاں کا دانا کھلا اور وہ سب جلا کر ہو گئے۔ انہوں نے دانا کھا جانے ہے کہ اس نے کھج کھا کہ جب کوئی اپنا دھنوا کر دے کرنا تو اسے چھوڑے کہ اس کا دھنوا کرنا طریقہ نا اعتبار کرے۔

مختصر..... اس روایت کو ترکھائی نے ابو مخنف و سلام بن مسلمان غرضی سے بیان کیا ہے اور انہیں علاء نے (جو بنی ہاشمیہ کے تھے) میں معاشیہ عاصم بن ابی النجم و محمد بن کبریٰ سے بیان کیا۔ عاصم بن ابی النجم نے ابو مخنف کے کان کو سنا کیا۔ سلام بن مسلمان نے بھی (ابو مخنف بن حنیف عاصم) کا روایت کیا۔ روایت کی ہے اور درست بھی ہے کہ عاصم اور حادث کے درمیان پہلے ایک راوی کا واسطہ ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

حضور ﷺ کی حاضری دعا..... یعنی لایم جہا ملے اسمانی بنی گھر میں جو مسک سویں اور چتر گھر میں محمد بن عبد اللہ بقوا وی ملی بن جدر  
عبدالغزیز یا محمد بن یونس یا میر ابو خالد بن یاد سدی مولوی بن ابی خلیفہ، عبدالرحمن بن خلفہ غفر لی کہا کر ان بن ابی علی عثمان ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ  
شیخ ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کئیے معانہ ہوا ہم نے پڑھ کر آئے اور مسجد نبوی کے دروازوں پر سوار ہوئے بٹھا  
تیں جس شخص کی ملاقات کے لئے ہم چاہتے تھے وہ سب لوگوں سے زیادہ بخیر نام پہنچتا تھا اور جب ملاقات سے دو ٹپکی آئے تو وہ سب دیا۔ یہ  
پسندیدہ تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے سلیمان علیہ السلام کی پوشاک اہت کی طرح اللہ سے بہاداشت کا سوال کیا تو آپ  
نے سرکار فرمایا مگر ہم نے عرض کیا ہاں اللہ کے پاس زمین کی کو طرف سے بھی اللہ جل جلالہ ہوتا خدا تعالیٰ نے برقی نیکو کی خصوصیت دعا کا ہے۔ فیصلے  
کو بدعتا کیلئے استعمال کر لیا وہ اسے مل گیا بعض نے اپنی قوم کے خلاف اشتعال کی اور ملکات ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے شکستہ دعا و استجاب حکم کی پس نے  
کہ جو بدعتا راست امتیامت کی سنت میں کیلئے مجزا رکھا ہے۔

طارق بن عبد اللہ اور اس کے رفقاء کی آمد..... غلام غلامی (ابو جہل بن عبد مضر بنی) طاہر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں "ذی حجا" میں پہنچا تھا کہ ایک آدمی جہ پہن ہوئے آیا اس نے کہا "میں لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچاؤں گا اور ایک آدمی کو پیچھے سے پکڑا ہوا اور وہ کہہ رہا تھا اسے لوگوں سے بھڑکا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے تو معلوم ہوا کہ حاجی ہے خود کو اللہ کا رسول خیال کرتا ہے۔ پھر وہ چھاپہ مارنے والا کون ہے؟ معلوم ہوا کہ کچھ عیسائی (ایولہب) ہے جب ان کو لوگ مسلمان ہو کر کھرت کرنے لگے تو ہم بھی بہت سے بے بندگی ہو کر فرار ہوئے آئے جب مدینہ کے قدامت دار غوثانہ نے کفر پر آئے تو میرا خیال ہوا کہ اس میں جمل کر لیں اور چھاپہ مارنے والے کفر سے بد مسلولی لباس پہننے ہوئے چھاپہ مارنے کے عیسائی ہو کر فرار ہو رہے ہیں۔ پھر یہ چھاپہ مارنے والا بد ہے جو حمل کیا ہوا بچہ کا خیال ہے پھر یہ چھاپہ مارنے والے نہیں کیا ضرورت ہے؟ عرض کیا ہدیہ کی گھر ہیں۔ اس کا لینا ہے کہ اس سے ساتھ ایک غرض مند خاتون کی اور حمل دار ایک سرخ روٹ تھا تو اس نے پوچھا کیا یہ اونٹ فروخت کر دے؟ عرض کیا ہاں۔ اتنی گھر کے غرض مند اس نے ہم سے قیمت میں کوئی کمی نہ کرانی اور اونٹ کی سوار بچہ کر کے لیا۔ جب وہ ہدیہ کی دواؤں اور دواؤں میں داخل ہو گیا تو ہم نے کہا ہم نے اچھا نہیں کیا وہ ان سے کسی معروف آدمی سے سوا اور کوئی نہ تھا اس سے قیمت لی۔ ہادی کا بیان ہے کہ جو غوث غوثانہ ہمارے ساتھ تھی اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے اپنا آدمی دیکھا ہے کہ وہ اس کا چہرہ بدرستی کا ٹکڑا ہے۔

فہرہ سے سخت کی جست کی جس کلبل اور مضامین ہوں۔ کیا کیسہ وہ آئی آیا اور اس نے اپنا اختصار یہ کر لیا کہ میں تمہاری طرف خط لکھا دوں گا ہاں اور یہ جو میری نگاہوں میں آئے گا وہ اور بیت لکھ کر کہ دو صاحب لاد اور پوری کر لو۔ مجھے نہ آپ کے مکمل لاد اور پوری پانچیں۔ بلکہ اس سے مجھ کو یہ کیا سمجھاں بلکہ ہم دینے میں آئے جو صحیح ہوئی میں داخل ہوتے تو وہ صاحب منبر لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے ہم نے آپ کے خطبہ کے یہ الفاظ سنے صحت و سچت کیا













رہے۔ محمد علی شہزادہ مسعود نے خاں زادوں کو:

محمد بن یسیر بن معاویہ کے اشعار:

وَأَبَى الْكَلْبِيُّ فَصَحَّ الرَّسُولُ بِرَأْسِهِ  
وَرَدَّ عَلَيْهِ بِالْأَيْدِي الْخَبِيرِ وَالْأَيْدِي الْكَبِيرَاتِ  
فَعَفَّرَ عَنْهُ وَأَحْمَدُ الْأَنْكَبَاءُ أَعْمَقُ نَزْأَ  
عَفَّرَ أُنْزُو وَحَمِلَ لِسْنُ الْإِلَاحِيَّاتِ  
بِمَلَالٍ وَفَلَدِ الْفَحْشَى كَمَا عَشِيَّةُ  
وَيُحْمَرُّ ذَلِكَ الْمَلِي سَا لِفَعْلَوَاتِ  
سُورِ كُنْ مِنْ عَنَيْجِ زِيَّادِ كَمَا نَحْمَا  
وَعَلَيْهِ مَنِي سَا حَرِيتِ حِلَالِي

”سیرۃ علیہ السلام“ کے سیرۃ رسول اللہ ﷺ پر ہاتھ بچھڑا اور اس کے لئے خیر و برکات کی دعا کی۔ اس موقع پر اس کو علیؑ نے یہ مسند بکریاں ”گنہ روزگار“ پیش کیں۔ وہ اس کو قبول کرنے لگا ”کوہ“ سے اس کو جی ٹی ٹی اور جی ٹی ٹی کو جی ٹی ہے۔ مبارک علیہ السلام علیہ السلام نے والا اگلی مبارک سے جب تک میں نہ رہوں اور اس کی طرف سے سلام ہے۔“

[illegible]

واقعہ: ابن اسحاق کی کہن کا مسلمان ہونا... ان کی کہن نے ان کی بہانت کی جوہر مسلمان ہو گئی اور ان کو سالانہ سطرہ کے گردان کر دیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعب بن جحر کے دوست پر سوار ہو کر حجاب طے کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے واقعہ کو ان کے دربار میں کی طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھیجا تھا۔ جب وہ بائیں آئے اور واقعہ نے کعب بن جحر کو کشر کے مطابق دایں قسمت میں سے حصہ دینے کا تو کعب نے کہا میں نے تو آپ کا اہل توفیق کی رضا کی بنا سطر ساری ہی کی تھی۔

انجیل کا وفد..... والدہ می کہتے ہیں کہ وہیں میں غزوہ و حزب کے سال المذبح کے قریب کے سوانہ گان کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو  
ایں کا رئیس مسعود بن زید تھا۔ ”شعب تلح“ یہی خبر رسول اللہ ﷺ کے ذہم آئے اور ان کو کھجور کے قصیدے کا نظم دیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ  
غزوہ بنی قریظ سے سونے پہ فراغت پا چکے ہوں کہ سات سالہ ان کا وفد آیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے صلہ کر لی اور وہ وطن و اہل موت گئے۔ اس کے بعد  
وہ مسلمان ہو گئے۔

دفعہ پہلہ ..... فتح مکہ کے بعد، پہلہ کا انجیل حضرت عیسیٰ کا کہن آیا اور مسلمان ہو گیا اور اجماعی قوم کے لئے اس کی دوا مان حاصل کیا اور آپ ﷺ نے اس کو ایک مکتوب لکھ کر امامان شیعہ اسلام کے قرائع اور سرکشی جان تجھے یہ مکتوب حضرت عثمان بن عفان نے تحریر کیا۔

نبیِ مسلم کا وفد ..... قبیلہ بنی سلیم کا ایک آدمی جس کا نسب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، اس نے آپ ﷺ کا کام بدلا اور جو سارے بھائی آپ نے ان کا جواب دیا وہ اس نے سب جو کلمات انھیں کہئے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا اس کام کی حکومت جو شر کی اور جو مسلمان جو گمراہ اور باغی









کر کے بھڑایا تو بھیڑ سے بے اچھا دم کے بل بیڑہ کر کے کیا تجھے اللہ کا خلیفہ نہیں ہے کہ تجھ سے انسانوں کی طاعتات کرتا ہے۔ یہی کہ بھیڑ نے کہا جس نے تجھے اس سے بھی خوب خبریات بتا دیں کہ شرب میں رسول اللہ ﷺ کو رسولوں و مژدہ شہادت سے مطلع کرتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ہیں کہ چھ دن تک رسول کو اکٹھا ہوا میں ملنے لگا یہاں تک ایک گوشہ میں کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اتفاق آپ کو پہنچا رسول اللہ ﷺ نے اعلان کا حکم دیا اور اعلان کیا کہ اگر تو (لوگ جمع ہو گئے) پھر آپ تشریف لائے اور چھاپے کو کہا میں کو کتاب اس نے تلقین تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے۔ جسی اللہ کے فضل میں میری جان ہے اس کی خبر؟ کہ تم سے پہلے ایسے واقعات درکار ہوں گے کہ وہ نہ جانائیں گے۔ بات کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کے فضل سے جانے گا کہ یہ بات اس کی جوتی کا ترجمہ بھی بات کرے گا اور اس کی زبان اس کی ہوتی ہے کہ تو نے سنا گا کہ کرے گی۔ کہ روایت کو امام ترمذی نے (سنن میں) کوئی تین جراح و کج (اقام بن فضل سے) بیان کیا ہے اور اس کو حسن ثریب لکھ کر کہا ہے اور عقاب ہے کہ ہم اس حدیث کو صرف احکام بن فضل کی سند سے جانتے ہیں اور وہ تمام کورہ حدیث کے نزدیک فقہاء و محدثین و محدثین و محدثین ہے۔ مگر ابن عساکر نے اس کو نقل کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس قصہ کو امام حمزہ نے (ابو ایمنیہ) شخص بن ابی حزمہ جبرائیل بن ابی اسحق، عمران بن ابی اسحق ترمذی سے بھی بیان کیا ہے۔ کہ حدیث کو امام حمزہ نے (ابو اسحق) جبرائیل بن ابی حزمہ (حضرت ابوسعید خدری سے) بھی بیان کیا ہے اور یہ بھی اس کے مشابہ ہے۔ بلکہ ابوسعید صاحب سنن ابی حزمہ کی شراکت کی حدیث ہے کہ انہوں نے اس کو بیان نہیں کیا۔

مؤثر جنات..... حضرت سے پہلے کہ جنات کے "خوف" کے آنے کا ذکر ہو چکا ہے۔ سورہ احقاف (۳۶:۳۹) کی تفسیر کے تحت ہم نے اس کے بارے میں مکمل بحث کی ہے۔ اس کے بارے میں جو حدیث و آثار و روایات ہیں وہ ہم نے بیان کر دی ہیں اور وہ بھی فضائل حدیث و آثار کا بن جو سلطان ہو گیا تھا کہ حدیث کی بیان کی ہے اور جس نے اپنے سلطان حمزہ سے خبریں بیان کی ہیں وہ بھی نقل کر دی ہیں۔ پس اس کے لئے۔

مواہد بن قارب کے جنات کے بارے میں اشعار:

هَجَرَتِ الْجَنُّ وَالْجَنُّ هَجَرَا  
وَضَعَفَا الْقَمَرُ بِمَا حَمَلَا  
لَهُمْ رِيَالٌ مِثْلُ مِثْلَةِ قَطْرِ الْمَاءِ  
مَا مَلَاحَظَ الْجَنُّ كَارِجًا  
لَا تَهْضُ الرِّيَالُ الْمَقْفُودَ مِنْ حَمَلِ  
وَأَمَّا بِمَنْ نَكَّ الرِّيَالُ رَامًا

"میں جنات اور ان کے خیر و شر کو دل اور زبان الگ کرتی ہیں کہ ہم طرے حیرت و تعجب میں ہوں۔ اور مکی جانب ہدایت کی جستجو کی جاتی ہیں ہم جن جن جن کے چلیدوں کی طرح لگتا۔" ان کے برتر ہے وہ جس کی جانب جاؤں گی آسمانوں سے اس کے سر ہانک کر کہے۔"

بحر اس کا کی:

هَجَرَتِ الْجَنُّ وَالْجَنُّ هَجَرَا  
وَضَعَفَا الْقَمَرُ بِمَا حَمَلَا  
لَهُمْ رِيَالٌ مِثْلُ مِثْلَةِ قَطْرِ الْمَاءِ  
مَا مَلَاحَظَ الْجَنُّ كَارِجًا  
لَا تَهْضُ الرِّيَالُ الْمَقْفُودَ مِنْ حَمَلِ



کے حضور پروردگار میں گزریں۔

ہود کے ساتھ ..... میں عربیہ اسلام کے پاس ان کی مسجد میں اپنا پرانے دنے والے لوگوں کے ساتھ تھا۔ میں ان کو قوم پر ہر ما کرنے پر اذیت دیتا تھا، یہاں تک کہ وہ خود سے اور مجھے بھی دلاؤ دیا نہیں نے کہا میں اس پر عا پرہیزم اور شہید ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میں جہنم میں سے ہوں۔

اسلام پہنچنا ..... میں یعقوب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور علیہ السلام کے ساتھ محفوظ مکان میں تھا۔ ایمان علیہ السلام سے اور میں میں احکامات کرتا تھا اور میں اب بھی ان کو ہا ہوں موی بن عمر ان علیہ السلام سے میں میری ملاقات ہوئی تھی انہوں نے مجھے رات کو دعائی میں اور مجھے بیٹا مولا تھا کہ میں سے ملاقات ہو کر میرا سلام کہا۔ میری ملاقات میں سے ہوئی تھی۔ نہ ان کو کسی کا سلام کہا اور میں نے بیٹا مولا کہ میرا ملاقات ہو کر میری طرف سے سلام کہتا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہر سے اوردتے ہوئے فرمایا سے بعد ملاقات کے ملاقات کے میں نے کہا میں اس نے عرض کیا رسول خدا آپ میرے ساتھ وہی ملوک کریں جو میری نے میرے ساتھ کیا تھا۔ انہوں نے مجھے رات کو دعائی میں۔ میں نے کہا ملاقات رسول اللہ ﷺ نے بھی سورہ واقد سورہ الرزاق سورہ نبا والا انفس کرست۔ سورہ نبین سورہ اخلاص میں دعا کر اور ربا سے دعا کر اور اللہ عزوجل سے دعا کر اور میں نے کہا میں اس کے ساتھ ملاقات کرتے رہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وہ ہر سے میں میں آیا معلوم وہ اب منع ہے انہیں۔ حاکم توفیق کا بیان ہے کہ یہ محمد بن ابی اسحق اس سے بڑے بڑے اہل علم نے دعایت بیان کی ہے کہ محمد بن ابی اسحق کہتے ہیں اور یہ دعایت یکساں سند سے بھی مروی ہے جس میں۔ خدا تعالیٰ چاہے اللہ اعظم۔

### ہجرت کا دسواں سال

رسول اللہ ﷺ کا حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کو تنقیح کے لئے روانہ کرنا ..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کو ایچ اے ثانی بھیجا اور وہی ایچ اے اولی ایچ اے میں ملاقات قرآن میں ہی و رت میں کعب کی چ سہرہ اللہ فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ ان کو لڑائی سے پیچھے نہ کریں اور میں اس کی طرف جائیں اور اگر وہ اسلام کی دعوت کو قبول کر لیں تو ان کا اسلام قبول کر دیا اور اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو ان سے جنگ کر۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید پہنچے تو قاصدوں کو برست روانہ کر دیا وہ اسلام کی دعوت پیش کرتے تھے اور اس طرح کہتے تھے کہ اے لوگو! اسلام قبول کر لو و اسلام نہ ہو گے چنانچہ لوگ اسلام کے مطلق کوشش ہو گئے اور بارگاہ اسلام میں داخل ہو گئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے رشتہ کے مطابق اسلام اور قرآن و سنت کی تعلیم دے گئے اور رسول اللہ ﷺ کو حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید نے یکساں دین الیٰ کی کتاب تحریر کیا۔

خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کا مکتوب ..... بسم اللہ الرحمن الرحیم، ہر سے محمد بن رسول اللہ ﷺ غائب، خالد بن ولید، السلام علیہ بن رسول اللہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ، آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء حضور رسول کریم ہیں جس کے پیغمبر کوئی امر نہ کرے کہ ان کی نہیں اور میں بن رسول اللہ ﷺ آپ نے مجھے ہی حضرت بن کعب کی جانب رو دفرمایا تھا اور یہ عرض فرمایا تھا کہ جب میں ان لوگوں کے پاس پہنچوں تو میں ان تک جنگ نہ کروں، انا کا اسلام کی دعوت دے اور اگر وہ اسلام قبول کریں تو میں ان کا اسلام قبول کر دوں اور ان کو اسلام کے سرس اور قرآن و سنت کی تعلیم دے دوں اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو انا سے جنگ کروں۔

جب محمد ان کے پاس پہنچا تو میں نے ان کو مسلسل بھیجا کہ میں ان تک اسلام قبول کر لیں حضرت ابی جہل کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا اور ان کی طرف سے روانہ ہوئے چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور جنگ سے باز رہے۔ اب میں ان میں تعلیم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو پالانے کا ہوتا













اللہ کیلئے آکر دیکھا..... حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کے خواب کی تائید میں حافظہ حبشی (مکشی، ابوہاشم) مبرا اللہ سے روایت کرتے ہیں، ان کے یہ ہیں۔ سورۃ ہاشم میں ظلم بھی شامل ہے۔ حضرت سجاد رضی اللہ عنہ ان غلاموں کو بھی حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے تھے لیکن انہوں نے سارا مال اپنی گواہی یا غلاموں کو بھی دے دیا۔ جب حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کو ان کے لئے کھڑے ہوئے تو وہ ظلم بھی آپ کے ساتھ نہ کر رہے تھے۔ لہذا یہ سارا مال ان کے ہاتھوں سے پرچہ نامہ کی گواہی پر دیا جاتا ہے اور انہوں نے عرض کی کہ اللہ کی قسم آپ ﷺ نے اپنی قربانیاں اپنے لئے آزاد اور چاہنے والوں کو آزاد چھوڑ دی۔

اجتہاد کا ثبوت..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالوفاء، احادیث ابن عمر، ابن ابی شیبہ، معاذ کے ہم عصر) حضرت سجاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے یمن کی جانب روانہ فرمایا تو مجھے، اگر کوئی نصیب اور مندرجہ پیش ہو تو کیا کرے گا؟ میں نے کہا میں قرآن کے مطابق فیصد کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ قرآن میں سے جو جو ہوا تو کیا کرے گا؟ میں نے کہا میں مندرجہ رسول ﷺ کے مطابق فیصد کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ پچھا، رسول اللہ ﷺ کی موجودہ نبوت کیا ہو گی؟ میں نے کہا میں اجتہاد کروں گا اور میں اس میں کسی قسم کی کمی کی کوئی چیز نہیں کروں گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے میرے ہونے پر دست مبارک دے کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو قصہ کو ان کی بات کی کوئی غلطی نہیں ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ فرمائی ہے۔

اس مسئلہ پر بحث..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو (صحیح) معاف فرمایا۔ شعبہ، ابوالوفاء، احادیث ابن عمر، ابن ابی شیبہ، معاذ کے ہم عصر) امام ابوہاشم اور ترمذی نے بھی شعبہ سے نقل کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس روایت کو ہم صرف اسی حد سے جانتے ہیں اور میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند سے بھی بیان کیا ہے لیکن وہ بھی سند ابن مسعود کی سند ہے۔ چنانچہ کہ حسبِ ہونے کو اب روای ہے اور یہ کو اب روای ہے ابن ابی شیبہ کی حدیث سے عبدالرحمان بن سجاد بن علی بن ابی طالب نے بیان کیا ہے۔

کافر یونانی کی بدداشت کا مسئلہ..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالوفاء، احادیث ابن عمر، ابن ابی شیبہ، معاذ کے ہم عصر) امام ابوہاشم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کے سامنے لوگوں نے ایک مسئلہ پیش کیا کہ یہودی "نااہل" کو گلیا ہے اور اس کا بھائی مسلمان ہے۔ حضرت سجاد رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اسلام بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا تو حضرت سجاد رضی اللہ عنہ نے مسلمان کو یہودی بھائی کا وراثت قرار دے دیا اس روایت کو ابوہاشم اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر سے بیان کیا ہے۔

جھوٹے کا مسئلہ..... یہ مسلک معاویہ رضی اللہ عنہ بنی امیہ سے منقول ہے۔ اور مسند کے ایک گروہ نے یہ مسلک بھی بنی امیہ کا منکرانہ سے بھی بیان کیا اور اسانی بنی امیہ کے بھی یہی مسلک ہے۔ مسجد کا مسلک بنی امیہ کے اس مسلک سے تلف ہے۔ چنانچہ میں ابن ابی ہاشم کے مسئلہ بھی شامل ہیں۔ ابن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ روایت ہے جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کا وراثت نہیں ہو گا اور (اسی طرح) مسلمان بھی کافر کا وراثت نہیں ہو گا۔

غلامیہ کا مسئلہ..... حضرت سجاد رضی اللہ عنہ بنی علی، اسلام کی جانب سے یمن میں اپنی عورتی حقوق کے مجھے تھے، وہ عمران اور یہ رملہ رحمۃ اللہ علیہ کے حصص تھے۔ آپ کے پاس مال نہ دیا تو صحیح کیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا ہوا، روایت سے معلوم ہوتا ہے اور بنی امیہ کی غلامیوں۔ گیارہویں صدی میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (علی بن ابی حنیفہ، حبیب بن ابی لیثہ، سعید بن جبیر) معروف بن یحیٰ سے نقل کیا ہے کہ سجاد رضی اللہ عنہ یمن آئے تو زید بن حارثہ و عیسا، فہ، ابوہبہ، علیہ (۱۱۶ھ/۷۳۵ء) اللہ نے ابراہیم کو زیادہ دست بیاں تھا) اور غلامیوں کی تو ایک آدمی نے یہ کہا کہ ابراہیم کی آنکھ غازی ہو گئی۔

(افزادہ)

نبی علیہ السلام کا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت خاندن رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجنا..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ





کرنے کے اصرار اور کثرت نہ کیجئے۔ آپ امیر کوٹوالی اور اس کو کرناٹکی میں نے دل میں کہا تھا کہ اس کو کرناٹکی میں نہ بھیجنا تو یہ مودہ رسول اللہ ﷺ کا ضرر تھا کہ اس کا نام اس سبب نہ رکھی جائے جس پر رسول اللہ ﷺ ضرر پہنچ کر رہیں گے۔

علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بدگمانی اور "پ" کا جواب... حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ جب ہم لوگ مدینہ واپس پہنچے تو میں مسعود رسول اللہ ﷺ خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا کہ جس بات کی میں نے قسم کھائی تھی وہ بات آپ ﷺ سے عرض کر دوں، راستہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہو گئی وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آئے تھے، مجھے دیکھ کر مسعود کے اور مجھے مرہا کہا: "آخر خیریت مسعود کی کہ جو کہ آپ آئے آپ اس نے عرض کیا کہ گزشتہ رات آیا تھا، ابھر وہ میرے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے آئے مائے اللہ کہ آپ ﷺ کا کھانا دے پر سہ دن، کب اہل حیدر ہیں تو آپ ﷺ کو آگے کی اجازت عنایت فرمادی، اندر جا کر میں نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے مجھے سندھم کا جواب دیا پھر میری بھرپور سالہامی کی فہریت معلوم کی میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ دم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بہت خفی و بری معاشرت و سلوک اور علی رضی اللہ عنہ داخل برداشت کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حیات اور نبیو کی کا اظہار فرمایا: "میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور سے ہر لمحہ پر محو ہوتا ہوں۔ میں نے ان کی اپنی بات سن لی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے میری زبان پر ہاتھ رکھا کہ اس حد میں، لہذا ان شریعت کے لئے ہمارے اہل بیت پر عین عینا نہ تھا: "وہ اللہ! مجھے معلوم ہے کہ اس نے اللہ کی قسم لی ہے کہ اس کا انجام میرے ہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا: "سہ! میری ماں تھی کہ میرے آپ ﷺ میں آج تک سے ہی شوری ہو رہا ہے رسول اللہ ﷺ کے غیر پسندیدہ امور میں غلطیاں کر رہا ہوں واللہ! میں بھی سچا ظاہر ہوں وہ ظاہر ان کی: "اے انیس! کہیں گے: یہ سندھو ہے، اس ہنسائی کی شرط پر۔ چنانچہ سب سے میں مذکور نہیں ہے۔

بلکہ اجازت بیت الماس میں تعریف... (محمد بن سنان، یعنی ابن عساکر علی ابی ہریرہ بن علی بن ابی ہریرہ بن ابی ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبر پر رات گزارا ان سے ناامنی ہو گیا۔ لیکن کبہ و بائیں بائیں ہے، تو پلے آئی کہاں پر اپنا تاب نہ کر دیا اور وہ جلدی سے نماز کر کے آپ ﷺ کے پاس چلے آئے۔ جب ہم نے ہر آدمی کو ایک ایک "طن" (تھوڑا سا) کچھڑا کر دیا تو وہ... جب وہ آگے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے آئے ان سب سے "طن" پہنے ہوئے تھے یہ دیکھ کر انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ تب ابھر نے صبا کے شہر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آؤ، سہ پہلے تم نے ان کو یہ کہہ دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چاہئے کہتے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سب سے انہیں لے لئے۔

سید لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ علیہ السلام سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شکوہ کیا۔ اہل بکین نے آپ علیہ السلام سے مصافحہ کر لی تھی اور آپ علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کر دیا رسول کریم کے لئے بھیجا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت حائل چھٹی کی روایت مجھے کے اعتبار سے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ان سے پہلے چلے گئے تھے ہمارے ساتھ قرآن کے حوالہ سے مجھے بھی خبردار رسول اللہ ﷺ کے احرام کی، نہ انہوں نے ہمارے ساتھ چاہئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور شافریہ کے احرام کی حالت میں دیکھا اور عباد کی روایت میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے فریاد کی کہ میں نے سہ پہل کو یہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کو قتل ہوا (یعنی پچھتران کر کے والا ہوں)۔

خامہ یہ کہ سید علیہ کو قتل کرنے والوں پر ساری کرنے سے منع کرنے کی وجہ سے انہیں اس امر سے کہیں نہ تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اعتراضات کی پوجا ہوئی (اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معاف سے محض مسخرہ اور مجبور تھے لیکن عیال میں اس تک چھٹی کی شہرت ہو چکی تھی) تو اس لئے جب رسول اللہ ﷺ نے فارغ ہو کر عینک کا جب وہ اس سے لاہر مقام قدیرم میں پہنچی کرگوں سے خطاب فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس کو اعتراضات سے پاک فرمایا، ان کی قدر و منزلت کو بلند کیا اور ان کے نقائص کے بارے میں بتایا کہ لوگوں کے سب ادوار میں ہیں، اعتراضات ہمارے ہیں ان کا ان سے جوئے نہیں تھا، اہل انشا و شاعرانہ اپنے گل میں جان کر جانے لگے۔

رسول اللہ ﷺ پر نکتہ چینی..... امام بخاری برقتہ اللہ علیہ (رحمہ) وواحدہ نمازہ بنی قحطاف بن شمر بن عبد الرحمن بن ابی نعیم (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر سخت چڑھے میں ہاتھ کرکے سوئے لی ایک ذلی بھکی جڑی سے صاف کی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دھو کر چار تھوڑوں (۱) مینہ بن بدر (۲) افرح بن حابس (۳) زید انیل اور (۴) علقمہ بن علاؤ یا عامر بن مثنیٰ میں غصہ کرکے چاقو کسی صحابی نے کہا، مجھے اس سونے کے کان سے بڑا ہلکا ہوا ہے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے دشمن اور ظالمی احکام رکھتے؟ حالانکہ میں اس ذات پاک کے کائنات میں جو انسانوں پر ہے، میں شام بھر پر آسمان سے اسی ہاتھ ڈال رہا ہوں۔

[illegible]

اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح میں لکھی، مقامات پر بیان کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الزکوٰۃ میں بھی طرق سے لکھا ہے۔  
یہ اختصار سے بیان کیا ہے۔

آپ علیہ السلام کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے قوت فیصلہ کی دعا... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (بخاری، معجم، ج ۱، ص ۱۷۷)۔





اور اسی کا بیان ہے کہ ایک دن تمیم بن ابراہیم، نعل جبرائیل اور امیر بن عبد اللہ بن جبرائیل کے بعد چار سال کو عمر تک پہنچے اور ان کو حکومت و حیدر بخش کرتے ہوئے یہ فرماتے کہ تم میری بیوی کے بیٹے میں حاضر اور حاضر ہیں۔ کوئی ہے جو مجھے چاہے کہ میں تم کو اس کا بیٹا چاہے۔ عائشہ نے انھار کواں نام کے لئے منتخب فرمایا اور اسی میں سال بروز عقبہ کے پاس اجتماع ہوتا رہا۔ بالآخر ایک فیصلہ کے تحت آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

**۱۱۔ اح میں حج**۔ اہم ترین میں حضرت چوہدر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ۹ سال کے قیام کے دوران کوئی حج نہیں کیا بلکہ آپ نے حج کا اعلان فرمایا۔ تاہم مدینہ منورہ میں یہ شہر لوگ ہی ہو گئے۔ چنانچہ جب فریاد میں پانچ چار حج جاتی تھے تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر آپ ﷺ کے قیام پر اطمینان لکھنا۔ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اح میں حج کے لئے تیار ہوئے اور لوگوں کو بھی حج کے لئے تیار ہونے کا ارشاد فرمایا اور مجھے امیر المؤمنین بن قاسم نے اپنے والد بنی معرفت اور امیر بن معرفت کا منہ بھی دیکھا تھا۔ تاکہ رسول اللہ ﷺ کی قیادت کو حج کے لئے روانہ ہونے کا یہ منہ جاری ہے۔

معاذ میں امام مالک نے بھی ابن عبد اللہ بنی معرفت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بمصر حج کی نیت فرمایا اور روانہ ہوئے۔ یہ روایت صحیحین میں نہیں آتی۔ چنانچہ بعض محدثین ابن عبد اللہ بنی معرفت کی طرف سے (اور بھی انھار کی اور محمد بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لکھتے ہیں۔

حج کے لئے تیاری اور روانگی وقت۔ اہم روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کے بال درست کئے، پیش کیا، چادر اور جہاد لٹائی اور سوائے معرفت لہاس کے کسی چیز سے کٹا استعمال نہ کیا۔ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ سے باہر شریف لے کر روانہ ہوئے۔ اسی زمانہ میں بنو قریظہ سے ہوا اور ۱۲۵ ہجری قمری میں پانچ روز تک ٹھہرے۔

**۱۲۔ روز کا قیام**۔ اگر ۱۲۵ ہجری قمری میں قیام ہوا، ہوا تو ان خرم کا کوئی درست ہے کہ آپ حضرت کو مدینہ منورہ سے روانہ ہونے کے بعد بمصر کی بات اور انھار میں سر کی اور بمصر کی حج ۱۲۵ ہجری قمری کو آپ ﷺ اور انھار میں تھے۔ اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مقدمہ ۱۲۵ ہجری قمری کو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے روانہ ہوا، ثابت ہو جیسا کہ حضرت چوہدر بن عبد اللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ۱۲۵ ہجری قمری کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو ان میں بنو قریظہ کے قبیلہ کا قبیلہ ہوا اور انھار میں قیام کا قائل تسلیم ہے۔ ۱۲۵ ہجری قمری کو آپ ﷺ کی روانگی ضرور ہونے کے روز ہوئی اور یہی روز ہے کہ آپ ﷺ کی روانگی مدینہ منورہ سے ہوئی اور ان دنوں ہجرات ہیں۔

(۱) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (موتی بن ابی حنیبلہ) و ابی یوسف (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحراہم نے چار رکعت نماز غیر مدینہ منورہ میں پڑھی اور وہ انھار میں نماز قصر کی۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں رات گزار دی اور پھر آپ ﷺ نے انھار میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے مقام پر کوئی چار رکعت نماز پڑھی اور وہ انھار میں نماز قصر کی۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں رات گزار دی اور پھر آپ ﷺ نے انھار میں نماز پڑھی۔

(۲) مسلم بن الحجاج قشیری (موتی بن ابی حنیبلہ) و ابی یوسف (انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی اور وہ انھار میں نماز قصر کی۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں رات گزار دی اور پھر آپ ﷺ نے انھار میں نماز پڑھی۔

(۳) امام احمد بن حنبلہ (موتی بن ابی حنیبلہ) و ابی یوسف (انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز قصر مدینہ منورہ میں پڑھی اور وہ انھار میں نماز قصر کی تھی۔ بخاری میں چار روایت ہیں کہ انھار میں نماز قصر کی تھی۔ یہ روایت صحیح ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (موتی بن ابی حنیبلہ) و ابی یوسف (انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی اور وہ انھار میں نماز قصر کی۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں رات گزار دی اور پھر آپ ﷺ نے انھار میں نماز پڑھی۔







خوشبو کا استعمال ..... امام مسلم رحمہ اللہ بن مختصر کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ خوشبو لگی پھر آپ ﷺ سرسبکات کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اہرام باندھا اور آپ ﷺ سے خوشبو کی جہاں آ رہی تھی وہاں بھڑک رہی روضہ اللہ علیہ نے بھی گھونٹیں منتشر سے یہ بیان نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ..... مسلم میں گھونٹیں منتشر سے مذکور ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خوشبو استعمال کرنے کے بعد اہرام باندھنے کے وقت میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے خوشبو لگا کر اہرام باندھنا نہیں ہے البتہ مجھے بدبو اور تیل لگانا خوشبو اور سے زیادہ پسند۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے سر پر ہاتھ سے اپنے وقت خوشبو لگائی پھر آپ ﷺ طہرہ سب اذکار کے پاس تشریف لے گئے اس کے بعد آپ ﷺ نے اہرام باندھا، یعنی جو یوں کے پاس جانے سے پہلے خوشبو لگائی پھر عمرہ و وحی حاصل سے فراغت کے بعد بھی طہرہ استعمال کیا اور اہرام باندھنے کے وقت بھی غسل کیا جیسا کہ ترمذی اور سانی میں حضرت ذہبہ رضی اللہ عنہا سے روایت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہرام باندھنے کے لئے لباس اتار دیا اور غسل فرمایا۔

احرام کے لئے غسل اور خوشبو ..... امام احمد رحمہ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہرام باندھنا چاہتے تو طہرہ سے مروی اور تیل بھی استعمال کرتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اہرام کا لباس پہننے کے وقت بھی خوشبو لگائی اور اہرام اتارنے کے وقت بھی خوشبو مروی دیکھ کے مجھے کایاں ہے کہ میں نے پوچھا کون سی خوشبو ملو کر فرمایا نہایت اعلیٰ خوشبو، درود، مسلم و ترمذی البخاری، بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اہرام باندھنے کے وقت خوشبو لگایا کرنی تھی اور مردم کھو گئے کہ وقت بھی حوائف اقامہ سے پہلے بھی اور مسلم میں ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے اہرام باندھنے اور کھولنے کے وقت تیل اوارا میں اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔ نیز مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

طهيت رسول الله ﷺ يدي حاليين لعمريه حين احرمه و لحله قبل ان يطرف ماليت.

مسلم شریف میں دیگر سند سے مذکور ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اہرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن قبل اذکار طہرہ بھی خوشبو لگائی۔ اور مسلم شریف میں مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا تھک میں تیرے کہنے کے وقت خوشبو کی چٹکے دیکھ دی تھی اور ایک روایت میں ہے:

كانني اعطر الي وبعني المسك فلي مفرق رسول الله ﷺ وهو محرم (بخاری)

دروازہ کا بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ اہرام کی حالت میں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں خوشبو کی چٹکے دیکھی، امام احمد رحمہ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں اہرام سے کافی دن بعد خوشبو کی چٹکے دیکھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر سے عید کی منہ میں سے کہ اہرام سے تھیں اور بعد آنحضرت ﷺ کے ہاتھوں میں چٹکے دیکھی۔

ان سب احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کے بعد خوشبو استعمال فرمائی اگرچہ غسل سے قبل خوشبو استعمال فرمائی ہوتی تو خوشبو کا نام نشان بھی اپنی نہ تھا۔ خصوصاً تھکنہ دہ کے بعد۔

کراہت ..... مطلق صالحین میں سے ایک جماعت کا خیال ہے جو ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی شمار ہے کہ اہرام باندھنے کے وقت خوشبو کا نکر وہ ہے۔ ان سب کے باوجود سنن ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اہرام باندھنے کے وقت رسول اللہ ﷺ بہت اعلیٰ خوشبو لگائی۔ (وہذا منہ غریب عنہ المصنوع)

آپ ﷺ نے اہرام نہیں کھولا ..... رسول اللہ ﷺ نے سر کے ہاتھوں کو چکانا تھا تا کہ بانی گراؤ غلبہ سے محفوظ رہیں اور خوشبو بھی بر

قرآن ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے درپردہ میں جو بھی ائمہ عن سے روایت کیا ہے کہ حضرت انسہ رحمہ اللہ نے غرض کیا یا رسول اللہ! تو کہہ کرے گا اگر تم کو مل جائے تو اور آپ ﷺ نے انہی کس نہیں سمجھا تو فرمایا "میں نے سر کے بال پچکا لئے ہیں اور قربانی کے جانور دکھلاؤ وہ ذوالربیع یا محرم قریبیٰ نے اجماعاً نہیں کیا۔"

میں بھی یہی کیا ہے مگر وہ سنہ سے حضرت انسہ رحمہ اللہ سے مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کے بال شہد سے پچکا لئے، بھراؤا اکلیدہ میں قربانی کے جانور دکھلاؤ وہاں چھ کر بھی کر کے شہد کیا۔

قرآن متعلق خبر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جونہی اجماع میں سر سے ساتھ چھ کر یا امام اجماع اور قربانی اپنے ساتھ دیکھ لیتے تھے۔

اشعار اور قلاوٹ..... سہمراہ میں ابو علی قلاوٹ، صمان کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دلی آغوش کو ان کے کان میں چھ کر کہ فرمایا کہ اور اسے جو توں صاف کیا اور اسے جو توں کاہرہ ۱۱۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک قربانی کا اشہد اور قلاوٹ اور قربانی کو بچھنے کے لئے دست مہرست سے ڈالنا اور بالی قربانی کا اشہد اور قلاوٹ کی اور نے والا بیکر کو آپ ﷺ نے سوزہ یا قریباً انت کی قربانی کی اپنے دست مبارک سے ۱۱۲۔ انت قربانی کے اور بالی کا اشہد اور قلاوٹ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔

قربانی کے جانور..... حدیث چارہ میں رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے رسول اللہ ﷺ کے لئے قربانی کے جانور لائے اور ابن اسحاق کا بیان ہے کہ یہی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے قربانی کے گاؤں میں شریک کیا۔ یہ بھی مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی نے گاؤں کو سوزہ قربان لکھنے پچھو اکلیدہ سے قربان آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور قلاوٹ میں ڈالے تھے۔

تعلیق کا مقام..... بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر ہے کہ ابی قحس میں رسول اللہ ﷺ نے قربان میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت کی اور میں نے کہا ہے کہ اس مبارک اور ان میں نماز پر صلا اور عمر کے ساتھ ساتھ حج کی نیت کرو مسجد اکلیدہ کے جس تعلیق شروع کرتے گا بچھ کر لے کر ابی قحس رضی اللہ عنہ سے ان عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد اکلیدہ کے جس تعلیق کہا۔ ترجمان، نسائی اور ابی داؤد میں بھی یہ حدیث مذکور تعلق میرے روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہ دایہ یا خیمہ یا دار میں کے حلقہ تم رسول اللہ ﷺ پر نظر اپوزی کرتے ہو سزا رسول اللہ ﷺ نے تعلیق میرے کے قریب ہی سے شروع کیا۔

غریب متعلق تلید..... حدیث میں اللہ کریم ہے جو (۱۱۶) مالک رحمہ اللہ نے عبد بن حمزہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل سے کہا میرے آپ ﷺ کی ساری عمری ہوئی تھی۔

لما اذلال الناس لہ اور رسول اللہ ﷺ انہیں حتیٰ یبعث بہ راحلہ

تعلیق میں اختلاف کا جب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (بخاری، مالک، ابن اسحاق، نصیب، ابن عمر اور ابن جریر) اسعد بن جبر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سرائی کیا جناب انہوں نے اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے تعلیق شروع کرنے کے متعلق عجیب تجویز کا خلاف ہے۔ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں انشاءً کہ سب خوب جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک ہی حج کا رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ وہ ان سے تو صحیح ذوالحجہ میں دو مرتبہ نماز کے بعد ہی حج کے لئے تیسرا ہجرت تریب کے لوگوں سے نہ اور یہ انہوں نے غریب میں روایت ہے کہ وہ ۱۱۳۔ ہاں تعلیق کیا لوگوں نے یہ خاک کی کوٹ کا ٹھوس ٹھوس ٹھوس میں آدھے سے ان کو کیا بار بار کہہ سوزہ کے کے بعد ان سے یہ کہہ لیا۔ بھراؤا رسول اللہ ﷺ اور چھ اور صحابہ اہل بیت کی پچھو تعلیق کیا جن لوگوں نے سوزہ دیکھ انہیں نے بکھرا دیا تھا۔



نے سوار ہو کر اسی اور غت کے پہلے تجلیہ کیا۔ اس روایت اور سابقہ کا متفق مطلب یہ ہے کہ ”مسجد ذوالخلیفہ کے پاس احرام پہننا سواروں پر سوار ہونے کے بعد تمام ہوا پر پہنچنے سے قبل۔“

آپ علیہ السلام کی حدیث سے روایتی... بخاری شریف میں کرمب از ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ہونے سے پہلے پاؤں کو گھسیٹے سوار اور تسبیح الالباس جلاہ اور اداؤں کی آئینہ اندھا اور غفر فری رنگ کے عبادہ کی رنگین کپڑے کے پہننے کی ممانعت نہیں فرمائی۔ پھر آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم و اولاد علیہم السلام سے چلے آئے وہیں صحیح ہوئی پھر سوار ہو کر عبادہ تمام پر پہنچا آئے سب نے تجلیہ کیا اس سے پہلے قربانی کے جانور کو قتل والا۔ یہ سرباز و قتلہ کے قسم ہونے سے پہلے روز پہلے ہو۔ ”کہ کھجڑ“ آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا حوالہ کیا، پھر حضرت سہ کے درمیان سات پھر گائے قربانی کا ساتھ ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ نے احرام کھنڈا اجماعاً کو جان کے قریب آپ ﷺ احرام کی حالت میں ہی کہہ میں قائم ہے اور حوالہ کے بعد بیت اللہ کھنڈا آئے، پھر عقیقات سے پہلے ہی کے بعد بیت اللہ شریف لائے اور جن لوگوں کے پاس رہا یاں نہیں تھیں، آپ ﷺ نے ان کا حوالہ دیا، اسی مقام مرہ کے بعد سر کے بائیں کتا اگر حلال ہونے کو احرام تار نے کا حکم فرمایا یا بشرت خوشبودار ملے ہوئے لباس کو پہن کر اتر دیا۔

ہجاء پر تجلیہ کہنا..... سند احمد میں الاحسان علیہ وسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ حدیث کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالخلیفہ میں تھک کر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف چلے آئے اور فرمایا کہ ”جو لوگوں کا فلاں پہنایا، سواروں پر سوار ہو کر عبادہ تمام پر آئے قتل کے لئے آپ ﷺ نے تجلیہ کیا۔“

منہ احمد صحیح سند احمد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند احمد۔ سے مروی ہے کہ جب سوار کی کڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے تجلیہ کیا۔ صحیفہ جردی کی حدیث ذوالعبادہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ اسی طرح روایات میں یہ وضاحت ہے کہ آپ ﷺ نے سوار ہو کر تجلیہ کیا۔ پھر روایات سے مقدم اور مزاج ہیں۔ ایسی ہی حضرت شمس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت ”ان رسول اللہ فعل میں اس وقت بہ راحت“ قرآن مجید میں درج ہے کہ ”اللہ علیہ وسلم“ بخاری شریف میں بھی ہے۔ عبادہ جابر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ذوالخلیفہ میں جب سوار کی کڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے تجلیہ کیا۔

مگر روایت..... ابو داؤد اور بیہقی میں (احمد بن اسحاق بن یزید جو روایت مائتہ سنت سے ہے) سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ”غز“ کے مانتے سفر شروع کرتے تو سوار ہو کر تجلیہ کرتے اور سب کوئی اور وہ اختیار فرماتے تو یہ امکی لڑکی پر تجلیہ کرتے۔ وہ بالکل غریب اور سکر ہے اور علم۔

خلاصہ کلام..... ان سب روایات سے یقیناً یہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام لوگوں کے طور پر واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز اور سوار ہونے کے بعد قید و بند ہو کر احرام باندھا۔

رسول اللہ ﷺ کے احرام کے بارے میں اختلاف... بخاری مسند احمد ابن عباس رضی اللہ عنہما میں فرمایا سوار ہونے سے حضرت مائتہ سنت اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کی خاطر احرام باندھا تھا۔

مگر لوگس کیا..... وہ حدیث مسند احمد میں مروی ہے حضرت... شمس رضی اللہ عنہما کہ ہے کہ بیت اللہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حج سے پہلے غزوہ کے لئے نکلا وہ عمرہ کرے لیکن رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا اور عمرہ نہیں کیا“ بالکل غریب ہے امام احمد نے اللہ علیہ وسلم کے متفقہ ہیں، نہ چاہیں کہ عمرہ ہی بہتر ہے مگر اس میں ”تم بعد سے عمرہ نہیں کیا کا خلاف بالکل منکر اور غریب ہے، کتبہ بعض“ سے مراد

اگر یہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے حج سے پہنچا اور حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تو یہ مراد "مفرد حج" کے تائید میں ہے۔  
اگر اس سے یہ مراد ہو کہ آپ ﷺ نے قطعاً عمرہ نہیں کی تو میرے علم میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں، نیز یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حج قبول کے مخالف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ میں چار عمرے کیے سو اے اس عمرے کے حج کے ساتھ کیا۔ وھذا ظہر۔

مفرد روایت ..... اس طرح اور حج و عمرہ کی روایت بھی ملتا ہے جو امام احمد بن حنبلہ علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ (روایت ابن ابی الاثیر میں جب مروی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عمرہ میں رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اور اپنی قربانی کیے گئے اور کچھ لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔ اور بعض نے عمرے کا احرام باندھا لیکن ان کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو عمرہ شریف الے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں عمرے کا احرام باندھنا میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو عمرہ شریف الے تو فرمایا میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور اس کے پاس قربانی کا جانور ہے اور یہیت اللہ شریف کا حلف کرے، میری عمرہ کی کسی کسے احرام کو بدستور برقرار رکھے قربانی وہ اسے قربانی بنا کر کرنے کے بعد احرام باندھے۔ اور میں نے عمرے کا احرام باندھا لیکن قربانی میں سے ساتھ نہ لایا وہ طواف اور سعی کے بعد احرام تارے، پھر وہ ذی الحج کا حج کا احرام باندھے اور قربانی کرے میں نے قربانی کی قدرت نہ ہو وہ چنانہ روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات اپنے وطن نکلا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قربان رسول اللہ ﷺ نے حج پہلے کی جس کے ثبوت ہونے کا ظہر تھا، بعد میں عمرہ کیا۔ حدیث شریف میں امام احمد بن حنبلہ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے احرام باندھا اور قربانی کر کے احرام باندھا لیکن قربانی میں سے ساتھ نہ لایا وہ طواف اور سعی کے بعد احرام تارے، پھر وہ ذی الحج کا حج کا احرام باندھے اور قربانی کرے میں نے قربانی کی قدرت نہ ہو وہ چنانہ روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات اپنے وطن نکلا۔

اس کے علاوہ علامہ وصون علیہ الصبح والنعیم بحوالہ فروع اخر الصغریٰ کے بیان الی اللہ اعلم بالصواب واللعمرۃ کے متصاد ہیں۔

ایک منقولہ احرام باندھنے کے مطالبہ ..... حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا مطلب یہ ہو کہ ان کا حج سے فراغت کے بعد عمرہ کیا جیسے کہ سفر حج کے تائید کا مسلک ہے تو یہ حدیث ہمارے اس موضوع اور بحث سے متعلق اگر اس سے یہ مراد ہو کہ احرام کے بعد عمرہ بیکل مراد ہو تو کوئی کدوا اس کا کوئی قائل نہیں۔

اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ عمرے کے روزے سے ترکیبی یعنی طواف اور سعی متاثر نہ ہو حج کے اہل میں شامل ہے تو یہ حج قربان کے تائید کا مسلک ہے اور یہ لوگ "مفرد حج" کا یہی مسلک بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے صرف حج کے انکان ان کے ذکر چنداں میں عمرے کی نیت بھی تھی۔ کیونکہ میں روایت سے سفر حج کی عبادت متعلق جس سے قرآن کی روایت بھی مذکور ہے۔ وھذا ظہر۔

آپ علیہ السلام مفرد تھے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ... (۱)۔ امام احمد بن حنبلہ علیہ السلام (ابو سعید) (ابو یوسف) (ابو یوسف) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن عمرہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔

(۲)۔ حافظ یحییٰ نے اس موضوع کو فرمایا (مسند ابن عمر بن عبد الجبار) ابو سعید (ابو یوسف) (ابو یوسف) (ابو سعید) سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرے کی نیت بھی تھی۔ میں "تیس دفعہ صغریٰ کا احرام باندھا لیکن باطلی عیب و عیب ہے اور امام احمد بن حنبلہ علیہ السلام کی مذکور بالا روایت زیادہ گھٹا ہے تو ظاہر۔

(۳)۔ مسند شریف میں (صغریٰ محمد ابو یوسف) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور عمرے کا کوئی ذکر نہ کیا۔

(۴)۔ ابن جبر میں (ابو سعید ابن عمرہ) اور ذی قعدہ میں (صغریٰ محمد ابو یوسف) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کی نیت کی یہ سند صحیح ہے۔





உதாரணம்

رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ یہ اللہ کا عارف و شریع ہے سب سے پیسے بھروسہ کرو جو اہل بیت میں پھرتا ہو تو رکنا ہے اور چاہو پھرتا ہو، مرد و  
سے بفرستہ ہو، اس کے پاس نہ کثرت نماز نہ کثرت کلمہ نہ عبادت و سجدہ کی کمالی، بلکہ اس کا اہم ہوتا ہے تارہ قرآنی کے ان قربانی کرنے کے بعد عارفانہ کائنات  
کی اہم حسنیات کے ساتھ قربانی تھی جس میں نہ بھی اس طرح کے کائنات اور کائنات کے۔

[illegible][illegible]

مسند احمد بن حنبل في مسنده

”كنت رسول الله ﷺ في حجة الوداع بالعمرة اني اُحج“

”جنتا اعلان بھی رسول خدا نے ہی کیا تھا کہ مراد کفر ہے۔“

سے اصلاحی فتنہ گرا دینا مشکل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مظاهرِ ہدای کی سبلی کرنے کے بعد احرام میں ایسا کام کرنا سے نفی فرمادیا ہے۔  
 ”وَقُلْ لِّلَّذِينَ آمَنُوا حُرْمَةٌ فِي ظُهُورِهِم مِّمَّا كَانُوا يَفْعَلُونَ“ (نور محمدی، ج ۱، ص ۱۰۷)۔

”بدأ رسول الله ﷺ لاهل بالمدينة لم يأتهم حج“

”رسول اللہ ﷺ نے پیچھے مڑے کا مخرج کاٹ لیا۔“

کام طلب اگر یہ جانتا ہے کہ اپنے خیر میں اپنے عمر کے کالعدم لڑائی کا پھر جانے کا کوئی تئیک الہام عموماً جو صحابہ کی قریہ آسان کھیر ہے اور اسے  
قرآن کے رشتہ بھی نہیں۔ انہیں سے یہ مراد کہ پیچھے آپ ﷺ نے عمر کا تئیک کیا تو پھر خلاف سے پہلے عمر سے درج اعلان کا تئیک کیا تو اس مضمون سے  
بھی بڑے قرآن ہی مضمون ہے۔

اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ آپ ﷺ نے عمر سے فراغت کے بعد "عمر" سے مراد یہ ہے پہلے حج کا انجام نہ ہوا ہو تو اس کا کوئی بھی چائلہ نہیں اور صاحبِ زمانہؑ اس کا راجہ بنیں اور اس کو اپنے محل کے کچھ کنوئیں اتار لیں، اس کے بغیر یہ حدیث فرما کر "اے عمر! یہ حدیث مخالف ہے۔"

غلام چنگی کی اسلحہ جوہر..... ذخیرہ ہار جودیت مسند احمد اور ابن حجر کا میں منظر ایک اور مسند ہے۔ پہلی سرائی ہے کہ جب کجاں میں جسد نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا کاسرا کیا، اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کا زانو دیکھا، بقول ان کے نبی صاف جڑا لے لے کر اپنے والد کو کہہ کر منہ جھک کر غلام پر مارا، مگر آپ کی ہڈی تو کھینچ کر بھڑکے ہوئے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اول اللہ" نے جس طرح حدیثیں سنا کر پیش بھی اسی طرح کر دیں گا۔

یہاں حضرت امیر محمد بنی اللہ عزنے ابو الفکھ سے عرض کا احترام بالحدود سے عوام کی جلی بستی کو فرمایا "عمر و امیج کی ادا تھیں میں کسی ایک کا



مسلمان حج کے بارے فقیر علی رضی اللہ عنہ ہر حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے درمیان ہزار بار پڑھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جو کس رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے، پس اس سے پیچ کرے گا، کیا عقیدہ ہے ہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد حج اور عمرہ کی حدیث کو لیا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا عمل ..... اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا جناب آپ کو خوب معلوم ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمع کیا تھا نیچا کچا اور مرد و ایک ساتھ ایک سفر کیا کیا تھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں کیا تھا مگر ہم اس وقت خائف تھے یہ حضور ﷺ کے سامنے نہ ہوئے، مقام مدینہ میں انھوں نے آپ ﷺ کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا آپ ان کو کوئی میرے اور بیت اللہ کے درمیان جا کر اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی سلاطین میں چلے آئے ہوں گا، رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں اس کے عجری نمونہ ہے۔

خوامیں نے عمرو کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے۔ چنانچہ آپ بیت اللہ میں آئے تو عمرو ابوج کے لئے ایک طواف ایسا کیے جس پر ساری دنیا صرف ایک بار صلات پکڑ لگنے سے رواہ مسلم میں لکھ رہی ہے۔

اقتداء..... حضور نبی کی صحبت میں اسرارِ معنوی دریافت جو عہد کے لئے صرف ایک طوائف کا اور عمارتوں کے دو جوان صرف ایک عہدِ ماتم چکر لگانے پر اکتفا کرنے میں رسول اللہ ﷺ کی ذلت گراں ہی آپ کی صفات اور متقاضی کی نسبت پہلے آپ نے تصدیق بھی کر لیا اور ان سے ہو گئے۔ کیونکہ نبیؐ کی جامعیت سے کائنات کا مسئلہ بالکل باہر ہے کوئی فرق نہیں۔ جب تک کہ یہ پیچیدگی جو عہد کے لئے صرف ایک طبقہ کو دیکھ یا دیکھنا عہد کے ساتھ چکر چاکتا کی ہو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ طریقہ کار بھی ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حج قرآن کی تعلیم بھی عہد ہی پہنچائی میں تھی۔ سہ ماہیہ کہ کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حج قرآن کی تعلیم ایک عہد کا ایک طوائف (اور کسی پر اکتفا کیا۔ "ان ابن عمر لقرن الحج والعمرة طوائف طوائف"۔

“إن ابن عمر قرأ الحج والعمرة فطاف طوافاً واحداً.”

فلانہ قسمی کی دشمنانِ وحشی..... درحقیقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیشِ خضر صرف ایک نہایت کی صحت میں احرام باندھنا اور ایک خواب اور ایک سچی پرکھنا کرتا تھا۔ مگر وہی نے فلانہ قسمی سے پہلے کہ ایک رسول اللہ ﷺ سے پہلے عمر بن ابی حاتمہؓ اور ابو جہلؓ سے پہلے حج کی جہنمیت کر لے۔ حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ تھوڑے تھوڑے عقائدِ ناشائستہ

دور انقول میں تھا دلوں کا ارفع..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت (احمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے عرض کیا کہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت (احمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ کو کہا۔

[illegible]

مفسر شریف، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرد ہے جس نے اس کا سر بے وقارہ  
حاصل کیا ہے جس کے پاس قرآن پڑھا جائے وہ اس کا سر بے وقارہ ہے اب قیامت تک عمرو بن العاصؓ میں اس کا سر بے وقارہ ہے عمرو بن  
المؤمنؓ کا سر بے وقارہ ہے جس نے حج حج کیا اور لوگوں نے حج حج کیا مگر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں مسلم کیا  
73 آپ نے حج حج کرنے کا قول دیا۔ مگر میں نے غلاب میں دیکھا کوئی شخص جسے کربلا سے حج حج کر رہا ہے اور حج حج چلے ہے میں نے یہ غلاب حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنایا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مگر یہ کربلا کا کربلا ہے۔

تھیں اور قبر وہاں ہرگز سے تمام مکہ مدینہ اللہ میں کیا معرفت سے دعا کرتے ہیں کہ جس سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا عمر بن عبد اللہ بن حنظل نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن قیس کا شیخ اور حج کے ساتھ عمر وہاں کے حلقہ مذکورہ۔ شہاک نے کہا کہ حج فتح کو ایک جاہل اور لاعلم انسان ہی کر سکتا ہے نہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا "اے اہل بیت! تم نے غلط کہا قرطوبہ کے نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرمایا کرتے تھے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا استوفی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کو خود کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کیا اور اہل بیت اور خدیجہ کا دل بچا۔

حج کے مہینوں میں عمر وہاں بھی جمع ہے..... منہ ہمارا رزق میں ہے بلکہ میں قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص سے حج جمع کے حلقہ معلوم کیا تو آپ نے جواب دیا میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا اور بنا میر معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت کہ میں کھڑی حالت میں طے میرے سفر میں قیس بن قیس سے متولی ہے کہ میں نے حج جمع کے حلقہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا ہم نے حج جمع اس وقت کیا جب کہ میر معاویہ رضی اللہ عنہ کھڑے کافر تھے۔

یعنی لفظ "فتح" کا اطلاق عام ہے اس سے مراد صرف اصطلاحی فتح ہی نہیں بلکہ اس کا اطلاق شہر حج میں عرب پر بھی ہوتا ہے کہ حج سے پہلے ہی یہ کام ضرور انہیں انجام دیا تھا۔ انھوں نے عمر کیا جب کہ میر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک اس عمر سے عمر عمر و تھا لیا ہے۔ ہائی و عمر و ہر اہل بیت اور وقت میر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مسلمان ہو چکے تھے اور سوائے ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پال کی عمر میں بچے سے کرتے تھے ہر اہل بیت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہر اہل بیت۔

نئی علیہ السلام قارن تھے..... صحیح بخاری اور سنن ترمذی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادی حنین میں فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ اس مبارک وادی میں نماز چار سو اور عمر کے کو حج میں شامل نہ کرو اور عمر و حاجات حج میں داخل ہو چکا ہے۔

منہ احمد میں ہے کہ میں نے میر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے جہاد کا ارادہ کیا تو کسی نے کہا چھپنے حج جا کر کہ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ شہری نے اسے حج اور عمر و ایک ساتھ دیا کرنے کا مشورہ دیا اور حج اور عمر و کا تلبیہ کہنا ہوا میر معاویہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ (۳۹ھ) اور سلمان رضی اللہ عنہ بن ریدہ (۳۸ھ) کے پاس سے گزرا تو وہ آپس میں کہنے لگے کوئی سوائے سے بھی زیادہ اہم ہے "یہ بات اسے بری لگی تو اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا منہ رسول اللہ کی آپ کو خوشی کی اور ہمتائی میر ہوئی۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے میں یہودی تھا میر مسلمان ہوا اور حج قرآن کیا تو یہ بھی میر معاویہ رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ریدہ رضی اللہ عنہ سے میر معاویہ بن کر کہا تو اسے اہم سے بھی زیادہ سمجھ سے کہنے کی یہ بات بری لگی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سخت سزا دیا اور بڑی ذلت و آہٹ کی اور مجھے فرمایا مجھے سخت نبی ﷺ کی دشمنی کی میر ہوئی جب اہل اہل کہتے ہیں مروی اور میں نے ان سے حد سے کئی بار یہ وعدہ کیا تھا۔

کتاب میں امام شافعی نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اللہ میں آپ کو حج بخانی حج اور عمر و ایک ساتھ دیا کرنا اسے سے منع کرتا تھا، یہ قرآن کریم میں مذکور ہے اور رسول اللہ ﷺ معمول ہے۔

(۱۰۸۵)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات..... (۱)..... منہ احمد میں میر معاویہ بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت علی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی وادی حنین میں طاقات ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے میر معاویہ کے حج کے ساتھ حج کر کے ادا کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اس سے آپ بھی منع کرتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہہ کر تم میرا حق چھوڑ دو۔

(۲)..... صحیحین میں سعید بن مسیب سے مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مصفا میں باہر اقصاف والے پیدا ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کا مصفا حوائج رسوں سے منع کرنے کے لئے ہو گیا لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس پر بغیر ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ سے رسولوں کا احرام سنا تو ہی پانچواں۔

(۳)..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج قرآن سے منع فرما رہے تھے، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا غور طریقہ دیکھا تو حج اور عمرہ رسولوں کا تئیرہا اور فرمایا میں کسی شخص کی روائی ماننے سے سلف رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر سکتا۔ (بخاری صحیح)

(۴)..... منہ احمد میں محمد بن قنفذ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج قرآن سے منع فرما رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حجاز کا خوشا اپنے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ انکی باتیں کئے جارہے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو بہت سی طرح معلوم ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج قرآن اور انکا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں مگر یہاں ہے مگر اس وقت منافق تھے یہ جواب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات کا احترام ہے، نیز یہ بات واضح ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اوداع میں رسول اللہ ﷺ کی طرح کی تھی کی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو رہی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو احرام ہی رکھنا حکم فرمایا اور آپ نے انہوں میں کسی کی نہ فرمایا۔

(۵)..... ابوالحسن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مقداد بن اسودؓ علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے دیکھا تو ارادہ اذلول کو آقا اور پادشہا رہے ہیں ماننا سے عرض کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حج قرآن اور کرنے سے منع فرما رہے ہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آئے اور چار سے آسمان ہاتھوں کے ساتھ فرما حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے کہ آپ کو حج قرآن سے منع فرما رہے ہیں آؤ انہوں نے کہا یہ میری اپنی رائے اور تم مجھ سے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی تئیرہا کی طرح تئیرہا کی تھی تو دوسرا اللہ ﷺ نے فرمایا پھلٹے۔

(۶)..... حسن ابوداؤد میں امام ابن عازب کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ میں تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ حج اوداع میں آئے تو وہ کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیسے تئیرہا کی تھی؟ عرض کیا میں نے آپ کی تئیرہا کی طرح تئیرہا کی تھی تو دوسرا اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ قرآن کے پانچوں میں اور میں قانون ہوں۔

حافظ ابن کثیر نے اس حدیث کو مسلم قرآن تئیرہا ہے کیونکہ یہاں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور نہیں ان کی جان کہ، مطلقہ تھا کہ یہ ایسا حال میں مذکور ہیں جیسا کہ سند وہی کا بیان ہوگا۔

(۷)..... صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سے اذان پڑھنے اور میں مکہ سے اذان پڑھنے نے رسول اللہ ﷺ کے احرام کا احرام پانچواں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے حج اور عمرہ سے رسولوں کا تئیرہا کیا ہے۔

قرآن کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت..... منہ احمد میں کہ میں عبد اللہ حواری، حضرت انس رضی اللہ عنہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حج اور عمرہ رسولوں کا تئیرہا کئے ہوئے سنا کہ کہتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تو آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کا تئیرہا کیا مگر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بات سے آگاہ کیا تو آپ نے کہا میں جہان، ابھر پھر پوچھتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ حج اور عمرہ رسولوں کا تئیرہا کئے سنا ہے، لہذا روایت صحیحین میں کہ حواری سے، سعید بن مسیب اور حبیب بن سعید روایت کرتے ہیں کہ منہ احمد میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے فیما السلام نے عمرہ اور حج رسولوں کا تئیرہا کیا۔

حافظ ابو بکر بن عبد الرحمن بن خزيمة بن سالم بن حبیب بن جعفر بن ابی طالب، حسن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے فیما











یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج قرآن کیا، اس اندیشے کی وجہ سے کہ بیت اللہ میں داخل نہ ہو سکیں اور فرمایا حج نہ کرے گا تو کم سے کم عمرہ ہی ہو جائے گا۔

یہ حدیث مسند احمد میں دونوں کے الفاظ سے ضعیف ہے، امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو مستحکم قرار دیا ہے۔

ایک عجیب خبر یہ ہے۔ اور یہاں تا حال "تسعا لقرن حشہ ان بعد عن البیت واما ان لم یکن حجة فعمرة" کتاب نے حج قرآن میں غلطی سے کیا کہ نہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ بیت اللہ میں جاتے سے کوئی رکعت پڑھا ہو جائے۔ تاہم آپ ﷺ کو بیت اللہ سے کوئی رکعت رکھنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سلام کی اشاعت کے لئے رسالت مہارکار کو اپنے حکم کے ساتھ ہر گز کوتاہی میں اعلان ہوا کہ اگر اللہ کوئی شریک نہ ہو گا تو یہ جو کہ عطا فرما کرے اس پر عہد یہ کہ آپ ﷺ کے ساتھ بڑی ساری کی تعداد میں صحابہ کرام بھی ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔

رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف سے واپس جانے کے غلطی سے قول پیر المؤمنین حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے قول (اصل) ولکنہ بحسبہ خدائے تعالیٰ "مگر ہم اس وقت خوف و غلطی سے جا رہے تھے" سے ان کو جب خبر ہوتی ہے معلوم نہیں یہ غلطی آنحضرت کو کس جانب سے تھی۔ تاہم یہ حدیث صحیح ہے اور غیر مصمم روایت کے صحیح نہیں آتی ہے۔ یہ روایت صحیح ہے اور یہ صحیح اس بات ایک غیر مصمم کی ایسی حدیث ہے جو صحیح اس کا وہ نہ ہو کہ اس سے حج کی جنت نہیں اور یہی اس سے صحیح حدیث کو دیکھنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

عمران بن حصین کی روایت..... امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو جعفر عبد بن جلال (مطرف بن عبد اللہ بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمران رضی اللہ عنہ کی حدیثیں سنیں کہ انہوں نے کہا میں نے جب یہ حدیث سنا تو اس میں وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ میرے لئے اس سے کوئی نفع کا سامان پیدا کرے۔ مسند رسول اللہ ﷺ نے حج قرآن کا پھر آخر تک آپ ﷺ نے شہادت سے منع فرمایا اور بعد حج قرآن میں کسی کی حرمت ڈال دی ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ مجھے سلام کیے (اور دعا دی) لیکن سب میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور ان کے لئے سے شروع کیا تو آپ ﷺ نے سلام کرنا چھوڑ دیا۔ جب میں نے یہ طریقہ سنا تو کہہ دو تو آپ ﷺ نے پھر سلام دعا شروع کر دی یہ حدیث مسلم بن عبد اللہ اور نسائی میں متعدد روایت سے مروی ہے اور امام ابو نعیم نے مذکور سن کر حج قرآن کیا ہے۔

برہم اس حدیث میں زیادہ باطنی رضی اللہ عنہ..... محمد بن عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کا فریق سونچا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا ہاتھ پر ہار "لیہک بمعوضہ وعمرہ" کہنے سنا یعنی آپ ﷺ کو ہار دینے۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت..... امام احمد بن حنبل نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے احرام پون نہیں اتارا اور اپنا میرے ساتھ قربانی کے جانور ہیں۔ میں قربانی کا جانور کرنے کے بعد ہی احرام اتارا اور اس کا یہ روایت ابو اسحاق بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس سے اختلاف الفاظ ضروری ہے جس میں قرآن کی صراحت مذکور ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سب جب حضور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم سب نے عمرے کا طہر کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرے کے ساتھ حج کا بھی تہیہ کرے بلکہ وہ ان دونوں سے دونوں ہونے کے بعد حال ہو جائے جس میں کہ کچھ بھی اور عمرے کی اگلی سے پہلے ہی یا ام ایمنی سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے ہاتھ کو ہاتھ لگا کر عمرہ کر کے حج کا احرام نہ پڑھا تو پچھلے میں نے عمرہ کی سبیل کی۔ جب میں حج سے فارغ ہوئی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھائی عبد الرحمن کے ساتھ (عمرہ کے احرام کے لئے) مجھ کو بلانے کا اور میں عمرے سے فارغ ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ عمرہ میرے میں عمرہ کے بدلے میں ہے۔



ایک اور روایت ہے۔ صحیح ابن حبان میں ہے، جب انور علی بن ابی حمزہ نے فرمایا: یا ابی صہب! السلام علیہ وعلیٰ آئینہ سے روایت کیا ہے کہ میں اس امر پر اطمینان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ابھی تک کوئی شیخ نہیں دیکھا ہے کہ پہلے عمرہ کر دے اور پھر حج کرے۔ اور عمرہ کر کے یہ عمرہ میں نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا کہ میں نے یہ پوری بات ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کوفہ کر کے آپ نے مجھے رسول اللہ ﷺ پر فرما کر سنا ہے کہ اگر عمرہ میں سے حج کرے اور حج کے ساتھ عمرہ بھی کرے۔

روایات میں تلبیق اور قارن کے حقیقی ائمہ کرام کے مذاہب..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ طہر تھے، مگر عید الہا کا پہنچنے والے دن سے چار عید کے بعد سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ طہر تھے اور اس کی تلبیق میں ہے کہ جس صحابی رضی اللہ عنہ سے حج افرام مقبول ہے وہ اس بات پر محمول ہے کہ آپ ﷺ نے حج کے ارکان میں مشکل ظہر، ماواکے اور عمرہ اس میں بطور تین وقت بعد عمل کے داخل تھا۔ اسی بات کے پیش نظر آپ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں میں ایک خوف اور صافروہ کے سات چکر بکھڑا کر دیا جیسا کہ بعد از عمرہ اللہ علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ البتہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے کہ قارن کو وہ طواف اور دو دفعہ سعی کرنی چاہئے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ایسی معقول ہے کہ عمرہ کی طرف اس بات کی نسبت حق نظر ہے، باقی وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مستعمل ہے ان سے قرآن بھی مذکور ہے۔

ان کا مطلب یہ ہے کہ چچے میں کہنا کہ کرام کے ہاں تصبیح کا منہ نہیں ہوتا ہے۔ جس کا خلاف صحیح قرآن میں لکھ کر ہے کہ میں عمرہ کر کے پہنچ کر تین..... یا ابی، اس کی روایت میں مذکور ہے کہ عمرہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تھی کہ اگر عمرہ کرے تو اس میں عمرہ کا پہلا چکر بکھڑا کرے اور پھر عمرہ کرے۔

امام ابو داؤد الحاکمی میں (مشام الزائد) مرفوع ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حج کرنا چاہئے۔ اور آپ ﷺ سے اس وقت مسلمان تھے کہ عمرہ کر کے پہنچ کر تین..... یا ابی، اس کی روایت میں مذکور ہے کہ عمرہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تھی کہ اگر عمرہ کرے تو اس میں عمرہ کا پہلا چکر بکھڑا کرے اور پھر عمرہ کرے۔

امام ابو داؤد الحاکمی میں (مشام الزائد) مرفوع ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حج کرنا چاہئے۔ اور آپ ﷺ سے اس وقت مسلمان تھے کہ عمرہ کر کے پہنچ کر تین..... یا ابی، اس کی روایت میں مذکور ہے کہ عمرہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تھی کہ اگر عمرہ کرے تو اس میں عمرہ کا پہلا چکر بکھڑا کرے اور پھر عمرہ کرے۔

امام ابو داؤد الحاکمی میں (مشام الزائد) مرفوع ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حج کرنا چاہئے۔ اور آپ ﷺ سے اس وقت مسلمان تھے کہ عمرہ کر کے پہنچ کر تین..... یا ابی، اس کی روایت میں مذکور ہے کہ عمرہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تھی کہ اگر عمرہ کرے تو اس میں عمرہ کا پہلا چکر بکھڑا کرے اور پھر عمرہ کرے۔



انما سرورہ ورحمۃ اللہ علیہ (محمد بن عبد اللہ مابین دو چپ و پیچہ و دو بیسی غفر، سائی، محبوب اللہ بن کا سمجھ کر اسائی) سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوٹائی دی کہ میں نے عرض الموت میں رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ وحی سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرما رہے تھے۔ یہ سنہ عمل نظر ہے اور طہ ہے۔ یہ حال نہیں مگر اس صحابی سے مراد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہوتا ہے۔ پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

رسول اللہ ﷺ احرام مطلق تھا۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے شرواع میں مطلق احرام ہندھا، حج اور عمرے کو کوئی قصید نہیں کیا بعد میں ان کو مسجدین فرمایا بعد ازاں فعل رزمۃ اللہ علیہ سے اس کی تفسیر مطلق ہو گئی ہے، لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبلہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے روانہ ہوئے حج اور عمرہ کی عیدیں منکر فرمائی بلکہ آپ ﷺ نے ساری اصلوں کے منکر تھے۔ چنانچہ خانوادہ مراد کے سردار آپ ﷺ ہادی کا نوزاد ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا کہ میں نے تم کو منکر فرمائی کی نیت کرے نیز آپ ﷺ نے فرمادیا یہ بات اگر مجھ پہلے معلوم ہو جاتی تو منکر فرمائی کے جائز اپنے ساتھ نہ لاتا لیکن اب میرے ساتھ فرمائی کے جائز ہیں اور میں سر کے بائیں اٹھنی طرح چپکا چکا ہوں، میں قربانی کا خون ذبح کرنے کے بعد ہی اترنا مکمل کر دیا گا۔ یہ دوام براتقہ میں ایک سے سوڑ کر، یا رسول اللہ ﷺ ان کا عمرہ حج کے ساتھ صرف سی سال ہی کے لئے حق ہوا ہے یا بیسہ کے لئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت تک اپنے عمرہ حج میں نعم ہو چکا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تحریر فرمے لائے اور سوال اللہ ﷺ نے یہ چاہتا ہے کہ کیا تعبیر کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ کے کعبہ کے مضاف میں تعبیر کیا ہے۔

[illegible][illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ میں نے عرب میں کیا کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے محمد سے عرب کے احرام باندھنا، چن چن کر کے تھوہہ ارجمن کے (عمرہ سے فارغ ہو کر واپس آنے) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اے کو اس وقت سے حبس کرنا ملا، اے سے۔

[illegible]

ایسے ہی امت مسلمہ کی طرف سے حضرت علامہ شمس المصطفیٰ علیہ السلام سے "بہارِ نبوی" اور عمر کے ۱۲۱ مئے بخیرِ قیام کیلئے تھے۔ یمن، نجد، مکه، مدینہ، بیت المقدیہ اور شام کے مسلمانوں نے اس کتاب کو بڑی دلچسپی سے پڑھا۔









لا یوطنن فردکم احدکم مولا لان لعن ذلک فاضرعون حرب اغیر مروح ولهن علیکم  
وزلھن وکسوھن بالعمروف ولدن کت فیکم مائم تغلوا بعدہ ان اختصم بہ کتاب اللہ  
وانتم تستلون عنی فیما انعم قاتلون قاتلوا انتھد الک لہ بلغت ونصحت وأدبت لظالم باصبعہ  
السابتہ یرفعھا الی السماء ینکبھا الی الناس اللھما شھد للاث مرأت.

"تمہارا خون اور انہما کی دوسرے پر حرام اور قاتل الاہم ہے جیسے کہ آج کا دن تمہارے لئے اس زمین میں اس لئے میں  
محترم ہے۔

سنو اچھا دیکھو کہ انہما کی دوسرے پر ہوں تھے دعویٰ جاتی ہیں۔ باطلیہ ان کے تمام اہل صاف اور کاہن میں سب سے  
پہلے میں اپنے مخالفان میں سے ہیں جن کا رت کے لئے (مکی آدم یا تمام) کا خون مخالف اور اس کا ذکر تھا کہ ان جو نبی صو  
میں پورے پد تھا، وہاں کہ وہ نبی تھے کہ ان کو ان کا مالیت کے رت کے تمام ہونے اور ان کا مالیت میں سب سے پہلے  
سود میں اپنے مخالفان میں سے اچھا تھا کہ ان کا تمام کرتا۔ انہما اہل مخالف ہے۔

عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو کشتہ فرما کر کے قبول کیا ہے اللہ تعالیٰ کے عہد اور فرمان سے تم  
ان کے تمام کو کھال گئے ہو۔ شہداء اس کا حق ہے کہ ان کے لئے سزا کو فرما دے اور اس کے مال نہ کرے گا کہ ایسا کرے  
قافضی واصل دھپ اور مرد لاش سے لاشوں میں کا خونوں پر حق ہے کہ ان کو عدالت کے مطابق مردہ طریقہ سے نکالا اور  
پرنا اس میں تم میں لاش کی کتاب پھولے بارہا ان کو اس کو حق ہے کہ ان کو گھراں ہو گئے۔

یہی نسبت تم سے حال ہو گا تم کیا جواب دے گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا عہد  
بچھا یا بغیر اس کی اور انہما رضی اللہ عنہما ہے۔

پھر آپ نے شہادت کی اگلی آسمان کی طرف، فخر اور انہما کی طرف جھکا کر ان میں ہاتھ لگا دیا۔ اللہ اکبر ہوتا۔"

موقوف..... خلیفہ کے بعد ملازم ہو کر پھر فرود مصر قمر کے ایک ساتھ ادا کی صداقات میں کے ساتھ اور ان کے دو جوان کوئی نوازیہ  
پڑھے پھر ان میں سے دو جو کہ مصنف میں گرفتار لائے اور "کہا ہے کہ عظیم" کے قریب پہنچے جہاں مشاد آپ لکھا کے سامنے جو قبل وہ ہو کر "دعا  
تقریباً" میں غروب آفتاب تک مشغول رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ کو روای کے پیچھے صف کر عرقات سے واپس لوٹے  
اور کوئی کی مہار میں قدر کیجئے ہوئے تھے کہ اس کا کرگاہ کے کو چھوڑا تھا دینے دست ہمارا کہ سے اشارہ کر کے فرمائے سے لوگوں کو سکون رسالت میں  
جب کہ یہ ان کی چڑھائی آتی تو ہمارا مال اٹھال کر دینے کہ اس طرح سواری آرام سے پہاڑ چڑھ جاتی۔

حرف و زلف..... پھر روانہ ہو کر مغرب اور صلا کی اذان اور دعا قامت سے ایک ساتھ ادا کی اس کے دو جوان میں کوئی لڑائی نہیں چڑھی مگر آخر  
کھایت کے اوج تک آئے اس پر ایک اور طرح سے ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اقامت کے ساتھ جو کہ نماز چڑھائی مگر سوار ہو کر شجر حرام سے  
ختم ہو کر رہا کہ جو کہ شجر حرام میں معروف ہے پھر طور سے پہلے فصل میں اس کا کچھ بٹھا کہ ان سے عادت ہوئے۔

عملی نتائج..... فصل میں حرمی جو کہ سے پہلے فصل میں اور قہور سے باہر والے نو جوان تھے۔ ایک عورت کو دیکھنے لگے اور  
اللہ نے اپنا دست مبارک فصل کے چرے پر رکھا پھر فصل نے اپنا رخ دھری طرف بدل کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا رخ فصل  
چرے پر رکھا۔

وادی حشر..... جب وادی حشر میں پہنچے تو ساری کو کہہ دیا اور وہ پہلی سے پہلے جو "ہمراہ کبریٰ" کی طرف چلا گیا ہے اور رستہ





مکی میں لے گیا کرتے دیکھا۔ اور مجھے سر کی دلدہا اور مرضی اللہ عزوجل نے بتایا کہ میں نے سبھی کی باتیں یاد رکھی ہیں، مگر اللہ عزوجل نے میرے لئے احرام باندھا، جب فجر اس وقت اٹھا کہ کیا تو (میرے کے بعد) احرام باندھ لیا۔

صوف کا طریقہ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ صوفی روایت کے مطابق بیت اللہ میں داخل ہوئے تو پہلے کمر بوسہ کر دیا، پھر باندھ لی تھیں پھر وہیں میں نہ کیا، یہی تہجد فریبہ تو ہے کہ کہ نہ صوفیوں کا کہ وہ دیکھا کہ کمر بوسہ کیا اور پھر وہاں پہلے اللہ تعالیٰ آخری جاؤ پھر وہیں میں آہستہ آہستہ چلے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث میں یہ عادی بن دیکھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہ کتاب "کمر بوسہ" کے لئے لکھی گئی تھی، مگر اس طرح سے کہ ایک جگہ پر نسخ اور نقصان میں تھے کوئی غلط نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تیرا بوسہ لینے ہوئے نہ دیکھا، نہ تو کسی تیرا بوسہ کرنے والا۔ مسلم شریف میں بھی اسی طرح مذکور ہے کہ یہ بوسہ ان خطاب ایک وقت تھا۔

تفصیل..... سند احمد میں ابوالحسن ہاشمی کے حوالے سے مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے خطاب کیا اور اس کے بعد بوسہ کیا۔ امام اعظم رحمہ اللہ نے حدیث میں (کمر بوسہ) کی روایت میں ہشام بن محمد، عمرو بن زید، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے فرمایا کہ یہ خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔

خطاب کے بعد بوسہ کیا..... امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث میں ابوالحسن ہاشمی کے حوالے سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فجر اس وقت خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث میں ابوالحسن ہاشمی کے حوالے سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فجر اس وقت خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث میں ابوالحسن ہاشمی کے حوالے سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فجر اس وقت خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث میں ابوالحسن ہاشمی کے حوالے سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فجر اس وقت خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔

یہ روایت رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہے..... سند احمد میں سعید بن جبیر از ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر اس وقت خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔

مرحومہ کا کمر بوسہ کیا..... سند احمد میں ابوالحسن ہاشمی کے حوالے سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فجر اس وقت خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔

یہ روایت رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہے..... سند احمد میں سعید بن جبیر از ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فجر اس وقت خطاب کر کے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خوش باتوں میں شک و گمان نہ ہو، لا تعجز ولا تهم ولا تفرح ولا تفرح، روایت رسول اللہ ﷺ بظہار مالک سے کہ اس پر کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اس کا بیان ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کو ہے اور رسول کا مثل رسولی میں ہوا میں پیش از عرف مقبول ہے۔

نام نہی کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سند امیر المؤمنین عروسی اللہ عزوجل ہم نے اس حدیث کے تمام طریق جمع کیے ہیں اور اس پر ماضی بحث کی ہے اللہ اعلم۔

خلاصہ کلام..... یہ ہے کہ یہ حدیث عروسی اللہ عزوجل ہے جو اکثر محدثین کے نزدیک قطعی اور یقینی علم کی موجب ہے، لیکن ابن سب روایات میں یہ ضابطہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر اسود پر بعد کیا سوائے الوداد رحمۃ اللہ علیہ طحاکی کی روایت از جعفر بن عثمان کے کہ یہ صحرا کا عرفی نام تھی۔

لیکن ہم پہلی سے (۱) عام نہیں (۲) جعفر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے خود میں یہ بیان جعفر کو خبر اسو کا بوسہ لینے دیکھا، اور اس پر اسرار کر کے بعد کیا اور اس نے کہا میں نے تیرے سامنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بوسہ لینے اور اس پر بعد کرنے دیکھا ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عروسی اللہ عزوجل اس کا بوسہ لینے اور اس پر بعد کرنے دیکھا ہے۔ اور حضرت عروسی اللہ عزوجل نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی ہی کرنے دیکھا ہے، چنانچہ میں نے بھی یہی کیا۔

نام لکھی (۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بطراوی (۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یمنی بن سلیمان رضی اللہ عنہما نے یمنی بن یحییٰ بن عثمان بن عمر (۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عروسی اللہ عزوجل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر اسود پر بعد کرنے دیکھا۔

بقول امام طبرانی مسند احمد سے یہ روایت یحییٰ بن یحییٰ بن عثمان م ۹۹ھ کے علاوہ کسی اور نے بیان نہیں کیا۔

ایک عجیب و غریب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کئی یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہجر اسود کے بوسہ اور سلام کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتے اور بوسہ لینے دیکھا ہے۔

اس نے کہا نہ توایت ان رجعت لوایت ان غلبت، اگر بہت زیادہ دش ہو جائے اور میں مغلوب اور عاجز ہو جاؤں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نہ فرمایا یہ نہایت عذر کا بوسہ لیکن میں چھوڑا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتے اور بوسہ لینے دیکھا ہے۔

بخاری میں واضح از ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر اسود کا بوسہ لینے دیکھا ہے میں نے ہجر اسود بھڑا بھی لیا لیکن اس کا بوسہ نہیں چھوڑا، بلکہ ہمیشہ لیا ہے۔

یہی سے عبد اللہ نے پوچھا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما عروسی اللہ عزوجل کی بجائی کے بعد بیان آہستہ چلے تھے تو واضح نے کہا آہستہ چلنے کی وجہ یہ تھی کہ ہمیں ہجر اسود کا بوسہ لینے میں تاخیر تھی۔

دکن بخاری اور ہجر اسود..... ایسا اور بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متحمل ہے کہ نبی علیہ السلام طواف کے ہر پھر میں کن بھائی کو چھو کر ہجر اسود کا بوسہ لینے تھے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کن بھائی اور ہجر اسود کا سلام اور چھوئے دیکھا ہے۔ صحیح مسلم کا ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ نبی علیہ السلام دو دن شامیہ انکان کا سلام اس وجہ سے کرتے تھے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اصلی بیویوں پر سلام پہنچاتے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عمل..... امام بخاری نے اجماع الشواہد کا اصول بیان کیا ہے (۱) من بھی حیا من اللہ کے کتب کے کسی دکن سے کون ہرگز کرتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کی شامیہ انکان کا سلام نہ کیا جائے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ۶۷ھ نے فرمایا "کہہ دو کہ میں نے شامیہ انکان سے سلام کیا ہے"۔ "معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ۳۷ھ تمام مکان کو بوسہ دیا کرتے تھے (۲) بخاری (۳) کیونکہ کعبہ میں بڑے دنوں پر قیام رکھتا تھا۔ مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متحمل ہے کہ میں

نے رسول اللہ ﷺ کو پہلی اور حجر اسود کے علاوہ کسی اور "نجم" کا احترام کرتے نہیں دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی گواہی بہت حد تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شانِ ارکان کو اس وجہ سے نہیں سمجھتے تھے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہم فیادوں سے تیار کیے گئے تھے۔ کیونکہ قریش نے اہل وادویہ کی کوئی حد سے فطیمہ کا یہ حجر کہہ کر اللہ کی جلالت سے منکر کیا۔ یہ تھا۔

جدید تحریر کی خواہش..... رسول اللہ ﷺ کا یہ حق خاص ہے جس کی اگر آپ ﷺ کو کہتے ہیں کہ ان کی قبر کا موقع ملتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اصل بنیادوں پر جلالتِ تعمیر کرتے، لیکن نبی علیہ السلام کو ہم کی اسلام سے تازہ و انجلی اور کمر سے ملنے کی سزا پیش تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے دل اس سے نفرت کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دہر امارت و خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے ان کو سوار کر کے رسول اللہ ﷺ کی قبر اعلیٰ کے سینے میں ملاتی قبر کو لایا۔ جس طرح جن کی غلام اس وقت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو دیا یا اگر حضرت زینہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہیں کہ ان کی جلالت کی وجہ سے ان کے بعد تمام ارکان ایک احترام کرتے تھے تو کیا ایک اچھا عمل ہے، اللہ ان کا اجر بھی ان سے ہے، یہی حقیقت ہے۔ لہذا ہاں شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی علیہ السلام ہر چکر میں رکھ لی، پہلی اور حجر اسود کا احترام کیا کرتے تھے۔

نبی علیہ السلام کی دعا..... نام نہائی نے محمد بن سائب سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

وَمَا أَهْلِي إِلَّا طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَفِي الْأَمْرِ حَسَنَةٌ وَفِي خَلْقِهِ عِلْمٌ

اگر ہم پہلی اور اسحاق بن اسحاق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد حرام میں تشریف لائے تو حجر اسود کا احترام کرتے ہوئے چلے گئے۔ یہ لوگ یہ دعا پڑھتے تھے: "یٰ ابراہیم! میں ہوں کیا اور باقی چار چکروں میں حسب معمول چلتے رہے۔ یہاں خوفِ غم کے تمام ابراہیم کے پاس "وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَىٰ" پر حلال تھا۔ یہ ابراہیم کے پاس دوسرے نماز پڑھنے پر حجر اسود کا احترام کر کے دعا کی پڑھتی تھی کہ طرف اپنے یہ حدیث حسنہ گنگ ہے اور اہل علم کا پاس ہے۔

اولیٰ کا بیان..... امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ

جب کہ میں تشریف لائے اور حجر اسود کا احترام کیا تو طواف کے سات چکروں میں سے پہلے تین چکروں میں تہود پڑھے۔ (مسلم) بخاری شریف میں یہ احادیث ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج یا طواف کا عمرہ کرتے تو طوافِ دوم کے تین چکر میں اس طرح پڑھتے اور باقی چار میں آیت: "یٰ ابراہیم! میں ہوں کیا اور باقی چار چکروں میں حسب معمول چلتے رہے۔ یہاں خوفِ غم کے تمام ابراہیم کے پاس "وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَىٰ" پر حلال تھا۔ یہ ابراہیم کے پاس دوسرے نماز پڑھنے پر حجر اسود کا احترام کر کے دعا کی پڑھتی تھی کہ طرف اپنے یہ حدیث حسنہ گنگ ہے اور اہل علم کا پاس ہے۔

بخاری شریف میں (عید اللہ ان تاریخ از ابن عمر رضی اللہ عنہما) لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف کرتے تو تین چکروں میں جو دعا پڑھتے ہو چار میں آیت: "یٰ ابراہیم! میں ہوں کیا اور باقی چار چکروں میں حسب معمول چلتے رہے۔ یہاں خوفِ غم کے تمام ابراہیم کے پاس دوسرے نماز پڑھنے پر حجر اسود کا احترام کر کے دعا کی پڑھتی تھی کہ طرف اپنے یہ حدیث حسنہ گنگ ہے اور اہل علم کا پاس ہے۔

مسلم میں ہے: "وَمَا أَهْلِي إِلَّا طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَفِي الْأَمْرِ حَسَنَةٌ وَفِي خَلْقِهِ عِلْمٌ"

نیز مسلم شریف میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِلْحِمَامِ اَشْرَاطَ مِنَ النِّحْرِ اِلَى النِّحْرِ" منہ سے، یہ دعا ان اہل چار چکروں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب کہ جسے غم کے دل اور جزا دہی سے بچنے کی کیا ضرورت ہے؟ اسلام کی رو کو ہم دہر ہو گیا ہے، کھر ہوا ہو چکا ہے، لیکن ان سب کے باوجود وہی چل کر رہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

کیا دل مستون نہیں..... یہ سب دعائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے اصحاب کے اس خیال کی تجدید کرتی ہیں کہ دل مستون

نکل۔ اور حقیقت میں بات یہ ہے کہ عمرہ تھا کہ اہل شریعت کے مسئلوں کو یہ طعنہ دیا کہ شرب کے بعد نہ ان کو کھروار نہ کھنک کر رہا ہے  
میں بکریاں سننے کو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بکریاں میں مل کرے کا حکم فرمایا اور باقی چاروں صحابہ میں یہ شفقت کی وجہ سے رہا  
سے منع فرمایا۔ لہذا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو اہل واداع میں رہنے کے واقع ہوئے کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ کتب حدیث سے نہ ثابت ہے نہ حدیث کی  
تائید بھی مقول ہے مگر سوا سے عمرہ اور حدیث میں کہہ دیا کہ اگر جرمہ کے درمیان بھی کھروار کا طعنہ نہ ہونے کے وجود آہستہ نکل پڑے۔  
مطرح ہے یہ کہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ اور ان میں ضعیفہ کے ساتھ رسول فرمایا۔ یہ  
یاد ہے کہ عمرہ اور ان کے لیے عمرہ اور جب کہ کسی قسم کا خوف و خطر نہ تھا۔ لیکن ابو موسیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مقول ہے کہ صحابہ  
رضی اللہ عنہم و رسول اللہ ﷺ نے عمرہ اور ان کا اہل واداع میں ضعیفہ کی عزت میں بدل کیا تھا۔

ضعیفہ کیا ہے؟..... ضعیفہ یہ ہے کہ اقام کی جان کو ان کی مجلس کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر نہ لگادے۔ دیکھئے اہل  
یلتے۔ تھے ابوہریرہ میں ضعیفہ کے متعلق صحابی بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو ضعیفہ کی روایت میں بیت ابن شریف کا طوف  
کر کر دیکھا ہے۔ ابوہریرہ اور اسلمہ شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز رنگ کی چادر سے طعیہ کیا تھا۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی  
روایت میں بھی ہے کہ آپ علیہ السلام نے چادر ابوہریرہ میں بدل کیا۔

طواف میں سوار تھے یا پیادہ؟..... طواف تہام کے بارے میں ایک سوال ہے کہ کیا آپ علیہ السلام نے سوار ہو کر کیا پیادہ میں کرنا  
اس بارے میں دو کہیں اختلاف روایات مروی ہیں۔ پہلا کہ بعد از خروج ان کو اپنے گھار میں جان کر یہی کہے کہ ان کی اتباس اور اتباسی دور ہو جائے اور غشی کی  
صورت بھی سامنے نہ جائے۔ دہاذا غشی۔

امام بخاری و ترمذی نے عبد اللہ بن عبد اللہ کے حوالہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام چھ الوداع میں انٹ پر سوار  
ہو کر کیا اور چھڑی سے گھر سوار سے داخل ہو کر۔

ابن ماجہ نے ترمذی سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں ایک نقل ہے۔ حذاف و صول اللہ ﷺ علیہ وسلم خلاۃ اسلمی الی  
الرحمن انذالہ

اللہ اکبر کیا..... بخاری شریف میں۔ ان ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار ہو کر طواف کیا مگر سوار کے  
سامنے آتے تھے تو اس کی طرف اشارہ کرتے مگر خدا کرے۔

ام سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ الوداع میں انٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، لیکن ایسا نہ ہو کہ  
لوگوں کو یہ پتہ نہ آتا مگر سوار کا اہتمام کیا۔

انٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ ان روایات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ الوداع میں انٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ یہ  
الوداع میں آپ علیہ السلام نے تین طواف کیے (۱) طواف تہام (۲) طواف اقصیٰ (۳) طواف واداع۔ ہر ایک کے کو طواف تہام و واداع رسول اللہ ﷺ  
نے بدل دی کیا وہاں ہشتابی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی جان فرمایا ہے۔

کیونکہ سنی کثیر میں امام بخاری نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ ہم دون چھ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد  
کے سوار پر سوار ہو کر۔ اور مسجد میں داخل ہو کر فرما سوار کا اہتمام کیا اور فرمایا کہ آپ کی ہتھیلیاں اٹھائیں۔ مگر آپ علیہ السلام نے  
طواف کے چھ بکریوں میں بدل کیا اور ہتھیلیاں آہستہ آہستہ چلے طواف سے فارغ ہو کر فرما سوار کو پسرایا اور اس پر ہاتھ رکھا۔ مگر اپنے بدلے۔ ہاتھوں کو اپنے  
چہرے پر رکھ کر پیچھے لپکا (خلاۃ اسلمہ جلد)





شیریں جن کی امام زید سے مقول ہے کہ میں نے ان کی جیسے اسلام کو مقاروہ کے درمیان سنی کرتے دیکھا اور آپ ﷺ مارے تھے یہ میدان دور کر کے کیا ہے۔

سچی ہے کیا حرام ہے؟ سچی ہے حرام ہیں نیز وہ ان کا اور بھائی نہیں بلکہ مظلما اور وہ کہہ رہیں مطلق آنا چاہتا ہے نیز داؤدنا ضروری نہیں۔ نماز آرام راحت اور سکون سے بھی ملے اور دل نہ کرتے تو بھی کافی ہے یا ایک شخص حیرت مند ہے یا تصرف بوجہ اصطلاحی فلک۔ امام زید رضی اللہ عنہ علیہ نے علم سے نقل کیا ہے امام زید رضی اللہ عنہ علیہ نے تشریح کی جہاں سے دعوت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وصاحبہ کے درمیان آہستہ چلتے دیکھ کر عرض کیا آپ صحابہ کے درمیان سکون سے ہیں، ہے نیز تو آپ نے لڑا اور میں نیز بھائی تو بھی درست ہے کیونکہ میں نے یہاں رسول اللہ ﷺ کو چلتے دیکھا ہے اگر آرام سے چلوں تو بھی نہ۔ بے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سکون اور چھینان سے بھی چلتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں ایک کمرور لانا تو اس کو ڈھانچا ہوں امام زید رضی اللہ عنہ علیہ نے اس کو کشتن بھی کہا ہے بلکہ وہ انسانی اور ان جاننے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

وہاں لوگوں میں دو گھینے کا مطلب .... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ کو دعا تو میں دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایک مرد میں رسول اللہ ﷺ کو دل کے لیے بالکل سکون سے چلتے دیکھا اور وہی کیا، مقاروہ کے درمیان بعض جگہ سنی اور نیز ولادت کی حالت میں دیکھا اور بعض میں عام ہے جس میں سکون سے چلتے دیکھا وہاں اور دوسری حالت کی تاخیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے دعوت ہے کہ میں نے کھانا کھانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو چلتے دیکھا ہے کہ وہی حالت کی چھائی آتی تو آہستہ قدر سے چلتے۔ سب جہلی م نے مقاروہ کے درمیان سنی کہنے والے پر سبب نہ رہے کہ وہ ہر جگہ سنی کرتے ہیں، دوسرے سنیوں کے درمیان۔

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کا وہم .... امام مصنف "کتاب حلیۃ الوداع" میں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منہ کی طرف آئے اور ان الصفات والصفات من شاعر الخ) چہ کہ قربانی، جس کا معنی اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے، ہم بھی اسی سے شرم کرتے ہیں، چنانچہ آپ علیہ السلام نے مقاروہ کے درمیان، وہی ہو یا وہ کہہ کہ حالت پھر لگائے نہیں دیکھ کر اور چاہتا رہا۔ ان کے اس قول سے کہ ان کا نقل نہیں اور نہ ہی کسی نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ کو چلتے دیکھا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے دیکھا ہے اور بالی دم دہرہ سے لگاتے۔ اسکی خوشحالی سے یہ دیکھ اس کی پہلی پہلی کسی کی ایک دہانہ لال کا موقع آیا تو یہ کہہ کر کہ وہ ایک کہیں مقاروہ کے درمیان پھروں میں وہی کہ تھرا نہیں فرماں حلت میں نہیں مل، میری شفق علیہ مست ہے۔ (ہذا لفظہ)

ان کا مطلب کیا ہے؟ اگر ان کا مطلب پہلے میں پھراں میں دل پر اتفاق مانے ہے تو یہ بالکل درست نہیں ہے بلکہ اس کا کوئی بھی قول نہیں اور ان کا یہ قصہ کہ صرف میں پھراں میں دل متفق ہے۔ یہ تو یہ بھی ان کے دہانے کے کچھ متفق نہیں کوئی جس طرح پہلے میں پھروں میں دل کے انتخاب پر اتفاق مانے ہے وہی طرح بالی چار میں بھی دل کے انتخاب پر اتفاق ہے۔ یہ تمام ہی حرام کا صرف پہلے میں پھراں میں دل کے انتخاب کا مطلب نہیں ہے۔ (دہانہ لفظہ)

عوض سادہ کی پر .... وہی امام حسن رحمہ اللہ کا یہ وہم کہ رسول اللہ ﷺ نے مقاروہ سے درمیان ہوا جو کہ پھر لگائے۔ تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز میں کھڑے تھے اور قرآن کریم میں ان سے عرض کیا کہ اگر میں سنی کروں تو مجھے دعا دیں، ان کے کہنے سے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوئے اور دعا دی کہ میں ان سے چلتے دیکھا ہے اگر آرام سے بیول چلوں تو بھی ٹھیک ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آرام سے چلتے دیکھا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مقول ہے کہ جب آپ ﷺ ولادت کے بعد مقاروہ میں آئے تو دل اور سنی کرتے۔ جب چہ حالت کی تو آرام سے چلتے اور اسٹریٹ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلتے چلتے اور بیت آنحضرت ﷺ اور حبیبہ رضی اللہ عنہما کا بیان









مکہ مکرمہ شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم نے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے تشریف لائے تھے کہ کس میں صرف حج کا تہیہ کیے ہوئے ہوں وہ نے بھی منامرودہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اہرام ناسیج کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ہم نے یہ حج کا اہرام صرف تہہ ہی کیا اور جو حق سے لاپ کھجی جائز کرنا۔

جب رسول اللہ ﷺ اترنا عام ہو گیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم معنی اس حالت میں جائیں گے کہ ہم غسل و تہہ کرتے والے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا میں نے غسل و گوں کی انکی دیکھی ہاتھی کی پس فریاد، منوالہذا کی قسم ایشی قسم سے نہ وہ ایک اور حکمت مگر انہوں نے اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے خوف خشیت رکھتا ہوں، اگر یہ بات مجھے پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قرآنی کے جانور ساتھ نہ لاتا، میرے پاس قرآنی کے جانور نہ تھے تو میں بھی اہرام کھن دیتا۔ جو بات سن کر اس واقعہ سے کہہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے انگوٹھی ہے یا سب کے لئے ہیں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حکم سب کے لئے ہیں اور ایک کے لئے ہے۔

مسلم شریف میں ابو خیرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے یہ خود طرود حج کا تہیہ کہہ ہے۔ حماد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں عام میں جہاں جاتا ہوں۔ جب تک کہ حج کرنا ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا، ایشی معنی کے پاس قرآنی کا جانور جس وہ اہرام تارے ہم نے جو چھوڑ "حاصل ماسا" اور ہاتھ کر کر کے در حلال ہوں، آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے چارے حلال ہو جائے، چنانچہ ہم نے ہم بستر کی خوشبو استعمال کی اور اس بلا صرف عرفات میں نہ ضرور ہونے سے چاروں پہلے۔

انہاء ویت میں یہ وصفت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں چاروں کی ریزا تو اوتون حج سے چاشت کے وقت کہ کر وہ میں تشریف لائے کیونکہ قرآنی حج کو نہ صرف اس کا نیک کیونکہ ہم کو جہ سے گذرنا تھا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حقیقت طہارت میں ہے۔

چاروں کی اتورہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کرنا تشریف لائے تو عمر سے فراغت کے بعد فرمایا، جس کے پاس قرآنی کا جانور نہیں اور ضرر احرام اتورہ ہے، چنانچہ ایسے لوگوں نے اہرام کھول دیا اور بعض لوگ ان میں سے اس جہ سے اس کو تھوڑا لیکن حجے کر فرمائی تھوڑے کی ہو جہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مثل کی حاجت اور اطاعت سے محرم ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا، اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ تم اس قدر تھوڑا ہو گے تو میں بھی قرآنی ساتھ نہ لاتا، بعد عمر کہ اس اہرام کھول دیا اور حج تمتع کرتا۔

کیا قرآن افضل ہے؟..... اس سے معلوم ہوا کہ حج قرآن سے افضل ہے جیسا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسک ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ قرآن سے ترجیح بخیر افضل ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ہاتھوں کا لکھ لکھا۔ حقیقت رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت و انفس و حج تمتع کے چھوڑنے پر نہ تھا کہ قرآن سے افضل ہے بلکہ آپ ﷺ اس جہ سے گزرتے ہو گئے تھے کہ جس احرام سے اس کو تھوڑا لیکن حجے کر فرمائی تھوڑے کا عمرہ ہے، ہاتھ سے ہاتھ جب اب بعد از اللہ علیہ پر شکست ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میں معافی کے پاس قرآنی نہ ہوں اس کے لئے حج افضل ہے کہ تکبیر رسول اللہ ﷺ نے قرآن پڑھا، جس کے یہ خود قرآنی ہو جس کے لئے قرآن افضل ہے جیسا کہ حجۃ الوداع میں ہوا۔

آپ علیہ السلام معنی روا سے پہلے حج میں متمم ہے..... عمر و رضوان سے فراغت کے بعد آپ ﷺ کے کے شرق میں بمقام حج عظیم پڑھوئے، انوار ہی رہی، وہ جو ہر ہجرت کی گئی کہ نہ تک آپ علیہ السلام، دیکھیں تمہارے یہ اس دوران کہ جب میں تشریف نہ لائے امام نذاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام من لہم بطور انکبہ و لم یطوف حصی بطرح الی عمر و لہو و جمع بعد الطواف الاولیٰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کرنا کیا (طرح میں تمہارے) اور میرا اپنا فرات میں قیام کے بعد کہ جب میں طواف طائفہ کیلئے آئے (طائفہ بہ البیاض)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آمد..... رسول اللہ ﷺ حجۃ احرام جہان میں قیام پڑھوئے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان سے تشریف لائے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (دوسری دور میں نہ وایا حضرت عمر و غیرہ کی طرح جن کے ساتھ قرآنی کے جانور تھے) احرام کی حالت

مکرات کی کہ چوچھا آپ کو جس نے اہرام کو لئے کی اجازت دی ہے؟ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے الہامی نے فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو آپ پر داخل کرنے کی خاطر بتایا کہ کسٹھنجر اور ابراہیم سرسک کرنا اور کھنجر بائیں جانب تو کیا ہوا ہے، اور وہ کہہ دیں گے کہ آپ نے ان کی اہرام کو لئے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھی بازداشت کر کے پوچھا جس نے اہرام کیسے ہاں ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ علیہ السلام کے اہرام کے مطابق۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ قرآن کے جانور ہیں، چنانچہ اہرام نہ کھلا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو جانور کھنجر سے لائے اور رسول اللہ ﷺ کو دے دینے پر آمادہ تھے، اور جرأت سے لائے اور جرأت سے کھنجر سے لائے، ان جانوروں کی تعداد دو تھی، ہاں بھی رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں شریک تھے۔ اور یہ بات کلام ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھنجر سے آئے ہو۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ سے خود کلام تھا، کوئی ایسا کھنجر ان کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے، اہرام کھلا۔

ابو موسیٰ اشعرى رضی اللہ عنہ متفق تھے۔ ... حضرت ابوسہیل شمری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھنجر سے آئے۔ قرآن کی تہہ نہ لے کر، رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق حج کی نیت حج کرادی اور عمرہ کر کے طواف کر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ ای معمول کے مطابق نوافل پڑھتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے افراتج کر کے کافرانہ کئی ذہنوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خوف اور ہمت سے یہ نوافل ترک کر دی۔

دور کثرت نماز کی افواہ تھی۔ ... امام حماد رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ عمر نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے ہوئے دیکھ کر کہا: ایسا کلاموں میں اس قدر ایک نہیں جو ابھی روئے تھا، وہی طبع الامام اپنے سر پر چڑھ کر بیٹھے تھے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ علیہ السلام کے مسئلے کے سامنے یہ دعا پڑھا، آپ نے دعا کی اور سر پر ملے پچھڑے وقت کوئی اور آپ ﷺ کے ستر کے سامنے سے گزرتے اور پھر کئی روز بھی گئے، گوئی کہ کس ایک آپ ﷺ کی چوڑیوں کی چمک دیکھو ہاں۔

اور حقیقت سے دوسری سند یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز اور رکعت پڑھائی، اور یہ انہی نے کھمبہ مسلسل دور رکھتے پڑھتے رہے، امام حماد رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اول وقت طواف میں شہو کر کے نماز ظہر پڑھائی اور آپ علیہ السلام کہہ مانتے تھے کہ اس قدر دعا، اس کے سامنے سے گزرتے اور جو میں گزرتی تھی، انہی کے بعد لوگ آپ ﷺ کے دست مبارک کو اپنے چہروں پر بکھرنے لگے، میں نے بھی آپ علیہ السلام کو دست مبارک اپنے چہرے پر رکھا، اور آپ سے بھی دعاؤں کا اور کتنی سے بھی دعاؤں کا خواہش مند تھا۔

ایم ترمذیہ: ... آنحضرت ﷺ کی نماز ظہر میں پڑھائی اس دن کا: ہم چھ تہذیب کے علاوہ عام کئی بھی ہے، کیونکہ اس روز عاتق کئی میں جاتے ہیں اور اہمات ذرا کج کامیاب ہوتے، یہ کیونکہ اس کی طرف لوگ اپنی زبانوں کو کھینچتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

مثنیٰ کی طرف کس وقت روانہ ہوئے؟ ... امام ترمذی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہیں اللہ ﷺ نے آنحضرت ﷺ کو کھانچا۔ ... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہے کہ اگر بار بار پھر مثنیٰ کی جانب داخل سے پہلے (یا وال کہ جب) روانہ ہوئے، اور مثنیٰ جانے سے پہلے اٹھ بیٹھ، جمعہ کا جس نے اہرام کیا وہ عاتق کئی روايت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مثنیٰ اللہ ﷺ کے ساتھ نماز تحریر میں آئے، مگر وہ جدا اہرام نہ کر دیا، یہاں تک کہ وہ یہ کہ وہ روانہ ہوئے اور نہ کہہ کر کہ جب پہنچے قرآن کو کھنجر، اور ایک کی آواز لگائی (ذکرہ الحاروی تعلقاً بحدیث و ما)

مسئلہ شریف میں مذکور ہے، تاریخ جواز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے کے جدا اہرام کھنجر اور قرآن میں اللہ ﷺ نے اہرام اہرام کر کے اہرام کئی کی جانب روانہ ہونے کے وقت تمام اہرام میں، چنانچہ ہم نے ان کے مقام سے تھوڑے کچھ شہو کر کے، یہاں تک کہ میں نے ان میں سے ایک عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر میں تمام لوگ ذرا کج کامیاب کیجئے، تو کھنجر اہرام کر دیتے ہیں، اور آپ نہ دیکھ سکتے ہیں تو آپ نے فرمایا:



رسول اللہ ﷺ نے مثنیٰ کی جانب اشارہ کرتے وقت نہیں کہا، بلکہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عطاء سے چچا ماجور کہ کسی قسم کی تنہا کب نہیں کیے تو انہوں نے کہا ان عمرو رضی اللہ عنہ تروا یہ کہ کن جب نماز پڑھتے ہو سارا ہوتے تو نہیں کہتے۔

۱۰۔ لیکن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب عروہ سے نقل کر کے احرام بنا دیتے تو انھوں نے کوٹھلی کی بوب سوار ہو کر نہیں بیٹھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، بلکہ انھوں نے نماز ظہر کے بعد اسرار، عروہ کو تعبیر کہا، لیکن انھوں نے تاریخ کو رسول اللہ ﷺ سے نماز ظہر میں ایسی نہیں پڑھی بلکہ مثنیٰ کی طرحی پر مثنیٰ متفق ملیے ہے۔

۱۱۔ کثیف کو ظہر کی نماز کہاں پڑھتے؟..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "تراویح کنان خیر کہاں پڑھتے؟" باب باعہ رحمہما حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، میں نے اس روایتی اللہ عزوجل سے چچا ماجور سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کو مصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ تو آپ نے فرمایا "مثنیٰ" بلکہ یہ چونکہ سفر کے دن مصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا تھا میں بلکہ آپ نے بطور نصیحت کہا کہ تم وقت جہان نور پڑھتے ہیں تم کی وہی پڑھو (۱۱) کثیف مثنیٰ کہ عروہ حضرت ابی ذر سے مصر کی روایت میں ہے کہ مثنیٰ پڑھی جاتے ہوئے تو یہ کہ کنان خیر کی ملاقات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہوئی، آپ کہہ رہے ہو سارا ہے، میں نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آیا ظہر کہاں پڑھی تھی؟ تو فرمایا کہ مجھ پر جان کا مہر پڑھتے ہیں وہیں چھو۔

۱۲۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثنیٰ کی پانچ لوہڑی پڑھیں۔ سند احمد، ابو داؤد، ترمذی، شریف، ابن ابی شیبہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، عروہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے کثیف تاریخ کو ظہر مثنیٰ میں پڑھی اور عز کے دن عروہ کو ظہر مثنیٰ میں ادا کیا، اور ترمذی میں (عطاء زمان عباس) کہہ رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مثنیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ظہر کی نماز پڑھائی، بلکہ عروہ کی جانب اشارہ ہوئے۔

۱۳۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مثنیٰ کا نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تاریخ کو کوٹھلی کو لایا اور نے نماز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پڑھنے کا حکم دیا کہ آپ علیہ السلام پر صلیب کئے ہوئے تھے، ۱۰۔ مثنیٰ کی طرف اشارہ ہے یہاں کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تاریخ سے زوال کے بعد مثنیٰ کی پانچ لوہڑی پڑھنے سے کہیں ظہر کی نماز مثنیٰ میں پڑھی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مثنیٰ میں پانچ لوہڑی پڑھیں، بلکہ تاریخ کو صحابہ دن کے وقت عرفات کی پانچ روایت ہوئے۔

مثنیٰ پر خطبہ؟..... عرفات میں "مثنیٰ پر خطبہ" کا باب ہاتھ کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے لایا، ابن ابی ذر رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ میں حین تاریخ میں اسلم ایک خبری کا اس کے ساتھ بیچنا مسند روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ عرفات میں مثنیٰ پڑھا، یہ کہ اس میں ایک حدیث والی کہم ہے یاد ہے کہ بعد میں چار روایتیں ہیں جہاں ہر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مثنیٰ پڑھی، یاد ہے سارا ہو کر خطبہ ہوا۔

نیز ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں نقل کیا ہے کہ عروہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ عرفات میں سر قیامت پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا، اس میں مثنیٰ کا ایک دعویٰ ہے کہ ہے، لیکن کسی کی کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی ذکور بالا روایت سے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے عدلہ بن خالد سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرفات میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو ایستہ کیا کہ وہاں پر کھڑے ظہر پڑھتے دیکھا ہے۔ صحیحین میں حضرت عدلہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عروہ سے کہ میں نے عرفات میں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا جس حاتی کے پاس جس وقت وہ وہاں سے مٹاں مٹا ہے، پھر جس کے پاس قبضہ ہوا وہ ظہر اور مثنیٰ مٹا ہے۔

بلند آواز سے یا توجہ دہرا..... محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں روایت کرتے ہیں کہ عرفات میں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا جس میں اس میں خطبہ بلند آواز سے لوگوں کو سناتا تھا۔

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کرتا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی کام کے لئے بھیجا، میں نے وہ چچا ماجور میں آپ علیہ السلام کی سوار کی کے پاس کھڑا ہو گیا اور وہی کی بجائی کی گلاب میرے سر پر گر دیا، میں نے اس میں آپ علیہ السلام فرما ہے خطبہ اعلیٰ نے ہر جہہ کو اس کا حق







اللہم انک سمع کلّی ونری مکانی وعلم سری وعلانی ولا یغنی علیک شئی من امری،  
 لا الہ الا انت العزیز المستعبر الرجل الشقیق الحق المعروف بالہد، استلک مسئلہ  
 المسکین ومنہن الہک انتہال اللیل وادھوک دعاء الخائف الضرب من غصبت لک وقبہ  
 ولما صحت لک عبرتہ وذکر لک جسمہ ووزن لک اللہم لا تجعلنی بدعا لک وب خلایا وکن  
 ہی رؤفا رحیما معہ المستغفرین والمغترین.

”اُمّی:“ میرا کام مستجاب ہو میرا مکان دیکھا ہے اور تو میرے پیغمبر اور ظاہر کو جانتا ہے اور میری کوئی بات تجھ سے بچ  
 نہیں ہو گی۔ میں مسطورہ طرح فرمایا، چلو کا طالب، غفر وہ، ہر اس میں ہوں، اپنے گناہوں کا ذوق دار و محترف کرنے والا  
 ہوں میں تجھ سے مسکین کی طرح سزا کی ہوں، اور ایک فرد یا بدل کی طرح تیری طرف سب سوالیہ اور ازکر رہا ہوں اور  
 میں غم میں ہوں غفر وہ کی نگاہ کی طرح تجھے دکھاتا ہوں جس کی گردن تیرے سامنے خم ہے اور اسے تیرے لئے بہت ہے میں  
 اور خود تیرے لئے بہت اور ذلیل ہے اور ناک خاک ”لو ہے“ الخیامیر سے بد دلچسپ دعا کی قبولیت سے محروم نہ کر اور  
 مجھے یہ بیان نہایت دم کرنے والا ہو چکا ہے تمام مسئلوں اور جن سے سوال کیا جاتا ہے بہتر اے تمام، اپنے والوں  
 سے بخش۔“

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مرعات میں، میں نبی علیہ السلام کا رشتہ طرہ آپ ﷺ  
 نے دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اس دور میں حواری کی گروں میں بھی اور گام گر پڑی آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے ہاتھ رکھی اور سر ہاتھ دعا کے  
 لئے اٹھا ہوا تھا۔ (نابھہ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عورت میں دعا کرتے دیکھے، مسکین کے ہاتھ کی طرح  
 آپ علیہ السلام کے ہاتھ پیر کی جانب رخ ہوئے تھے۔

آپ علیہ السلام کی دعا کی قبولیت..... مسئلہ ایک میں اس میں حواری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے لئے پہلے یہ دعا  
 امت کے لئے مسکینوں اور مسکین کی دعا فرمائی، خوب الحاح اس دور سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دینی نازل فرمائی، میں نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے  
 سوائے انہیں کے علم تھوڑی سی تھی حق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں صاف کہ چکا میرا رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ کی بار، ان مسکینوں کی حق بھی کجا بہتر میں دعا فرمائی طرف  
 سے بہتر بن جائے کہ کر سکتا ہے، اور کجا کہ صاف کہ سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی۔

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی جرح فرمایا..... جرح کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا دعا دیا، اگر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور سلطان کر دیا کہ  
 میں نے ان کا بخش دیا ہے جس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسکینوں کو بخش دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ آپ خلاف معمول مسکین  
 ہیں؟ (یعنی اس کی وجہ کیا ہے؟) کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی مسکینوں کی جرح فرمایا کہ کہ مسکین ہوں۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے امت  
 مسلمہ کے سامنے میری دعا قبول فرمائی ہے تو وہ مسکینوں کی جرح اور جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا اپنے سر پر ناک کا لئے گا۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا اس میں مروی ہے مقررین کی ہے اور امام ابن ماجہ نے اس کا تفصیل بیان کیا ہے مقررین جرح نے  
 فقیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔

ابو داؤد سلمیٰ رحمۃ اللہ علیہ اس میں دعا عرض اللہ سے حدیث کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن فرمایا:

”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر مہاسن کیا ہے سوائے انہیں کے علم کے سب کچھ صاف کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے حسن  
 اور نیک کی بدولت دکھا کر صاف کر دیا ہے ہر ایک شخص نے جو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے انہیں چلو۔“

جب آپ علیہ السلام مقررہ دعا فرمائی تھے تو فرمایا:











پس چلے آئے اور قبلہ رخ ہو کر وہ اور عیسیٰ و قاضی عیسیٰ معروف ہو گئے یہاں تک کہ کافی روٹنی ہو گئی، پھر قاضی عیسیٰ نے اس شخص کو پیچھے بٹھ کر موطا پر کتاب سے پہلے عیسیٰ کا نام پڑھ دیا۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کی موت کے بعد یہاں سے روانہ ہوتے ہیں کہ حضرت امین فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کے ساتھ حجر کی نادر پاگئی۔ پھر آپ نے فرمایا: "شرکیں ظالمین کو قاتل کے بعد یہاں سے روانہ ہوتے تھے اور انہوں نے کوہ شیمرو! اوجھو! سے چمک چ" کہا کرتے تھے۔ نبی علیہ السلام ظالمین کو قاتل سے پہلے ہی یہاں سے روانہ ہوتے۔

اول وقت میں فجر کی اذان مکی..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ مہروردی جہان خانہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی روز اذان میں مہروردی نے سمجھا کہ اللہ عز و جل کے ساتھ تھا۔ آپ نے مغرب اور عشاء کی نماز اذکار اُن پر گرا دی کہیں۔ اور اس دوران میں کہنا تھا، مجھ پر طبع ہوئی تو فجر کی نماز اذان کی (اس وقت والی وقت میں روزِ جمعہ) انھیں لو کہہ دے جسے کفر شروع ہو چکا تھا اور بعض لوگ کہہ دے تھے کہ انہی کو جسے ہوئی اور مجھ پر ان سمجھو وہی اللہ عز و جل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں اپنے وقت میں رہا نہیں کی حالت میں۔

(.) .. مغربِ وقت کے وقت جب کہ لوگ حراقتِ کُچھ جاتے ہیں۔

(۲) ... فجر کی نماز کو ادا کر کے فجر کے وقت۔

[illegible]

عبدالرحمن بن ملجم نے کہا کہ اگر اسی مسعود رضی اللہ عنہ حدیث بات کہہ دیتے تو ہمارا امیر ابوحنیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہ روایت فرماتا کہ ان کا کھانا  
کوڑا بھر تیار کرتے ہوئے تھا اور ان کے ہاتھ میں تلوار رکھی گئی۔

خطاب..... اہم گفتنی غرض کہ انوعولوع کلاں طریع مسورین کلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرات میں عھو حاک کے بعد خطاب فرمایا۔

مشرقی ادب پرست لوگ عزت سے غروب سے پہلے جب سورج انسان کے قدموں کا مست کے برابر گزرا اور آفتاب اُٹھنا چاہے مگر نہیں اُٹھتا تو ان کے ہر گز غم کی ہی طرح غروب کے وقت مٹا دینا ہوتا ہے۔ (اگر غروب کے وقت مٹا دینا ہوتا ہے) تو اس طرح غروب سے جتنی سورج چمک رہا ہے وہ سب مٹ جاتا ہے۔ اور ان کی ہلکی سی آنکھوں پر غروب ہوگا (لاہ غروب)۔ یہ پہلے روئے ہو گئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ: "جس کدو کو اللہ تعالیٰ غروب سے غروب سے پہلے مٹا دیتا ہے۔"

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ حضرت ابیہا بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مرثدہ سے احزاب تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جواب دہی کی سہاری پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں تھے۔ اور مرثدہ سے مٹی تک فضل بن عباس رضی اللہ عنہ انھوں نے کہا یا ابن ابی کعب! کہ مرثدہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کی راہ پر چلے گئے ہیں۔

مفسر شریف شیخ رسول اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق سفر فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مقام و منزلت کو جاننا تو کون سا کلمہ  
 کہہ دے (علیکم السلام) کہ بہت جلد اور بھی رسول اللہ ﷺ کی عبادت کو جو دنیا کی سب سے بڑی عبادت ہے یہ ان کے لئے (جو دنیا سے  
 بچنے کا طریقہ) یاد رکھ کر کے لئے نکل رہا ہوں اور جو حق پرست ہیں ان کے لئے نکل رہا ہے۔

عمر میں تیز چلنا... ایسا مفلون کے تحت نام کیسی نے بذریعہ محمد، قرہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمر میں داخل ہوئے تو سوزن کو تیز چلا۔

نیز، اجماعی نے نہایت بڑی الجھڑی و دعوت چاہئے اور اہمیت کیا ہے کہ مرساۃ اللہ عارف سے عقلی کے دور، ان آہستہ چلی رہے تھے اور لوگوں کو اس بات کی تلقین کہ وہ خود کی فکر میں پہنچ کر فی الواقعہ کے ورکر بن جائیں اور نہ کہ شاگرد بن جائیں۔

اس بات کی تلقین کہ ہے شہر دی بکسر میں پہنچ کر قریب تیر کی اور قلعہ کے برابر کھڑے ہوں گا اور شہر افریقا۔

فائدہ..... توفیق اس نگر کو کیجے جس جہان میں ہر رکھ رکھاوت کی اہلی سے چھٹکا جائے، یعنی چنے سے جگمگائے۔ نیز فرمایا کہ مسائل حج معلوم کرلو شاید میں بھی اس سال کے بعد حج کیج سکوں۔

عام بخاری نے بذریعہ عبداللہ بن ابی رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ سنا اور کچھ بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہابی عمر میں ساری تیرہ سال کی اولاد کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر عمرہ و تہجد کے لئے روانہ کیا۔

متصل واقعہ..... عام احمد رضا علیہ نے (مسند میں معمولی قصہ سے یہ قصہ) بذریعہ عبداللہ بن ابی رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا متصل بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوات میں توقف فرما کر کہا میں ان غزوات پر نہ جاؤں گا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے مل سکوں اور سورج غروب ہونے کے بعد اسامہ رضی اللہ عنہ کو ہلکا کر غزوات سے لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے پہنچے رہے اور شیخوں نے ان لوگوں کا کہنا سن کر وہاں سے چلے گئے، لیکن کہنے والے حوالہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ کر ایک ساتھ وہاں آئیں جو تکبیریں قیام فرمایا پھر ”قرب“ میں پہنچ کر فرمایا یہ سو فیہا اور میدان حرا و تہذیب وادب علی وقت اور شہر نے کی تکبیر پڑھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچے، وہاں کی عمر کو تہذیب وادب سے مل گیا۔

پھر ایک کہ جو ان کی باتوں سے پہنچا کہ کب سے وہ نہایت دیر سے ہیں اور ان دنوں رافع قریب ہے کہا شاید ان کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، واللہ کی کی طرف۔ سے حج کر۔ متصل رضی اللہ عنہ سے کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس خبر پر تبادلہ کر دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ بھی آپ نے متصل کا روایا کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو خبر دی کہ ان لوگوں میں ان کے کی آنکھوں کو رو جا رہا ہے دیکھ تو کہے ان دنوں پریشان حالی کا نظارہ ہوا۔ پھر ایک حادی نے یہ بیان میں قرآنی سے پہلے سر منڈا دیا کہ میں نے تم سے فرمایا اب تم کو ”کو“ تو تم کچھ نہیں کوئی نہ ہو، میں نے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچے کہ وہاں واقعہ کر چکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اب تجا سے دنیا کوئی مسافہ نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں تشریف لائے وہاں واقعہ کہ ان لوگوں سے کہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے فرماؤ انہیں اللہ تعالیٰ پالا۔ ان کے حسب کو ان کی طرح سر نہ جام دیا، مجھے لوگوں کی دہلی دہلائی اور ان کے بے جا جھکا کا قصہ نہ ہوتا بلکہ ان کی تہا سے ساتھ چلی پہنچتے ہیں وہ رکنا۔

پھر ہاں اللہ کا بندہ اور ادا و شریف میں ان کی خبر دہلائی نے بھی بیان کیا ہے اور تہذیب سے اس کو سن بھیج کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سنہ سے کہ وہ سے اسامہ رضی اللہ عنہ کی عمر دہلائی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قصہ کی جہت کے سماع سے وغیرہ میں کی خواہ سوجو میں صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی نہ ہو سکتا۔

وہابی عمر میں تہذیب گامی..... امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہابی عمر میں تہذیب سے پہلے سے ادا و نقل کیا ہے کہ یہ تمام لوگوں اور وہابیوں کی اہل تمام عمر اس کی تردید کی ہے کہ کثرت میں یہ قدم ہوا کرتا ہے کہ عجاوب سلب سے نتائج ہوتا ہے، امام ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسا روایت تہذیب وادب سے پہلے ان لوگوں سے ہی نہیں۔ اللہ اعلم۔ یہ رحمت اور تہذیب وادب کا یہ حصہ تھا کہ اس میں ان سے منہ سے یہ بات ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ طریق سے حصول ہے امام بخاری نے سنہ ۱۸۰ھ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہابی عمر میں سواری تہذیب وادب سے پہلے شہر کشادہ ہے تھے۔

تہذیب کتب کہا..... اسامہ رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسا روایت ہے کہ عمرہ و تہجد کا روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ و تہجد کی عمر میں تہذیب وادب سے پہلے تہذیب ترک کر دیا۔

آپ ﷺ کا آخری نگر کی تکبیر کہا..... امام بخاری نے امام ابن عباس رضی اللہ عنہ سے متصل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں غزوات سے



نے دہلی کی اور وہاں قہر ہے نہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو آپ علیہ السلام پھر برسرِ حق سے یہ پھر ساری کی تصریح کرنا بہت عجیب ہے۔  
مسلم شریف میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کی کئی سورتیں پڑھیں، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ  
فرما رہے تھے مجھ سے سائل حجِ معتمر کو بلا شایہ کہ وہ میں حج نہ کر سکوں۔ مسلم شریف میں امام شعبہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ  
حجۃ الوداع کیا اور آپ ﷺ کو قرآن کی کئی سورتیں پڑھیں، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج

”فانما عذرا منا منكم فاني لا اذري لعلي لا اسبح بعد حسبي هـ“

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے معتمر کو حجۃ الوداع کیا، امام شعبہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کی کئی سورتیں پڑھیں، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
ان میں سے ایک نبی علیہ السلام کی انہی کی عبادت کے لئے تھا، اور اس طرح کی قرآن کی حد سے آپ ﷺ کو پڑھنا اتنے ہونے تھا، یہیں تک کہ  
آپ ﷺ نے اس سے گھر و تہنہ کی دیکھی۔

امام احمد رحمہ اللہ نے بھی میں نے ان کی حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
وہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کیا، امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کی کئی سورتیں پڑھیں، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
جو تھا اور نہ مشہور کیا، یہ حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج

ایم شریف میں دہلی امام احمد رحمہ اللہ نے بھی میں نے ان کی حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
کرتے تھے اور بالی دہلی میں یہ دہلی مان کے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ: ہم میں سے کسی نے بھی یہ حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج

دہلی کے بعد... حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اپنے حبیب عبادت کے لئے تھا، یہ حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
امام احمد رحمہ اللہ نے بھی میں نے ان کی حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
کے ہر نماز سے ایک ایک بولی دیکھی کرتے کا ہم دیکھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے وہاں کو آیا اور یہ دیکھا۔

مجتاز خطاب..... امام احمد رحمہ اللہ نے بھی میں نے ان کی حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
طراپ اور نہ وہ دیکھی جو نبی ﷺ کا شاعر اور ہادی نامہ کو ان کے آئیں میں۔ ان کو سائل دیکھتا ہے دہلی نے اہل حق کی قوت کا حاجت کی  
تو کہی کہ اپنے اپنے نبیوں میں آپ علیہ السلام کا طریقہ یہ ہے جسے صحابی کا بیان ہے کہ میں آپ ﷺ سے خاک  
”زمو الجمرة بسفل حصی الخذف“

امام احمد رحمہ اللہ نے بھی میں نے ان کی حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
رضی اللہ عنہ کی حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
نقطہ بند رہے تھے۔

عمر کے مطابق قرآن نبی... حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کی کئی سورتیں پڑھیں، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
۵۵۰ یہ حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
بقرہ اور ان میں جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کی کئی سورتیں پڑھیں، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج

امام احمد رحمہ اللہ نے بھی میں نے ان کی حد سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
نہ دیکھا۔ ان میں سے گھر و تہنہ کی دیکھی، لیکن وہ کبھی نہ دیکھا، آپ ﷺ فرمادے ہیں: حج  
قرآن سے ایک ایک بولی دیکھی کرتے کا ہم دیکھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے وہاں کو آیا اور یہ دیکھا۔





















چند لکھ سہارنہ مندرجہ ذیل

لوہم اُر کوں کسے کہتے ہیں؟ ... امامینِ حرمِ ہدایتِ طیبہ کتے ہیں، کامل کہے کہ نہ ہو، یک جا اختلاف ہم اہل سرِ قربانی کے سر سے ان کا ہم ہے اور ہو گیا مذکور ہے کہ دنیا ہم تحریر کا اور مانی دن ہے۔  
اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہاں اوسط اُمتِ اشراف کے حلقے میں ہو جسے کہ "و کلمۃ کلک" جسطحکم اند و وسطا" کہا ہے، اُمّیہ حرمِ ہدایت اللہ طیبہ کتے ہیں باکسر میرِ مطہر ہوئی ہے اور درست دھن ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، یعنی "امارت" کا جو انا ہم۔

سورج انصر کا غروب..... حافظہ بکر یاد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ امام شریعت کعبہ مہمانے وہاں مکی کے حکام پر بیہوشوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الفتح..... الفتح) مائل ہوئی تو آپ ﷺ کو کھینکے گا کہ آپ ﷺ نے کہا کہ کعبہ قریب ہے چنانچہ آپ ﷺ نے عیسا السلام نے ساری پڈان ڈالنے کا حکم فرمایا مگر سارہ کو کہیں ان عقبہ میں تشریف لائے اور لوگ مکی گرد و خاک سے آپ ﷺ کا جانب چلے آئے آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا رہا فرمایا: اے لوگو! اور حالت کا برکت معافی ہے، سب سے پہلے میں وہی عمارت کے بیڑے خون حائل کرتا ہوں وہی عیسا میں پورے بادام تھا کہ اس نے ذیل سے گل کرنا ناقہ۔

دورِ چارِ اُست کا ہر سوراخ صاف ہے بلکہ ہر سب سے پہلے وہاں روشن اندھنی عبدالمطلب کو سوراخ صاف کرتے ہیں۔

اے لوگو! نہ کہو کہ اپنی اصلی حالت یعنی اولیائے آخر میں کی حالت پر آچکا ہے "سال میں" "بدا میں" ہوتے ہیں جہاں وہ ان میں سے حرمت والے ہیں، اور جب ہمارے اور شعبان کے درمیان سے ہمارے تین ماہ مسلسل کی تعداد اسی طرح یہ بہترین سیدہ خاندان سے ہیں میں کی ہر علم کو تم کہ (۱۹۳۶ء) یہ مسئلہ کا مقدمہ فرغ میں ترقی ہے۔ اس سے کہ ذکر اسی میں پڑے ہیں۔ اس میں ایک سال کو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال اسے حرام رکھتے ہیں کہ ان مسئلے کی تعداد پوری کر لیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اساتذہ کی ہر ایک رکن کو حرام قرار دے لیتے ہیں دوسرے سال حرام کو حرام جانے ہیں، اس کی کلامیوں سے

اسے نوگما جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اسے دیکھیں لوگا دے اور شیطان اب باؤں کو ہر چکا ہے کہ قہرادی سلطنت میں اس کی اہمیت کی جائے اب وہ تم سے معمولی اور گھبر گھبراہٹوں سے خوش ہو جائے گا، چنانچہ یہ جن کے معاملے میں معمولی گتہوں سے بھی جاہر شد ہو۔

[illegible][illegible]

منو! حاضرہ تب کو پر تعلیمات پہنچو۔ مگر یہ جو کہانی کی کہیں آج کا تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔ مگر آپ اللہ نے تمہارا کرنا!

الہی! گو کہ وہاں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجلسِ دعا میں کھڑے ہو کر دعا کی ہے کہ یا حسان، حضرت ابی حسان رحمی اللہ عنہ سے دعا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر حالت میں مجھ سے بہت اندر شریک کی نسبت سے گئے؟ اگر جی ہاں۔













جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

واللہ اعلم بالصواب واللہ اعلم بالصواب

(۱۰) ... نیز محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

(۱۱) ... نیز محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

ان اللہ ولی المسلمین ومن کنت ولیہ لفتا ولیہ اللہ وال من والہ وعاد من عادہ واللہ اعلم بالصواب

اللہ اس کے ولی ہے۔ جو اس کے ولی ہوگا، وہ اللہ کا ولی ہوگا۔ اور جو اس کے عداوت کرے، وہ اللہ کا عداوت کرے۔

(۱۲) ... اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

(۱۳) ... محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

اللہ اعلم بالصواب واللہ اعلم بالصواب

اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

(۱۴) ... محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

اللہ اعلم بالصواب واللہ اعلم بالصواب

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔

(۱۵) ... محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو اپنا رسول مقرر کیا ہے۔ یہ حال اس کے لئے ہے۔



(۲۱) مطلب ابن زیاد، عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت کی کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نام نہاد ختم میں قیام پذیر تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے باہر شریف ناے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہمہ گیر کہلاہن کت مولانا فضل مولانا امام ذکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سن کر کہا ہے، نیز جابر بن عبداللہ سے روایت علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔

(۲۲) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (یعنی ابن آدم، ابی بکر، ابو احمد زبیری، اسرار نکل، ابی، اسحاق، یحییٰ بن زید، ابو بکر یحییٰ بن جعفر ابو راعی، سرجوخہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے دو ساتھیوں میں اپنا پیغام خود دل گایا میرا پیغام رسائی علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہے، "لا یفطیعی علی یحییٰ الا انما یفطیعی" نیز امام بیہقی (امام بن سیمان، یحییٰ بن آدم، اسرار نکل، ابی، اسحاق) روایت کرتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (زبیری، ابو راعی، یحییٰ بن آدم، شریک، ابی اسحاق، یحییٰ بن جعفر) سے خود بخود روایت کی شل روایت کرتے ہیں، شریک کہتے ہیں میں نے ابی اسحاق سے سنا ہے کہ یحییٰ بن آدم نے کہا میں نے اپنے دو ساتھیوں میں اپنا پیغام خود دل گایا میرا پیغام رسائی علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہے، کے لئے، کے لئے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ابی شیبہ (سویح بن سعید، یحییٰ بن ابی اسحاق، شریک، روایت کرتے ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ابی اسحاق بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ترمذی نے ابی اسحاق سے سنا ہے کہ یحییٰ بن آدم نے کہا میں نے اپنے دو ساتھیوں میں اپنا پیغام خود دل گایا میرا پیغام رسائی علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

(۲۳) حافظ ابو یوسف (ابو یحییٰ بن ابی شیبہ، شریک، ابو یحییٰ بن ابی اسحاق، یحییٰ بن آدم، شریک، روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے دو ساتھیوں میں اپنا پیغام خود دل گایا میرا پیغام رسائی علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہے، کے لئے، کے لئے۔

یام نہاد ختم کا رد اور انہوں نے باقی روایت سے جو (مصر، مدینہ، کوفہ، شہر، کوفہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہمہ گیر کہلاہن کت مولانا فضل مولانا امام ذکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سن کر کہا ہے، نیز جابر بن عبداللہ سے روایت علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔

یام نہاد ختم کا رد اور انہوں نے باقی روایت سے جو (مصر، مدینہ، کوفہ، شہر، کوفہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہمہ گیر کہلاہن کت مولانا فضل مولانا امام ذکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سن کر کہا ہے، نیز جابر بن عبداللہ سے روایت علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔

یام نہاد ختم کا رد اور انہوں نے باقی روایت سے جو (مصر، مدینہ، کوفہ، شہر، کوفہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہمہ گیر کہلاہن کت مولانا فضل مولانا امام ذکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سن کر کہا ہے، نیز جابر بن عبداللہ سے روایت علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔

تیسرے۔ اس حدیث کے ابتدائی کلمات (ومن کت مولانا فضل مولانا امام ذکی رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات میں سے ہیں اور "واللہو وال من والاہ" کا اضافہ بھی مضبوط سند سے مروی ہے۔

باقی رہا وہ کہ مسئلہ ابی بکر یحییٰ بن جعفر ابو راعی، سرجوخہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے دو ساتھیوں میں اپنا پیغام خود دل گایا میرا پیغام رسائی علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہے، کے لئے، کے لئے۔





بصرہ اور بعد کے دن کثرت دورہ فرمایا، جو وقت کیا جاسکے، میں یہاں رہا، رضی اللہ عنہ نے اس میں یہ کہ میں تنگم تنگم ہوں، آپ علیہ السلام کا جسہ الطیر بوسیدہ ہو چکا ہو گا، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین کے اندر بوسیدہ ہونے سے محفوظ رکھا ہے، اور آپ ﷺ سے ملاؤ، انہما میں خود کو سزاؤں اور عذوبہ سے نکلے فرشتوں کے۔ یہ بے شک دیکھا جاتا ہے، خود فرمایا وہ تعدادی پانچ تالی کی اہانت ہو کر آسمان سے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سبوتا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی کہ میں نے اس بات کا اندیشہ نہ کیا کہ آپ کی قبر میں کھلی ہو کر رکھی جائے۔

اس علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جس کمرے میں فوت ہوئے، آپ علیہ السلام کو لیں آیا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمرہ اور دیگر اوراق حضرت کے کمرے میں کھڑی ہوئی، آپ سے باہر تھے۔ اولاً ابن عبداللہ کے جہن ۹۶ کے دو روضات میں یہ کمرہ مسجد نبوی ﷺ میں شامل کئے گئے۔ اس وقت عمر بن عبدالعزیز ۱۰۸ھ میں حضور کے حاکم بنی تھے، قبر مبارک کی تعمیر میں عمر کی اس بی جانب کوئی روضہ نہ بنایا، بلکہ یہ کھنڈے رسول اللہ ﷺ اور شاہراہ کے ہے کہ زنجیروں پر چھوڑا، ان کی بابت میں نہ فرمایا، نہ کیا، نہ چھوڑا۔

حضرت کا گیارہواں سال ۱۰۰ھ میں آجماں ہوا، چھ دن اوراق سے رہا، نہ کھینچا، نہ لے آئے اور مدت ضرور میں قیام پذیر رہے، اس میں چاندی و سبب واقعات رہے، ان سبب واقعات میں سے ایک واقعہ رسول اللہ ﷺ کا جو صحابہ و صحابی ہے۔ اس میں یہ حدیث اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نزول فرمادیا ہے، وہاں زمین اور ابدی نعمت کی جائے، عقل فرمادیا۔ حضرت کے اہل و عیال و اقارب میں سے اس افضل کوئی بھی مقام نہیں جیسا کہ قرآن و للاحرفہ غیر لک من الاولی (۹۳/۳) میں ہے، یہ صحابہ و انصار پینہ، مہمانت کی عمل دانستی سے بعد پیش آیا۔ اس کی تبلیغ سے آئے آپ ﷺ کا مورثے امت کی غیر خراسانی، اس کی اہالی کی جانب سے، رضی اللہ عنہ، و دنیا و آخرت کے نقصان و واسطہ سے آگاہی کے بعد یہ جو ناک حادثہ ہوا۔

ہر کمال کے بعد نزول ہے۔ اس سے پہلے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شفق علیہ وایت بیان کر چکے ہیں کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم (۱۱۰/۱) بعد کے دن عرف میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی اور وہ دھند سے مرئی ہے کہ حسب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنا چھانچا کیا، گویا وہ ہے، میں آفتاب کمال کے ہر کمال کے بعد نزول ہوتا ہے، گویا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی وفات سمجھ گئے تھے۔ اس کی طرف حضرت چارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسلم میں بھی اشارہ موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو مقلہ کے پاس فرمایا تھا کہ مجھ سے مسائل پوچھ کر لے لو، شاید میں آئندہ سال ریختہ کر سکوں۔

اس سے پہلے بعد نزول ۱۱۰ھ کا واقعہ شکی کی وایت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ مقرر کیے اور میان میں سورہ اذاجہ و نعر اللہ کا دہا، ہر اوراق رسول اللہ کو معلوم ہو گیا کہ یہ آخری ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے انصاف و انصاف اپنے جان و مال کے کارشارہ مایاں پر پالان ڈالا گیا۔ پھر اولی نے آپ کے خطاب کو بیان کیا۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انکشاف کر لیا، رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں سورہ اذاجہ و نعر اللہ (۱۱۰/۱) کی تفسیر معلوم کی، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی غیبت و برتری اور رضی اللہ عنہ میں آگاہ کرنے کے لئے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مابین عباس رضی اللہ عنہ میں لے آئے، ان کے ساتھ ان کے اہل و عیال و اقارب و شاہراہ کے گزرنے پر راست کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کی عیادت کو معلوم ہو جائے گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خطاب کر لیا، رضی اللہ عنہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں سورہ اذاجہ و نعر اللہ (۱۱۰/۱) کی تفسیر معلوم کی، انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے شیخ سے انکشاف کیا تو اس نے حکم دیا کہ میں نے اس کی عیادت کی تھی اور حضرت طلب کریں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں، قرآن و احادیث سے انکشاف کیا، ان کے ساتھ ان کے اہل و عیال و اقارب و شاہراہ کے گزرنے پر راست کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی تفسیر بھی بیان ہوں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سورہ کی تفسیر میں ہم نے کئی روایات سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید بیان کی

ہے۔ ان پر ۶۶۷ ہجری میں پیرامہدیشی نے حملہ کیا اور ان کی تعمیر کے ممانائی اور مخالف ہو گئے۔

فائدہ اٹھایا کہ معاہدہ کریم، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ کیا تھا، اس کے متعلق ایک مسلمہ ہو گیا تھا۔ لہذا اس صحت میں، جو یہودیوں نے چیلنج کر دی تھی، اور ان کے متعلق احادیث و روایات میں بھی مضبوط تھا۔

لیکن اس نے پہلے ہم پر اس اوجہ کائنات بیان کر کے کہہ دیا کہ خیر، ہم نے بن اسحق و ابراہیم و اسماعیل سے اور حافظ علی سے دور بن گئے ہیں کہ جس اللہ کے لئے سچ گئے، کئے خیرات کئے اور کئے فکرمندانہ کئے اور کئی کوششوں کی کہ قریب مصلوہا، سوال کئے یہ کہ کھٹکھٹ بیان کر رہے تھے یہ روایات کا ساتھ جان کر رہے۔

[illegible]

تکلیف خزاںات میں شریک ہوئے۔ بالآخر خزاںات تو یہ بخاری رحمہ اللہ نے حضرت سرمدی رحمہ اللہ سے بیان فرماتے ہوئے کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات خزاںات کئے اور یہ ہیں: ہر گھٹ کے ساتھ نو خزاںات میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے وقت فارغ ہو کر چلے گئے اور چار خزاںات کے متعلق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات خزاںات کئے اور ان جنگوں میں جن میں دستہ والا نہ کرتے تھے تو جنگیں زہری خصل جنگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ سات حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور میں نے ہر گھٹ اس نکل اور اسکان (زیر زمین) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان خزاںات کئے۔ شیعہ متفق خبر روایت از ابوالحاق از عمار میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان خزاںات کئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات خزاںات میں شامل ہوئے۔ کام نہیں ہے برصغیر۔

[illegible]

مفتی مسکین مدینہ اور اہل بیت از جاں ہم مراد کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں غزوات کے اہم سہارے مرقومہ ۱۹ میں شامل ہوا اور اراکہ میں شریک نہیں ہوئے۔

مبارک خاں (معمردہریلی) مسجد بنی منیبہ دھکی احمد سے روایت کرتے ہیں کہ سوانہ اللہ علیہ السلام فرمادے وہاں کے مسخر کیے ہیں کہ ایک  
 ۱۰۰ جن جن فرما دیے ان کے معلوم کیے یہ اسم تھا احد جس کا نام تھا۔ حضرت فرمادے: ایشی مشرقیہ جان کرتے ہیں کہ سوانہ اللہ علیہ السلام جنس فرما دیے  
 ۱۰۰ اسم جس صورت پر فرمادہ گئے۔ ظاہر یہ کہ توبہ کے قیام فرمادے اور یہ ۳۳۳ لے۔



(۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب۔

(۱۰) حضرت عتاب بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب روانہ کیا۔

(۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۶) حضرت زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۷) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۸) حضرت زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

(۱۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

میرے زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو ان کو سارا ماجرا بتا دیا اور ان کے لئے کھانا بھی لایا۔

تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے۔





جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

تغاب۔ ... ابن ہشام نے تغاب لکھا ہے کہ محمد بن ہشام نے یہاں چند سطور اور قسوں کی روائی یاد کر لی تھی (وہ یہ ہیں)  
 مروان امیر شمری ہمارے جاری محرم کو کھڑکھن مدی ہوران کے ارشد کے قتل کے بعد اہل بیتان کے قتل کے لئے روانہ کیا لیکن وہ اسے قتل نہ  
 کر سکے۔ یہ کہ اس کی اور قتل کر کے حضرت غوث رضی اللہ عنہ کی لاش کو سولی سے اتار دیا۔ وہ سولی اتار دھتے تھے۔ یہ سید بن سہیل صاحب لکھی کرتے کا حکم  
 دیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے تو اب مفک کیلئے غرضی ہر دین خوف کا خلق واقع ہو گیا اس نے حادثہ کا سر نہ کہا اور ازہ و سلام میں داخل ہونے کی  
 ذمت اپنے درجہ علیہ شعا دس بیان کی

لَا تَدْعُهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ

”میں نے کافی زندگی بسر کی ہے۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کا گمراہ نہیں کیا۔ ابھی۔ جاہلوں کے سچ اور بچے ہوں  
 جس سے وہ معاہدہ کریں جب معاہدہ کی ذمہ دے۔ ہوا اقلہ سے اپنی مجلس میں وہ چاہوں کو کر رہا ہے اور خود کش  
 بھٹکا۔ میں ان میں ایک سوار نے اختلاہ قابل دے ہے جو حال دھماکا لے کر آیا ہے مختلف کاموں کے لئے۔ یہی تم اگر  
 صاحب عزت یا شکران کی قصد حق کرتے تو ابھادوں کے تابع ہوتے۔“

یہ سرزنش کردہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں پہلا الخبت۔ میری خاطر اس خبیثہ کا کون کا حکم کرے گا تو سالم بن مبصر کے نزدیک میں  
 نے یہ پیش قول کی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا اس شخص کی جانب روانہ فرمایا وہ اس نے ابو علف کو لے کر آیا کہ وہ اس کے متعلق پچے  
 اشعا دس کہا ہے

لَا تَدْعُهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ  
 مِنَ الْكِبَرِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكِبُونَ

”تو اللہ کے دین اور احمد رسول اللہ کی دین کی تکفیر کرتا ہے اس شخص کی دھم کی کہ جس نے تمہیں بے جا فخر میں دلائی  
 اور اس نے میری فخر میں دلائی۔ حنیفہ سلم نے رات کے آخری حصے میں تجھے نیرے کا قتلہ دیا۔ اسے ابو علف کا ہے  
 میں اس کو حمل کرتی“

(۳) ... ابو علف کے قتل کے بعد مصداقیت مروان کی نہ تھی یہ نہ وہ جب یہ نہ وہ نہ تھی جہاں ہمارے مسلمانوں کی بھوکا کرتی تھی۔







اللہ عزوجل ہرگز اس سے اس کی ذات پر شک نہیں کرتا اور وہ اس کے لئے اس کی امارت پر شک نہیں کرتا۔ یہ جو خوب خبریں ہیں انکے سے پہلے قرآن کے اللہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہوئے خدا کی قسم، امارت کے مافیہ ظاہر مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہاں اس کے جس کے بعد سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(روحانی خزائن)

[illegible]

بالفرض اگر وہ لشکر میں شمولیت کر لی چکے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ السلام نے ان کو مارا نہ کئے لئے اور کتنا اسلام میں سے ایم کو کی ہے، مسلمان اور فاجر کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مارا مگر نبی اللہ عنہ سے عداوت کرنا ہے کی اور دوست کی تو آپس میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پاس لیا کہ وہ اپنے کی اجازت طلب فرمائی اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے کہنے کی کوشش کی اور فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے متعلق آیات و احادیث

بے شک آپ کو بھی مرز ہے اور ان کی مرز ہے (۳۹۳) اور ہم نے آپ سے پہلے کسی آدمی کو پیشہ کے لئے زندہ رہنے نہیں دیا بلکہ اگر آپ مر گئے تو وہ جائیں گے۔ ہر یک جو عمر ۲۰ کا ہو چکے ہوں وہاں ہم جہیں بڑا دلدار بھلائی سے گزارنے کے لئے جاتے ہیں۔ (۳۹۴) اور محروم ایک رسول جیسا میں سے پہلے بہت رسول گزرتے ہوئے ہیں۔ مگر ہر جائیداد مارے جائے تو قرآن الے ہاؤں پر چڑھ جائے؟ (۳۹۵) آیات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ وفات کے بعد ان کی خلافت کی شجرہ معاصرین نے تو دیکھا معصوم ہوا تھا جو انہوں نے یہ آیات آج ہی کی ہیں، جب اللہ کی وہ اور حج، شکار اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے لئے دیا، جوق اور جوق ادا کیے، تو یہ تو اپنے رب کی حمد کے لئے شائع کیجئے! (۳۹۶) سے معافی مانگئے۔ بے شک وہ آپ کو دل سے دالا ہے (۳۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قبول کرنا رسول اللہ ﷺ کی اصل کتاباں سے قرآن کو نکال دیا۔

[illegible][illegible]

مرض موت کا آغاز کیسے ہوا؟ ..... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح الوداع سے ذوالحجہ میں اذان تک تشریف لائے۔ ذوالحجہ کے باقی دنوں میں (عمر، مطہر، مدینہ منورہ) میں حضرت امیر مہدی علیہ رضی اللہ عنہ کو بھی یہ جانب روانہ کیا تو کنگہ اٹھائی یہ کہے کے باہر جہاں میں ملے تھے رسول اللہ ﷺ "مرض موت" شروع ہو کر نہ۔ وہ صفحہ آخری لباس میں راجیہ داخل کے شہداء میں۔ پھر سے علم کے صفحہ آخری رسول اللہ ﷺ کو



اللہ وکونساں تو انہوں نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے کونساں کہا تھا؟ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

مکملی (حاکم) امام جعفر بن محمد بن ابی حمزہ اور ابن اسحاق بن محبوب بن عبد بن جعفر بن محمد بن ابی حمزہ (حضرت مائتور بنی عبد شمس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کفر و بدعت اور کفر کے لیے مراء لایا تھا۔ انہوں نے آپ کو اپنے سر پہ چاہا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ: مائتور بنی عبد شمس کے ہر آدمی کو عزہ فرمایا کہ تم پہ پہنات ہو جو آپ کی قوم تمہاری جگہ دہائی کر اس کا گناہ پہنات ہو چنانچہ گناہ کا انہوں نے اس کا کہ حضرت مائتور بنی عبد شمس کے ہیں میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ خصوصیت دے کہ آپ کو ان کے بعد میرے ہی بعد میں کسی نبی کی جہی کے ساتھ رہیں گے رسول اللہ ﷺ کے ہیں کہ ان کے بعد ہو گئے آپ علیہ السلام میں ہر بار اور تکلف کے باوجود مسلسل نبیوں کے پاس منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت یونس رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ ﷺ تکمیل ہوئے۔

مرض کی شدت اور علاج۔ مسیح خانہ ابن حضرت یحیٰی رضی اللہ عنہ کے مکر میں حج ہو کر آئے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذات کعب کا مرض ہے کہ آج آپ ﷺ کو روانہ ہو کر ہجرت کے بعد کو آپ کو اللہ تعالیٰ پر پور کر کے روانہ کیا گیا کہ آپ کے بچے عباس رضی اللہ عنہ کو کہہ کر کہ لڑائی میں نہ آئے کہ آپ ذات کعب میں جلا ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی فریادیں شیخ کی مرض سے اللہ تعالیٰ کو جو رحمتیں مسنون کر کے۔ بچے عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب کو روانہ کر دیا ہے۔

پہلے مولانا رحمہ اللہ کے سامنے سب کو ادائیگی دی گئی۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے دروازہ دلوں میں ان کو کھلی جالی کی بجائے سب کو رانہ علیکرات سے اجازت سے طلب کی کہ میرے (خاندان موعود علیہ السلام) کے گھر میں طمان ہو۔ سب نے خوشی اجازت دے دی تو آپؑ کو اس خوشی کا اندازہ ہزار آدمی دوسرے گھس گئے چارے سے مسیح موعودؑ نے ان کے گھر سے نکلے وہ آپؑ کے قدم بہہ کہ زمین پر گھس رہے تھے۔ عید الفصح کا یونین کے زمانہ میں اس خوشی کا اندازہ نہ بتا دوسرے آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (سید ابن عمر، ایف، فقیر، ابن شہاب، عبد اللہ بن عبد اللہ بن حبیب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھ گیا اور وہ بیمار ہو گیا تو آپ ﷺ سے سب بیویوں نے اجازت چاہی کہ آپ کی عیادت میں میرے گھر میں آجائے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی کہ آپ وہاں آئیں۔ ایک عبا بن ربیع رضی اللہ عنہ اور دو اور عبا بن ربیع رضی اللہ عنہ تھے جن میں سے ایک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعوت مانگ لی کہ ان کو اپنے گھر میں رکھو کہ ان سے جو کچھ چاہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ عرض کیا کہ میں ان کو اپنے گھر میں رکھوں۔ کہنے لگے: اور انھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی

بخارہ کا قسطل ہے وہاں .... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ سے اس شریف نے اپنے ارادے پر اطلاع دی تو اس نے فرمایا مجھ پر سات چٹکیں پانی کی بھری ہوئی ڈال دو۔ (شاہجہان نے تسکین جو اس کے نوکروں کو بھیجتے کر دیا پچاس برس کے آپ کو جسے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ میں بٹھا کر منہ میں محفوظ سے پانی ڈالنا شروع کیا (اردو ہو گئے تھے) یہاں تک کہ انہوں نے خود ہی انہار دیا کہ اگر (اب تم) ٹھنڈا ٹھیکس بھرتا آپ لوگوں کے ہی گئے اور لوگوں کو گناہ پر حاکم کہنے پر مٹایا یہ بدعت صحیحہ ان میں کئی سنت پر امن سے اور بدعت سلطانی کی نہ تھی ہے۔ (عائشہ کی حدیث)

امام بیہود کی دوزخ و اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رفاقت کرنے میں کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جہنم میں بھیجے گا جو اسے کہیں بھیجے گا۔ یہاں ہر مسلمان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر آپ ﷺ نے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دیا ہے تو اسے حلال یا حرام قرار دینا آپ کا حق ہے اور اگر آپ نے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار نہیں دیا ہے تو اسے حلال یا حرام قرار دینا آپ کا حق نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ دن کو فوت ہوئے جب دستور کے مطابق میری پار کی تھی تو آپ ﷺ کا سر میرا نہ  
 چرے سے زانو ٹکرائے کہ وہ میرا نہ ہو۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سواک کرتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ اس جانبہ دوامیان ہو تو سر  
 نے عبدالرحمان کو کھراہا سواک کر دیا۔ چنانچہ میں نے دو دعاؤں سے فرام کر کہ رسول اللہ ﷺ کو کھینچ کر کوئی آب ﷺ سے میرے لئے شربت بنا کر دیا۔

مسوا کی۔ انور بادشاہی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں کوئی شے دیکھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے لئے ہو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں کوئی شے دیکھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے لئے ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی ... سننے کا یہاں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں کوئی شے دیکھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے لئے ہو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (علی بن عبد اللہ بن ابی نعیم) نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں کوئی شے دیکھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے لئے ہو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (علی بن ابی نعیم) نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں کوئی شے دیکھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے لئے ہو۔

یہ روایت امام بخاری نے صحیح میں لکھی ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی سند بخاری کی ہے۔) (عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی سند بخاری کی ہے۔)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقولہ ... عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی سند بخاری کی ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی سند بخاری کی ہے۔)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں کوئی شے دیکھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے لئے ہو۔















[illegible]

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کو کہا ہے ہوئے محسوس کیا تو پیچھے سر کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ جھکنا سہارا نہ کرنا دے دھول کے پاؤں میں بخانا دو چاند حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کھڑے تھے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے عید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امین عباس سے کہا میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سر میں دلاؤ گا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی سنا کہ تو تمہیں نے کہا کہ سنا کہ میں نے سنا کہ یہ سنا کہ اس کا پاس پڑے کہ اس کی تھوہ بن کر تے ہوئے ہے چما کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے شخص کا جو سہارا دے رہا تھا نام بتایا تو اس نے کہا لی نہیں تو حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ (احمد بن حنبلہ اور ترمذی) کے احادیث بیان کی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو کفر سے روکنے والے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس نذر میں نبی علیہ السلام مقدم اور پیشاں ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اولیٰ المؤمنین کی القہر ذکر ہے۔ تیسرا اور اہم مردوں نے اسی طرح حضرت عائشہ سے نقل کیا۔ ان میں شریفین نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور روایت میں اس کی طرح نقل کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ہر اہل البیضاء (مذہب) کا حق ہے کہ وہ اپنی شریعت سے غفلت نہ کرے۔ چنانچہ اگر کسی نے غفلت میں اپنی شریعت سے غفلت کر لی تو اس کا حق ہے کہ وہ اپنی شریعت سے غفلت نہ کرے۔ چنانچہ اگر کسی نے غفلت میں اپنی شریعت سے غفلت کر لی تو اس کا حق ہے کہ وہ اپنی شریعت سے غفلت نہ کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (کنج) ہمارا نکل، ہمارا حلق، رقم، گنتن مہل، رمضی اللہ ہو سے اس کی روایت سے بھی قبولِ روایت جان کرتے ہیں۔ اس روایت میں مدعی نے "ایک بات یہ جان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی آنکھ کر رہے تھے، اب لوگ حضرت نے کہہ کر بھی نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ جانے والا ہو کہ کنج ہمارا نکل، ہمارا حلق، ہمارا رقم، ہمارا گنتن، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح روایت کرتے ہیں۔

کیا رسول اللہ ﷺ تنہا تھے؟..... ابابکر رضی اللہ عنہ (شاہدین صلوات اللہ علیہم اجمعین) ابی بنہ، عذرا کی، مسروق، حضرت، انشوری، اللہ عنہا سے دعا کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرض وفات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔  
عائشہ رضی اللہ عنہا اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات شیعہ سے سنا لی، جان کی، عداوت دہائی نے جس میں کہا ہے۔

[illegible]

انہ لوگوں کو تھرا دیا، جسے چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاتھ میں بندھ گئے۔ آپ ﷺ نے چار روز کی ہوئی تھی اور اس کے دنوں کو رسول کریم ﷺ مخالف طرف سے ڈالا اور اللہ اور حضرت محمد ﷺ کی شہادت کی۔

آخری نماز کا فجر کی نماز تھی جو جماعت کے ساتھ پڑھی۔ (یعنی علی بن ابی طالب، ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عبید بن جریح، ابی ہریرہ، محمد بن صغیرہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے توڑوں کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے غزوی نماز ایک چاروں میں اپنے ہاتھوں کی۔ (یعنی امامین کثیر دعوۃ اللہ علیہ السلام جو ہے اور شراکت پر ہے اور صحابہ کرام میں سے نہ ہو) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری نماز کا "قیۃ" صحیح ہے۔

وہ وقت مکی نے (علی بن ابی طالب اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی صرف ایک چاروں میں سے کسی کی ہوئی تھی اس کے بعد اس کا مخالف سمت پر۔ اس وقت جب اٹھتے تھے تو فریہ مسمار میں اڑے گا، وہ آواز اس سے آپ ﷺ کی پشت میں رک کر اپنے پیچھے سے نہ آیا، آپ ﷺ کی غزوی نماز تھی۔ منافقین کا بیان ہے کہ اس روز سے موت ہے کہ یہ فجر کی نماز تھی، روزی دقت کے ان کے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی آخری نماز ہے اس نے کہ یہ بات محض ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزی داشت کے وقت فوت ہوئے۔

وہ وقت مکی کا بیان ہے، امام مسلم نے اس حدیث سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے "نمازی" سے نقل کیا ہے۔ مکی بن عقبہ نے اس طرح بیان کیا ہے۔ امام احمد نے اس حدیث سے اس طرح بیان کیا ہے۔

تغایب ..... منافقین کا یہ قول غریب ہے، لہذا یہ غزوی نماز رسول اللہ ﷺ نے توڑوں کے ساتھ ادا کی ایک چاروں میں سے ہوئے۔ (جیسا کہ دوسری روایت میں) چونکہ پہلے کی تہہ بیان ہو چکی ہے۔ اور یہ بات صحیح ہے، ہر شخص کو تہہ پر عمل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بات درست نہیں کہ یہ روزی دقت کے دن میں کسی کی نماز تھی، کیونکہ یہ فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ نے جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی بلکہ صنف کر کر کے کی جب سے گھر میں پڑھی، اس کی، بلکہ جنگ جمل کی وہ روایت ہے۔ جو (امام ابیہان، شعبہ، ابی ہریرہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یہ بھی صحیح اسلام کے کامل اور وہ روزی تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی علیہ السلام کے عرض و کلمات میں نہ پڑھاتے تھے یہ نہ تک کہ یہ کہان تو گذشتہ میں صنف بہت تھی تو نبی علیہ السلام سے حجروں کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہو کر ہدایت پر سب کھینچے گئے، ان کے انور قرآن کریم کا کلام ہے، آپ علیہ السلام کہہ کر کھڑے اس نے غشی اور فرحت کی وجہ سے اور کہا کہ نبی علیہ السلام سے کھینچے میں مشغول ہو جائیں اور انہوں نے اللہ عز وجل سے کہنے کی بجائے صنف میں اس کی اور یہ کہ نبی علیہ السلام ہمارے لئے ہائے ہیں آپ ﷺ نے ہدایت پر جب اشارہ کیا کہ ان کی نماز پوری کر دو آپ ﷺ نے پردہ اٹھایا اور اس کی (ہر کو) اذات ہوئی، جس علیہ السلام۔ یہ روایت امام مسلم نے (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیان کی ہے۔

آخری روایت ..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ابو عمر عبد الوہاب رحمہ اللہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عرض و کلمات میں نبی علیہ السلام نے صنف میں تک باہر نہیں گئے، بلکہ وہاں ہی ٹھہرے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عرض و کلمات کے لئے آگے بڑھنے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے قرآن پڑھ کر دیا، پھر آپ نے وہ پردہ اٹھایا جب نبی علیہ السلام کا چہرہ ہانک کھل کر سامنے آ گیا اور ہم نے نبی علیہ السلام کے چہرہ اور سے کوئی منظر اچھ نہیں دیکھا پھر نبی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اور بکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے جا کر نہ پڑھا جائے اور نبی علیہ السلام نے پردہ اٹھا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اور ہمیں روایات تک کہ آپ علیہ السلام اس دارقالت سے کوچ فرما گئے۔

آخری نماز کا جماعت ..... یہ روایت واضح دلیل ہے کہ نبی علیہ السلام نے ہر فجر کی نماز لوگوں کے ساتھ نہیں پڑھی اور میں دن تک اس سے الگ رہے، ہر باہر نہیں گئے، بلکہ آپ کی آخری نماز لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ظہر ہو گئی۔ (جیسا کہ صنف میں اشارہ ہے) انہوں نے بیان کیا ہے















انہوں نے خود کو تہذیب، اخلاق، ایمان، فطرت اور انسانیت کے نام پر کھڑے کر لیا ہے۔ مگر وہ خود کو اپنے لئے ۱۱۰۰ سال کے کفر و بدعتوں کے نام پر نہیں مانتے۔ انہوں نے یہ بھی نہیں مانتے ہیں۔ میں نے کہا تو خدا کا یہ ہے بلکہ تو اس شخص سے جس کو خدا پاؤں کو ہمارا رسول اللہ ﷺ نے نہ دیکھا یہاں تک کہ انہوں نے اس شخص کو انھوں نے کافر قرار دیا۔

[illegible][illegible]

عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ (جو بعد ازاں فوت ہوئے) جو عمر بن اسحاق و محمد بن ابراہیم بن سہیلان، انجلی بن کثیر السیدہ و قحطلہ و زہیری (ابو سلمہ عبد الرحمن) حضرت عائشہ و عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے "خ" والے نسلکان سے گھوڑے پر سوار تھے اور مسجد میں داخل ہوئے انکی سے بہت چیت نکلی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمر میں چپکے سے داخل ہوئے اور انکی کے پاس پہنچے آپ ﷺ کو بھی مبارک اداں دی گئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ مبارک سے ہاتھ پائی، پھر بھٹ کر باوریا اور روج سے اٹھ کھڑا اور صل اللہ علیہ آپ پر میر سے اٹھنا باپ قرینہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو اداں سونے کے اور صل اللہ علیہ بھٹ کر گاہر ہوئے آپ کا بعد ازاں بھی وہ آپ نے ہوا داشت کر لی۔

زہری اوس کی معرفت حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے وصال کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے حق سے تو حضرت عمر کو گول سے خطاب فرما رہے تھے آپ نے فرمایا: باب مرا بیٹھ جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا بلکہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے غلام مسنونہ پر دعا اور گول سے آپ کی طرف توجہ ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[illegible]

قال الله تعالى وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (٢١/٢٣)

(۱۰) قریباً ۱۰۰۰ (ہزار)۔

خبر دہندہ مری نے اس کے لوگوں کو معلوم کیا تھا کہ شرفیاء نے اپنی امت بھی مائل فرمائی ہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی دعوت قبول کر لی۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نائب بنایا۔ یہ ایک نئی دنیا تھی۔

ماہنامہ فیضانِ اسلام میں منسوب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اچھے نے ایک کلمہ بھی اللہ عنہ سے اس آیت کی تلاوت  
سننے کی گنجائش نہ دی۔ حق جہد میں بھگیا اور کیا یہاں تک کہ سر سے آل صبر سے کلمہ اکر جو تکبیر اٹھارے تھے وہیں پہنچا اور کلمہ تکبیر پر  
آواز جب مقرر نہ ہو کر رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی تو مجھے یقین ہو کہ کتابِ خلافت ہو چکے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کی



کہ ہم (ابن کثیر) آج صبح تک نیکو عمل کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ۔

میرے نبوت کا دفع ہونا..... اللہ کی نے اپنے اساتذہ و مشرغ سے بیان کیا ہے کہ جب لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی موت میں درود اور انوکھ حضرت سے کہا، تو اسے جو پتھر میں اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ وفات نہیں ہوئے، حضرت اسامہ بن جہش رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے ہیں اور آپ ﷺ نے کندھوں سے میری موت رخص ہو چکی ہے، پھر وہی جیسے آپ ﷺ کی موت کی خبر سن رہی تھی۔

”واللہ اعلم“ انہی (اسامہ بن جہش) نے یہ روایت سے اللہ تعالیٰ کی ہے جو ضعیف ہے اور اس کے شعور اور ذہن سے زیادہ بھی مجہول ہیں۔ اس کے علاوہ یہ منقطع ہے اس کی روایات کے خلاف ہے اور میری نبوت کا سر لوٹ ہونا بھی نہایت غریب ہے اور ان کا مسئلہ ہے جہنم عالم۔

اللہ کی اور خیر عالم نے وفات کے متعلق متعدد روایات بیان کی ہیں، ان میں غوث الغیبیت اور انوکھا بیان پایا جاتا ہے ان کی اسناد کٹر ہوئی اور متنی حدیث کے گھر، بیان کی وجہ سے ہم نے ان کو نظر انداز کیا ہے۔ خصوصاً جو خیرین تھے کہ جو حاملہ بیعت حدیث کرتے ہیں وہ کٹر مفسد ہیں۔ کتابوں میں بیعت حدیث اور حسن روایات کے ہوتے ہوئے مفسدین مفسوس اور بے سند روایات کی بالکل بھی ضرورت نہیں۔

وفات اور تدفین کے درمیان وقفہ میں رونما ہونے والے اہم واقعات..... اسلام اور مسلمانوں، سب سے تعلیم و اعلیٰ اور مبارک امر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے۔ اور یہ کہ جس دن رسول اللہ ﷺ وفات ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سب کی نماز کو لوگوں کو پڑھائی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کو کھڑکی اور دو کھڑکی سے قید رہنا تھا ہوا اور آپ ﷺ نے حجرہ کا دروازہ کھولا اور مسلمانوں کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پیچھے نماز میں صف بستہ بیٹھا اور آپ کو کھڑکی پر پتہ آپ اور بھلا گیا آپ مکرانے یہاں تک کہ اس طرحت و صورت کی وجہ سے نماز جماعت نماز ترک کرنے کا ارادہ کر لیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے چلی صف میں شامل ہونے کے لئے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے اٹھا رکھی کسی خبر سے نماز میں مشغول رہا اور یہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری روز تھا۔

آپ ﷺ کی وفات ہوئی؟..... نماز کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جنازہ ہے اور آج صبح جنازہ کی ہادی ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دوسری بیعت میں مجھ سے یہ کہہ کے مشرق میں ”خ“ کے مقام پر جمع ہو گئے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گھر سے پرستار ہو کر چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ (افق طہ) (پھر) وفات پا جانتے یا زوال سے کچھ پہلے وفات ہوئے آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف رہا اور کیا۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ وفات ہو چکی ہیں اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آپ ﷺ وفات نہیں ہوئے۔ چنانچہ خیر عالم میں میری سزا میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کی اطلاع پہنچے۔ وہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس میری گھر میں گئے چھ پہلا گھر سے پرستار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کی کہ آپ ﷺ وفات ہو چکے ہیں اور اب مسجد نبوی میں شش جا کر نہر کے پلو میں کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور ان کو قاتل کہہ کر رسول اللہ ﷺ وفات ہو چکے ہیں۔ مجھ کو تم کو یاد رکھنا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس آئے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے مسجد میں آپ کی بیعت بھی کی کئی شخص لوگوں کے دل میں شک اور شبہ پیدا ہوا اور ان کے دلوں میں اختلافی عقیدہ قائم کرنے کا ہونا پیدا ہو گیا اور بعض لوگوں نے انصار اور ہجرتیوں سے ایک ایک عقیدہ قائم کرنے کی تجویز پیش کی یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دلوں کو فیصلہ فرمایا کہ اختلاف قریش میں ہو گیا چنانچہ سب لوگ اس کی جانب چلے آئے اور سب نے ان کا اتفاق کیا جیسا کہ ہم اس کو حدیث سے بیان کر رہے تھے۔

سقیفہ بنی ساعدہ کا قصہ..... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ (اسحاق بن عیسیٰ طبرانی، مالک بن انس، زہری، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد بن مسعود) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کے رسول اللہ ﷺ کی خبر سنی۔ انہوں نے بیعت اپنا ختم کیا۔ یہ سنی کا قصہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری ۳۲ھ میں کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ











یہی حسین بن علی تھا کاجون ہے کہ میں نے اسواٹھ ہجرت سے ماکہ نام مسلم بن نجار نے مجھ سے اس حدیث سے متعلق پوچھا تو میں نے انکا کہ ایک اذوق پر غور کر لی اور چارھ مرتبہ اس حدیث آجیہ اوتھ کے ہوا ہے کہ جسکا شمار کے ہر ہے۔

[illegible]

اس روایت کو (اصل میں) ہم جرمیہ ابن ابی نعیر و ہشام، کتب ابن قطیفہ و ابی سعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ مگر شیعہ روایت اس طرح، یہ حدیث بخاری و  
مسلم و ابی نعیر و ہشام و ابی سعید خدری و فضی اللہ علیہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلے دن بیعت کرنا ۔۔۔ اس میں غم نہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن یا دوسرے دن بیعت کی۔ یہ بات حق اور سچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس وقت بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رائے نہیں دیے کہ وہ نبی و حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر اپنے ساتھ رہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ "وہابی قصہ" کے مرتدوں کی مخالفت بھی کرتے رہے۔

حضرت فاطمہؑ اور اہل بیت کا مسئلہ..... لیکن حضرت فاطمہؑ اور علیؑ کے درمیان اختلاف نہ ہو گا، جو اس سے ادا نہیں کیا گیا۔  
 کبھی نہیں اور سوائے اللہ کے کسی اور واقعہ کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا۔  
 قرآن مجید، احکام اسلام کی روایت نہیں ہوئی، بلکہ ان کے مصادیق ہیں۔  
 دوسرے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ اور علیؑ کے درمیان اختلاف نہ ہو گا، جو اس سے ادا نہیں کیا گیا۔

حضرت قمر رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ غیر لاد مذکور کی اراضی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نگران مقرر کر دیں۔ آپ نے یہ مطالبہ بھی مسترد کر دیا اور اس بات میں شکیبے، یکساہ اور ہارے نہ ہوا اور حق کے پہلی قرین (دوستوں و مددگاروں) کو چاہی کہ سب سے پہلے ان کو نگران اور نفعی ہو۔ آپ ایک خاص اجزاء کا نام "فلس" ہیں مگر محرم میں وفات تک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہت چھت ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی اولاد بنی کا کچھ احترام کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے چوتھے بعد جب آپ انتقال فرما گئے (رضی اللہ عنہ و زوالہ) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ چھت کا خیال ظاہر کیا۔ (جیسا کہ ہم صحیحین و دیگرہ سے انکشاف ملے گا) ان کے اس بیعت کا جو تھیں رسول اللہ ﷺ سے پہلے کی تھی۔

[illegible]

دافع اشارہ حکومت کی جانب سے ان ہون کر، مصلحتات پر مبنی مضمونی کی بھی شہرہ کے اس کے لئے یہ بات اکل و جمع



اللہ عزوجل سے پوچھا کہ اگر لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ وصیت کی تھی؟ آپ ﷺ نے خطاب کے لئے وقت ٹھکرایا اور میں آپ ﷺ کو پہنلا دیتے ہوئے تھی، مگر آپ ﷺ کو لایا جھکا اور فوت ہو گئے اور مجھے بھی معلوم تھا۔ یہ لوگ کس بن پر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے وصیت کی۔

طلحہ بن عمروؓ کی خام خیالی..... صحیحین میں مالک بن نویر، طلحہ بن عمروؓ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی؟ تو اس نے لگے میں جواب دیا میں نے حضرت علیؓ کا تو آپ ﷺ نے مجھے وصیت کا حکم کیا تو میں نے آپ ﷺ کو ان ابی اوفی نے کہہ کتاب اللہ کے ہونے میں وصیت فرمائی تھی۔ طلحہ بن عمروؓ اور ذہلی بن شریکؓ کا بیان ہے کہ ہم کو رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ میں رسول اللہ ﷺ پر بے جا مسلط ہوا جو کہ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کوئی عذر دے دیتا ہے کہ "ان کو نہ لایا اور ان کی ناک کٹ گئی۔"

بیز صحیحین میں (بخاری) از ابی جحیم (ابی عمروؓ) ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمایا کہ جس کو گمان ہے کہ امارے پاس کتاب اللہ اور اس میں جملہ کے علاوہ کچھ اور ہے اس نے محنت کہاں اور یہ کھنڈ خواہ پر لگا ہو، تو اس میں وصیت کے اذکار کی عمریں اور کچھ چیزوں کے حصول پر لیا کرتے ہیں۔

نہ اس میں یہ کیا لوگ کیا کچھ بد چل مسوئے لے کر جعلی ٹوکے حرم ہے اور جو شخص بدینہ میں بدعت کرے اور اس میں بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ فرشتوں اور پدی کا نکت کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو کوئی عمل کی قبولت نہ کرے گا۔ جو شخص اور سے آپ کی طرف منسوب ہو یا فلا ۲۰ آذان کی طرف منسوب نہ ہو تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ بدعت قیامت کے دن اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔ مسلمانوں کی بنیاد پر بدعت کیسے ہے کفر آئی گی کہی کہ اس میں بدعت ہے نہ کہ جسے جو شخص کسی مسلمان کی بنیاد پر بدعت کو کفر سے گناہ اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ اس کے لگے اور فرشتی ہمارت قبول نہیں کرے گا۔

شیعہ حضرات کے دعوے..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ متفق علیہ روایت باطل ہے کہ اس نے فتویٰ کی توجہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت کی وصیت کی تھی۔ اگر بات اس کے گمان کے مطابق ہوتی تو اسے کوئی صحابی بھی رو نہ کرتا کیونکہ رسول اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ اطاعت کو کرنا رسول اللہ ﷺ کی ازادگی میں اور زندگی کے بعد میں سب سے زیادہ اطاعت کو کرنا رسول اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز نہیں کرتے تھے کہ جس کو قہدم کیا ہے اس کو مؤخر کر دیں اور اس کو اپنے بیان سے مؤخر کیا ہے اس کو قہدم کریں، احسان و کلام و لغو اور گزشتہ امور کر لیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک سازش..... جو شخص مویہ کہہ رہی بدعتوں کے متعلق یہ بدعتیہ روایت ہے، ان سب کو لغو و بکری طرف منسوب کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بدعت میں شامل کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کا ان کو خلاف کہتا ہے۔ جو مسلمان اس قہدم سے حق سے منہ پھرتا ہو جائے تو اس نے "اسام کی ہی کا پھانسا" ایسی کہ ان سے تار میں کھانا نہ کرے اور وہ بڑے بدعتیہ ہیں کے کھانا تیار سے بدعتیہ اسلام سے خارج ہو گیا جس کا کل اور ذوق بجا اور شراب کے گرانے اور بھانٹے سے زیادہ مطالب ہے۔

سوچنے پر توجہ کیجئے! اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی دلیل اور بصیرت موجود ہوتی تو انھوں نے اپنی امارت و ولایت کے پورے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف یہ دلیل بطور محبت چلی کیوں نہیں کی اگر وہ اپنی دلیل اور محبت کے خلاف ان کو جہاد پر مقرر نہیں کرتے تھے تو ان کو جہاد کا جہاد میں اور اس سے کہہ جاتا اور مامہ شخص مامہت و خلافت کے لائق نہیں ہوتا اگر وہ اس پر خلافت رکھتے تھے تو اسے سر انجام نہیں دیتا تو (احوال اللہ) خائن قرار پاتے ہیں۔ جو معلوم ہو کہ خیانت کرنے والا لافقی ہوتا ہے اور غارت سے بیکار اور بد طریق ہوتا ہے اگر ان کو بغض امارت کا نہیں تھا تو وہ لافتم نہیں کرتے۔ اس کے بعد اگر وصیت کا حکم عورتوں پر عموماً ہوتا ہے تو یہ بدعتیہ ہے جو جمال ہے، بچاوت کا چہرہ ہے۔ یہ بات تو جملہ نادانانہ باتیں اور غریب عورتوں اور نادانوں کے ذہن کی بنیاد ہے۔ جسے شیطان ان کے ذہن میں بدعتیہ و کفر آواز کرتا ہے۔ یہ کچھ جملہ کفریہ امور















"تم کل" میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (امام علی موسیٰ بن عقیلی) اور حسن بصری (امام غفر علیہ) کے خطبہ شہابی اور غفران سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ فضیل کا رسول اللہ ﷺ سے سال بہت نہیں، احمد بن حنبل بھی غفران سے ایک شخص تھا۔ بطلان توفیق رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت مردود ہے۔ حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے موافق ہے۔

روایتوں کی روشنی میں نتیجہ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آخر جماعت نے جو ۶۲ سال کی عمر نقل ہے وہ صحیح اور زیادہ درست ہے۔ یہ قول احمد داؤد اور سے ہے۔ ان کی روایت مردود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ کی روایت کے بالکل موافق ہے۔ سعید بن مسیب کا بھی اور ابو حنفیہ بن یحییٰ کا بھی یہی قول ہے۔ عمر (ابن کثیر) لکھا ہوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمر بن عبدالمطلب کی عمر کی روایت میں مسیحا وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔

کچھ عجیب و غریب اقوال..... غلیظ بن یزید خیال (معاذ بن عجم) کہی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۶۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے نیز صحابہ بن عباس رضی اللہ عنہ (عمر بن خطاب) معاذ بن عجم، بشام (آقا رحمۃ اللہ علیہ) سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت (زیادہ صحیح و زیادہ درست) بھی معقول ہے۔

عمر بن عابد (حاکم بن سعید نعمان بن منذر و سلمیٰ) نقل سے پتا کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۶۲ سال سے کچھ عرصہ پہلے کے بعد فوت ہوئے۔ یعقوب بن یحییٰ بن صفوان رحمۃ اللہ علیہ (عبداللہ بن یحییٰ بن یحییٰ بن سعید بن جبیر) نعمان بن منذر (نعمان بن منذر) نقل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۶۲ سال سے بعد فوت ہوئے۔

ابن ہارث سے سب سے عجیب روایت..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (روح سعید بن ابی مرزوق) حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر کہ شہر آٹھ سال قرآن شریف پڑھا، اسی سال ۶۰ سال کی عمر میں جمعہ کے دن فوت ہوئے۔ یہ روایت ۴۰ سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھا ہوا جو ان کا مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ ۶۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ یہ روایت ۴۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

غلیظ بن یزید خیال (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ۶۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور کہیں اس سال ۶۰ سال سے زیادہ ہے۔ اسی سال ۶۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ یہ روایت اس کی قطعیت سے نہایت ضعیف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے غسل کا بیان..... ۱۰۱۰۰۰ کے بعد بعد از وفات تک یہ کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں مشغول ہے۔ بیعت کی تہدید و تکلیف کے بعد ہر مسئلہ مسئلہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی جمود و غلبہ میں نہ ہوئے۔ قبل ان اس وقت بیعت نہ ہوئی تھی۔ بعد از غسل رسول اللہ ﷺ کی تہدید و تکلیف میں شروع ہوئے اور بیعت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت ہوئے اور غسل کے بعد دفن کا عمل ہوا۔

ابو بکر بن ابی شیبہ..... (ابو سعید بن زید) (عمر بن ابی حمزہ) (عمر بن ابی حمزہ) (عمر بن ابی حمزہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل دینے کے بعد انور سے آواز آئی کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص مس آئی۔ یہ روایت ابن ماجہ سے صحیح ہے۔

غسل سے متعلق ایک اختلاف..... عمر بن ابی حمزہ (عمر بن ابی حمزہ) (عمر بن ابی حمزہ) (عمر بن ابی حمزہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیا کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل دینے کے بعد انور سے آواز آئی کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص مس آئی۔ یہ روایت ابن ماجہ سے صحیح ہے۔







کو تین مہینے تک کی پڑوں میں کھڑا کیا۔

سنان (ابن مسلم بن عبداللہ بن سالم) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سنان اللہ تعالیٰ کو تین پڑوں میں کھڑا کیا اور بعض روایات میں ہے وہ پچیس ہفت روزہ تک کے پڑوں سے ایک مہینہ تک پڑا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں کھڑا کیا اس میں جس میں فوت ہوئے وہ ایک قرآن مجید سے تھا۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل اور امام مسلم بن ابی حنیفہ سے اور امام ابن ماجہ بھی یوں کہتے ہیں (اور یہ قیاس) عبداللہ بن ابی اسحاق سے بطور یزید بن ابی اسحاق سے اور یہ قسم کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور حدیث نہایت ضعیف ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عبدالرزاق سنیان ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ابی اسحاق) یزید بن عقیق (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین پڑوں میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا اور اس میں ایک مہینہ تک پڑا۔



رسول اللہ ﷺ پر نماز جنازہ کی کیفیت کا بیان ..... عافتہ یحییٰ اور عافتہ برائے حوالے سے ترتیب (یعنی ابن علیؓ اور عیسیٰؓ) مراد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طبعی نظام کی وصیت کے ہوتے ہیں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آپ کو اہل بیت قبل و بعد اور اہل بائیں شاخ و کھنہ میں یا یحییٰ بن اسماعیل بن عبد بن علی بن ابی طالب سے قرابت کے بعد آپ کی چار پائی کو قبر کے کنارے پر رکھ کر "قعودیہ" کے لئے باہر چلے جاتے ہیں۔ فرشتے نماز جنازہ پڑھ لیں۔ پھر مردہ کی میت آکر نماز جنازہ ادا کریں۔ پھر سب لوگ مردہ کو ادا کیجئے کیلئے نماز جنازہ پڑھیں۔ اسی روایت کی صحت مشکوٰۃ میں ہے جہاں کہام پہنچا بیان کر چکے ہیں اور اہل علم۔

جنازہ بغیر امام کے ... محمد بن اسحاق (مسنی بن عبد اللہ بن عباس بن عمر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی قبر پر مردوں نے امام کے بغیر گروہ نماز جنازہ ادا کی۔ پھر مردوں نے مردہ کو چوں نے اس کے بعد نمازوں نے کوئی امام نہ تھا۔

وادی (ابن عباس بن علی بن عبد اللہ بن علی بن عمر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کفن پہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ چار پائی پر رکھا گیا پھر آپ ﷺ کی چار پائی قبر کے کنارے رکھی گئی پھر لوگ گروہ نماز ادا کر کے میں داخل ہو کر نماز ادا کر کے نماز ادا کر کے رہے۔

محمد بن ابی ریحیم کی تحریر ... والدہ کی موت پر محمد بن ابی ریحیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محمد کی اپنے تہ کی کھنسی ہوئی تحریر پائی۔ اس میں بیان تھا کہ کفن کے بعد رسول اللہ ﷺ کی چار پائی کو قبر کے پاس رکھ دیا گیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس قدر دیکھا کہ وہ نماز کے جو کمرے میں آگئے تھے، اور نماز کے اور سب نے صرف بیت ابو بکر بغیر امام کے نماز اسلام علیک ایتھا الہیسی اور رحمۃ اللہ ہو کہانہ۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محمد کی اپنے تہ کی کھنسی ہوئی تحریر پائی۔ اس میں بیان تھا کہ کفن کے بعد رسول اللہ ﷺ کی چار پائی کو قبر کے پاس رکھ دیا گیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس قدر دیکھا کہ وہ نماز کے جو کمرے میں آگئے تھے، اور نماز کے اور سب نے صرف بیت ابو بکر بغیر امام کے نماز اسلام علیک ایتھا الہیسی اور رحمۃ اللہ ہو کہانہ۔

وہ اس دن پرا تین آئین تھے۔ ایک ضامہ ملی جاتی اور دوسری آجانی جو ان تک کہ مردوں نے نماز جنازہ ادا کرنا، پھر مردوں نے پھر چوں نے یہ گما بون ہوا کہ نماز جنازہ وال کے بعد سے لے کر نماز جنازہ وال کے بعد تک نماز جنازہ دانی اور یہ بھی مذکور ہے کہ کئی دن نماز جنازہ ادا کرتے رہے۔ جہاں کہ ترتیب بیان ہو گا اللہ اعلم۔

آپ ﷺ کی نماز جنازہ فرماؤ اور اپنا ایک متعلق طبعی مسئلہ ہے۔ ..... البتہ اس کی تعلیل تو یہ ہے جس میں اختلاف ہے اگر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جواز مضمون میں جات کر چکے ہیں اور وہی بہت دور وہ اس مسئلہ میں نہیں کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ عیادت کو ادا کیے جاتے ہیں سے ہو گا کسی کی توجہ مشکل ہے۔ اور یہ کہ دست بیکس کذاں کا کوئی امام نہ تھا کہ جو پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حجہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تکمیل کے بعد انہوں نے نبی علیہ السلام کو خیمہ خیمین کا آقا کر لیا۔

بعض اہل علم کا بیان ہے کہ نماز جنازہ نماز اہل بائیں سے نہیں تھا کہ آپ ﷺ کی نماز جنازہ ادا ہو کر بیت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے نماز جنازہ ادا ہو کر بیت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھا کہ تمام لوگ نماز جنازہ ادا کر کے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ہے (بخاری ص ۲۷۷) کہ نبی ﷺ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر ہوا بھیجتے ہیں اور ہر



























اور سرور آلودہ لاکھوں کے دم تھا کہ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، حضرت جبریل علیہ السلام اور قابل حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھا۔ نہ قول کرنے والوں میں شامل تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا اور اسی کا رد بشرط کیا تو فرمائی کہ یہی سن لکھتے۔ ”کہو جان بھر دشمن میں میری تمکو نہ ترسکے۔ یا مرنے کو ہے۔ اس میں جو غریب ہے اور نہ کچھ ہے۔“

وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد ارتداد کا دورہ اور کہ جس میں قبیلہ بنی امیہ رضی اللہ عنہ کا کردار... جو بنی امیہ کا بیٹا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عرب میں ارتداد کی لہر اڑ گئی۔ یہودیت اور صہایتیت سر بلند ہو گئی اور خالق غائب آگیا اور بنی علی اسلام کی وفات کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت کمتر اور سردی کی رات میں، ارتداد زدہ مکر کی سی تھی۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت پر متفق اور جمع کر دیا۔

ابن ہشام نے جو ہیرو اور فیروہ علی ظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، کچھ ایسی کہ نہ مرتد ہو اور اسلام سے ہٹ جانے کا ارتداد نہ کر لیا تھا یہاں تک کہ امیر کو حجاب بن، سپہ سالار، خوف زدہ ہو کر چھپ گیا اور حضرت کل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا، تھوڑے دن کے بعد انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ بات اسلام میں ثبوت کی حاجت ہے۔ جو شخص ہم میں جو کمال پیدا کرے گا ہم اس کا سرگرم کردہ بن گئے۔ چنانچہ لوگ اپنے مائے سے ہٹا کر مجھے اور مردہ کو لے کر آئے۔ کہنے اور حجاب بن، سیدہ عائشہ کا حکم نہ بڑھاؤ گوں کہ سنا ہے آج گئے۔ کل بن عمرو رضی اللہ عنہ جب یہاں میں میر ہو کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے وفات انکا رد دینے کا سہرا دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، تمہیں ہے کہ وہ ایسے مقام پر لانا ہو کہ اس کی خدمت نہ کرے۔ یہ وہی مقام ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کوئی فرمایا تھی۔

اسلامی تاریخ جعفر اللہ علیہ الرحمہ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اکثر عرب قبائل میں ارتداد اور اسلام سے انحراف کا ذہن آم آگیا۔ اللہ عز و جل بیان کریں گے۔ یہاں جس جہلی میل کذاب اور کس میں اسوہ شریعہ اور عالم گویا میں انحراف اور اسلام سے انحراف کا حادثہ بیان کریں گے۔ حال تک یہ واقعہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کے وحی اسلام کی طرف لوٹ آئے اور ارتداد کو کی سزا دے اور چالان کی حالت میں بری شیطان نے ان کو ابھارا تھا، جو نہ کہ اسلام کی طرف آئے۔ ان کی نصرت دے دی تھی ان کو اپنا اسلام پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ریویج سے قدم کیا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا کلام... ابن حنبل وغیرہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بارے میں جیسا کہ مفرع مفضل آئے ہیں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بہت سے قصیدے بیان کیے ہیں، سب سے عام اور فصیح و بلیغ وہ قصیدہ ہے جو محمد الملک بن ہشام نے ابن زید انصاری سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا انکسار لکھا ہے کہ:

بسطیہ و صم لیل و مری و مری  
صبر و کسب و عفو و الو و صوم و صوم  
ولا لیل و صبر و صبر و صبر و صبر  
بہا و صبر و صبر و صبر و صبر  
و واضح و صبر و صبر و صبر و صبر  
و صبر و صبر و صبر و صبر  
بہا و صبر و صبر و صبر و صبر  
و صبر و صبر و صبر و صبر  
و صبر و صبر و صبر و صبر  
و صبر و صبر و صبر و صبر  
و صبر و صبر و صبر و صبر

”مدینہ اور طبرستان میں رسول اللہ ﷺ کے آثار ہیں اور منزل ہے، جزیرہ اور آگ ہے، نشانات ملت جاتے ہیں اور پائل ہو جاتے



ان کو نازل ہونے لگی ہے۔ ان کو سدا اور کبھی نہیں بد۔ میں۔ وہ اندھا بہت کہ، دیکھ چلے آئے ان کو ان کا ہی اللہ جو نہیں تھا ان کی کمر بنانے والا اور کھڑو ہو چکے ہیں۔



لَا يَحِلُّ لَهُمْ فِى ذٰلِكَ اَلْمَدِيْنَةُ وَ اَزْوَاجُهَا  
 اَلَّذِيْنَ لَوْ رَدُّهُمْ مِنْهُمْ مِنْ اَلْمَدِيْنَةِ  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا  
 وَ اَلْمَدِيْنَةُ بِاَزْوَاجِهَا وَ اَزْوَاجُهَا  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا  
 وَ اَلْمَدِيْنَةُ بِاَزْوَاجِهَا وَ اَزْوَاجُهَا  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا

”وہاں لو کہیں یہ ہر دو تھے باہر تک ان کے ٹوٹنے کی طرف موت کا تیر آیا جو جان لے گا موت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچے  
 سناؤ کہ وہاں یہ ہر دو تھے باہر تک ان کے ٹوٹنے کی طرف موت کا تیر آیا جو جان لے گا موت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچے  
 ہیں وہی کے کاتب ہوئے کی ہوتے جو سمجھ گئی۔ وہاں ہاں ہے ہوائے تیر کی تیر کس شایک خدا تعالیٰ چلا گیا ہے اس  
 ہر دو کی ہر دو کو دست دے ہے ہر دو کی کبھی یہ مقامات ان کے ہونے کی ہر دو شہادت ہاں ہیں یہ مقامات ہیں ان کی  
 ان مقامات میں اشدت تھی۔“

وَبِالْحَدِيثِ اَلْكُفْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ  
 اَلَّذِيْنَ لَوْ رَدُّهُمْ مِنْهُمْ مِنْ اَلْمَدِيْنَةِ  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا  
 وَ اَلْمَدِيْنَةُ بِاَزْوَاجِهَا وَ اَزْوَاجُهَا  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا  
 وَ اَلْمَدِيْنَةُ بِاَزْوَاجِهَا وَ اَزْوَاجُهَا  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا

”وہاں لو کہیں یہ ہر دو تھے باہر تک ان کے ٹوٹنے کی طرف موت کا تیر آیا جو جان لے گا موت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچے  
 ہیں وہی کے کاتب ہوئے کی ہوتے جو سمجھ گئی۔ وہاں ہاں ہے ہوائے تیر کی تیر کس شایک خدا تعالیٰ چلا گیا ہے اس  
 ہر دو کی ہر دو کو دست دے ہے ہر دو کی کبھی یہ مقامات ان کے ہونے کی ہر دو شہادت ہاں ہیں یہ مقامات ہیں ان کی  
 ان مقامات میں اشدت تھی۔“

وَبِالْحَدِيثِ اَلْكُفْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ  
 اَلَّذِيْنَ لَوْ رَدُّهُمْ مِنْهُمْ مِنْ اَلْمَدِيْنَةِ  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا  
 وَ اَلْمَدِيْنَةُ بِاَزْوَاجِهَا وَ اَزْوَاجُهَا  
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَحَرَّمٌ وَاَلَّذِيْنَ اَللّٰهُ رَاجِعًا  
 بِهِنَّ كَيْفَ حَلَلْنَ اَلْمَدِيْنَةَ وَ اَزْوَاجُهَا

اِنَّ صَنِيعَ مَعْطَاوٍ بِمَا كُنَّ يَنْتَظِرُونَ  
وَاَكْرَمَ صَنِيعًا فُلِيَ الْهَيُوتُ اِنْ تَعْلَمُ  
وَاَكْرَمَ حِلًّا اِلَّا طَعْنًا اَوْ حُدُودًا  
وَاَكْرَمَ صَنِيعًا فُلِيَ الْهَيُوتُ اِنْ تَعْلَمُ  
وَاَكْرَمَ صَنِيعًا فُلِيَ الْهَيُوتُ اِنْ تَعْلَمُ  
وَاَكْرَمَ صَنِيعًا فُلِيَ الْهَيُوتُ اِنْ تَعْلَمُ  
وَاَكْرَمَ صَنِيعًا فُلِيَ الْهَيُوتُ اِنْ تَعْلَمُ  
وَاَكْرَمَ صَنِيعًا فُلِيَ الْهَيُوتُ اِنْ تَعْلَمُ

”تجارتِ عربان اور پاک دلوں ایک کے بعد دوسرے چھوڑ دینے والے اور صلہ میں بھی اس کے کوئی قریب نہیں ہے اور  
شرعی ان پر کسی کی قیمت لگائی جاتی ہے اور ہوتے شرح کرنے والے ان سے ملے اور ہائے کو ذہبِ فاجر اپنے ہاں سے  
مٹا کر ہے۔ سب نسبت یہاں کرے تو ظالمین میں سوزاؤں میں ہوں مگر خدا کے نفاذ سے علی سر دار ہیں۔ اور ہندوؤں کے  
مکھوٹاؤں کے حق میں کرتے والے اس نے ہندی میں عزت کے بلند اور مضبوط ترین ستون آ کر کے ہیں سارے طاغوتوں  
میں مضبوطی شایع اور آگے میں اور اس کی جڑ کو میراثی دلی نے سیراب کیا اور وہ اپنی زبان پر ہوا ہے۔“

وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهُ  
عَلِيمٌ أَكْرَمَ الْحَمَلَاتِ رَبِّ مَعْبُودٍ  
لِّسَانِهِ وَمَا الْعَمَلُ إِلَّا كَقِفَةٍ  
فَلَا تَقِفُ إِلَّا بِحَبِيبٍ وَلَا الْوَلِيُّ إِلَّا  
الَّذِي لَا يَلْغِي لَهَا الْغَلْبُ غَالِبٌ  
مَعْرِضٌ لِّلْمَسَامِ الْأَعْلَى الْقَوْلُ مَعْبُودٌ  
وَاللَّهُ هُوَ الَّذِي لَا يَغْلِبُ لَهَا  
لَعْنَتِي لَعْنَتِي حَتَّى تَحْلُلَ حَمَلُ  
مَعَ الْمَعْطَاوِ أَوْ حَمَلُكَ حَمَلُ  
وَلَيْسَ مِنْ فَاتِكِ الْوَمُومِ أَمْعِي وَأَجْمَلُ

”ربِّ حبیب نے اس کی بچپن میں ہی دیکھ کر اس کی تربیت کی ہے وہ وہاں پر غلیل کو پہنچے جس کے سرے مبارک سے مسلمانوں  
کی صحبت اور ملاقات کی۔ لیکن نہ ہم پر پابندی ہے اور نہ ہی اسے سطویں اور او ہے۔ میں کہتا ہوں جو میری بات پر کھڑے  
دروانی کوڑی نے اسے اور لفظ بات کہہ لایا ہی کر سکا ہے اور میری خواہش ہے کہ اس کی تحریف نہ کرے۔ میں نے اسے  
ہر جگہ شایع کیا کہ یہ بات حجتِ خدا میں بھیج دیں۔ مصلحتی ﷺ کے حوالہ اس جگہ سے میں اس کی ہمتی کا  
اعتماد ہوں اور اس میں ہی کے حاصل کرنے میں کوٹاہ ہوں۔“

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا اظہارِ فہم: عرضِ مخالف کے خلاف اس کی کیا جان ہے کہ حضرت ابو سفیان اپنا حدیث  
عبدِ مطلب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ پر کھانا دے ہوئے تھے:

أَرْفَعُ لَكَ لَبَّاتٍ لِّسَانِي لَا يَزُولُ  
وَلَوْلَا الْحَمْدُ الْمَعْبُودَةُ لَمْ يَكُنْ لَكَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَافِ وَالْكَافِ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعْلَمُوْا اَنْ  
 لَفَدَعْتُمْ مَعَكُمْ اَوْ جَاءَتْ  
 عَشِيَّةَ الْيَوْمِ الْكَافِ الْكَافِ  
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَافِ الْكَافِ  
 تَكْلِيْفًا لِلْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 بِرُوحٍ مِّنْهُ الْكَافِ الْكَافِ

"مجھے خدشتہ آئی اور میری بات ختم ہونے کا نام نہیں لینی تھی اور مصیبت زدہ کی بات بھی ہوئی ہے۔ اور مجھے یہ سناؤ کہ آیا  
 اور یہ وہ پاکسلطانوں کی نسبت مجھ سے موصول ہے اس وقت وہ دلی مصیبت ہے۔ یہاں ہو گئی جب کہا کہ رسول اللہ ﷺ  
 ہو چکے ہیں۔ اور ہمارا علاقہ اس مصیبت کی وجہ سے جو اس کو پہنچا ہے قریب تو کہ جس کے اطراف و اکناف پر بارہو جاری ہو  
 جائے۔ ہم نے دلی طور پر آن شریک کے قاتل ہونے کو نہ سمجھا۔ پھر اس کو کج نام حضرت جبرئیل علیہ السلام لگاتے تھے۔"

وَالْكَافِ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ  
 لَعَلَّكُمْ اَلْوَحْيَ الْكَافِ الْكَافِ

"یہ حدیث فہمہ میں سے زیادہ مستثنیٰ ہے کہ اس پر لوگوں کا دم کھل جائے یا اس کے قریب اور بہت بھی جائے۔ کیا علیہ السلام  
 ہمارے ملک کو قتل ہو رہے قربان کی بدولت ہو کر تے۔ ہمارے ماہنامے جاری خطبات کا اور شہداء لائق ہر رسول اللہ  
 ﷺ ہمارے لئے مکمل ملے ہیں۔ اسے غلط معنی اللہ تعالیٰ اگر جو جرم فروع کرے تو یہ مجھ پر ہے۔ اگر جرم فروع نہ کر تو یہی  
 طریقہ چاہا ہے۔ جو یہ حال کی قبر کا نکات کی اثرات ہوں کی مراد ہے۔ ہمارے میں ہر عالم ہوں اللہ ﷻ ہیں۔"

### نبی علیہ السلام کے ترکے کا بیان

نبی علیہ السلام نے نہ کوئی دارم نہ عمار بلکہ ترک چھوڑا۔ نہ تلامذہ نہ تلمیذ اور نہ مری اور نہ شہداء نہ کوئی ایسی چیز چھوڑی کہ اس کی دریافت ہو۔ اس الہام آپ  
 ﷺ نے یکدم ہی چھوڑ دیا۔ جس کو اہل قبل کی راد میں خبرات کر دیا۔ کیونکہ یہی دیا آپ ﷺ کا، میں نے بھی (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) کہ میرے  
 کے بعد جس کا کتاب ﷺ اس کے صوفی کے لئے خوشی کرتے یا نہ سنا گان کے لئے دعا کرتے۔



(۱۲) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ عبد الصمد ملاہت، حوالہ، کرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے بخل یا حد کی طرف کچھ فرمایا، اللہ کی قسم! کبھی میرے لئے ہاٹ سرت نہیں ہے کہ آل محمد ﷺ کے پاس چار دنوں کا حد سزا ہو، میں اس کوئی تکلیف نہ صرف کہ اس عروقات کے دن میرے پاس صرف دو بار ہوں جن کو میں نے فرض چکانے کے لئے رکھا ہو چنانچہ جب آپ ﷺ فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے نہ رہا ہو چار چھ روز اور نہ سزا ہو، لیکن اس کی وجہ یہ کہ میں نے اس کی وجہ سے حد سے روایت کرتے ہیں اور اس حد سے کماؤ فری حد ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن مسعود کی روایت میں زیادہ، کہاں تک غلاب میری کوئی سے حد سے روایت کرتے ہیں اور یہاں حد بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(۱۳) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عبد الصمد، ابو سعید، عثمان، ثابت بن یزید، ابان بن جبہ، کرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک حد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آئے آپ ﷺ پہنچا دیے، وہ دن تھے کہ آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر چٹائی کے نشاۃ تھے۔ پتہ کی حد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لے کر، یا رسول اللہ ﷺ کا شہادت آپ ﷺ اس سے نرم ستر عاتق آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا ہنسا سے کیا تعلق، میری ہلاکت یا کئی شہادت ایک مبارک ہے۔ جو اگر میرا دھرم کے وقت چلا اور اس نے دن میں معمولی وقت اور دفعہ کے سایہ کے نیچے سر کیا جا کر چھوڑ کر جس دیانہ (متر یا مہر)

اس کی حد دفعہ ہے اور اس کا شہادہ تصدیق میں موجود ہے۔ آپ ﷺ کے گڑھا اور ترک دنیا کے بارے میں اور اعراض لہذا اور خالو اس کے نظر انداز کرنے کے بارے میں ہلاک اور حد کے ساتھ اس کو تو کہہ ہوگا اور یہ حد سے حد کا دلیل ہے کہ نبی علیہ السلام کے نزدیک مال دنیا کی کوئی حیثیت نہ تھی۔

(۱۴) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (سفیان، عبد الصمد، یزید، زبیری) سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور شہاد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہیں چھوڑا سوائے اس کے جو وہ لوگوں کے اور اسان ہے۔ مگر ہم کہیں ملے تو دعا اچانک کے پاس لکھا تو اس نے بھی یہی کہا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حجبہ از سفیان بن عیینہ کی طرح سے روایت کیا ہے۔

(۱۵) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ابو نعیم، مالک بن مغول) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن علی بن ابی طالب سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کوئی وصیت کی تو اس نے کہا نہیں، میں نے پوچھا کہ لوگوں پر وصیت کی تو فرمایا کہ وصیت کا حق کوئی نہیں، یا نبی ﷺ نے کہا کہ کتاب اللہ پر نہیں کرنے کی وصیت لڑائی یا عداوت کے علاوہ سب الیٰ شہاد اسلام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سند طریقہ سے مالک بن مغول سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن صحیح فرمایا ہے کہ ہم مالک بن مغول کی سند کے علاوہ کوئی سند نہیں جانتے۔

نوٹ۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس فصل کے بعد ہم بہت ہی اہلی اعداء چھپان کریں گے جن میں متعدد اشیا کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص تھیں۔ مثلاً ازواج مطہرات کے گھر، کثیر بنی، غلام، گھوڑے، اشتر بکر، ہاں، اسنہ، ٹیگر، گدھا، ہاں، گھر کا گدھا، گھوڑا، وغیرہ، ان کو یہاں مذکور ہے تاکہ ان کو ان میں سے کسی سے کوئی شک نہ ہو۔

ان میں سے اکثر نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی میں خدا سے جو عطا فرمایا تھا وہ ہر ایک کی خاطر خیرات کر دی تھیں، لہذا یہاں اور تمام ذکر، ایسے تھے، جیسے ماہان، ہوا، صبح، رات، نبی ﷺ، خیر، لہذا کہ اسے مسلمانوں کی مصلحت اور عطا کے لئے رکھا، اور اللہ ﷻ سے کہہ ان شامہ تعالیٰ کے عطا کر دیں گے کہ آپ ﷺ نے اس دن صبح سے اپنے والد کے لئے لکھا! کچھ نہیں چھوڑا تھا مسلمان۔

فرمان رسول "لا نورث" کا بیان..... (۱)۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (سفیان، ابو یزید، ابو ہریرہ، عروہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث درہم، دینہ، نصیب نہ کریں گے۔ ازواج مطہرات اور عاتقین کے اقرار جانتے کے بعد جو کچھ میرے ہوتے ہے۔

(۲) ... نام بخاری سے مندرجہ بالا روایت کی ایک مثال سے (انک بن ایش، ابو ذر خ و عبداللہ بن ابی کوان عبدالرحمان بن عمر حرمی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ روایت فرمائی کہ میں نے اہل بیت علیہم السلام کے خلیفہ کے بعد جو کچھ بچا وہ حق ہے (عقلم بخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجے گا غلام..... (۲)۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (مولانا ابن مسعود) نے کہا کہ ہر مرد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد انہی اصحابات نے غلام یا کچھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیڑ کی است بھیجی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا ان خدیوات مقرر کیا علفہ ہر انہی کی جماعت کے ارادت نہیں ہوتے اور ان کو مقرر ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ ان خدیوات میں ہے یہ روایت مسلم نے بھی ثابت کی ہے اور اسے تفسیر کنز الدقائق نے بھی ثابت کیا ہے۔ ان حضرات نے، گھسے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک نوابانہ معلوماتِ مشاء سے ہیں۔ نیز غرضاً اعلیٰ اگر وہ عارف ہوئی مگر تو انہوں نے معترف کر لیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ترک کر دینا جیسے مال و دولت نہیں۔ تاہم یہ ہے کہ ذاتی اسباب، کمزوریوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی موافقت کی ہوگی اور ان کی بات سے ان پر ایسا مسئلہ نہ پیدا ہوا کہ کسی کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بات سے یہ معصوم ہوئے کہ یہ مسلمان کے نزدیک جیسے حقوق و احادیث

(۴) ... امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنا ایک مکتبہ مفتی احمد رضا صاحب کے پاس کراچی میں قائم کیا۔ ان کا مقصد ترویجِ علم و اخلاق اور اصلاحِ معاشرہ تھا۔

(۵)۔ فردین رسول اللہ ﷺ کو اور تباہ کن مادیات کے حصول کے تحت ناروا ریزی و ذلت و طبع (عبداللہ بن عمر بن عبدالمطلب) و شامہ مکرزہ جریہ و غرور و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیعت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ طہریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی وراثت کے مطالبہ کے لئے آئے۔ وہ اس وقت تک جو خیر کار ادا فی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ یہ من کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا۔ کو کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے "انور کا مصداق" اس زانی سے اہل محمد ﷺ کا گزبان چلے گا۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا۔ اللہ تعالیٰ کے ارادے میں اہل رسولؐ کے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھ ہے چہ فی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان سے ملقات محمودہ کی اور مرنے تک ان سے بات بھی کی۔ لہذا یہ محمودہ رضی اللہ عنہا علیہ السلام نے ان کا مصداق بن گیا ہے۔

(۶) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (میتوب بنی ہاشم) امام احمد علیؑ کی زبان مبارک پروردگار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دعایت کرے کہ میں اگر حضرت طاہرہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی عمر میں آج ہوتا تو خیرا یہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے، وراثت کا مطالبہ کرتا تو ہنس دیتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ہمارے وارث نہیں ہیں، ہمارا ترکہ موقوف ہو رہا ہے۔ یہ سن کر حضرت طاہرہ رضی اللہ عنہا کو کھڑے کیا اور حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ سے ملاقات چھوڑ دی اور عرض کی کہ اس سے ملاقات نہ کروں گی کیونکہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے کہ بعد وہ چھوڑا نہ کروں گا۔

(۷) امام بخاری رحمہ اللہ منیہ نے یہ حدیث بخاری شریف ”کتاب المتعاضد“ میں (ابن کثیر بلید، حصہ دوم، ص ۱۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ساتھ ہی احادیث کی طرح بیان کر کے ہیں جو اس میں اضافہ ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لوگوں میں وہ بہت تھی۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں انہوں میں انہوں اور امراض محسوس کیا، اسی وقت انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ”صاف و آواز دہن“ دیتے ہوئے کہا کہ ”ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیمار دیکھا کہ آپ حد سے آگے شریف لائے، آپ کے ساتھ کوئی اور نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صحبت کی حیثی کی وجہ سے ان کے ساتھ نہ لے کر گواہ رکھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جانے لگے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ان کے پاس آ سکیں تا کہ انہیں تو انہوں نے کہا: ”میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھ کہہ کر کہ میرے ساتھ اس ان کے پاس آ سکیں تا کہ انہیں تو انہوں نے کہا۔“







کا حق وراثت لینے آئے تھے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کا حق وراثت لینے آیا جو اس کو اپنے والد جیسے تھا ہے۔ یہی اس نے اہل بیت کہا تھا اگرچہ ابو موسیٰ میں اس کی کسی طرح کی شریکیت نہ تھی۔ اس کے والد کو بتا دیا کہ اس کے علاوہ تم مجھ سے کسی فیصلہ کی امید نہ کرو اس خدا کی قسم جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے میں اس کے علاوہ قیامت تک کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اب اگر تم دونوں اس طرح علی سے عاجز نہ کیجے تو دونوں میرے مخالف ہو کر رہیں گے۔

اس روایت کو امام بخاری روایت اللہ عنہ نے "صحیح" میں متعدد روایات پر بیان کیا ہے۔ مسلم اور مسند احمد میں نے زیر کیا ہے۔ لیکن ایک اضافہ سے روایت کی ہے۔

قتیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غلط ہوئے تو انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے مثل کے مطابق کیا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ راست گو و اہل بیت و اہل بیت کے دشمن تھے۔ پھر تم میرے پاس آئے اور میں نے وہ تمہارے حوالے کر دیا۔ تم میں میں میرے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے طرح میں کے سوا کوئی نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ کیا نہیں نے اس کو شریک پر تمہارے حوالہ کر دیا تھا۔ ان دونوں نے "ہی" کہا مگر ان دونوں کو کاغذ کر کے کہا خدا اہل بیت کو کیا میں نے یہ تمہارے حوالے کر دیا تھا۔ ان دونوں نے "ہی" کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم مجھ سے اس کے علاوہ کسی فیصلہ کی امید کیجے ہو۔ بالکل نہیں اس خدا کی قسم جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مخبران معروفہ ہری) کا ایک بیان اس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قاضی کر کے کہہ رہے تھے کہ میں آپ کو اس خدا کے نام سے پوجتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جماعت الیہ اطمینان اللہ کے وارث نہیں ہوتے، خداوند کو صدقہ ہوا ہے۔ سب نے کہا "ہاں" لایہ یحییٰ کی شریک پر ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ عمرانی کی پیروی کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی تھی کہ ان کے دو بیان تمہاری تفسیر کریں اور ہر ایک کو اس کی ہدایت کے مطابق گرائی حوالے کر دی۔ ان دونوں نے اسے جانے سے پہلے چلے جانا کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جن میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مشرک گرائی کے، عیش و عشرت، شکار و باغیچہ۔ وہ کاتبی رضی اللہ عنہ جن دونوں سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تھے انہوں نے کہا جب میرے ان دو شیوخ ہیں کہ وہ میان فیصلہ کیجئے اور آپ کو دوسرے سے راضی نہ ہوں۔

گو حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری نظر میں بھی یہ سب روایت گرائی کی تفسیر کرنے سے گریز کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان والا اور اہل بیت کا مدافع، لیکن فیصلہ ہر ذلت کی خاطر، جس آپ ﷺ نے ان کی اہل بیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک مشرک گرائی کرنے رہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ پر قاضی آگئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مشرک گرائی کے، عیش و عشرت، شکار و باغیچہ۔ وہ کاتبی رضی اللہ عنہ کے حق میں و غیرہ ہو گئے۔ (جیسا کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے مذکور کیا ہے) پھر یہ روایت مسلسل طریقوں کی زیر نظر آئی۔

مسند شیعین..... مسند شیعین (۱) کہہ رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (۲) میں نے اس حدیث کی سب اسناد اور الفاظ بالا متنبہاب صحیح کی ہیں۔ بحوالہ قتیبہ میں نے ہر مسئلہ کی ایک قطعہ چار کر دی ہے جو ان کی رسولی اللہ ﷺ سے روایات حدیث متفقہ پر مشتمل ہے۔ اور اس کو میں نے آج کل کے اصطلاحی "اہل بیت" پر مرتب کیا ہے۔ ہر خط فاطمہ رضی اللہ عنہ نے "تذکرہ" میں، قیاساً روایت وراثت کے عموم سے استثناء کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کا مدعی ہے۔ ساتھ ساتھ ابوجہش طبرہ، رسولی اللہ ﷺ کے حق وراثت کی حدیث پر مبالغہ کرتی تھی اور انہوں نے ان کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر رکھی آپ (رضی اللہ عنہ) کے متعلق بیان ہے۔









حضرت زینب رضی اللہ عنہا... نبی علیہ السلام نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ ان کی والدہ آپ ﷺ کی پھر بھی اس بہت عید المطلب میں ۱۰۰ ہاں سے پہلے آپ ﷺ کے غلام حضرت زیدؓ رضی اللہ عنہ کی تھیں۔ اور اوج مہجرات میں سے سب سے پہلے ۳۰ھ میں فوت ہو گئیں۔ اور سب سے پہلے ان کے لئے جہیز تھا۔ حضرت اسد بن ہذیر نے یہ سبایا جیسا انہوں نے مرزا میں عورتوں کو رکھا تھا۔

اسما کبریٰ رضی اللہ عنہا... اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے اسما کبریٰ رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ ان کی والدہ آپ ﷺ کی پھر بھی اس بہت عید المطلب میں ۱۰۰ ہاں سے پہلے آپ ﷺ کے غلام حضرت زیدؓ رضی اللہ عنہ کی تھیں۔ اور اوج مہجرات میں سے سب سے پہلے ۳۰ھ میں فوت ہو گئیں۔ اور سب سے پہلے ان کے لئے جہیز تھا۔ حضرت اسد بن ہذیر نے یہ سبایا جیسا انہوں نے مرزا میں عورتوں کو رکھا تھا۔

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہا... زہری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بھی۔

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں درست بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ۴۰۰۰ دینار عید المطلب میں ۱۰۰ ہاں سے پہلے آپ ﷺ کے غلام حضرت زیدؓ رضی اللہ عنہ کی تھیں۔ اور اوج مہجرات میں سے سب سے پہلے ۳۰ھ میں فوت ہو گئیں۔ اور سب سے پہلے ان کے لئے جہیز تھا۔ حضرت اسد بن ہذیر نے یہ سبایا جیسا انہوں نے مرزا میں عورتوں کو رکھا تھا۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا... رسول اللہ ﷺ نے جب مدینہ میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بھی۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا... حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بھی۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا... حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بھی۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا... حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بھی۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا... حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بھی۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا... حضرت زینب رضی اللہ عنہا بہت محبت میں رکھا بن اسد بن ہذیر سے شادی کی۔ اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بھی۔

کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بارود رکھا اور میں نے اسے ہلکی ٹھیکہ کرتے تھے، ہم ان کی ٹھیکہ زندہ اللہ علیہ فرما۔ تم میں ہم از ذریعہ معلوم میں سے ہر ایک کے قصص سے حالات رکھ جان کر۔ کچھ ہیں۔

غالب ۱۰۰ ہجری ہجرت مذہب کا پیوں ہے کہ نبی علیہ السلام نے غالب حصہ یہ ان میں فروغ دیا کہ نبی کریم ﷺ سے شادی کی ہے مگر بلاوجہ اس علاقہ سے دور۔ بعض بتاتی ہیں کہ اللہ علیہ میری کتاب میں اس طرح مذکور ہے، اور اسے لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو کھڑا ہو کر کیا اور اسے طلاق دے دی۔ محمد بن سعد (جو ہم میں محمد بن سائب گویا) نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیہ عتہ بیان سے کلام کیا اور وہاں آپ ﷺ کے کمر آبادی۔ مگر آپ ﷺ نے اس کو طلاق دے دی۔

غریب بن سنان (جو نبی بن ابی طالب اپنے والد راہی ہوا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ شام کی بن سنان کی کالی نے نبی علیہ السلام کو علیہ کے حلق سے ڈاؤن میں دیکھا کہ وہاں آپ ﷺ کو غریب کی بیوی سے رخصت ہوا اور غریب کی بیوی بھی امام ہجری ہجرت مذہب سے نبی سے متعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ کو ایک خاتون سے شادی کی آپ ﷺ کو سو سو، وہ اس کے جسم پر مگر کے اس میں ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کو طلاق دے دی اور غریب لائے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ علیہ سے ہجرت ہوا اور اسے جس کے پچھلے کر ہو چکا ہے۔

اس روایت نعمان نبی علیہ السلام نے اور حضرت نعمان بن جابر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے شادی کی۔ یہ قول نبی کریم ﷺ کا طیف تھا اس نے رسول اللہ ﷺ سے بناو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو نے ظہیم ہوشی کے ساتھ پڑھا۔ ہم اپنے خاندان میں پہلی جلا آپ ﷺ نے اس کو طلاق دے دی اور غریب بن سنان۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ۱۰۰ رسول اللہ ﷺ کی بیوی، رضی اللہ عنہا تھیں ان کے ظہم سے حضرت ابنا اہم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ وہ ۱۱ ہجری ہجرت فوت ہوئے اور ان کو کھڑا ہوا تھا۔

حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا ۱۰۰ رسول اللہ ﷺ کی ایک بیوی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا ایک خاندان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو آزاد کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا نبی ہے کہ وہ پڑھ کر تھی تھیں۔

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا ۱۰۰ اس عمار کے ابھی اللہ سے نبی بن نبیہ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، نبی کریم ﷺ کی شادی کی کہ اس کی والدہ وہ بن سنان کی بیوی تھیں، نبی کریم ﷺ سے ایک بیوی تھیں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں آ رہی تھیں کہ اس سے نکاح ہو گیا۔

شراف رضی اللہ عنہا ۱۰۰ ہجری کی خدمت میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا وہ بھی شام سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے بیوی اور اس سے نکاح ہو گئیں۔

حضرت اسمہ رضی اللہ عنہا ۱۰۰ ہجری میں ہجرت از بن سنان کی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جو یہ سے شادی کی اس کو عرب سے سے پہلے طلاق دے دی۔ ان کے والد ملک میں ہے حضرت اسمہ رضی اللہ عنہا بنت نعمان بن مخزوم کی بیوی تھیں۔

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا ۱۰۰ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ بنت عبدالمطلب سے نکاح فرمایا کہ آپ ﷺ سے شادی کی۔ ان کو کھڑا کرنے سے پہلے طلاق دے دی۔ اور وہ اس سے پہلے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بیوی وہ تھیں (اس کے والد عمرہ) خواہ نبی کریم ﷺ کا امام ہجری ہجرت اللہ علیہ سے بیان نہیں کیا، اس کے والد ابی سنان نے عمار کے امام میں ان کو کر۔









حضرت ذوالفقیر رضی اللہ عنہما کو سرور اور لطف کی کتاب اور ان کے قلم سے ابراہیم رضی اللہ عنہ سے پیدا ہوئے اور حضرت ربیعہ قرظیہ کو اگر کریمہ نامہ  
 الی کہا، اور اگر وہ اپنے خاندان میں بھی گئی اور پادشاہی میں۔

آپ ﷺ نے جو یہ سنت ظہران کو حلاق دہی اور بی طرفہ دین کو آپ کی خانوں سے بطور کی اختیار کی، نیز جو جن کھڑکیوں خانوں سے نرم کے عیش و عشرت کی پسند کی۔ حضرت زینب بنت جحشؓ نے ہالہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی لڑکی میں سے جن جنات کو سمجھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ علیہ السلام نے جن کو حلاق دہی کی حق حرجہ نہا، سے پہلے اس سے لڑائی نہ کی تھی، چنانچہ اس نے اپنے زینب سے لڑائی نہ کی اور اس سے اولاد پیدا ہوئی۔ اس حدیث میں حضرت سواد رضی اللہ عنہما کے بعد میں کا ذکر ہونے کی غرض کی وجہ سے ہم نے یہ بیان کیا ہے اور سمجھ رہے ہیں کہ آپ کا کلام کی جس میں ہوا، میرا کلام۔ ہے، پس جان ہونگا۔ ہے اللہ اعلم۔

نکاح کی بہترین ترتیب ... جس میں کچھ عہدہ بنی احادیث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا ہجرت سے چھ سال قبل مکہ میں فوت ہوئیں مآ ۱۱۱ نے ان کی زندگی میں کوئی نکاح نہیں کیا۔ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا اور ابو طلحہ ایک ہی سال میں فوت ہوئے۔ اس کے بعد ۱۱۲ نے ...

(۱) حضرت امام علیؑ نے عتباتِ مقدسہ مدینہ شریف کی۔

(۲) ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا۔ جن کے علاوہ کسی کو اور بڑی سے شادی نہیں کی اور ان سے کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی۔

(۳۰)۔ حضرت منید بنی النجد عنہا سے شادی کی۔

(۳) ... حضرت نعت جنت خرازم، ہذا ایہ مضمی اللہ عنہ سے نقل کی گئی۔

(۵)..... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بہت سفلیانہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر۔

(۶) حضرت امام علی رضی اللہ عنہما ہندوستان میں تھے۔

(۷).... حضرت نصیر دینی اللہ تعالیٰ سے محبت سے شادی کی۔

(۸)۔۔۔ حضرت جوہر بہ بات کا رشتہ فیضی ائمہ سے صلاح کیا۔

(۱)۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمارے بھائی حضرت ابوبکرؓ سے کہیں کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ عزوجل سے شریک نہیں کیا۔

یہ ترتیب نہ ہر کسی کی ترتیب کی نسبت مسن اور محنت اور فکری کے زیادہ مقرر ہے۔ جب حاشا اٹھیں۔

نبی خضرؑ کی خاتون۔ ... جس میں کبیر (ابو جحیم) جمیل بن زید خالی (حضرت علی بن زید انصاری) رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے نبی خضرؑ کی خاتون سے شادی کی۔ آپؐ اس کو کمر لے کر فرمایا کہ میں نے تم سے جو کچھ کہی ہے اس کے لئے رسول اللہؐ کے لئے ہے۔ درج کو آپؐ نے فرمایا اپنے خاتون میں چلی جاؤ۔ آپؐ نے ان کو کمال مہربان کیا۔ ابو نعیم نے حدیث حمل طائی، علی بن زید انصاری (ان کو کول) میں سے ہیں جن کو رسول اللہؐ کے کہنے کا شرف حاصل ہے کہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے نبی خضرؑ کی خاتون سے شادی کی بھرہوی حدیث بیان کی۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے جنس مردوں سے نکاح کیا اور گھر کا کوئی ایک ماں میں سے حضرت ام شریکہ رضی اللہ عنہا کو زہیہ نام سے قبول فرمادی یہ بات ثابت ہے کہ وہ اسی تھی۔ لیکن اس کا انصاف یہ کہتے ہیں جیسا عامریہ "بھی کہا گیا ہے۔ اور اس کو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا میں سے تکریم کی بھی کہا گیا ہے۔ اللہ کی کے قول کے مطابق اس کا نام مغربہ بنت جابر بن کنانہ ہے۔

ایک مسافر (عظیم بن عیسیٰ بن علی بن حسین) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرہ خواجہ حسن سے شادی کی۔ ان میں حضرت امیر کی انصاف بھی شامل ہے۔ جس نے اہل اہل بیت رسول اللہ ﷺ پر کبھی کسی سب سے اہل عروبہ کو اس سے روایت کرتے

ہیں کہ حضرت ام شریک انصار بن نجاد سے رسول اللہ ﷺ نے شادی کی (اور فرمایا کہ میں انصار میں شادی کرنا پسند کرتا ہوں لیکن مجھے ابن عمرو کی غیرت پسند نہیں) اور اس کو گھر میں بیٹھا۔

محمد بن اسحاق (اور یحییٰ بن علی بن ابی اسحاق) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ بہت طبعیہ انصار سے شادی کی وہ بڑی غیرت مند خاتون تھیں اس کو آپ ﷺ سے اتنا بیزار بن گیا کہ انھوں نے نکاح کے صحیح نہ ہونے کی درخواست کی، آپ ﷺ نے اسے اور درخواست منظور فرمائی۔

وہ خواہ مخواہ بن گئی آپ ﷺ نے نکاح کا پیغام بھیجا اور اس سے نکاح نہیں کیا۔ اس کا مکمل بیان علیؑ کا ہے، اس اپنی ذات سے اپنی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس نے حضرت عمرؓ کی کہ اس کی پھولی پھولتی اور ادا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ خیال ترک کر دیا اور فرمایا شریح سواری کرنے والی بھڑی عمرؓ سے قریش کی ایک عورت ہی مجھ پر پیش ہو رہی ہے اور میرے مال کی کھانہ دگر بن گئی ہیں۔

عبدالرزاق (مسلم، ابی یوسف، سنن ابی نعیم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسہؓ کی بہت اپنی طالب کر نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے حضرت عمرؓ کی یاد رسول اللہ ﷺ اس امر سے یاد دلائی کہ اس امر میں ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا کیا تعلق ہے۔

عمرؓ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید بن حیدر، عید بن عبد اللہ بن عمرؓ، اسراہیل، اسدی، ابو صالح (اسہؓ کی بہت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا میں نے حضرت عمرؓ کی اور آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو لیا پھر اداہ تھائی، وہی روزی فرمائی (۳۳۱۵۰) "میں نے تمہارے لئے نکاح فرمایا کہ یہ دیکھو وہی روزی اور تمہارے اچھو کا بیٹا بھی کبڑی جو اداہ تھائی نے تمہیں قیمت میں دیدی اور تمہارے بچا کی شیاں اور پھر یہ میں نے شیاں اور ماسوں کی شیاں اور خفاہوں کی شیاں جنہوں نے تمہارے لئے شہادت دی کہ "اسہؓ کا بھوکا ہے کہ شہادت کے لئے نکاح بھیجی کہ میں نے آپ ﷺ کے امراء حضرت شکی۔ میں تو فتح مکہ کے آزادوں کو لوگوں میں سے تھی۔ یہ حدیث میں ہے صرف رسولؐ کی سند سے ہم اس کو جانتے ہیں۔

غیر صحابہ پر خواندہ ہیں۔ اس روایت کا قضا ہے کہ غیر صحابہ پر جو میں آپ ﷺ کے لئے نکاح دیکھتا ہوں، وہی ہے، اور وہی نے اپنی تفسیر میں مطلقاً یہ مسئلہ بغیر علماء سے بیان کیا ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا ہائی خارج ملک (۳۳۱۵۰) سے مراد وہاں بہت داریاں ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ جملہ علماء "حاجرین" "مسیحین" ہیں۔ یعنی تم میں سے مسلمان خواندہ آپ ﷺ کے لئے نکاح ہیں، نکاح کے علاوہ وہ مسلمان اور ان کے لئے شادی کرنے سے بے نیاز رہتی تھیں مگر انصار میں شادی کرنے کی حد میں بھیج دو لیکن آپ ﷺ نے کسی انصاری عورت کو گھر میں نہیں بیٹھا۔ اور وہی نے جو شخص سے نکاح کیا ہے کہ ام السامیہ حضرت لعین بنت قریظہ رضی اللہ عنہا انصاری عورت ہے، اور دست نہیں، کیونکہ وہ بلا تہذیب بنائی ہیں سند ظاہر۔

چوتھی کوئی..... محمد بن سعد (وہابی نہیں، ابی یوسف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عورت کی طرف ہشت کے شریعت فرماتے تھے، کہ لکھتے بہت عظیم آئی اور اس نے آپ ﷺ کے کھڑے پر دھوا، وافر آپ علیؑ اسلام نے فرمایا کہ آپ ﷺ کو کیا بھڑکا کھائے، اس نے کہا میں ہوں پر خداوند کو کھانے والے لکھتے، فاضل غصہ کی بی بی، میں ہوں علیؑ بہت طبعیہ، میں اپنی ذات آپ کے لئے خود کرنے آئی ہوں آپ مجھ سے نکاح کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے توئی کر لیا اور اپنی قوم کے پاس بھیجا اور اس نے قادی کر میں نے نبی علیؑ اسلام سے شادی کر لی ہے تو قوم نے کہا کہ تم نے کیا کیا تو غیرت مند حضرت ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں ہیں تو ان سے غیرت کرے گی اور رسول اللہ ﷺ ہمتا کر رہے ہیں اس لئے تو ان سے نکاح کی گنج کی درخواست کر بھراؤ، اس کے لئے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ ہر نکاح کر کہہ دیجئے، آپ ﷺ نے اس کی درخواست قبول فرمائی، پھر اس نے مسعود بن ابی اسہؓ بن ہواہ بن عمرو سے نکاح کر لیا، اور اس کے پس نکاح اور اولاد ایک مرتبہ بد میں غرضی تھی کہ یہ بھڑکاؤ اور اس نے ملک کیا اور اس کے جسم کا کچھ حصہ کھا گیا اس وقت ہو گئی۔

ضیاء : مذکورہ بالا سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زیادہ مدت مابین قرطہ، مہرقتہ بن عبد العالی کی بیوی تھیں اس نے خضاعہ طاری کی تو اس سے شام میں بخیرہ نے شادی کر لی اور سلم بن شام بنیہ ۱۹۱۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے بیٹے سلم کی معرفت نکاح کا بیٹھا دیا تو اس کے بیٹے نے کہا میں مصروف کر لوں۔ اس نے اظہار سے اجازت طلب کیا تو والدہ نے کہا جانا کیا تو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مجھ سے اجازت طلب کرتا۔ یہ ۲۹ مجاہد اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دیا۔

گویا بیٹے کا خیال تھا وہ مریض ہو چکا ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی خاموش رہے۔ (نابارون ص ۱۵۴)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا..... بعد بالا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبیحہ بنت یسارہ میں غلط خبر کی کو افحاش کا بیٹا سمجھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو اختیار نہ دیتے ہوئے کہا چاہتے تھے پسند کر لے یا اپنے شہر کو کہہ دیں گے کہ میں اپنے خاندان کو پسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کو نہ اٹھ کے دس گھنٹہ گزار دی تھیں جس نے اس کو کین فطرت کی۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا... محمد بن سعد (واقعی بنو حنیہ ابن ابراہیم بن حنیہ ابن ابراہیم بن حنیہ) سے روایت کرتے ہیں کہ خاتون ام شریک کی ذاتی مامورین کو لے کر اپنی ذات کو رسول اللہ ﷺ کے درگاہ پر آپ ﷺ کے پاس کو قول نہ فرمایا وہ شادی کے بغیر نہ ہوتی ہوگی۔ محمد بن سعد (کنع شریک) وہ بہتر عالمی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام شریک سے دوسرے شادی کی۔ جنھوں نے واقعی ہمارے نزدیک یہ بات نقل ہے کہ وہ درجہ اول کے درجہ خاندان میں سے تھیں۔ محمد بن سعد کے مطابق اس کا نام مزینہ بنت حارث بن حکم ہے۔

یہ سن ابن سعد ۱۸۱ میں محمد بن ابی بکر بنیہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے یہ سن حضرت ام شریک نے اپنی امت کو رسول اللہ ﷺ کے لئے پیش کیا اور اس طرح اسے موت بخشی۔

جن کو بیٹھا نکاح دیا۔... بنو خازن میں سے عمن کو بیٹھا دیا اور ان سے نکاح نہ ہوا۔ وہ عمارت حارث بن عوف بن ابی جلد شمری ہے۔ اس کے والد نے کہا اس کو میں سے حال کچھ برکت تھی اور وہاں میں گیا تو وہ زمین میں جلا ہو چکی تھی۔ اور یہ خوب لڑکا برصا اور شمر کی والدہ ہے۔ سعید بن ابی حارث نے لکھا کہ وہ ستی طرح بیان کیا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی بھائی..... آپ ﷺ نے صبیحہ بنت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب کو کئی نکاح کا بیٹھا دیا مگر معلوم ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں کہ ان کا وہاب کی کنیت ہے۔ یہ دودھ پلایا تھا۔

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تین اقسام... یہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا ذکر ہے جو بعد سے تین قسم پر تقسیم ہیں:

(۱)۔ جن کو گھر بنایا اور ان کو چھوڑ کر فوت ہوئے۔ یہ کل دو قسم ہیں اور یہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بالا انجاء امت پر حرم ہیں اور ان کی حدت ان کی موت تک ہے اور تھوڑے لئے چاروں قسم کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچاؤ گے کہ تم آپ ﷺ کی بیویوں سے آپ ﷺ کے بعد بھی بھی نکاح کر رہے ایک یا تھوڑے تو ان کے نزدیک حرام ہے۔ (۳۳/۵۳)

(۲)۔ جن میں میں کو گھر آکر رکھا گیا اور ان کو نکاح نہ ہوا۔ یہ کیا ان کی حدت گزر جائے کے بعد ان سے نکاح جائز ہے؟

اس میں دو مسئلہ ہیں۔

(۱)۔... مابقیات کے عہد میں وہ نکاح کیا جاسکتا ہے۔

(۲)۔ تھوڑے (۳۳/۱۹) کی حد سے جائز ہے۔ اے نبی (ﷺ) اپنی بیویوں سے کہہ دو اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور اس کی آوازیں منکوحہ ہے تو میں تمہیں چھوڑنے کے ابھی طرح سے رخصت کروں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک تمہیں

کے لئے ۱۸ جزیہ کیا ہے۔ (۳۷۱۹) اگر رسول اللہ ﷺ سے خزانہ اور خلاق کے بعد من کو نکال کر بار بار دہناتا تو پھر آخرت میں سے ایک کو منتخب کرنے میں اس کو کوئی نقص نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ کی طاق غیر سے بڑا کوہ مبارک ٹھکانے والی کوئی کوئی نہ تھا نہ ہوگا اور یہی مسئلہ ہے۔ واللہ اعلم۔

(۳) جس خاقون سے آپ ﷺ نکلے تھان کا اور مگر سامنے سے پہلے اس کو کھانی دی ہے تو اس کو کھاتی سے نکال کر چاڑھا ہے۔ اس تیسری قسم میں میرے علم سے سلاطین کوئی خزانہ نہیں۔ بقی دوسری خاقون جس کو آپ ﷺ نے نکال کا بیچہ مدبرہ سے کیا اور نکال نہیں کیا تو اس کو کھاتی سے نکال کر چاڑھا دلی ہوتا ہے۔ کتاب "بھاسا" میں ان مسائل کے حقوق کا ذکر ایک باب مستوف ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ۔

### نبی علیہ السلام کی لوٹ پلوں کے بیان میں

نبی صبر سلامتی اور بڑیاں نہیں۔

حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا۔۔۔ حضرت ماریہ بنت قیس کہیں کہیں ایک روایت ہے کہ کھانا جتنی بن جتانے آپ ﷺ کی خدمت میں بلواؤ تھے اور ان کا تھا اس کے ساتھ اس کی بہن شیریں کو بھی خدمت میں شامل کر دیتا تھا۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ کس نے آپ ﷺ کو لوٹ پلوں کا تذکرہ کیا تو اس کی جس و اللہ اعلم۔ اور ایک شخص خدمت ماریہ رضی اللہ عنہا کی ایک بھینس کو دلا تھا کہ کہتے تھے آپ ﷺ نے اس کو تو کوئی لڑا یا مارا ہی نہ دانت کیسے دیکھ کر۔ نیا۔ دوسری میں علامہ "عنہا" کی کہتی "مستن" کہ وہاں نہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خزانہ معاف کر دیا۔۔۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں ایک بھینس کا خرچ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہ کی نصیب و عزم کی خاطر معاف کر دیا تھا کہ اس کے طعن ماریہ سے حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔۔۔ ماریہ بنت قیس کہیں کہیں ایک روایت ہے کہ کھانا جتنی بن جتانے آپ ﷺ کی خدمت میں بلواؤ تھے اور ان کا تھا اس کے ساتھ اس کی بہن شیریں کو بھی خدمت میں شامل کر دیتا تھا۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ کس نے آپ ﷺ کو لوٹ پلوں کا تذکرہ کیا تو اس کی جس و اللہ اعلم۔ اور ایک شخص خدمت ماریہ رضی اللہ عنہا کی ایک بھینس کو دلا تھا کہ کہتے تھے آپ ﷺ نے اس کو تو کوئی لڑا یا مارا ہی نہ دانت کیسے دیکھ کر۔ نیا۔ دوسری میں علامہ "عنہا" کی کہتی "مستن" کہ وہاں نہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خزانہ معاف کر دیا۔۔۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں ایک بھینس کا خرچ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہ کی نصیب و عزم کی خاطر معاف کر دیا تھا کہ اس کے طعن ماریہ سے حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔۔۔ ماریہ بنت قیس کہیں کہیں ایک روایت ہے کہ کھانا جتنی بن جتانے آپ ﷺ کی خدمت میں بلواؤ تھے اور ان کا تھا اس کے ساتھ اس کی بہن شیریں کو بھی خدمت میں شامل کر دیتا تھا۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ کس نے آپ ﷺ کو لوٹ پلوں کا تذکرہ کیا تو اس کی جس و اللہ اعلم۔ اور ایک شخص خدمت ماریہ رضی اللہ عنہا کی ایک بھینس کو دلا تھا کہ کہتے تھے آپ ﷺ نے اس کو تو کوئی لڑا یا مارا ہی نہ دانت کیسے دیکھ کر۔ نیا۔ دوسری میں علامہ "عنہا" کی کہتی "مستن" کہ وہاں نہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔۔۔ ماریہ بنت قیس کہیں کہیں ایک روایت ہے کہ کھانا جتنی بن جتانے آپ ﷺ کی خدمت میں بلواؤ تھے اور ان کا تھا اس کے ساتھ اس کی بہن شیریں کو بھی خدمت میں شامل کر دیتا تھا۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ کس نے آپ ﷺ کو لوٹ پلوں کا تذکرہ کیا تو اس کی جس و اللہ اعلم۔ اور ایک شخص خدمت ماریہ رضی اللہ عنہا کی ایک بھینس کو دلا تھا کہ کہتے تھے آپ ﷺ نے اس کو تو کوئی لڑا یا مارا ہی نہ دانت کیسے دیکھ کر۔ نیا۔ دوسری میں علامہ "عنہا" کی کہتی "مستن" کہ وہاں نہیں۔







سے میری دوستی تھی۔ جب جو قرظہ نبوی پالائے گئے تو سب قیدی رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے۔ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں بھی ان قیدیوں میں شامل تھی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے میرے بارے میں حکم صادر فرمایا مجھے صبر و اجر دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ ہر ماہ قیمت میں یک سو گھنٹہ صبر دیا تھا۔ جب میں باقی قیدیوں سے الگ کر دی گئی اور مجھے امام سجاد کے مکان پر رکھا گیا تو ان کے لئے بھیج دیا گیا میں نے کوہ قاف کو دیا اور قیدی عورتوں کو تقسیم کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے شرم کیا کہ ہاں آپ ﷺ سے اس عذاب کا کیا آپ ﷺ نے مجھے سامنے بٹھا کر فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کو پسند کر کے اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے لئے پسند کر لیں گے۔ میں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند کرنا پسند کرتی ہوں جب میں دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے آزاد کر کے میرے ساتھ نکاح کر لیا اور مجھے ۱۰۰۰۰ دینار سے نکاح کر دیا۔ میرا بیٹا آپ ﷺ کی اولاد کا ہوا کرتا تھا اور امام سجاد کے مکان میں رسول اللہ ﷺ کے میرے ساتھ شب اٹھائی کی۔ اور باقی بی بیوں کی طرح میرے لئے بھی باری تقسیم فرمایا کرتے تھے اور میرے پردہ کا انتہام کیا۔ رسول اللہ ﷺ ولادت و نبوت سے پیشتر آتے اور جو چیز ماکھی آپ ﷺ سے دے دیتے (اس صورت حال کو دیکھ کر) کہی نے کہا اگر تو رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کی وہابی اور آزادی کا سوال کرنی تو رسول اللہ ﷺ ان کو آزاد فرمادیتے تو وہ جواب میں کہتی تھیں عورتوں کی تقسیم کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عظمت فرمائی اور کثرت عظمت فرمادیا کرتے تھے۔ وہ مسئلہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہی۔ اور بنو النضر سے وہ ابھی کے بعد فوت ہوئی اور اس کو جنت النبی علیہ السلام میں لایا اور اس سے شادی عزم ۲۰۰۰ میں کی گئی۔

حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کسی قبیلہ سے ہیں؟ ..... لیکن وہ جب (یونس بن زید) نے ہری سے لکھا کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریحانہ رضی اللہ عنہا کی طرح کو بطور کنیز رکھا۔ پھر اس کو آزاد کر دیا اور اپنے غلامان میں چلا گیا اور وہ مجید و معمر بنی شعی کے قول کے مطابق ریحانہ بنت جرجہ بن شمعون قبیلہ بنی شامیر میں سے تھیں اور جس کا خیال ہے کہ وہ بنی قریظہ میں سے تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس حدود کے گھڑان میں رہا کرتی تھیں۔ اور رسول اللہ ﷺ اس کے پاس بھی کبھی قبیلہ (دو بیڑ کا) آنا سفر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کو خیال ۱۰۰۰۰ میں قیدیوں کا ہوا تھا۔

جو کہ بنی شامیر (احمد بن محمد امین ابیہر مسید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ماریا اور ۱۰۰۰۰ پارسیانہ اور ہزاروں تھیں اور ریحانہ اس سے پہلے عبدالمطلب کی بیٹی تھیں جس کا بیٹا زید ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے پہلے فوت ہوئی۔

آپ ﷺ کی چار لونڈیاں ..... وہ مجید و معمر بنی شعی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چار لونڈیاں تھیں ماریہ قبطیہ، ریحانہ قرظیہ، زینب اور مہینہ (جس کا تذکرہ سیرت میں ہے) اور جعفر طبرستان نے اس سے کوئی تذکرہ نہیں کیا اور یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر ان سے غالب آجائے گی۔ حوا یک "توضیحات" کوڑی تھی جہاں ان میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو پرکھی تھی۔

آپ ﷺ کا ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نسبت ماکھی یا بی بی کا تھا ..... امام ابوہریرہ حضرت جعفر بن جہت بنی کے بارے میں امام ابوہریرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے ڈھائی عمر اور مضر بنی شعی کا بیٹا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی لونڈی تھیں۔ آپ ﷺ فوت ہوئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے دشمنانہ ہوئے اور ان کے ہاں تخریب کے لئے لکھا تھا انہوں نے عرض کیا مجھے اپنی خوشی کا اندازہ نہیں کر سکتی آپ ﷺ کی رضا و خوشنودی کا کیا صلہ دوں مگر انہوں نے آپ ﷺ سے امام ابوہریرہ کو "تکبر" سے فرمایا۔ یہ جعفر بن عمر (مجدد بن عبد اللہ ابن ابی جحیفہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا کو ایک بار ہادی تقسیم کرتے ہوئے ایک مکان سے گذر گئے۔

جو ہم نے اللہ کی سے لکھا کیا ہے کہ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا امامہ میں فوت ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ چڑھا دی اور جنت النبی علیہ السلام میں دفن کیا۔ اللہ اعلم۔







آخرت میں آپ کی آنکھوں کی عیندگ ہے۔

[illegible]

اسناد نے امام اہل سنت بن عبد الرحمن صدیقی سے ولایت کیا ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن ماکہ سے پوچھا کہ حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے وقت کئی عمر کے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے (اپنے جسم سے) گولہ مارا تھا مگر وہ زخم نہ ہوا تو یہی وجہ تھی کہ وہ زندہ کیے رہا کیونکہ یہ نبی اسلام آخری ہی ہیں۔

[illegible]

ابو یعلیٰ (ابو یعلیٰ بن ابی نایم، صاحب مروجہ سید) حضرت امیرِ مومنین رضی اللہ عنہ سے، اہدائے جہنم کے لیے کسی شخص کو بھی نہیں بھیجا۔ وہ اپنے اہل و عیال پر رحم کرنے والے تھے۔ حضرت امیرِ مومنین رضی اللہ عنہ نے ان کو اہلِ مومنین کی اہمیت پر آگاہ کیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ہم جہنم گئے۔ آپ ﷺ ایک دھوکے والے مکان میں تشریف لے جاتے کہ وہاں کو خیر ہو رہا تھا، مگر آپ ﷺ کو ان کو دھوکا دینے والے اور جہنم کے پھانسی چڑھانے والے کو دیکھ کر رضی اللہ عنہ خوف و احوال و رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: یا ابی نایم رضی اللہ عنہ میرا تھک چکا ہے، وہ خیر خواہ کی صورت میں صرف ہوا ہے، نہ کسی دغا دہ میں جو جنت میں نہ کی مدت، نہ اس کی تکمیل کریں گی۔

جربرہ اور عوامانہ اُمتیں، مسلمہ میں مصلحت اور انصاف کی خاطر ہر اور دشمنی کا منہ منہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارا جہم بن سونسا ہفتہ ۱۹۵۵ء کی عمر میں فوت ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو وضع "امیں ان کی سرود۔ جنت میں اس کی دایہ ہے۔"

[illegible]

اس میں مساکر نے یہ مسئلہ عطا کیا ہے جو کہ خود عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی پریس کیا ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ہائی مائت و مدت و نصف مائت تک لوگ ہوگی۔

ابو یوسفی موصول (ترمذی میں بخاری و مسلم، مشیم ۱۱) اسامیل سے روایت کرتے ہیں کہ میرا نے ابن ابی اہلیہ سے پوچھا ان سے کسی نے سوال کیا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو میں نے جواب دیا کہ وہ یحییٰ میں فوت ہوئے اگر نبی علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ کو نبی مقرر ہوتا تو وہ ضرور ہوتا، انہی مساکر (۱۰) میں محمد بن سعید اللہ فاضلہ بن ابی جہم اشجعی، حسن بن ابی عبد اللہ فرواد، معصب بن سلامہ ابو یزید ثمالی، ابو جعفر محمد بن ابی اسحاق حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فوت و روایت کرتے ہیں کہ وہاں اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ اللہ و ہما قود بنی ہاشم۔ ان مساکر (۱۰) میں اسامیل بن جابر، محمد بن اسحاق بن جابر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبیؐ یہاں سے اسلام لے آیا۔ لیکن میں مت یسین یہاں تک کہ میں ان کو کھانا دیتا تھا۔ آپ حضرت عقیقہ لائے اور اہل پرچہ کو اس قدر دے کہ نہ بھوکے نہ پیاسے اور اہل حجر و سار و خیلوں میں انھیں ادا نہ ہو سکے۔

[illegible]



حبیب رسول اللہ ﷺ وصالی ہوا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا ٹکڑا "جرفہ" میں خیمہ تھا (جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے) تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کشتی کر دیا کہ ان کی رائے کی۔ دشمنی میں فیصلہ کر لیجئے، اپنا حق حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دینا چاہا۔ بنے کی اہل ہات دی گئی۔ خود بہ کہ اس عمر رضی اللہ عنہ کی فکر اور اور انکرامات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو راز کر دیا۔ یہ اس کے امتزاج کو اور راز کر کے خدای قسم! اس کو ہم کو نہیں کھولوں گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے باوجود یہ چاہیچہ، (تفکر اور نور عارفانہ شام کی حد) "ایمان" میں خیمہ ہو گئی۔ یہاں حضرت زید رضی اللہ عنہ میں حارہ و حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عیوبہ رضی اللہ عنہ میں دہا و شہید ہو گئے۔ پھر اس نے طائفہ پر حملہ کیا، مالی خیمت جمع کیا، دشمنوں کو قیدی بنا دیا، صحیح عالم اور صحیح نصرت سے جھکا کر ہو کر واپس چلے آئے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے جب علی ملے تو ان کو کہتے ہیں: "اسلام علیکم۔"

ہر شخص اپنے پرکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت امام رضاؑ کو میر جیش خرمی کا لہجہ سمجھنے سے حضرت امام رضاؑ سے  
ملنے کی بات پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خطاب میں فرمایا کہ تم نے اس بات پر کھنکھائی کی ہے تو کوئی جب بات کہیں "تم اس کے باپ کی  
سات پر اس سے پہلے کھنکھاتی رہے ہو۔ والدہ اور امداد کا حال بجا اور دیکھو: یہ روشی جہنم کے لیے سب سے محبوب ہے اور صحیح جہنم کی شہادت ہے  
ان فقہاء امام اہل بیتؑ کے پیروں کا بخاری میں حضرت امام رضاؑ کی خدمت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام رضاؑ کی شہادت دے گا  
فرزے الٰہی میں سے محبت رکھتا ہوں تو میں ان کو محبوب ہمارے محمدی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا  
ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ ارادہ کرے کہ اس کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے اس کو امام رضاؑ کی خدمت سے محبت کرنا چاہیے۔

[illegible]

میں اس کی کثیر ترانہ شیطانی کہتا ہوں کہ رسول اللہ نے اسی طرح عزت سے دعا کی تھی کہ وہ خدا تک پہنچے اور وہی اللہ عزت و کبریٰ ہے۔ اسی پر یہ طیف نمایاں ہے۔ (جس پر یہ نکتہ انشوائی میں پیر ۱۵ ص ۱۰۲ پر گات)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شرکت سے معذرت..... جو وہ نہیں کیا ہیں ہے کہ، سہرہ بھی نہ ہو  
 سے حدیثی جنگ میں شریک نہیں ہو، غلام و بھروسہ بنیں کیا کہ، سب اہل انکار کو کفر کا یہ قورسول نہ ہو، انفرقا قہ کفر و من  
 نہ ان لانا اللہ و کفر و تہ کہ، لافعلی تر کون حالی و ہر ہوگا کیا تو نے اس کو قہیہ کہنے کے بعد حق کو دیا؟ اس نے اپنے ہنر فغان  
 و ہنر میں جان کئے گئے ہیں۔

حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ بن زید کے اوصاف : سیاق و سباق میں ایک شیریں کام فنی زبان اور مافیہ لغت سے ان کے باب مرتبہ نایضی اللہ و سخی لکھی اوصاف سے مہر و مفید کام ہے۔ اس لئے بعض زبان گوینے ان کے نسب کے بارے میں کہہ چکی۔









(۱۳)۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا ایام عبد الرحمن مہجران..... ابن کی کنیت ابو بکر کی تھی ہے۔ عمر نام مہران یا عسیر یا امر یا ابن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپس اللہ کے، عثمان کو سفینہ کا لقب دیا۔ (یوم) ابھی بیان کریں گے کہ ان کے نام پر غالب آیا اور اہل مکی سے معروف ہو گئے) یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو احادیث رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزار کی کے ساتھ شرف و آزادی کا تھا انہوں نے یہ شرف قبول کر کے ہوئے کہ اگر آپ رضی اللہ عنہا یہ شرف عادت کی کوئی قوم میں بھرنے آپ ﷺ سے بدستور ہوتا ہے حدیث متفقہ میں ہے۔

یہ محدث بن عرب میں سے ہیں۔ صاحب کل الکلام فارسی میں سے ہیں سفینہ بن ابی سلام ابو حمزہ اللہ علیہ (ابو بکر) و مشرق بن ہادی بھی کوئی سعید بن جبان یا حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں خلافت میں جس کو بھی اس کے بعد لوگیت ہوگی۔ پھر مجھے سفینہ کے کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امت خلافت شریک۔ پھر اس نے کہا ہم نے شہزادہ (قریباً) ہمیں مال امت خلافت پہنچائی۔ پھر اس کے بعد میں نے نقطہ کے بارے میں غور کیا تو کسی سفینہ پر نہیں آویں کو تشنگی پہنچا۔ مشرق کوئی کاہن ہے کہ میں نے سعید سے پوچھا آپ کی ملاقات سفینہ سے کہاں ہوئی تو اس نے کہا تو مجھے کہہ دیجئے۔ میں نے ان کے پاس تین ماہ کی ہوس کی۔ احدیث رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ میں نے پوچھا آپ کا نام کون سی؟ تو انہوں نے کہا میں اپنا نام نہیں بتاؤں گا میرا رسول اللہ ﷺ نے سفینہ کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے ہوں ان کا سالانہ گھر اور محل ہو گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں چاہو پھر مجھ میں لے جاؤ پھر مجھ میں سب نے اپنا سالانہ میں داخل رہا۔ پھر مجھ پر ہوا اور مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے تو سفینہ ہے۔ اس دن ان میں ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ سات سات لڑکوں کا یہ چھوٹا تھا تو مجھ پر گراں نہیں گزرتا۔ (میں کسی کو نہ بتاؤں گا) لاکھ اسرار سے پوچھیں۔ یہ حدیث جو ابو حمزہ رضی اللہ عنہ علیہ روایت فرماتے ہیں۔

نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر ہے۔ اور ان میں یہ الفاظ ہیں۔ (خلافت النبوة فلا حول ولا قوة الا باللہ) حدیث متفقہ میں ہے۔ بات مستحکم ہے۔ امام احمد (بخاری ابن سلمہ سعید بن جبان) سفینہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی تھی کہ جب میں کوئی رقی تھی مجھ کا نام اپنا سالانہ ارضم لیس ادا علی۔ تو ان مجھ پر لالہ دیا یہاں تک کہ میں بہت سا سالانہ لیا۔ جو نے تھا کہ مجھے کچھ کہہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو سفینہ رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتی ہے سفینہ کی وجہ تسمیہ یہ۔ بات مستحکم ہے۔

ابو القاسم بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابو القاسم طبرانی بن داؤد ورمی ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کئی شریک بن عبد اللہ بنی مہجران (مصر بن علی) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے ایک دہائی یا سو یا سو ایک اور میں یاد کرنے میں سب سے زیادہ چیز تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو تو سفینہ اور کشتی ہے۔ ساری طرح لکھا ام سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا میں عمار افریک سے نقل کیا ہے۔

شیر کا واقعہ..... ابو جہل بن عبد (مصر بن کرم) مہجران بن عمر اسامہ بن زید وحمز بن عبد (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شہزادہ ہوا اور کشتی کوٹ گیا اور میں اس کے ایک کپڑے پر بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے ایک ایسے جہاز کے نام کہہ کر کہ میں میں شیر تھا میں لکھ اس سے ڈر گیا۔ پھر میں نے کہا ابھی اس وقت اسے شیر میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں پھر وہ اپنے کندھے سے چوکر مجھے اٹھائے کہنے لگا کہ مجھ میں نے کچھ راست پڑائی اور پھر وہ حلالہ میں سمجھا کہ وہ حلالہ کہہ رہا ہے۔ یہ حدیث ابو القاسم بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (ابو القاسم بن ابی عبد اللہ بنی مہجران) جو بنی مہجران سے نقل کی ہے نیز یہ حدیث جو رضی اللہ عنہا نے (مصر بن علی) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے) نقل کی ہے۔ نیز یہ حدیث ابو القاسم بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (مصر بن علی) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے) نقل کی ہے۔ نیز یہ حدیث ابو القاسم بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (مصر بن علی) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے) نقل کی ہے۔ نیز یہ حدیث ابو القاسم بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (مصر بن علی) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے) نقل کی ہے۔

اس نے تین پرانی وہ ادنیٰ اور نئے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ راہ صاحب سنن نے سفینہ کی روایت نقل کی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مروی روایت میں بیان ہو چکا ہے کہ اہل مکہ





































نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے اس شخص کا طعن کر دیا اب یہ سے خلاصی کا کیا کر دو ہے؟ اس نے عرض کیا یہ اس شخص کی  
رضی اللہ عنہ ایک مجاہد ہے مجھے بے اہل و عیال کا بھینسنا اور گران مقرر کیا تو چاہتا ہوں کہ مجاہد کے گھر یا تو بیوا کی یا یتیم کی عزت کے لیے اس کو دقت  
اور وہ یہ انکار کر رہا تھا

وَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَنْ يَدْعُو إِلَى الْإِسْلَامِ مَعَهُ  
حَلَّتْ لِي فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أَيُّكُمْ عَلَى رَأْسِهِ  
عَلَى جُرْدٍ لَاحِظَةٍ وَالْمَعْلُومِ  
كَانَ فَحْلًا لِيَسْرِي لَهَا  
لِيَسْمُوَ بِهَا مَوْلَى لِي لِيَسْمُوَ

”پنا گندہ بل اور چارہ اس کو اسلام نے میرے بارے میں حکم کر دیا ہے جس کی اس کی نبی کے ساتھ رات بھر تیار رہا ہوں۔“

یہ اس کی چھٹی پیدائش کے لئے تھا اور وہ کھڑاں کے امام اور تک پروردگار تھے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بہت کجی سن کر کہا اور یہودی کے خون کو رائیگاں کر دو۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔

(۵)۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ بلال بن حماد رضی اللہ عنہ۔ حسان بن وہب کا ہم ہے۔ یہ کہہ کر اس کی

ہے۔ اس پر انھوں نے خادم تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے جو عرض کرنا فرمایا کہ تم سب ان کو سخت تکلیف پہنچا کر تھاکہ واسطے  
تہ مجاہد کی اور اسلام پر جان سے لڑا تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا کہ کہو اللہ تعالیٰ کو اور ان کو دیا۔ انھوں نے ان کو  
مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ بیٹھ کر دارالحدیث میں شرکت کی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح اور شام پڑھتے تھے۔ بعض لوگوں کے علاوہ جو صحابہ  
تھے کہ وہ ”ش“ لکھتے تھے اس سے ادا کر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض انھوں نے ایک بے بیہوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منسوب کی ہے کہ۔  
اللہ نے فرمایا ”اے بلال! میں نے تم کو اس شخص کا ہم رکھنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ پچھلے ہوں ہیں اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس میں  
شہر ہیں۔ حضرت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ہفتوں کے گران تھے اور آپ اللہ کے خزانچی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ازاں تمام میں  
وہاں کے لئے چلے گئے تھے۔

بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے چچہ و بھائی کے قول سے ان کو شہر دیا۔

اللہ کے قول کے مطابق وہ دمشق میں ۹۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ علامہ ابن کثیر نے کہا کہ ان کی قبر دمشق میں موجود ہے۔  
”وہ“ لکھا کہ میں بعض لوگوں کا قول ہے کہ ”علب“ لکھا ہے اس سے کجی ہوتی ہے کہ کبھی اس کے بھائی خالد فوت ہوئے۔  
کھول کا قول ہے کہ جس شخص نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو گھسا اس نے مجھے بتایا کہ وہاں سے جاؤ ہم کو گھسیں اور ان کو قید کر لیں۔  
مجھے تھے اور خباب بھی لگے تھے۔

(۷)۔ حضرت حبیبہ اور سہیلہ پر ان خالد رضی اللہ عنہما۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے انھیں مدینہ میں فرمایا۔

”آپ اللہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان کو کھانا دیا۔ آپ کو کھانا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہاں سے جاؤ۔ وہاں سے (ا)  
نہ ہوگا اس کی والدہ ”سہیلہ“ جنھوں نے اس کو کھانا دیا۔ پھر وہاں سے نکلتے ہوئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو روڑی لاروڑی سے آواز دے۔

(۸)۔ حضرت اذھر یا اذھر رضی اللہ عنہ۔ یہ بھائی شہید ہوئے اور وہ ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بھائی ہیں کجی:

یہاں ہے۔ بھائی نے انھیں اپنی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر کیا تھا۔







[illegible]

حضرت قیس بن سعد بن عبد الوہاب انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ۔ اہم بخاری رحمہ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو ساتھ میں دیکھا کہ وہ اپنے بھائی کے پاس بیٹھ کر پڑھ رہے تھے۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا۔

حالِ فدا کا بیکار و شکیں کہ حضور خدا تعالیٰ کی پڑ پڑی مہربانی و شفقت و بخشش و رازِ علیان (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضروریات کے لئے ضرور چے غلاف آپ علیہ السلام کو دیا اور فرمایا کہ تو آپ علیہ السلام کو دے اور ان کو دے۔

(۱۴) ... حضرت معمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ ... آپ بھی رسول اللہ ﷺ کو کہا: چاہتا ہوں کہ میں بھی جیسا کہ وہ شہید ہو چکے ہیں۔ حضرت معمر نے آپ سے یہ سلام کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ مرد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے چاہا۔ اس کے بعد اس کے حلقہ میں گئے اور ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دو بیٹے بھی تھے۔ ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دو بیٹے بھی تھے۔ ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دو بیٹے بھی تھے۔ ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے دو بیٹے بھی تھے۔

[illegible][illegible]

۱۰ مہینہ ایک رات، اللہ علیہ کے قول کے مطابق حضرت مخدوم شہید علیہ الرحمہ و آلہ السلام کے سامنے دو سو گتے چن کر ایک چائی یا دھاروا سے چھانکر کر  
 لی چائی بنائی۔ جسے سو گتے کی توڑ چھنی جس میں دھاروا ملا کر پکائی۔ اور دو چھوٹے والا مرود کھائی۔ گھوٹے کے دو میاں سے پنا پھا۔  
 سب کثرت عبادت کرتے اور جاہد کرتے۔ ایک وقت خلافت سے ملے۔ اس کو مدینہ کا مہمان رہے کہ انہوں نے اس کی خواہش سے ملا کر کیا۔ پھر لوگوں







[illegible]

بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مہر سرائے سے ہیں۔ "تھکنہ لاسم حضرت زین العابدینؑ کی ایک تصویر انھوں نے  
کرتے تھے۔" ۱۹۰۰ء کی فوت ہوئے۔ ان کا نام۔

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ چار ائمہ دین نے قرآن کریم کو لکھا۔ حضرت ابی بن کعب، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔

[illegible][illegible]

حضرت ابی ریحان محمد بن کعب کی وفات  
 ایسی حالت میں افتراق میں واقع ہوئی کہ وہ اپنے صاحبزادے ابی جعفر محمد بن کعب کے پاس تھے۔

[illegible]







ماں حضرت حسن رضی اللہ عنہ جی طعن ابی طلحہ صحابہ کے بعد مسلمان ہوئے بعض کہتے ہیں غیر میں مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ بیٹا نکلیں  
 پہ مارا مارا میری آواز کے ساتھ کرتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت میں، ابوالقاسم صہابہ کے سربراہ ابومرہم حضرت  
 رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسرار کر کے اس کی صحت حضرت ابی جہید بن جریج رضی اللہ عنہ کو باعمر صہابہ کے مقرر  
 کر، باعمر صہابہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی ماں سے اختلاف نہ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت میں ۱۱ھ ۲۲ھ میں فوت ہوئے  
 (پیدائش ۱۰ھ) صحابہ سے ایک علی کی مصلحت پر ایک علی بنی علی۔ وہ تھی دین اللہ علیہ کہنے ہیں مجھے اس کی کہہ سے علی دس خلافت  
 کیا تو سلیم ہوا ۱۱ھ ہو چکی ہے۔ وہیم کے قول کے مطابق عید میں فوت ہوئے کہ پہلا قول صحیح ہے۔ حدود احادیث روایت کی ہیں جن کا  
 الشیخ ابو النضر کا یہ ہے۔

کتاب نبوت ﷺ ... شیش بن حجاب (عبداللہ بن ابی ایوب، جود) عمر ابن حارم سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ خطبات ارض  
 ... سے نہ ہوا نہ نہ ہو رہا بیرونی۔ ام اللہ لرحمان الرحیم رحمہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے خطاب مجمع الی اسلام، بے شک وادی "میدان"  
 اور اس کا نام نہ ہی اس کا درست کہہ جائے اور نہ ہی اس کا کفار کیا جائے۔ جو شخص اس کا کتاب کرے اس سے کفر ہے لگائے جائے گے اور اس کا  
 لباس اس پر پہنا جائے گا۔ ہر گز یہ وہاں نہ آئے گا۔ سے کہہ کر حضور اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یہ حکم بھی نبی علیہ السلام کی جانب سے ہے  
 اور اس سے خالہ نہ دیکھ رہی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے کھمبے پر تھوپ کر، کوئی اس سے تھوڑ نہیں کرے۔ جو تھوڑ کرے گا، خود پر ظلم کرے گا،  
 لہذا جو شخص اس سے مخالفت نہ کرے گا۔

(۱۲) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ... حضرت زبیر بن عوام بن عوف بن عبد بن عبد الوہابی بن فہمی ابو عبد اللہ اسدی۔  
 کے بڑے بڑے مشرور، اپنے دشمنوں سے شہرہ کی جن سے ہوا، اوقات رسول اللہ ﷺ کا حضور خرم تھے رسول اللہ ﷺ کے حوالی اور صلہ ہیں۔ آپ ﷺ  
 ن ہوا میں منیہ کے لئے تھوڑا سا مسرت ابی کر کے تھوڑے عادی ہیں۔ شیش بن حجاب نے ابی کر کے شیش سے نقل کیا ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ  
 بن عوام نے نبی صہابہ بن عوف کے ہاتھ پر خیر کیا جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم ہوا اور فرمایا: ان مساکر نے بھی شیش سے نقل کیا ہے۔  
 حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا باسور سال کی عمر میں عہد اسلام کے شروع میں مسلمان ہوئے۔ دو ہجرتیں کیں۔ قاسم خدرات میں شریک ہوئے  
 اور آپ رضی اللہ عنہ پیچھے بچھ چلے گئے۔ ان کے راستے میں کوا بڑی تھی۔ جنگ بوسک میں شریک ہوئے اور کوا کی شمشیر سے قتل ہوئے۔  
 جن کی صفوں کا بدلہ سے آئے قلعہ و حرب چر کر لیا اور دوسری جانب بھی مار لکھی گئے۔ مرنے لگی ہوا دھماکے بگ بھڑکی میں رسول اللہ ﷺ نے ان  
 کو کہا تھا: اللہ ابی الی الی "میں سے اس باپ تم پر قریاں انہی آپ ﷺ نے فرمایا ہر نی کا حوا ہوتا ہے ہر اعلیٰ زہر ہے آپ کے ہاتھ دھواں  
 میں قبہ اور کھنڈ ہیں۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی وفات ... جنگ تبلی میں شہید ہوئے آپ رضی اللہ عنہ جنگ سے واپس آ رہے تھے کہ "والی  
 ہوا" میں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہوا بھڑکی لڑی جس کو شیش سمجھتے تھے مجیز بھی لڑی جو زبیر نے لڑا۔ جنگ کا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کو ٹینڈی  
 حالت میں لگ کر ہوا۔ بعد ہجرت ۱۰ ہجری ۳۶ھ میں ۹ سال کی عمر میں۔

حضرت زبیر بن عوام کا وسیع ترکہ ... آپ رضی اللہ عنہ نے وفات کے بعد ترکہ میں کچھ مرید بچھوڑا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو  
 اور کچھ ان کے لئے کہہ دیا کہ چاہیے مال کی وصیت نہ کرے۔ قریش کی باغی گروہ صحت شہد مال لکھنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی وریع ہوں میں  
 سے یہ بیک کے مصداق ایک کرہ اور ۱۰۰۰۰ اکھڑے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سارے ترکہ کی ہر جہاں ہے۔ ۹۰ کرہ کی ایک ہر ہا مارا یہ  
 مال ذرائع سے حاصل کیا تھا۔ بے قبضہ اور چھاتی وصال آئی ہے یہ سارا مرید اور ترکہ ہوا کہ ان کی ادائیگی اور بے وقوفی سے نہ ہو سکے۔

کی ضرورت پڑا کرنے کے بعد آپؐ کا ہمارے رسول اللہ صدارت کا عمل پیرا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جنت عطا فرمادی جو کچھ سید کائنات ﷺ نے آپؐ کو جنت کا حق دے دیا تھا وہ اللہ و ہدیہ۔

امدادیاب میں ان کی اشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ایک بڑے غلام تھے جو خراج ادا کر کے آئے اور آپؐ رضی اللہ عنہ سے یہ خراج صدقہ دینے کی طرف منسوب کر دیتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی طرف سے خراج میں کیا۔

السلام علیہ وسلم علیٰ آلہ وسلم  
 حوازیہ والفقول بالفطیل  
 اقلیم علیہ وسلم علیہ وسلم  
 یوالیہ والیہ المسلمین والیہ وسلم  
 علیہ وسلم علیہ وسلم  
 یصلون اقامتہ علیہ وسلم  
 وانہ وسلم علیہ وسلم  
 ومنہ وسلم علیہ وسلم

”یہ طریقہ سنیہ تھا کہ ہادی، نبی کے بعد اور سیرت پر گامزن رہا۔ ان کی قرآنی اور دینی جان کو بحال رکھنا واجب تھا۔ وہ آپؐ ﷺ کے گھنے اور راد پر تھے۔ ہر عمل دار کی غن رتی کرتا تھا اور صدقات، عدالت انصاف کا حاشا ہے۔ وہ شہر و اوقاف و فرائض کو مدد شامداد ہے۔ وہ ایسا جری بہاد ہے جو گھمسن کی جنگ میں نظر آ رہا ہے۔ بے شک وہ شخص جس کی دامنہ مفید ہے اور وہ اس کی فائدہ مند ہے ہے اپنے گھر میں خدایاں ہے۔“

لہذا منہ وسلم علیہ وسلم  
 ومنہ وسلم علیہ وسلم  
 لکھو کہ سر ہذا علیہ وسلم  
 منہ وسلم علیہ وسلم  
 لکھو کہ سر ہذا علیہ وسلم  
 لکھو کہ سر ہذا علیہ وسلم  
 لکھو کہ سر ہذا علیہ وسلم  
 لکھو کہ سر ہذا علیہ وسلم  
 لکھو کہ سر ہذا علیہ وسلم

”ان کی رسول اللہ ﷺ سے نزار کی رشتہ داری ہے اور اسلام کی نصرت و مدد دینا ان کی فرائض و عبادت ہے۔ کتنی ہی مصائب اس کے ٹھہرے اور ان کے ہاتھ سے نپے کھڑے ہوئے۔ وہ تعالیٰ ان کا اجر دے گا اور رحمت دے گا۔ جب جنگ نہ ہو جاتی ہے تو چاند و ستارے کو نذر کر دے اور ہاتھ و پیر کی طرف نہ نذر کرے۔ اس کی شکل و صورت میں کوئی قصہ و کتاب ہی ہے اور نہ کچھ کہہ سکتے ہیں۔“

اس سے پہلے بیان ہو چکا تھا کہ آپؐ رضی اللہ عنہ کو ادنیٰ سے بڑے شہر میں جو مہاجرین نے چھوٹی حالت میں پہنچا کر دیا تھا۔ یہ بھی مسئلہ ہے کہ آپؐ رضی اللہ عنہ کو رحمت و مدد دینے سے پہلے اور گھڑت پر سوار ہونے کے بعد اور انہی جرموں نے آپؐ رضی اللہ عنہ کو بہار سے اور آئے سائے لڑائی کی رحمت و مدد دینے کو ان کے لئے جب اس پر لڑا ہے تو ان جرموں کے دوسرا چھوٹے نے ان کا قصہ بیان کر کے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر انہی جرموں نے آپؐ رضی اللہ عنہ کو نذر کر دیا تو اس کے جب سر اور کواہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پاس کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ











ہو گیا تو میں نے دیکھ کر وہ غلام شریف اور لیاقتیاد بن گیا جس تک کہ میں نے اٹھائے گا ان اس کے در سے ہے تو سمجھوں نے کہ وہ حضرت ع مراد  
لمیرہ رضی اللہ عنہ ہے۔

واللہ فی اعلم عنہ (محمد بن عبد اللہ زہری مروی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ع مراد لمیرہ رضی اللہ عنہ کو  
آپ ان کی طرف لایا گیا ہے۔ میں یہاں کی لاشیاء جو میں نے تجھ سے سنا ہے کہ میں نے اپنے کفر و شتموں سے ان کو گواہ کیا۔

(۱۶) ... حضرت عبد اللہ بن ابی القرم بن ابی القرم مخزومی رضی اللہ عنہ ... (فتح مکہ کے سنہ ستائیس ہجری میں حضور اللہ ﷺ نے  
کاتب بنے۔ امام مالک کے قول۔ کہ صحابین درود کا ہر کرتے اس کا جیسے طریق سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے  
محمد بن طلحہ بن زید حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی القرم کاتب مقرر کیا۔ آپ ﷺ نے اسلام کی  
جانب سے بادشاہوں کے کاتب کے جوابات تحریر کیا کرتے تھے اور وہ اپنے وراثت میں مسلم اور مسند علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے خلاف  
جواب تحریر کرتے تھے، اور جواب لکھتے تو یہ کہ ان کی کتاب و روایات کی وجہ سے اس نے چاروں طریقوں پر لکھا ہے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
کے بھی کاتب تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کے افسانے کو لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا نسخہ کیا۔ کاتب چاروں کتب حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ سے ان کو روایات میں سے محمد و کردار۔ امام ابن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو نسخہ کے بعد مسزوں کو ما  
قربل لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مکتبہ لکھو اور ہم ان کے کام کو اجازت دینا کی تھی تو حضرت عبد اللہ بن ابی القرم رضی اللہ عنہ نے  
قول کرتے سے ان کا رد اور رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کام خدا کی یاد میں صرف کرتے ہوں۔ یہاں درجہ سے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ان صحابی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی القرم رضی اللہ عنہ سے کاتب بنے اور جب ان اردن حضرت سے تو حاضر کیا۔ یہ کوئی کاتب لکھتے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ  
اللہ عنہ بن حیدر بن عباس و غیرہ جن کا اہل عرب نے کام لیا ہے سب کاتب تھے۔

امش کا بیان ہے کہ میں نے شقی بن اسلم سے سنا کہ کاتب کاتب کا کہنا تھا تو اس نے بتایا عبد اللہ بن ابی القرم۔ کاتب میں میں ایک  
ملا سہول ہوا۔ اس کے تحریر فرماتے (کتاب عبد اللہ بن ابی القرم) عبد اللہ بن ابی القرم اس کا کاتب ہے۔

امام بیہقی (ابو عبد اللہ الحافظ محمد بن صالح بن ابی القرم رضی اللہ عنہ) عبد اللہ بن ابی القرم رضی اللہ عنہ کے کاتب بنے اور حضرت  
قاسم بن محمد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کی کا لکھا آپ ﷺ نے حضرت  
عبد اللہ بن ابی القرم رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس کا جواب لکھ۔ پتا چلیا کہ میں نے جواب لکھ کر حضور اللہ ﷺ کو لکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دست لکھا  
چہاں وہ خود تحریر کیا ہے یا کسی اور نے لکھا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات پر پہنچے تو ان سے حضور ﷺ کو لکھتے تھے۔ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے روایات لکھیں۔ کہ کار کول میں سے کسی کو ان کا بیان ہے اور نے ان کو لکھا۔ وفات سے پہلے  
بجاء سے فرمایا کہ لکھ۔

(۱۷) ... حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد الوہاب لا نصاریٰ ختمی ... صاحب اذان شروع اسلام میں ہی اسلام قبول کیا۔  
مذہب کے ساتھ حبشہ میں ضرور ہوئے، دیکھ بھلا اور دوسرے فتوحات میں شریک ہوئے، ان کی غلبہ نصرت اور نصیحت میں اذان اور انجیر لکھا  
ہے پھر رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ خواب پیش کیا اور رسول اللہ ﷺ اس خواب کی حدیث میں لکھا اور رسول اللہ ﷺ ان کو بشارت دینا  
کہ یہ خواب سچ ہے، یہ اذان کے کلمات حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا کہہ اذان کہے۔ کیونکہ اس کی آواز آتھی ہے اور اذان لکھی ہے۔ یہ اللہ ہم  
کی عطا کر چکے ہیں۔

اللہ کی رحمت خدا علیہ سے اپنی امت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے جرش قبیلہ کے مسلمانوں کے لئے ایک اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تم تمہارا دعا تو کرنا کہ وہاں نہ ہو سال نصرت میں سے پانچ سال ہوا کرتے۔ اور ۲۳ سال کی عمر میں ۳۳ سال فوت ہوئے۔

غیر مطرقت میں بھی اللہ عیسیٰ کی نماز چھڑا دی جائے۔

[illegible]

ہامہ اور اودھ سندھ، شہید احمد بن محمد مرطی، باغی بن مسکین بن داندکی، باجوہ، یزید مجوسی، بکریہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن ابی سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وحی شعیف بن نے نو کتبہ کاغذ اور کاغذوں کے ساتھ جاتے حضور اقدس ﷺ ان کے کتبہ کا تقسیم اور باجوہ حضرت مسکین رضی اللہ عنہ سے ان کے لئے پہلو طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو پتلا دی یا منسلک عورت اللہ علیہ نے اس روایت کو علی بن مسکین بن داند سے نقل کیا۔

اساں کثیر رحمت اللہ علیہ کا ماننا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت میں ۷۲ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماضی نے مسیحی کے تو عبد اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ ماضی تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کلمہ کہ حضرت کریم ربیع حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیا اور خلافت آیا تو آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماضی کو سوار کر کے ۱۱۵ میں عبد اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اور حضرت کریم ربیع میں جہاد کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ نبیوں نے فریقہ کو فتح کر لیا اور اس سے غیر معمولی بل نیست تھا یہاں پر اسلحہ کھنڈی تھی مگر جہاد ہر حال سونا و اور عید کی ایک جہاد ہی تھی مگر اس کے ساتھ حضرت عبد اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اللہ عز و جل حضرت عبد اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تھے فریقہ کے بعد سواران کے خلاف اسلحہ میں جو دیا بلکہ ان سے اس میں صلح کر لی تھی تک کا نام یہ ہے کہ دہلی سے دہلی کے ساتھ "مادی" میں جہاد کیا ایک عظیم جہاد تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جب لوگوں نے اختلاف برپا کیا تو یہ اپنا نائب مقرر کر کے سمر سے چلے آئے اور جب ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع دی گئی تو یہ مستطاب و مدبّر بن کر لوگوں کے دل کو راز عثمان کی بدنامی اور چارہ چارہ پہنچانے کے لیے کن جہز کی بنا پر سمر سے روانہ ہوا تا کہ وہ صدمہ مادیات سے دور کی جائے اور ان کی توجہ کے بدلہ کوئی اور صورت، تشہید سے قاصر ہو کر انہیں طرف سنا بھیج کر اور انہیں طرف سنا بھیج کر سے پہلے ان پر ہزار گز کی ۲۶۰ شیں یا ۲۶۰ شیں بھیج کرے جس سے وہ صدمہ دور ہو کر پہلے قول صحیح سے مطمئن ہو کر کفر کے نقول کے مطابق صحابہ سے اور منہ اور مشن کی کوئی وصیت سے متحرک نہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ... حضرت امیر المومنین حضرت ابو جعفر صادق رضی اللہ عنہم نے بھی یہ ایک جملہ میں پہلی جہاں میں ان کی دعا سے بھرا ہوا ہے۔

ان کے کاتب ہونے کی دلیل وہ روایت ہے جو (سویں صدی قمری) مجددِ اعراف، ذوالکلیف بن محمد بن احمد بن ذوالکلیف سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو کربلا کی طرف روانہ ہوئے تو کل کر ان کے کھانا کے جس سے گزرتے وہ ان کے پیچھے ہوتا تھا جب ان کو کربلا پہنچا تو اس کا گھوڑا زمین میں جھٹس گیا تھے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ وہ پریشان نہ ہو کر دیں چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اس کا پیچھا نہ کرنا یہ روایت لکھ کر جس کو چاہا۔

[illegible]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میرا بھائی تھا۔۔۔۔۔ ان کا ترمذی تعلق ہے۔ نظام بہیمانہ کا سہنے والے ایک مستقل خواب میں اس

کی سیرت پران کی ہے۔ اس میں ۷۰ احادیث بیان کی ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں ان کا دار و دیکھو دیکھا۔ محکم دعوں سے حضور پریم حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ ابن کثیر نے جو یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ خلافت میں جان ہوگا۔ ابن کثیر نے کہا کہ ایک مشہور واقعہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اچھے اسباب سے تم کو یہ عطا فرمایا ہے کہ جب غزوہ بدر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور خدا ﷺ کے لئے رسول اللہ بھیجا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا ایک ہاتھ لے کر دیا اور اس میں اسلام کے اصول وضوابط بیان کیے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ..... صلح حدیبی میں جہان کو چکا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ اور قریش کے مہمان میں جس قدر قرب کیا تھا کہ سب لوگ اس کو ایمان بخش دیں، خلیفۃ اللہ اور چرند پرست کی چکانی نہ ہوگی اور اوراسی سال تک جنگ نہ ہوگی اور اسی کے بعد وہ مکہ کا سب سے محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ بنے آپ کے سامنے غزیرہ کے۔

یہود کا ایک فعلی خطا..... باقی وہاں قاضی کا اور خلیفہ کے یہود کا ایک مجدد اکتا ہے گمان کے پاس اس باقی طالعہ کی تحریر ہے کہ وہاں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے باہر سے مل کر ایک کلمہ میں ہے۔ یہ خط و خواتین و مسلمانوں اور باقی ہے۔ کتب اور یہودان کا یہ خط ہے۔ بعض خط لکھنے نے اس سے صاف کر دیا ہے۔ اور یہود سے جزیہ کے خلاف مائے کا کہا ہے کہ کفر علی طبع نے اس کے باقی ہونے کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اس کے پاس سے ایک دوسرے شخص سے کیا ہے اس میں اس کے باقی ہونے کے دلائل بیان کئے ہیں۔ یہ خط و خواتین کے اس خط و کتاب کے کلمہ ہیں۔ میں نے اس کلمہ کو کمال میں کیا ہے۔ یہ خط و خواتین کے اس خط و کتاب کے کلمہ ہیں۔

[illegible]

ظاہر بن جعفری کے دی بھائی ہیں عمرو بن جعفری، شمر بن کاہن پہلا استرلی ہے جس کو حضرت مہدیؑ سے اہل بیتؑ کی خدمت میں پیش کر کے سر پہ میں شامل مسلطوں کے قتل کروا دیا ہے یہ پہلا سر پہ تھا جو حضورؐ کے قتل کے بعد پہنچا تھا۔

عالمین حضرت علیؑ جس کو چاہیں ملوں نے اکسلا ہوا اس نے یہ جہاد کر کہا اور ہم نے مردان حضرت علیؑ جب سلطان اور مشرک خود بدستے دنیا آئے تھے صفہ بہ صفہ تھے لڑائی پر پانچویں اور گھمسان کا مرنے والا چھویں اور حرم اور اس سے چیلے ہوئے تھے جہاں۔

[illegible][illegible]

امام دینی رفیعہ اللہ علیہ وغیرہ نے ان کی پیش روایات و احادیث کی جہاں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ مسندوں کی جمع پارے لکھ کر کے لے کر روانہ ہوئے وہ ان محفوض کے کھنڈوں تک بھی کرنا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے محفوضوں کی تکمیل بھی تو نہ ہوئی اس پر اب کو یہ حقیقت بدست کی جا چکی کہ

”یا علیہ السلام! اے علیؑ میں مسجود تھے کہ زانی کی ضرورت شدت سے غصوں ہو گئی۔ یہوں نے دعا کی تاہذا تعالیٰ نے بھلاہر دیکھتے ہاں شہر





انصارِ حق کے اور حکومت میں بیان ہو گا، انشاء اللہ۔ امام المسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا اعلیٰ کتاب مکتبہ المسلمین کی ذیل اسلام کے قاتلوں میں ذکر کر رہے ہیں۔

اہم معلم رحمۃ اللہ علیہ (محرر بنی ہود، البریل، ناگ پور، مدینہ) حضرت بنی ہود رضی اللہ عنہ سے دعا ہے کہ آیت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تمہی سوا ہر نفس فراموش ہے۔ آپ بھی انسان کے نہایت مشرور و بابر و بابر ہیں انہوں نے عرض کیا کہ کھکھ آپ تکمیل کی کہ میں کافروں سے اس طرح جو کہوں ایسے کہ میں مسلمانوں سے کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ یہ سلام نے فرمایا جہاد پھر عرض کیا کہ آپ ﷺ امیر صحابہ رضی اللہ عنہ اپنے روز و کعبہ حرم فرمایا ہیں۔ آپ یہ سلام نے فرمایا (محرران) شی۔ یہاں حدیث کے متعلق ایک رسالہ عرب کیا ہے۔ ان جہ سے کہ ان میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ نے کہ تو حضور اللہ ﷺ کے عقد طلاق کا بھی سوال ہے۔ لیکن اس آیت میں حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر کے اور حضرت امیر صحابہ رضی اللہ عنہ کو نائب کر کے ان کا ہر کھکھ ہے اور اس قدر حدیث و سب کا اتنا ہی ہے۔

[illegible][illegible]

کامیاب ہوئے ہیں۔

(۱) چھ مہینہ پہلے امام مولانا اسلمی اور عراج جی دودھائی جی۔ اہل عزت اور اہل طہرے۔ نے اس سے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے۔ ان میں سے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبہ نے اس کی تعریف کی ہے۔

(۲) 50 کم از ہزار سال پہلے انسانی فاضل حریہ ہے۔ ان مضمین کے قوس کے مطابق وہ انقلاب ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ حدیث میں مندرجہ ہے۔

حافظ حسین صاحب کی عقیدت میں اور سائے سرکار بیشتر حلقہ میں کی نسبت اُن کا مددگار ہوا۔ ان کے باوجود حجت ہے کہ وہ انہیں نہ دے رہا تھا۔ ان کی طرف سے بھی کسی اور مددگار کی طرف اشارہ کے بغیر یہ بیان کیا جاتا ہے۔ ان کے مددگاروں میں قابلِ اعتراض ہے۔

(۲۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ... ان کا خلاف ان حدیث کو روایت کیا کہ ہر مرد اور ہر عورت اپنے ہمراہیوں کے ساتھ

ان مساکر کو تہذیب نے بتایا کہ یہ مشروب ہے مگر مشربہ کے ساتھ دہان میں گڑ ہے کہ مشربہ منجھوادی ہے۔ مشربہ منجھوادی نہیں ہے۔

ہر نئی طبیبی اسلامی کتاب کا نام کی غور سے جڑا ہے طبیبی اسلام کے سر میں آیا ہے طبیبی اسلام کے سر میں نکلتے ہوئے تھے۔



بسیا کہ ان میں ابوہریرہؓ نے نقل کیا ہے لیکن یہ ایک مشہور واقعہ ہے۔ شاید علی کو یہ عرض تھا کہ یہ مسلمانوں کی وفات کے بعد لائق ہے کہ وہ یادگار میں عرض میں  
جلاہوں اور ہتھیار نہ ہو۔ بالکل نقل کی وجہ سے نبی علیہ السلام کے خاص میں سے ہو۔ میرا کہ آپ علیہ السلام نے ہجوم کا ہاتھ پیر میں رکھا۔  
کہ تھا "اے ہر مرد اور عورت کی کہنے ہوئے کھانا کھانا اور۔" نہ کچھ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا  
"لنوم النملطوم لولولک من الامم ستو کوئی سے اس طرح فرما دیا کہ جیسا کہ شہر سے نکلتا ہے۔  
جائی رہے نبی علیہ السلام کے ہر ایمان کا ذکر ہم نے نامور واقعوں اور سرایا کے پیچھے کے مقام پر کیا ہے۔

تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ... بھی ذکر اس میں رضی اللہ عنہم کی تعداد میں اختلاف ہے۔ ابوہریرہؓ سے حضور ﷺ نے کہ وہ ایک لاکھ  
بھی فرما دیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ سبھی لاکھ کی وفات کے وقت آپ علیہ السلام کو دیکھنا اور سننے والوں کی تعداد نہ اڑا سا تھا  
بڑا ہوئی۔ امام حاکم ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ قرآن پانچ بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حدیث مروی ہے۔  
امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کثرت حدیث، قیامت، تحدید داشت، دعوت مدلت اور فتن حدیث میں علامت کے  
مقام پر گناہوں کے ہر جہز میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی ہے جو ۹۹ افراد ہیں اور صحاح ستہ میں قریباً تین سو صحابی کرام رضی اللہ عنہم سے  
زیادہ ہیں۔

حافظ ابن سعد کی ایک جرحہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام اور ان کی ولایت کے ذکر کا خوب اہتمام کیا ہے۔ ان میں سے جلیل  
القدر شیخ ابن سعد البری نے "الاشیخ" میں اور ابوہریرہؓ میں "الاشیخ" میں حدیث اور ابوہریرہؓ نے خوب ذکر کیا ہے۔ مگر ان تمام مصنفات کا ملاحظہ  
فرمادینا اگر ممکن ہو تو میں میرا کرم بڑی عرف "ابن کثیر" نے اپنی کتاب "امد الطالب" میں جمع کر دیا ہے۔ اسی حصہ اور مزید کام کیا، خوب راجع  
لہذا ان کی یادگار ہے کہ ہر شخص کو پانا۔

وحدہ اللہ والہدیہ وجمہدہ والصحابة، آمین ہا رب العالمین

فتح شد

الہدایہ معروف بہ تاریخ ابن کثیر

حصہ پنجم

المبدایہ والنہایہ  
(معروف بہ)

تاریخ ابن کثیر  
(حصہ ششم)

جائزہ محمد والدین ابو القاسم اداسہ علی بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ  
الخرقہ ۷۷۷ھ

حضور اکرم ﷺ کی سیرت و معجزات کا بیان











ان دو روایات کو امام ترمذی نے درجہ اولیٰ میں شامل کیا ہے۔

امام ترمذی نے درجہ اولیٰ میں (اور درجہ اولیٰ میں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمادے تھے کہ میں نے تمہارے پاس ایک نیکو شخص کو دیکھا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بھلا تھا..... اچھے آدمی! اگر بکر دار (بیشمار بکریاں) بن جائیں تو میں ان کو لانا میں ابراہیم اسحاق (ابراہیم و اسحاق علیہ السلام) سے بہتر ہوں۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک چم (چم) تھا جس کا وہ بکریوں کو دیا کرتے تھے۔

بزرگوار! یہ کہ وہ بکریوں کو کھانے کے لئے اس کو پھینک دیتے تھے۔ یہ حدیث ہے کہ اس میں تفسیح ہے کہ اس کو کھانے کے لئے کھانے کا کھانا دیا گیا ہے۔ حاتم بن ابی اسید رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ وہ شیعہ ہے اور اس کے لئے اس کی روایت نقل کرتا ہے۔ یہ حدیث بھی نقل کرتا ہے کہ اس کی روایت حضرت داؤد بن جابر سے ہے۔

نبی علیہ السلام کے جوتوں کا بیان جن کو کہیں کر آپ ﷺ پہنچتے تھے..... صحیح بخاری درجہ اولیٰ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال ۲۵ پہنچتے تھے جس پر ہاتھ لگاتے تھے۔

ابو جحیفہ میں امام بخاری درجہ اولیٰ میں (حسن بن صالح) نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال ۲۵ پہنچتے تھے۔

امام بخاری درجہ اولیٰ میں (حسن بن صالح) نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال ۲۵ پہنچتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا جوتا "نعل" کہہ دیا گیا کہ اس کو اس کے جوتے تھے جس کے بعد روایت مانی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

"شکل" میں امام ترمذی درجہ اولیٰ میں (ابو جحیفہ) نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال ۲۵ پہنچتے تھے۔

امام ترمذی درجہ اولیٰ میں (ابو جحیفہ) نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال ۲۵ پہنچتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال ۲۵ پہنچتے تھے۔

۶۰۰ میں رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا انکشاف..... امام ابن کثیر درجہ اولیٰ میں (ابو جحیفہ) نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال ۲۵ پہنچتے تھے۔

اس نے خوب تعظیم بکری کی۔ جب اس نے تعظیم کے ایک گوشہ میں "نعل اللہ بعد اللہ شریف" کا رنگ دیکھا تو اسے ایک کمرہ میں محفوظ کر دیا۔



امام بخاری رحمہ اللہ علیہ (مسند، ۳، ۱۸۱) میں آپ رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں رسول اللہ ﷺ کا مکمل اور سادہ بند نکال کر رکھا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی روایت ان پر پڑا رہے میں پرہیز ہوتی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ (تہذیب، ۱، ۱۸۱) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ شہر مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ علیہ السلام اپنے چہرے مبارک پر پادشاہان لیتے اور جب حدیث شریف ہوتی تو اس کو چہرہ اللہ کی سے بتا دیتے۔ آپ علیہ السلام نے اسی کیفیت میں فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو کھسکا دیا اور مہلت گاہ غالباً آپ علیہ السلام ان کی اس تصحیح حرکت سے آگاہ فرما رہے تھے اور متنبہ کر رہے تھے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان تین پیکروں (کساء ازلی، عقیقہ اور طہمید) کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان کا کیا حال ہوا۔

اس سے پہلے جان لو چکا ہے کہ آپ علیہ السلام کی قبر مبارک کے نیچے سرخ چادر چھائی گئی تھی۔ اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور بیات طہیر کے تمام سببوں کو آپ علیہ السلام پر بتا کر دے تو یہ سبب لیاقت و عریض ہو جائے گا۔ اور اس کے بیان کرنے کا تمام (کتاب و احکام کثیر) میں کتاب اللہ اس ہے۔ وبالحق اللہ اعلم وعلیہ الشکون۔

نبی عبد السلام کے گھوڑوں اور سواروں کا بیان..... امام ابن عساکر (تذکرہ منہج منہج) میں عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن عمر بن عمر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا "سرخ" اور ایک گھوڑا تھا "سبز" نامی اور دوسرا گھوڑا اس نامی اور آپ علیہ السلام کی ایک گھوڑا اور اتھار تھی اور دو زائغوں تھیں اس روایت کا حوالہ بخاری رحمہ اللہ علیہ نے (عمد الاثر) میں جلالی رضی اللہ عنہ کی اس طرح نقل کیا ہے۔

امام بخاری نے کہا ہے کہ میں نے "کتاب السنن" میں ہم نے آپ ﷺ کے گھوڑوں کے نام بیان کیے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور انہیں لکھتے۔ بعض کہتے ہیں لیف و غریب۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہ جس گھوڑے پر آپ علیہ السلام سوار ہوئے تھے اس کا نام تھا "محبوب" نبی آپ علیہ السلام کی بونٹوں کا نام تھا "سما" مادہ جدید اور آپ ﷺ کا چرخ شہادہ و بیضا تھا۔

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روایت میں ہے کہ گھوڑوں کو آپ علیہ السلام ان اشیاء کو ذکر میں چھوڑ کر فوت ہوئے پھر اس روایت کے جس میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے اسفید بخر اسلوا اور اس حدیث کو دیا تھا نیز آپ علیہ السلام کا لباس کپڑا اور اگلی جس اس لباس میں جان کو بچتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی (المسنن، ۱، ۱۸۱) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اٹھ آپ علیہ السلام کا ایک اولی جب بنا رہا تھا۔ (علاء الخدیج) "مسند" میں ماخوذ ابیہل (عجلہ نبوی) علی بن جبیت قال: جری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور آپ علیہ السلام کے لئے ایک اولی کھلی ملبا رہا تھا۔ (بیروانی، کتاب السنن)۔

ابو سعید خدری (مسند ابن کثیر، ۱، ۱۸۱) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور آپ علیہ السلام کے لئے ایک اولی کھلی ملبا رہا تھا۔ (بیروانی، کتاب السنن)۔

حضور اللہ ﷺ کے "خاتم النبیین" ابو القاسم طبرانی (معجم ابن کثیر، ۱، ۱۸۱) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کو کھسکا دیا۔

ابو داؤد طیالسی (المسنن، ۱، ۱۸۱) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کو کھسکا دیا۔

ابو سعید خدری (مسند ابن کثیر، ۱، ۱۸۱) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کو کھسکا دیا۔

ابو داؤد طیالسی (المسنن، ۱، ۱۸۱) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کو کھسکا دیا۔

اسلام کی زندگی کو "انوار" کہی جاتا تھا اور آپ علیہ السلام کے سفیر محمد کا نام "ذیل القعدة" اور آپ علیہ السلام کا نام "مصلوٰۃ" اور آپ علیہ السلام کے گھر کو "محلہ" کہتے تھے۔ آپ علیہ السلام کے خیمہ کا نام "ذکر محمد" اور آپ علیہ السلام کی دھاری رو کا نام "الزمر" تھا۔ آپ علیہ السلام کے ایک چھانچر کو "ابو زکام" نام دیا گیا اور "امراء" اور "فوجی کا نام" "ابو جابر" اور آپ علیہ السلام کی چھتری کا نام "مصحف" تھا۔

متحدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان القیاس جو چکا ہے کہ کسی طریقے کی سلامتی کے لئے اور ہم راہ راہوں کو تمام دیکھنے والے کو مل گیا چھوڑے اس کے علاوہ غیر اور  
اراضی کے کو بھی حد و حریم نہ رہے۔ اس حد کا کائنات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ وقت تمام اور کوئی ایسا اثر یا طریقہ نہیں۔ اور تمام مسئلہ اور  
سوشل، زائر کا مال، احترام، صحت کو یہ حد جو ہم نے دیا ہے۔ برپا نہیں۔

مصور اقدس رحمۃ اللہ علیہ کا ٹیچر... آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ٹیچر تھا (اور اس کو بیٹا بھی کہتے ہیں بلاشبہ علم) ستویں جرنی میں تھا، اسکندریہ میں تھو  
ارساں کیا تھا دیگر تک کے ساتھ قرآن مجید میں آپ رحمۃ اللہ علیہ السلام اسی پر سوار تھے شوق و محبت و جنات اور توکل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دکن کے  
مناستے پار و مہاجرہ اسم گرامی کو جہاد سے شغف مل جاتا کرتے ہیں کہ وہ ٹیچر آپ رحمۃ اللہ علیہ السلام کے مجدد و مجدد مہمہ رہا، خلافت کے پدم میں حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کے پس تھا اور اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کے معزز و عزیز تھے، حضرت کی وجہ سے بطور جہاد ان کے لئے جو  
کے بعد کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

آپ ﷺ کا گدھا .... اس کا نام بھو ہے یا حفصہ رسول اللہ ﷺ جن اوقات اس پر سوار ہوتے تھے تمام احقر حضرت ابو علی (عمر بن ابی حمزہ بن ابی حبیبہ) پر یہ منہ بود علی (عبداللہ بن مرزوق) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلی علیہ وسلم کی گدھے پر سوار ہونے سے یہ فحاشی ہے اس لئے ان کی عداوت میں صرف حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ سے عداوت کیا ہے نیز مستحقا عداوت جس جہاں وہاں کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوئے۔

[illegible]

مہدیؑ بنی الیٰہی اسلول نے کہا جب اسی آپؐ خیر السلام کی باتوں کو اچھا نہیں سمجھتا اگر چہ وہ حق ہوں۔ آپؐ خیر السلام ہماری محفول میں مرتعقر لے رہے ہیں سلام کہ خیرہ ہول ہول سے پہلے کا واقعہ ہے۔ سورج کچھ ہیں کہ دروہ اللہ ﷻ کی ساری کے غمبہ کی جہ سے اس نے اپنے ناک کو احاطہ کر کہا جناب آپؐ کے گم سے کی جہ سے ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ یہ کہ حضرت مہدیؑ بن دروہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ رسول اللہ ﷺ کے گم سے جہ پوری خوشی سے بہرہ ور رہے۔ پارس اللہ ﷻ ہادی عباس میں نشر پندہ مانے ہم آپؐ کی شریف آمد کی کو پندہ کرنے میں بدلوں تھے انہیں میں ہزار اک اے اور اک دہرے بہرہ اور وہ نے تو جے من اللہ ﷻ نے ان کو کبر و مکون کی تھیں کی۔

پھر آپ علیہ السلام حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کے پاس میمانہ بن ابی ہاشم کا قلمرو تیار تھا انہوں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ آپ اس سے کچھ نرم بنانا چاہتے ہیں یا جو دروہہ کی قسم جس نے آپ علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا ہے ہاشم اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ان وصوفات سے نواز کر مومنوں میں فرمایا ہے ہم سب دروہہ کی قسم جو انہوں نے اپنے لئے انتقامات کر رہے تھے (آپ تشریف لے گئے) آپ اللہ تعالیٰ نے وہ بدعتیں جو ہدایت کا ہیں ہلاک کر دی ہیں یا کلمہ تک ہو گیا۔

اسی سے پیچھے ہم یہی کہ چکے ہیں کہ نبی علیہ السلام خیر میں مفضل ہیں ان کو جسے چاہو سو رہو۔ اور یہ بھی مقبول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو لکھا ہے: اے معاذ! اے افاضتِ حق میں رسولِ مہربان کی کوئی شکستِ طولی ہو جائے گی، رسولِ کامل۔

شقاہ کے کماًب قصد کی تردید۔۔۔ اہل راہ قصد جو ”خفا میں“ خفیہ ماضی بن ماضی یعنی اہل راہ سے پہلے امام الحرمین رحمہ اللہ علیہ نے

”اوصول اللہ جنہذاً الخیرہ میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام بڑیا بن شہاب تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کو غلوب غلبہ کی حالت میں رہا کرتے تھے۔ وہ اس کے کمر کے گرد اس کے پٹھان صاحب خانہ کو جو بنا کر رسول اللہ ﷺ اس کو دے گا دے رہا ہے۔ اس کو مجھے نے رسول اللہ ﷺ کو دیا تھا کہ وہ پستہ پستہ اپنے ستر کھوس کی لالہ ہے جس پر بونٹی کی سوار ہوا ہے۔ نیز جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو ان کو نہیں شکر کر کر مایہ اس کی ستر قلینہ صرولہ نکلیں شہرہ و خفاصہ دیتے رہے اس کا کھنکر دودا بیان میں محمد رحمان علی علیہ السلام جیت و دل شامل ہیں۔

[illegible]

سیرت النبی ﷺ کے متعلق مہارت و معلومات کے بیان کرنے کا یہ سہم ہمارے چار حصوں میں ہے۔

- (۱) ... کتاب ...  
(۲) ... کتاب ...  
(۳) ... کتاب ...  
(۴) ... کتاب ...

وبناءً على هذا فإننا نرى أن هذه الأبحاث لا بد أن تكون من أهم الأبحاث التي يجب أن تهتم بها الجهات المختصة في هذا المجال.

کتاب الشیخ

رسول اللہ ﷺ کی عادات و شمائل اور آپ ﷺ کے پاک اخلاق کا ذکر

اس عنوان پر حنفیوں اور متاخرین سب لوگوں نے بڑھ کر کتب تصنیف کی ہیں۔ مستقل طور پر مندرجہ ذیل سب سے بہتر ہیں منیہ اور محمد و کتاب اس عنوان پر پہلا مباحثی محمد بن یحییٰ قرطبی کی کتاب ہے جو تاں تک کہ ہم سے مشہور ہے۔ اور دوسری اس کے تابع کا مفصل منہ کے ساتھ شریف حاصل ہے۔ ہم اس کے بعد کر کے دوسری بیان کریں گے کہ اس کی بے غلطی قدر اضافہ کریں گے جس سے کوئی صحت اور بڑھ ہے۔ اور اسے مستحق نہیں اور سکا۔ شریعہ میں ہم آپ ﷺ کے حسن کمال اور دقت میں حاصل کا بیان کریں گے، پھر اس کا مفصل بیان کریں گے، وفاقہ صفا ہم اس میں لیں گے۔

نبی علیہ السلام کے حسن روشن گایاں، ... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ہمام بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا چہرہ، ایک سب سے خوبصورت انسانوں میں سب سے اعلیٰ درجے کا تھا۔ زبیر ابی سلمیٰ نے اپنے ہاتھ پر لٹکا کر دیکھا، روایت کیا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک روایت کی کہ حضرت اسحاق بن منصور سے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ہمام بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا منہ و جامت میں مستطیل تھ۔

آپ علیہ السلام کے دونوں گدھروں کے درمیان کچھ جھوٹا۔ آپ علیہ السلام کے ہاں کاتوں کی لوہک تھے جس نے آپ علیہ السلام کو مرغ جوتے جس کو آپ علیہ السلام سے دادہ جبین و کجلی نہیں دیکھا اور یہ سب نبی ہوا، مخلوق اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہاں





ہست۔ جب آپ علیہ السلام پشاور آئے، جب آپ پہنچے اور آپ علیہ السلام گنہ گوار تھے۔ وہ مذہب بزرگان ہیں کہ ہادیٰ خیر میں یہ کہ سوائے خاتمہ اور عہدہ واجب کے کسی سے میراث نہیں۔ یہ بات بھی کہ۔

حافظ علی رحمۃ اللہ علیہ (ابن سیرین بن جریر بن ابی نعیم دار النعمان) نے حضرت علی بن مہمید (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا علیہ بن کر آپ علیہ السلام کو کلمہ مفید آگاہ کیا تھا۔

میں (المن کثیر) کہتا ہوں کہ فقیر، پیغمبر سے سزا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر گندہ رنگ لگانا اور ہاتھ، انکسرت اسرار اور چہرے میں ملنے پھرنے کی وجہ سے (دست و پا)۔

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ آخری صحابی رضی اللہ عنہ۔ یعقوب بن سفیان قسوی (محمد بن یونس اور سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ بن جریر) کا حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے ملاو اب، ماضی میں پان کو دیکھنے والا نہ دیکھیں ہے۔ ہم نے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ کا علیہ مبارک جانا یہ کلمہ انھوں نے کہا: آپ علیہ السلام سفید قابہ اور غریب تھے امام مسطور رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو سعید بن منصور سے نقل کیا ہے۔ نیز اس کو امام احمد بن حنبلہ نے سعید بن یونس بن جریر کی معرفت حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفید قابہ خوبصورت تھے، جب مجھے تو خیر چلنے لگوں آپ علیہ السلام (مطمان) میں آ رہے ہیں۔ (لفظہ فی راؤ) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ہارون بن یونس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے ساتھ حریف کر رہا تھا تو انھوں نے بتایا: "یہ انیس رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے والا میرے بھائی کوئی زندہ نہیں۔ میں نے یہ چھوٹی آپ رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام کو دیکھا ہے انھوں نے ثابت میں جواب دیا تو میں نے یہ چھوٹی آپ علیہ السلام کو دیکھا تھا تو انھوں نے کہا میں علیہ السلام سفید قابہ خوبصورت اور مشکل کامت تھے۔ اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن یونس اور محمد بن بکر کی معرفت یونس بن ہارون سے نقل کیا ہے۔

حافظ علی رحمۃ اللہ علیہ (ابو عبد اللہ الحافظ، محمد بن ابی یوسف، احمد بن محمد، اصل بن محمد، ابی اسحاق، اسد بن محمد بن فضال، امام محمد بن ابی خالد) حضرت ابو یوسف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ علیہ السلام سفید قابہ اور ہارون سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن ابی یوسف رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ امام مسطور رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو اصل بن محمد بن فضال سے نقل کیا ہے اور امام ابی یوسف رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو محمد بن ابی یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اصل حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیسا کہ اس حدیث میں ہوئی۔ محمد بن اسحاق (ابن جریر) محمد بن حسان بن۔ کہیں جھگڑا ہوا ہے۔ اس روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن اٹک نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا اور آپ علیہ السلام انوکھی برسات تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ مجھ کو بھگوانا کہہ دے اور میں نے اس کی روایت میں اس کا حال سے ہے اور اس کو میں آپ علیہ السلام کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ میں نے اس کی طرح (سفید سفید سفید) میں نے کہا، سفید ہونے کی وجہ سے گودا بھگوانا کہہ دے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابو یوسف، محمد بن ابی یوسف، احمد بن محمد، اصل بن محمد، ابی اسحاق، اسد بن محمد بن فضال، امام محمد بن ابی خالد) حضرت ابو یوسف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ علیہ السلام سفید قابہ اور ہارون سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ امام مسطور رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو اصل بن محمد بن فضال سے نقل کیا ہے اور امام ابی یوسف رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو محمد بن ابی یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اصل حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیسا کہ اس حدیث میں ہوئی۔ محمد بن اسحاق (ابن جریر) محمد بن حسان بن۔ کہیں جھگڑا ہوا ہے۔ اس روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن اٹک نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا اور آپ علیہ السلام انوکھی برسات تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ مجھ کو بھگوانا کہہ دے اور میں نے اس کی روایت میں اس کا حال سے ہے اور اس کو میں آپ علیہ السلام کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ میں نے اس کی طرح (سفید سفید سفید) میں نے کہا، سفید ہونے کی وجہ سے گودا بھگوانا کہہ دے۔

خدا ہے بن سفیان (اسحاق بن ابی یوسف، محمد بن ابی یوسف، احمد بن محمد، اصل بن محمد، ابی اسحاق، اسد بن محمد بن فضال، امام محمد بن ابی خالد) حضرت ابو یوسف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ علیہ السلام سفید قابہ اور ہارون سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ امام مسطور رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو اصل بن محمد بن فضال سے نقل کیا ہے اور امام ابی یوسف رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو محمد بن ابی یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اصل حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیسا کہ اس حدیث میں ہوئی۔ محمد بن اسحاق (ابن جریر) محمد بن حسان بن۔ کہیں جھگڑا ہوا ہے۔ اس روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن اٹک نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا اور آپ علیہ السلام انوکھی برسات تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ مجھ کو بھگوانا کہہ دے اور میں نے اس کی روایت میں اس کا حال سے ہے اور اس کو میں آپ علیہ السلام کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ میں نے اس کی طرح (سفید سفید سفید) میں نے کہا، سفید ہونے کی وجہ سے گودا بھگوانا کہہ دے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابو یوسف، محمد بن ابی یوسف، احمد بن محمد، اصل بن محمد، ابی اسحاق، اسد بن محمد بن فضال، امام محمد بن ابی خالد) حضرت ابو یوسف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ علیہ السلام سفید قابہ اور ہارون سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ امام مسطور رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو اصل بن محمد بن فضال سے نقل کیا ہے اور امام ابی یوسف رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو محمد بن ابی یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اصل حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیسا کہ اس حدیث میں ہوئی۔ محمد بن اسحاق (ابن جریر) محمد بن حسان بن۔ کہیں جھگڑا ہوا ہے۔ اس روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن اٹک نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا اور آپ علیہ السلام انوکھی برسات تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ مجھ کو بھگوانا کہہ دے اور میں نے اس کی روایت میں اس کا حال سے ہے اور اس کو میں آپ علیہ السلام کی پٹلی اٹکھ کر ہاتھ لگا دیا کہ میں نے اس کی طرح (سفید سفید سفید) میں نے کہا، سفید ہونے کی وجہ سے گودا بھگوانا کہہ دے۔





الامتنان (ذکرِ باری اور بخشنے والے کا تعظیم و تحسین، شکر و سپاس) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ مبارک ہو چھاننا تو بتایا کہ پرست گشت تھے بطورِ عبادت تو ہر صومرا کے سر پہ نیکو چھاننا، چھاننا تو اپنے اور ہر مومن پر گشت سونے کا ترجمہ ہے۔ ہر ایک والدین کی کوہلیں گھیر دھس نے اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، جب آپ اپنے تو جمع کر دو اظہار سے اتر رہے ہیں۔

[illegible][illegible]

ہم یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ انصار کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر ہی گئے وہ عہد ان کا عمار کی اولاد ہیں بلخستان والے اور ان سے پیسہ و مال لیا۔ یاد آ رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اسی دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں، یہیں کہ سیدہ امیہ عالم سے نکاح کیا، جو ابھی دنیا میں تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے تھے اور ان کے والدین اور ان کے بھائی اور بہن بیوہ بن گئے اور پھر میر خضر دوگلا، مجاہد و حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ اس کو قرآن شریف پڑھا دے اور اسلامی عقائد سے آشنا فرمائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ عمارؓ کی بیوی کا دم مارا جس سے دو بچے پیدا ہوئے اور وہ بیوہ کی عالمہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عداوت میں فوت ہوئے اور وہ مخالف اسلام تھے۔

سورۃ النمل کی آیت نمبر ۲۵ کے تحت مذکور ہے کہ اصدات طہرۃ علی رضی اللہ عنہ۔ یہ متحدہ داستان ہے۔ میرا ہی ہے۔

[illegible][illegible]



و سحر سے نہ غلبہ نہ تھک نہ ہار نہ شرم نہ خواہو گویا کہ آپ علیہ السلام کا پسینہ چہرہ مبارک پر آباد رہا تو آپ نے پسینہ کی خوشبو استوری سے زیادہ گھٹتے ہوئے ایک مار سے جس نے ان کی ٹانگیں نہ میلے نہ پگھلائے ہوئے۔

یہ سب عین حقیقت ہے۔ مسعودی نے جو قصہ بیان کیا، وہ شاید کسی اور مسافر کی روایت سے سنا ہو۔ لیکن یہ سب حقیقت ہے۔ مسعودی نے جو قصہ بیان کیا، وہ شاید کسی اور مسافر کی روایت سے سنا ہو۔ لیکن یہ سب حقیقت ہے۔

[illegible][illegible]

مہنگی ملاقات۔۔۔ یہ خیمہ صہبائی (ابو محمد عبداللہ بن عمر بن العاص) نے دوسری جنگی میں حاکم مصر کی ایمر میں جرحہ میں اٹھایا، وہاں سے وہ سب با حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے ہیں کہ سب سے پہلی بات جو کہجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت نے فرمائی ہے چچاؤں کے ساتھ کہہ کر آیا لوگوں نے حضرت عباسؓ میں عبداللہؓ کی طرف ہزاری ہار پائی کہ انہماں کے پاس چچے آئے ہیں وہ ہزار ہا ہزار خیرات فرماتے ہیں ان کے پاس جو کچھ ہے ہم ان کے پاس بھیجے ہی تھے کہ تم مٹاؤ گے وہ ایک شخص یا سفید رنگ پرستنی کا لقب ہے ان کے محل پر آئے ہیں انھیں کان تک پہنچائی، اگلے دن ان کے چھوٹا بھائی عبداللہؓ کو بھی ایسے مبارک میں آف تک والوں کی کھجی لکھ کر بھیجیلاں اور قدس کو گشت آئے مسیحی اللہ علیہ وسلم اور جاتی تھے کہ وہ تھے کہ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے ہیں جو وہ رہا۔

انہی نے اپنی حدیث میں کہا ہے اسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عبدی بن مسعود رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو طرف کر کے بیٹھا ہے۔ اس نماز چار رکعات کے بعد، پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما وغیرہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے آپ کے پاس سے گئے۔ یہ سیر اہل بیت کا ہوا جس سے ظاہر ہے کہ یہ سیر اہل بیت کا خاص ہے اور اہل خانہ کی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو کوئی طرف دہلیز بنا کر بھیجا ہے۔

[illegible]

۱۱۔ یہ کہ میں نے جس کو خدا کا نبی مقرر کیا ہے اسے سہارا دے اور کلمہ پڑھنا چاہیے۔ جیسے کہ میں نے اسے فرمایا ہے: اے نبی! میں نے تجھے فرمایا ہے کہ تیرے لیے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیا وہ میرے خاص ہیں۔



[illegible]

۱۔ صاحبزادہ قرینہ اللہ علیہ الرحمہ (سیدہ عائشہ) اہل بیت علیہم السلام کی بیوی تھیں۔ ان کا شمار اہل بیت میں ہوتا ہے۔ ان کی ولادت ۱۱ھ میں ہوئی۔ ان کی ولادت کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عیادت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ان کو کافروں کی لاک سے نکال دے گا جو بھوتے، دیوانہ اور کھوکھلوں سے نکالتے تھے۔"

مفسر اللہ علیہ السلام فرمے کہ اللہ ان جہود سے، دوستوں اور بہنیت سے کہ جہد اللہ جاری رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا عمر اللہ والہ اور اللہ والی (۱۶) دن بعد فوت ہو گئے۔ (معلومات اللہ علیہ السلام ج ۱ ص ۱۸)

[illegible][illegible]

مسلم میں آپ سندس بن عبد ربیع زخارہ ازنی، میں ائمہ سمری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب نہیں لگایا، آپ علیہ السلام کے ہونے کے لیے چند جالی سفید تھے، اسی طرح کچھ اور سہمیگی مسمولی میں سفید تھے۔

۱۱۔ بخاری، سنن اللطیف (مصنف ابن خلدو، ج ۱، ص ۱۸۸) میں کریم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو گنہگار کو قتل فرمادیں۔ تو فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو گنہگار نہیں تھے، حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ سے بھی ایسا لفظ طالع ہو چکا ہے۔

۱۰ ساتھی کی شعلن طیارہ روایت میں حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے استقوال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حنفیہ میں چند اہل طیبہ دیکھے، یہ مسلمان بن عبد اللہ بن عثمان بن افہام و انکری، عثمان بن عیوذا بن سوبہ قرشی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ ارہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالائے گائی وہ دن دو سو ستارے آگے ہوئے سرخا جھے، ان روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ساجد علی نبی امی اہل البیت علیہ السلام) عثمان بن عیوذا بن سوبہ (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

بال سے شفا عارفہ یعنی رموز اللہ علیہ (ایمجد اللہ کاغذ، ابراہیم بن محمد بن محبوب، ابن اسحاق صفائی، گنجی بن کبیرہ، وبراہیل) جن کی اس سبب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چاندنی کی ٹمگر رکھ کر دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل تھے۔ کسی کو نکال دیا جی ہوجا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کو بھیجیں وہ (پانی میں) پھر بخار دیا۔ شخص دعا اپنے جسم پر پڑھ کر یہ دھماکا کر دیا کہ مجھے میرے گھر نہ لائے نہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے وہاں نکال دیا، وہ گھر گھر نہ پھاڑا (اور نہ انہیں راوی سے کچھ لکھیں)۔ اسناد کو نہ اس کی سند نہ اس کی راوی اس میں باطل ہے۔ اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نہ لیا نہ اسناد میں







## نبی علیہ السلام کے قامت اور عہد و مشہور کایان

بہرہ کی شہادت، یہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاشد تھے نہ پہن نہ پست قامت نہ بڑا عظمیٰ، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشہ زراعت، سب سے خواہرورت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ باعظام تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پست قامت اور چھوٹے (افرنی) و خستین، نارنج بنی، بنجر، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قامت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں (آپ خدیوہ امتثال ہے)

سعید بن مسعود (خادم بنی عبدالمطلب) بنی تمیم بنی عمر بنی رضی اللہ عنہ (ابو عبد اللہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نہایت لمبے تھے، نہ کوتاہ قامت، نہ لمبے قد کے قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پید نہ موی جیسا تھا سعید (دروغ عن نفس، خادم بنی خالد) یوسف بنی داؤد (راسی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لمبے نہ تھے بلکہ عوامہ قامت سے بکھڑا تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں ہوتے تو ان کو ڈھانچا دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پید نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر موی کی مانند تھا۔ (ان)

زبیدی (ذہری و سعید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میان قامت تھے، نہ بڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل قامت کے قریب تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچانک حجب ہوتے اور یکبارگی مڑ جاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثال تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔ بغدادی (بنی) حاتم بنی (بنی) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اچھے سے دو چارے و شہر اور اس سے کسی نرم و نازک چیز کو لیں چھوڑا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھالی سے زیادہ نرم و گداز ہوا اور میں نے خبردار نہ سوزی کہ کوئی گھاسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ مسطر اور خوشبودار ہو، امام مسلم رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو (مسلمان بنی عمر و اذہارت اور انس) روایت کیا ہے نیز امام مسلم رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو (عاصم بن سلمہ و عیسیٰ بنی عمر و اذہارت اور انس رضی اللہ عنہ) سے بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ صاف ستر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے قطرات گویا آئینہ موی ہیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے جھک کر بیٹھ جاتے، کسی ریشم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھالی سے زیادہ نرم و گداز پایا اور نہ میں نے کسی خوشبودار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار رسول کیا۔

نقلاتی سند... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابن ابی ہادی) سعید (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے دو شہر اور بیابان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھالی سے زیادہ نرم و مسر کیا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ گداز گئی خوشبو کو گداز دیتے نہ گدازتی ہے اور غرور سمجھیں یہ پہلے اس شخص سے گدازت میں مردی نہیں۔

یعتوب بن یحییٰ (عمرو بن حارث بن ظہیر القادری) اور یحییٰ نے اس روایت کو امام احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن کثیر (بہرہ) و مسلمان (بہرہ) و مسلمان (بہرہ) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی بار سفر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کی طرف روانہ ہوتے ہیں گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے بعد دوسرے ہر ایک کے رمد کو چھانے لگے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے درخاک کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سٹپا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی ہڈی کو ہر خوشبودار دیکھیں میں گویا عطار کے عطر و ان سے نکلا ہے، سلام مسعود رحمت اللہ علیہ نے اس روایت کو عمرہ بنی عمرہ سے روایت کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابن عمر بن حارث بن ظہیر) حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی بار کئی طرف و دیہہ کے وقت تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کیا اور نماز و عہد کا نذر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بخرو گزرا (اس حدیث میں یحییٰ بن داؤد و ابو



ہوا لے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غمرا کر کہا اے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ کیا کر رہی ہو؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ام ایسے چلنے کے لئے بیت کی برکت کے خواہاں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسجد میں کامیاب کامران ہے۔ امام مسلم حجۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کوفی تاریخ کی معرفت بھیجی ہے روایت کیا ہے۔

امام احمد و ابن ماجہ بن قاسم، علی بن ابیہات، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں تھریج رہے اور قبیلہ ذوقیر کو سنا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اور میری ذاتی فضیلت کے آئی اور اس میں بیعت لے لے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازاں میرے گھر پہنچے اے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ کیا کر رہی ہو؟ تو اس نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت ہم اپنی خوشی میں ڈالنے کیلئے اور یہ بکھر کر خوشیوں سے اس عبادت گاہ میں سمجھنے والے ہیں اور یہی سب کی معرفت اور ہمارے ہاشم بن قاسم سے روایت کیا ہے۔

امام احمد و ابن ماجہ (صحاح ابن ماجہ) اسناد حسنہ (امام ابن ماجہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کے وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں قبیلہ ذوقیر آیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ بیعت آقا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چڑے کا بستر تیار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بستر پر سوتے تھے اور بستر چم و دینی تھیں اور پیچ کو پونچھ کر رکھ لیتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھیجا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کہ کیا ہے؟ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت ہے میں اس کو اپنی خوشیوں میں ڈال لیتی ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔  
تقریباً حدیث ابن ماجہ

علاء بن مسعود..... امام احمد و ابن ماجہ (حدیث ابن ماجہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہو جاتے تو بیت میں شراہو رہ جاتے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کی سب سے زیادہ خوشی میں اس کو ال لیتی پھر اپنی خوشیوں میں لائیتی یہ مسند ثقہ کی ہے اور مسلم اور بخاری کی شرط کی حامل ہے۔ لیکن مسلم اور بخاری میں مذکور نہیں۔

حافظ ابی نعیم (حدیث ابن ماجہ) ابی نعیم عسکری، حسن بن علی بن ابی شیبہ (امام مسلم) بیان کیا ابو بکر بن شیبہ (امام احمد و ابن ماجہ) ابیہات، ابی یوسف (ابن ماجہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھریج رہے اور قبیلہ ذوقیر کو سنا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو چارے کا بستر بچھا دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوجاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیعت بہت آتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت کھانا کر کے اپنی خوشیوں میں ڈال لیتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھیجا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت میں خوشیوں میں ڈال رہی ہوں۔ (مسند مسلم)

شادی میں تعارف لینے..... ابی مسعود، ابی یوسف، ابی یوسف (ابی یوسف) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیٹی کی شادی میں تعارف کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میرے پاس کچھ نہیں، لیکن کل میرے پاس کچھ نہ تھی اب میری شادی کی گویا لاہور دار سے مائیں ملا مت یہ ہے کہ وہاں سے ایک کدو سے دو کدو بنا کر چاروں سب فریضہ فضیلت اور کثرت کے لئے حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں سے بیعت پونچھ کر خوشی میں ڈالنے لگے کہ کئی کئی خوشی بکھر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے لے کر دھرم پانی پانی کو کھانا کہ یہ کھانے کی خوشی میں ڈالے اور اس کے بعد دھرم خوشی استعمال کرے چنانچہ وہ خوشیوں استعمال کرتی تو اس حدیث کی خوشیوں سے مخلوق ہوتے اور اعلیٰ حدیث نے ان کا نام (حدیث ابی یوسف) لکھ دیا ہے۔  
حدیث نہایت غریب ہے۔

راستہ صغر ہو جاتا..... ابو بکر بن عبد اللہ (حدیث ابن ماجہ) ابی یوسف، ابی یوسف (ابی یوسف) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دینے کے کسی راستے سے گزرتے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیوں میں ڈال دیتے کہ اس راستہ سے رسول اللہ









جبرى ظلّ الله ولب النّاس خسر جبراته  
ولم يقين حد لا حرج منى احمه  
من اذ لا تلهى رازق حلا  
فلا تلهى من لمسى رلى من  
فلا تلهى من اذى الله عنكم  
فلا تلهى من اذى الله عنكم  
فلا تلهى من اذى الله عنكم  
فلا تلهى من اذى الله عنكم

”اللہ! ہمارا دوا، عالمِ اہل حق میں کوئی تیری جڑ اے تو اسے جو، ہر سید کے دو حوٹوں میں فروکش ہوئے۔ وہاں تو سب نکلے  
اور توفیق کے ساتھ اترے اور کچن کر گئے، جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتِ اعتباریہ کا مایہ ہو گیا۔ کیا اسے ادا  
نہیں! اللہ تعالیٰ نے تم کو ادا کیا۔ کارہ سواں اور سب سے وقار سے۔ حرمِ کردیا ہے۔ مابقی مگر حضرت اہم سیدوں کی اللہ عز سے  
بکری اور دودھ کے پتھر۔ تمہارے جس طرح چھو، گرم کر لیں گی۔ یہی ہے چھوڑ دو بھی کوئی دیکھ لے۔“

لقد احرزتم من انتم فيها انتم اهل  
الدين والى منكم منكم منكم  
دعاهم باشتاقه انتم في حاله  
لقد احرزتم منكم منكم منكم

اس نے یہ کہ وہ سب سے پہلی خبری کو بھلا اس کے قصہ خاص میں شامل کر دیا اور اسے بھر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس دوسرے واسطے کے لئے مجبور کیا اور اس کے لئے اسے اور دوسرے کے لئے ہتھیار ڈال دیئے۔

[illegible]

میرا دلگاہاں ہے کہ تجھے کسی نے قاتل کا کام معصاں کے بعد دائرہ داسو میں داخل ہو گیا تھا۔ غلام حضرت محبوب رحمت اللہ علیہ نے انگریز اقتدار کی لہر شرف یہ اسلام ہوئی۔

ضعیف اور نادانانہ انداز کی تشریح... مبالغہ مندی پر مبنی علم نے یہ حدیث بیان کر کے من کے ضعیف اور الفاظ کی تشریح کی ہے۔ اس میں سے کچھ ہم اس سے پیسے جانتا کر چکے ہیں اس کے کچھ کلمات اور نئے ہیں جن کی جان کر رہے ہیں۔

"ظاہر و باطنی" یعنی حسن و جمال ظاہر یا بیرونی، "لحم العجب" یعنی سوراخ پر نور ہے، "الحرم محجلہ" قبول ہو عید اس کو نہ کے محبوب نہیں بتایا، بعض کہتے ہیں کہ "محجلہ" کا معنی ہے "سورۃ"، جس راوی نے اس لفظ "محجلہ" کو "نہ" کی بجائے "ن" سے "محجلہ" پر اضافہ کیا، معنی حقیقت و عاشق اور خونِ ماس کی ہو عید بالحق نے خوب قرعہ کی ہے۔

[illegible]







علیہ وسلم کا طریق کار یہ تھا کہ اہل علم و فضل کو آداب و اطوار سے روشناس کرانے میں ترجیح دیتے اور اپنی حالت و مرتبہ کے موافق ان کی تربیت میں اس وقت تفسیر کرتے بعض لوگوں کو ایک ضرورت لاحق ہوتی اور بعض لوگوں کو اور بعض لوگوں کو متعدد ضروریات میں جگہ ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مشغول ہو جاتے اور ان کو اسلامی امور میں معارف دیتے اور ان کو مناسب احوال سے آگاہ کرتے اور ان کو مسائل سے باخبر کر کے فرماتے **الصلی اللہ علیہ وسلم** "عالم کر چاہتے کہ غالب تک یہ بات پہنچا دے" جو شخص اپنی ضرورت و شرم کی وجہ سے مجھے تکلیف دے گا میں اس کی ضرورت سے مجھے مطلع کریں گی تاکہ جو شخص ایسے ضرورت مند اور دانا، دانشور، فاضل کی خواہش بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جہتِ قدیم دے گا۔ صرف ایسی ہی ضروری باتوں کا ذکر ہوتا تھا اس کے علاوہ کسی بات کو نقل نہیں فرماتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی کے لئے اتنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے علوم و آداب حاصل کر کے جاتے (اور ایک روایت میں ہے) کہ وہ نہ کچھ فائدہ ضرور حاصل کر کے جاتے بلکہ اوطافہ انہ کر جاتے۔

**حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے باہر آنے کے بعد** میں نے حضرت ہدایتی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا کیا امور انجام دیتے تھے؟ تو فرمایا کیا آپ طلبہ اسلام یا ضرورت مند بات نہیں کرتے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اللہ و محبت پیدا کرتے، عزت و اکرام دیتے اور دیکھتے، ہر قوم کے معزز و فاضل کی تعظیم و تکریم کرتے اور اس کو ان کا اہم و اہم کام متھرت کرتے اور اہل بیادلوں کو توجیہ کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے حرم و احاطہ فرماتے، اپنی شہرہ و بیانی اور خوش اخلاقی سے محرم کے بغیر، یہی کہ ہر رمضان اللہ تعالیٰ جہیم اجمعین کے حالات کی تنبیہ اور تکریم کرتے اور لوگوں سے چمک کے حالات پر چما کر بنے، اچھی بات کی تحسین و ستائش کرتے اور اس کی تنبیہ فرماتے، دینی بات کی خدمت کرتے اور دہلیات فرمادیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امور معتدل اور سادہ تھے، اعتدال تھے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی غفلت کے خطر سے اور علو درجات سے غافل نہ تھے، ہر حال اور مقام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں خاص حکم و حق بات میں نہ کوتاہی کرتے اور نہ سہ سے تجاوز کرتے، ماکانات کے بغیر ہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اہل اہل و فضل و فاضل اور شخص اور تھانہ جو لوگوں کا وہاں شہر خواہ اور غفلت، فساد و سب سے زیادہ دور نگاہت و اطوار و فاضل لوگوں کا زیادہ دور نگاہت و اطوار۔

**آداب مجلس**۔ پھر میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی کیفیت و روایت کی تو بتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بیٹھے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، کسی مقام کو خصوصاً نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی مقام کے خصوصاً کرنے کو منع فرماتے تھے، جب کسی مجلس میں بات نہ ہو جیسا کہ حدیث میں آئے، اور اس بات کی تلقین کرتے تھے مجلس میں ہر حکم ظہن کا حق آ کر لے، اور سادگی اور مجلس یہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ سے زیادہ کوئی چیز نہیں، اور مجلس کی ضرورت سے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تو کھڑا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ رہتے یہاں تک کہ وہ خود چلا جاتا۔ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بات چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حرمت فرماتے تھے (اگر کچھ پاس نہ ہوتا تو نرمی سے جواب فرماتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خدائی اور خوش اخلاقی سب کے لئے عام تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ: دعائی و غیرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب کے حقوق برابر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس نہیں لے کر نہ شرم نہ حیا نہ ہر دو کون اور امانت و امانت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرم نہ ہوتا تھا اس میں خواہش کی ہر کوئی نہیں ہوتی تھی اور نہ کسی کی ملامت اور جیوں کی شہرت اور امانت کی جالی تھی اور نہ سادگی اور سادگی تھے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک دار سے ہر نعمت و برکتی دیکھتے تھے آسمان میں قلائد سے فرش آتے تھے اور جن کی تفسیر اور تفسیر کرتے، چھوٹے بزرگتوں کے لئے ہر دست و پیرا کر کے اور اس کو ترجیح دیتے اور انہیں صرف اپنی نعمت و برکت ہی لے لیتے۔

نہم تفسیروں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلک۔ میں نے ہر جگہ دیکھا کہ مجلس سے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلک تھا۔ بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اہل شایعہ رہتے تھے خوش اخلاق اور نرم دلق تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت آواز و غلغلہ نہیں لیتے تھے۔



اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند دن بعد، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھائی اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں مسجد کے باہر چلے آئے، دیکھا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کھول کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کہہ کر اٹھا کر کہنے لگے میرے ماں باپ قربان! انی علیہ السلام کے مشابہ ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کی شہرہ نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ وہ، کچھ کر نہیں رہے تھے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (تھمہ بنی ہاشم ج ۲ ص ۱۰۸) میں امام حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔

حافظ کبکی رحمۃ اللہ علیہ (ابو علی ردۃ دارنی، عمدۃ بن جعفر بن شاذلی، اعیان بن ابی یوسف، حیدر بن عوف، اسرار علی، ابو اسحاق، ہانی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بھی اسے اس قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے۔

### نبی علی السلام کے اخلاق اور پاکیزہ عادات کا بیان

ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ اور خاندان نسب اور ولادت کی پائیزگی کا ذکر کر چکے ہیں اور قرآن شریف (۹۱/۱۳) میں ہے اللہ اعلم حیث یجعل وصالہ اور ہمارے گاہی حقیقی کا کام کس سے ہے۔

(۱) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو جبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں فی آدم کے ہفت قرون میں مہیوت کیا گیا، ایک قرآن کے بعد دوسرے قرآن میں یہاں تک کہ میں اس قرآن اور دوسرے میں ہوں جس میں مہیوت ہوا۔

(۲) صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بن اسحاق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نبی اکمل سے عطا کیا اور نبی اکمل کو قرآن سے منتخب کیا اور نبی ہاشم سے مجھ کو پند کیا۔

(۳) ارشاد الہی "وہم علی خلق عظیم" (۹۸/۳) کی تفسیر میں حنفی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ خلق عظیم سے مراد "وہم عظیم" ہے یعنی اسلام، یہی تفسیر مجاہد بن ابی سفیان، مالک مدنی، شاک اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے منقول ہے اور بقول ابن عبد البر، خلق سے "لوہ" مراد ہے۔

(۴) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سعد بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے "خلق" سے کما کیجئے تو فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ قرآن شریف نہیں پڑھتے تو عرض کیا کیوں نہیں؟ تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا "خلق" قرآن تھا۔

(۵) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (اسامی بن علی، یونس بن عیینہ) حضرت حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت ہو تو فرمایا "کان خلق القرآن" آپ کا خلق قرآن تھا۔

(۶) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ عبد الرحمن بن عیینہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابی عبد الرحمن سے اور ابن جریر ابن وہب سے آپ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا "کان خلق القرآن"۔

خلق کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف نے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کیا اور اس وقت سے متعلق کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعتقاد کیا ہے اور یہی اخلاق ظہیر جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عطا کی ہیں روایت کے لئے جو کسی انسان میں موجود نہیں تھے اور نہ ہی کوئی اس سے بہتر اخلاق کا حامل ہوگا، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ "دین عظیم" شروع کیا جو اس













لو اس خط فرما نہیں گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے قیس امانی کو اس کو خط کر دیا اور آپ نے ناچر سے چار سو روپے کے بدلے ایک اور قیس خرید کر دیا۔ آپ کے چس دور بہر حال رہے مگر وہ کچھ تو راستہ میں ایک نئی دہری سے، پوچھ پچھ کر لوں ماری ہو اس نے بتایا یا مومن اللہ! کچھ بھگے بھگے والوں نے آج فرج سے مکے کے داروالمردوئے تھے اور کم ہو گئے آپ ﷺ نے اس کو بلایا، بیچے ہوئے ۱۰۰۰ روپے عطا کر دیے اور فرج روٹی کھائی آئے پوچھو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا اور تلو قحطی کی وجہ سے آپ کو ۱۰۰ روپے ملے، اس نے کہا مجھے نہ بچہ نہ کھراوا ہے مجھے ماریں گے، چنانچہ آپ ﷺ اس کے کھراوا دیں مگر والوں کے پاس گئے آپ نے اسلام کی تکمیل کا خود آپ کی آواز ہی بکھان گئے، آپ ﷺ نے سطل میں بارگاہ اسلام طے کرنا حسب انہوں نے جواب دیا، پھر آپ نے پوچھا کیا حق ہے یہ اسلام خاتم؟ انہوں نے کہا کیا ہیں لیکن وہی خواہش تھی کہ آپ ہم پر زیادہ اسلام بھیجیں، آپ پھر بارگاہ سے واپس آیا۔

قرآن آپ کیسے تعریف کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوئی پیر نہیں کرتا، اسے عبادت کی یہی کراہی کے آگے کیا ہے بتدیکر خدا کے سزا، جو ہے اس حد سے کہ اس کے کھراوا آپ شریف مانے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے من کو خیر، دیرکت کی دعا دی اور جنت کو خوشخبری سنائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے سر پر رکھ دیا کہ میں دیرکت خط کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور انصاری کو کیسی حمایت کی اور اس نے ایک پادشاہی اور انور فرمائی، میں ہی ذی اللہ قیس کی حکومت میں کرنا ہوں، جس نے ان کی قدرت و طاقت سے اس روز کی سے نوازا۔

ایوب حلیم... بطرانی نے اس حدیث کو اسی طرح بخون کیا ہے کہ اس کی سند میں ابوب بن نعیم بھی ہے اس کا ابو حاتم نے ضعیف کہا ہے۔ میر  
 ابو دھبہ نے حدیث کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے میر ابو زری نے اس کی بہتر روایت قرار دی ہے۔

دیکھو کی..... (۳۳) امام احمد (مفتاح بحار) سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کی حشر میں کچھ توڑ تھا جس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایک حاجت ہے آپ نے فرما دیا اسے امام اہلسنن دیکھو جس طریقہ سے بھی یہ ہوا مگر آپ اس کے ساتھ سرگرمی کرتے تھے حتیٰ کہ اس نے اپنی بات پوری کر لیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کو رد میں سلب بیان کیا ہے۔

پسند کا کھانا..... (۳۴)..... مجھیں میں (عقلمند) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی آٹھ نے میں صیغہ نہیں بنا، انا، مجھ کو، جوئی تو کھا اور نہ چھوڑا۔

گوشت کے بارے میں پسندیدگی..... (۳۵)..... ذوقی (سود بن قیس، ریح موعنی .. قابایہ حقیقی کوئی ہے، قطیف بن سلیمان ساری)؛  
 واکن کوئی کیجئے نہ سادات تاجین، سود بن قیس کے ذمت (محرّم) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (امت کرتے ہیں کہ انکار سے) ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 فخرینہ لائے۔ ہم نہ آپ کی خاطر کبھی ذوق کی کسی چیز کو آپ نے فرمایا پسند لگنے سے جیسے تمہیں چاہا کہ تم گوشت پسند کرتے ہیں۔ (انحدث)

۲ مسلمان کی طرف سے: (۴۶)۔ محمد بن اسحاق (متوفی ابن عمر بن عبد العزیز و محمد بن عبد اللہ بن سلام) حضرت عبد اللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ مجلس میں گفتگو کرتے تو اکثر آسمان کی طرف نکال دیتے تھے سیدہ اے نسیم اللہ کوئی کتاب الادب میں لکھ دین  
اسحاق سے مروی ہے۔

گھوٹ..... (۴۷)..... امام عیسیٰ (علیہ السلام) کا وہاں پہنچنے کا حکم، اس واقعے کی تفصیل اور اس کے بعد رونما ہونے والے واقعات، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو پہلے ہاتھ مبارک سے گھوٹ مار لیئے اور پھر فرمایا: "منہ صلی" واپس لکے گا ہے کہ جب پہنچے تو کھینچ کر لے گا کہ لے لے اور انہوں نے گھوٹ لے لے۔

(۱۶۸)..... (مجلس) خاتم السیاحین کے اس سلسلے میں مولانا محمد علی صاحب دہلوی نے جو اس وقت دہلی میں مقیم تھے، ان کے ساتھ ساتھ مولانا محمد علی صاحب دہلوی نے



نے فرمایا: وہب اور حبیب سے میری رعایت کی گئی ہے مجھے جان نکالتے رحمت کے لئے مجھے زمین میرے لئے عبادت گاہ اور پاک بنائی گئی ہے۔ میں جنت میں مشغول تھا کہ وہ نے زمین کے خزانوں کی چابیاں ملانی کیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ (بخاری) وہ جس حد اللہ تعالیٰ چاہی شرفاً وسلم)

مسکراہٹ۔۔۔ (۵۹)۔ مسلم، بخاری (ابن وہب، عمرو بن حرث، ابو اسحق، سلمان بن ربیعہ) کا انہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر کل بکھا کر شینے بھی نہیں دیکھا کہ میں نے آپ کے مسواچے کو دیکھا۔ آپ صرف تمہارے تھے۔

(۶۰)۔ امام ترمذی رحمہ اللہ ثانی (حقیم) ابن سعید، عبد اللہ بن خنیس، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر، رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کمرے ۱۲ کی کوئٹہ دیکھا۔

(۶۱)۔ امام ترمذی رحمہ اللہ ثانی (حیث) ابن یونس، حبیب بن عبد اللہ بن حرث، رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف کسی فرماتے تھے تہ تہی نے اس کو کچھ کہا ہے۔

(۶۲)۔ امام مسلم رحمہ اللہ ثانی (یحییٰ بن یحییٰ، ابو اسحق) امامک بن حرب سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! بکثرت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جری نماز پڑھتے وہاں سے صبح طلوع ہونے کے بعد اٹھتے۔ جاہلیت کے دور کی وہاں کا ذکر کر کے مسکراتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے تھے۔

(۶۳)۔ ابو داؤد طیالسی (شریک، اور قیس بن سعد) امامک بن حرب سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے اور کھاتے، بھادوات صحابہ و صحابہ اللہ علیہم السلام، ہمیں آپ کے پاس اشعار پڑھتے اور بعض روایت آپ بھی ان کی بات میں حصہ لیتے صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے اور آپ بکثرت مسکراتے۔

(۶۴)۔ یحییٰ (ابو عبد اللہ اللہ طافہ اور ابو سعید بن عمرو) ابو اسحق، محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق، ابو عبد الرحمن مفری حبیب بن سعد، ابو عبد بن علی الوہب سے روایت کرتے ہیں کہ سلمان بن عمار نے اس کو کہا کہ صاحب ابن خریزہ نے روایت کی ہے کہ میں نے کہا لوگ اس کے والد محترم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اطفال کے بارے میں کہتا ہیں تو اس نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد تھا، جب آپ پرہی ہاں ہوتی تو آپ مجھے پیغام بھیج کر بلا لیتے میں حاضر ہوتا اور وہی کی کتابت کرتا جب ہم بنیادی کا سوس کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے اور جب آخری ہاتھ کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ہاں کا ذکر فرماتے اور جب کھانے پینے کی اشیاء کا بیان کرتے تو آپ بھی اس کا ذکر کرتے۔ یہ سب باتیں میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جان کر کے سنا ہوں۔ ”شکیں“ میں امام ترمذی نے اس روایت کو (عیاسی روایت) ابو عبد الرحمن، عبد اللہ بن جابر مفری) سے نقل فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو دو بھائی کا تذکرہ۔۔۔ (۱)۔ اس سے پہلے ہمیں کی روایت بیان ہو چکی ہے جو (زہری رحمہ اللہ بن عبد اللہ بن عمر) سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عبادت کرتے آئے تھے اور رمضان شریف میں جب جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کا ذکر کرتے تو آپ تیر ہوا سے بھی زیادہ عبادت کرتے تھے۔

تفسیر۔۔۔ یہ تیسرا بھائی بیٹھ ہے کہ آپ کے کردار کا مسلسل اور خیر و خند ہوا ہے تعجب اس کے ساتھ ہونے اور مسلسل چلنے کی وجہ سے ہے۔

(۲)۔ بخاری و مسلم (سنان بن سعید، زہری، ابن عمر، عبد اللہ بن عمر، رضی اللہ عنہ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی سوال کے جواب میں ”لا“ نہیں کیا۔

(۳)۔ امام احمد رحمہ اللہ ثانی (ابن ابی ہادی، سعید بن زید، ابن خنیس) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی سوال کے جواب میں ”لا“ نہیں کیا۔



(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی اور سب سے اعلیٰ شخص (یعنی اللہ ہی) تھا۔ اہل ایمان حضرات آپ میں کئی کئی خداوں، آپ اللہ کے رسول ہیں، ان میں سے کئی شخص صفت پر آپ کی تحقیق ہوئی ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس اپنے مقصد پر ہر اہل ایمان کا رہنمائی ہے جس نے تم کو قرآن اور کتاب مزین میں تشریف لایا ہے اور تمہیں نبی ہو گیا ہے کہ تم راہ خدا میں ترقی فرمیں کرتے۔ اور جو جگہ میں تم فریضہ کو آگے دے اور اس کا بدلہ نہ کرے گا اور وہ اپنے انوار میں سے بھرے۔ اور آپ اللہ ہی نے اپنے سزاؤں حضرت مال رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا، وہ آپ اپنے وعدہ اور قول میں صدق دیتے ہیں، اے مال! فریضہ کو عرض دینے پر اور اگر سے خیر رکھی کا یہ پیشہ کرنا آپ کی عاقبت پر خیر دینا، ہر سب سے کہ وہ انہماق فرماتے ہیں، ایک ایک میں سے سچا ہے اللہ ان کو خیر کرنے والے کو اس کا کام ہو گا اور ہر ایک سے اللہ ان کو خیر دے گا، ان کی ہر ایک کھٹک اور غبار، اے مال! ایک حد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کو سچ کر کے رکھا، اس سے نہ کہ اللہ ہی تجھے سچا بنالیا، تمہارے کہہ کر اللہ اور اس کی رحمت میں نہ کہ نہ کہہ، مال! یہ اہل حق سے نہ کہہ گا اور ان کی حد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ خالی کافر، یہ سچا ہے ان کا وہ اللہ کے ساتھ ہیں فریضہ کرنا، میں جس کی جتنی عطا کر رہا ہوں۔

جنہ آپ علیہ السلام سب لوگوں سے زیادہ حق پرست اور شجاعت کا بہار تھے، یہ لوگ یہاں تک آپ کی عظیم منزل میں حاضر ہوئے کہ انہی کا فخر و افتخار اور آپ کی کائناتوں کی مدد و نصرت پر سب سے زیادہ اہم اور یقین سے آپ کی تمام باتیں اللہ تعالیٰ سے امانت و نصرت کے طالب ہیں۔ مگر کے علاوہ آپ، ملت سے فخر و نصرت کے علاوہ، ان کی اذیت و فتنہ، بددعا، تجسوس، بغض و اور مبینگیوں کا فخر و اداری خود سے پیدا کر آپ کے پیچھے طالب ہے۔ "تسبیح و تہلیل" کا:

وَمِنْ أَمْرِكَ لَمْ يَدْرُ مَا لَكَ بِهَذَا  
مَحْضُوطٌ لَمْ يَدْرُ مَا لَكَ بِهِ مِنْ عِزٍّ  
وَأَمِنْ يَدِي يَدِي الْفَتَا  
لَمْ يَدْرُ مَا لَكَ بِهِ مِنْ عِزٍّ  
وَمِنْ أَمْرِكَ لَمْ يَدْرُ مَا لَكَ بِهِ مِنْ عِزٍّ  
وَمِنْ أَمْرِكَ لَمْ يَدْرُ مَا لَكَ بِهِ مِنْ عِزٍّ

”نیکو باپ نہ وہ جو ہم ہے سردار کو غرقِ خون لٹکے کر لٹکی جو آبی زہر وادریوں کی خدمت کرتا ہے نہ سحرِ جلاں ہے نہ کسبِ بہار ہمارا۔  
 کرتا ہے سفید رنگ ہے اس کے چہرہ و نوئی، ہواست نہ ہاں، غصہ کی کام آتی ہے، تپے جھول پھر باورِ سار و چاقاں کا کاٹنا ہے۔ آم  
 ہاشم کے کڑوا رنگ اس کے ساتھ چلے لیتے ہیں، اس کے پاس آسائش ملے گا کس کے پاس۔“

[illegible]

خاک کی زندگی..... لام احمد مصطفیٰ رحیمی، حبیب عہد ہر ایم، اسود سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت منی اللہ عباسی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیت کو کس کی طرح سے روایت کیا کرتے تھے تو ان کا کہل ہوا میں ان کی خبر دو بات میں مصروف رہے۔ خود۔ جب یہ زمانہ وقت آتا تو ناز کے لئے ہر شخص کو اپنے آپ سے روایت کیا کرتے تھے۔ اور یہ زمانہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ منی اللہ عباسی





برادہ طول کا مست سفید جام اور گیسو سبب ان کے انگوٹوں کہ مہلوں کے دو جوان مہر نیت ہے۔ بہارت کوٹ مار کر چینیٹے ہیں مصدقہ و خجہ و تہہ لہل نہیں کرتے۔ گمہ ہے ہر دولت پر سوار کی کرے ہیں۔ بھائی کا درود دہہ سے ہیں اور کچھ کوشہ دیکھیں پہنچنے ہیں۔ ان صفت کا حاشیہ اور درود سے علیہ ہو جاتا ہے۔ اور اور اساتیل علیہ السلام میں سے ہے اسی کا نام ہے موصوفی اللہ علیہ السلام ہے۔

میرا چچا کھڑا یاد اس نے مجھے یہ بڑھاپہ وہ کچھ کرنا کہہا کہ تیرے اہل کے مکہ سے کیا سہرا کا رکھا جائیں نے عرض کیا اس میں احمد علی علیہ السلام کا عید یہ یاد کر تیرے تواس نے کہا وہاں میں بیٹے نکس ہو۔

نام احمد (اسما علی) الیوب المعروف علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی شخص ایکن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے اہل و عیال پر مہربان ہوا اس سے متعلق حدیث بیان کی اور اس روایت امام مسلم نے نیز میری حرب از اسما علی بنی عبدیہ بیان کیا ہے۔

[illegible]

ترکی (سید بن العرب، مہدی بن مرزوق، مہدی بن حماد، یونس بن عمر) حکومت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو قتل کیا۔

امام ترمذی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی روایت کی ہے کہ جب ان اہل بیت (علیہم السلام) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے چادر لٹا کر رہے تھے تو کیا آپ کا لباس ایسا تھا کہ اس حدیث میں غرارت اور نکات سے بے انتہا علم۔

بچوں سے شفقت کا معاملہ ... امام بخاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مولیٰ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھینے والے بچوں کے پاس سے گزرے اور ان کو اسلام کا حکم کیا۔ امام مسلم نے اس روایت کو شعبہ سے جاری مندرجہ ذیل بیان کیا ہے۔

نبی علیہ السلام کی خوش مزاجی ..... ابن عبید (عماد بن غزیہ) اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ خوش مزاج تھے۔ کئی اہل بیت نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ میوے کے ساتھ میوے مزاج فرمایا کرتے تھے۔ اس کو ..... ابن عبید نے چڑھا دیا تھا کہ اس چڑھا دیے ہوئے روایت سے جس کے ساتھ وہ کھیل کر رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے ساتھ بڑوں کا نفی کر دیا۔

نوٹنی کا بیچہ ..... امام احمد (عقلم بن فہید بن عبد اللہ حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے آپ سے ساری سالگاہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ کو ساری کے لئے "اوقی کا پانچ اونیس" سے کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "چھ" کو کیا کریں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اوقیہ اوقی سے پیدا ہوتے ہیں۔" اس روایت کو ابوالخوارزمی نے "مہذب" میں بغیر تفسیر اور ترقی کے نقل کیا ہے۔

[illegible]



آپ کی دل کو جس اخلاقی اور انسانی عادات کی نظر فرمے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے "مہذب روح" کی ہدایت قبول حدیث کا مستند تصور بعض روایات میں یہ ہے کہ غزوہ کی علیہ السلام نے حضور کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اللہ تعالیٰ کا وسیع تھا۔

[illegible]

میں (ابن سیرین) کہتے ہیں کہ اس کا علم غرائبِ سریت میں ہے اور اس میں کائنات ہے نیز اس میں محالہ تک سیدِ اولیٰ و مہجروح اور عظیم فری ہے، ہذا علم۔

عمر رسیدہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔ ..... "تھیں" کے یہاں حوا علیہ السلام میں از ہنذلی (عمید بن عبدالمطلب) بنی قریظہ سے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: رسول اللہ! فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے جنت نصیب کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بائیس سالوں اجنت میں یونہی دو عمر رہو اور مت داخل نہیں ہو گی، تو وہ جو بیادولی ہوئی واپس چلی گئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کہو کہ وہ جنت میں بڑھا جائے کی حالت میں داخل نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب ہم نے اس کو ایک عجیب مقام سے پیدا کیا ہے اس لیے ہم نے انکی کنواراں بند کر دی ہیں (۱۵/۲۹) یہ حدیث اسی سند سے مرسل ہے۔

امام ترمذی (رحمہ اللہ) بن محمد دودی بن علی بن حسن بن شعیق بن عبد اللہ بن مبارک بن اسماء بن کنانہ بن عبد العزیز بن قیس بن عقیل بن مضر بن کنانہ بن خضام بن معد بن عدنان بن آدم علیہ السلام سے ہیں۔ ان کا شمار ائمہ اربعہ میں ہوتا ہے۔ ان کا شمار ائمہ اربعہ میں ہوتا ہے۔ ان کا شمار ائمہ اربعہ میں ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد اور دنیا سے بے رغبتی کا بیان

اور چونکہ آکھیاں کران جیروں کو تہہ کچھ جرم نے تلف قسم کی کافرلوں کو استعمال کیے وہ دیکھی ہیں اور ان پر غم نہ کرنا چاہئے ہاں وہ ان کے لئے صفا ہے۔ (۱۸/۱۸) اور تو انی انھران جیروں کی طرف سے دوزخ اور جہنم نے تلف قسم کیہ کو گوں کوہ یا دیہی زندگی میں رافق کے ساتھ دے دیکھے ہیں تاہم انیس اسی میں ان کی ہیر سے اب کا مذقہ بکتر اور دیکھا ہے۔ (۲۱/۳۳) تو ان کو ان کی محبت میں وہ جو حج اور اہل اپنے کو اپنا پکارتے ہیں اسی کی رضا سے ہی چاہتے ہیں اور تو انی آکھوں کو ان سے نہ ہنا کہ تو دنیا کی زندگی کی لذت عیش کرنے لگ جاتے اور اس شخص کا کہنا نہ مان میں کہوں تو ہم نے ان کی یہ ہے کامل کر دیا ہے اور انی خواہش کے تابع ہو گیا ہے اور اس کا معاملہ ہے کہ ماہ ہے۔ (۱۹/۱۹) پھر تو اس کی پروا نہ کر جس نے ہوا کی چاہ سے ہمیں میرا بجا اور صرف دنیا کی زندگی چاہتا ہے۔ ان کی کھنکھیں ہیں بلکہ مانی ہے۔ (۲۱/۲۱) اس مضمون پر پوری بحث سے بہت ضرور ضرورت ہے۔

عبودیت اور نبوت... اختر: ابن خلیفہ، ابو العباس حماد بن محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

جہاں تک پہنچا۔ انھوں نے حضرت ابراہیمؑ کی خدمت سے دعا کی کہ تیری عمر میں جو شخص میری عمر تک پہنچے وہ میرا ہوتا ہے۔ جس شخص کی عمر میری عمر تک پہنچے وہ میرا ہوتا ہے۔ اسی دعا کی بدولت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ختم ہو گئی۔ اسی دعا کی بدولت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ختم ہو گئی۔ اسی دعا کی بدولت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ختم ہو گئی۔



[illegible][illegible]

میں (ان کی طرح) کہتا ہوں اس مردہ جت کو امام بخاری نے (سعید بن ابی سریحہ جعفر بن طریف بن حسان بن علی ابو حازم) اصل میں سعد سے بیان کیا ہے نیز امام بخاری اور ترمذی نے اس کو (شیر، یعقوب بن عبد الرحمن بخاری ابو حازم) اصل سے دریافت کیا ہے امام ترمذی و صحابہ (مہاس بن عمر دوسی) بخاری نے ابو عبد الرحمن بن حاتم بن عظیم بن حاتم (ابو حازم) سے دریافت کیا ہے نیز احمد بن حنبلہ علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا ہے جو کہ روایتی بھی زائد نہ تھی امام ترمذی نے اس سے روایت کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

مذہب کی روٹی سے شکم بھری..... وہم احمد (عجل بن سعید) نے یہی کیا ان اہل عازم سے جان کرتے ہیں کہ جس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو روٹی سے کچھ دیا وہ کچھ دے کر دے دے بخدا! اہل بدعتی بھی اس پر برا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کا خاندان مسلسل تین ہزار نوے ہجرتوں کے بعد آپ کی روٹی سے شکم بھر رہا ہے وہ اس روایت کو امام مسلم نے رد کیا اور اس لیے نے یہی کیا ہے۔

صحیحین میں ابو بکر بن عبدالمجید، منصور، راہ ابوہریرہ (رحمہم اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عین ضرورت میں خاندان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روٹی سے سیر نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وہ منا ہو گیا اور نہ ہی آپ کے دسترخوان سے روٹی کا ٹکڑا آپ کی وفات تک اٹھا آتا۔

ابو جحر (محمد بن عبید، مطیع غزالی، کردوسی) حضرت جلالہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت تک آپ کا قاتل ان کو ملے گا۔ دینی سے مسلسل تعلق رکھنے والے شخص ہوا۔

[illegible]

تجربہ کیا چاہیے۔ امام بخاری، حضرت امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، ہم وہ نسخہ جو بخاری کا ہے مگر سے نکال کر رکھا لیتے تھے  
میں نے عرض کیا ہے، (وہ کتاب) پانچوں میں سے ہے، تو انہوں نے مسکراتہ رکھا، تاہم خطی نسخہ علیہ سب سے ان دونوں سے تمہیں نہیں ہونے یہاں تک کہ  
تیبہ کا نسخہ ہو گیا۔

امام احمد (مجتہد شریف) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت پر ایک ہاک گر جاتا تھا کہ وہ بچہ نہ تھے۔ لیکن نہ جلتا تھے نہ بدن کا کھانا نہ پینے کا سامان صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا سو اس کے کنگھیاں سے گوشت آجاتے۔ چھین میں (شام میں مراد حروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت پر ایک کینہ گر جاتا تھا کہ بچے میں آگ نہ لگتا تھے۔ اس کی خوراک صرف کھجور اور پانی تھی۔ یہاں سے اس کا دگر بھڑا آتا رہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بھیجا کرتے تھے۔ آپ خود کھا کر لاتے اور ہمیں بھی پلاتے۔ اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے (برجہ از محمد بن عمرو زہری) اس کی شاخ بیان کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عہدہ ابوہریرہ) عیسیٰ بن جعفر (ابوہریرہ) مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ میرے گھر جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں آگ نہ لگتی تھی میں نے یہ چھا خانی کیا آپ کا کیا چیز ہے؟ اگر وہ ہوتا تھا تو انہوں نے نہ لیا کھجور اور پانی پر۔ (نور دہشاد) ابو داؤد و ترمذی (عبد بن اسحاق) عبد الرحمن بن ابی داؤد (صاحب سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزہ رکھ کر روٹی سے تنہا حیات ظلم برپا کرتے ہوئے تمام مہینے اس روایت کو شہادت روایت کیا ہے۔

چراغ شہداء..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عہدہ ابوہریرہ) عبد بن اسحاق (عبد بن اسحاق) روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو کھانا نہ ملتا تھا اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے کہا..... غرض طلب کو یہ بھی جائز کہ یہ کام چھڑا کر روٹی کے پتھر اندھیرے میں کہیں (اور ایک روایت میں ہے) اگر چہ چھڑا کر اس میں تیل ہوتا تو ہم اس کا سامان نہ لیتے۔ اور خاندان محمد ﷺ پر ایک ہاک گر جاتا تھا وہ سامان اور روٹی نہ پکاتے تھے۔ اس روایت کو امام احمد نے ابوہریرہ بن عبد اللہ بن عمر (ابن ابی اسحاق) روایت کیا ہے اور ایک روایت میں "اور" کا ذکر ہے۔ (نور دہشاد)

دودھ کا تھک..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عہدہ ابوہریرہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں "آں رسول ﷺ بچہ روہیہ کو روہیہ دودھ پلا کر دیتے تھے۔ دودھ گرنے میں آگ نہ لگتا تھے۔ دودھ پلا کر دیتے تھے۔ یہ چھا خانی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی چچ بچہ کو دودھ پلاتے تھے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کھجور اور پانی پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ اندھیرے (انہوں کو جڑے پھوٹے) اور آپ کے ہاں دودھ بھی دیا کرتے تھے۔ (نور دہشاد) امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور لوگوں کا گھر میں صرف کھجور اور پانی پر تھا۔

گرم کھانا کھانا..... ابن ابی شیبہ (سویہ بن عبد اللہ بن مسعود) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دہر "گرم کھانا" پیش کیا گیا آپ نے کھانے کے بعد "اللہ" کہا اور بلا کر روڑ کے بعد گرم کھانا کھایا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عبد العبد بن عبد اللہ بن مسعود) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "جگر روٹی" کا قلعہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا "میرے والد کا تین روز سے یہ پہلا کھانا ہے۔ (نور دہشاد)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عہدہ ابوہریرہ) ابن ابی شیبہ (سویہ بن عبد اللہ بن مسعود) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور لوگوں کا گھر میں صرف کھجور اور پانی پر تھا۔

"فعل" میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (عہدہ ابوہریرہ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کے بعد روٹی کا ایک ٹکڑا ہوا اس پر کھجور کا کر لیا یا اس کا سامان ہے پھر کھالیا۔

مرغوب مشروب... صحیحین میں (ازہر و ازہراء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغوب مشروب بخلا، اعضاء پانی تھا۔ یہ بخور کی رائیہ علیہ صحت لایا وہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری جانست میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رائیہ نکلی چھانی نہیں دیکھی اور نہ ہی کبھی اہل بیرونی خود ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھڑوخل میں پر کھا پلا، دھڑوخل بیت میں مائیں کھانا اہل بیرونی آپ کے لئے چڑائی تیل کی کئی روایت میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو پھل دھڑوخل کھا کر کھاتے تھے انہوں نے بیت (ان سڑوں پر) چھتی روایت میں ہے کہ پڑا کھا کر۔

تیز بخاری میں بذرِ حیرت کو اگس، رسمی اللہ سے سروں سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس جھکی ہوئی اور ہانسی پر مبنی ہے کہ حاضر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے اہل زور و گردی کو کہہ کر ملی خاندان کے لئے جو خرچ ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ خاکِ آستانہ کے لئے کہ ہانسی گھر کا سامان اور نہ لئے کا سامان ضرور ہے۔

ایک وقت روئی سائن۔ امام احمد رضا رحمہ اللہ علیہ (مخالف بائیں) نے فرمایا: "میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کور شام تک وقت ہوا نہ وقت ٹھک کھانا سوائے دولت جاس کے اس روایت کو توحید و رفقہ اللہ علیہ نے ٹھکر گئے اور بعد ازاں میرزا محمد قادیانی اور مولانا علی گڑھ علی گڑھ نے شیعہ و مہاکین حرب نے غمناک زبان شیعہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بنا دیا وہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خوشی کا ذکر کیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ علیہ السلام جھوٹی جھوٹ سے ہر قور چھوڑ دیا جھوٹ کو تو نہ کرنے کے لئے آپ اللہ کے پاس روئی دیجے گی مجھ کو گناہ گار (الاس مسلمہ رحمہ اللہ علیہ نے اس کو شیعہ سے بیان کیا ہے)

حاج محمد میاں ہے کہ معرت اعلیٰ اعلیٰ حضرت، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے، اس نے اس ناپسندیدہ کام کو محسوس کیا۔ یہ حدیث ”تجوizat“ میں بیان ہوئی۔

ابو نعیم بن حبان رضی اللہ عنہ کے قصہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ راہِ حجاز سے گزرے اور آئے،  
 ”ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ابھر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ گھر سے باز کیا؟“  
 نے ہوا بھونک کر جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم! ابھی مجھے بھونک نے گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے۔ چنانچہ چشمِ یمن تیسراں کے  
 باغ میں شریف نے لے گئے اس نے ان کو تازہ بخور کی مٹکائی اور ان کے لئے بکری لایا کی۔ چنانچہ جب حضرت نے کھایا اور شعلہ پانی پیا اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس ”عقیم“ (۱۰۲/۸) شہر سے صحن کی طرف سے باز رہے۔“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (عبداللہ بن ابی النضر بن ہشام بن علی بن اسد بن ہشام بن اسد بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلالہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام) حضرت ابو احمد رضی اللہ عنہ حضرت ابو احمد نے مولانا احمد رضا علیہ السلام کے چہرے پر ہلکے رنگ کا کھیرا لٹا دیا اور اپنے چہرے پر ہونڈی کے ایک ایک قطرے کو کھیرا لٹا دیا، مولانا علیہ السلام نے اس وقت پر ہونڈی کے قطرے لٹا دیے۔

نئی علیہ السلام کا ستر مبارک... مصیبتیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کے بارے میں اور شے نہ کہ تو انہوں نے تباہ و برباد ہو کر کھجور کی جھاڑ بھری ہوئی تھی۔

سوائے چاندنی کے پہاڑ ... حسن بن عرف (عبار بن حنا) نے معیہ فضی، مسروقہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری خون بیر سے پس آئی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کھینچا اور وہ اپنے گروہ کی ایک بہتر بیوی کے پاس گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی بیوی کے پاس بھیج دیا اور اس نے اسے بہتر بیوی کے پاس بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہتر بیوی کے پاس بھیج دیا اور اس نے اسے بہتر بیوی کے پاس بھیج دیا۔













تقدیر کا یہ ایک اور واقعہ ہے (روایت امام باقر علیہ السلام روایت ہے) جس سے ملازمہ سارا کتب میں بھی موجود ہیں ان کی تحصیل کتاب الامام الکبیر میں ہے۔  
 صحیحین میں (طہران بن مینہ زید بن طاہر) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُتی ویر  
 تہم قیام کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوت گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ایک اور چیلے لکھا وہاں نہیں کر دیئے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں ہرگز راہ بندہ بنوں۔ سلام بن سلمان اور ثابت بن ابراہیم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خوشبو اور خواتین محبوب ہیں اور نماز میری آنکھ کی  
 ٹھنک ہے۔ (امام احمد و ترمذی)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (طہران بن مینہ زید بن طاہر) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب انخل  
 علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیار کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو سب احوال سے خوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر چاہیں  
 پڑھیں۔ صحیحین میں (امام احمد و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ شہر پر گری کے موسم میں ہمارے مہمان میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر  
 کیا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ روزوار تھے۔

صحیحین میں (مسند ابی داؤد و ترمذی و طہران) مروی ہے کہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض  
 ایام کو احوال کے لئے ساتھ کھڑے کیا کرتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: "نہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا معمول بھٹکی اور  
 نہ رومت تھا۔ جس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احوال کی استقامت تھی ہم میں سے کوئی ایسی سنت نہ لکھتا ہے؟

وصالی صیام۔ صحیحین میں حضرت انس، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین سے مروی ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ وار روزے رکھتے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وہ سال اور مسلسل روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں احوال میں تم میں سے کسی ایک فرد کے مشابہ نہیں ہوں۔ میں ہر روز کو گری عبادت میں دلت ہر کرتا ہوں وہ مجھے کھانا پلاتا  
 ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ ستویں ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے  
 مریضوں کو کھانے سے بچتے پر مجبور نہ کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھانا پلاتا ہے۔ کسی شاعر نے کہا: پچھا گیا:

لما احتاج یحییٰ ذکر اکب یسخطہا عن الشراب ویلہبہا عن الزاد

"تیری یاد میں اس کی تیرا مذہب تھا جس کو خود نوش اور سامان سفر سے غافل رہے نیاز کرتی ہیں۔"

استغفار۔۔۔ (طہران بن مینہ زید بن طاہر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا میں ایک روز میں ہاڑا رکھتا ہوں اور ہاڑا رکھتا ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (فرمایا ابی ہریرہ) حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: مجھے قرآن میں سے عرض کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے تو آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہر صبح سے قرآن نہ پڑھتا کہ میں ہوں۔ چنانچہ میں نے سوہنہا سے عبادت کی اور تکبیر ادا جتنا من کل امۃ و شہید  
 و حبیب ایک علی حوالہ شہید (۱/۴۱) آیت عبادت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 آنکھیں ٹپک رہی ہیں۔

مال ذکوۃ سے اجتناب اور احتیاط۔۔۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہنر پر مجبور یا کفر فرماتے کہ مجھے یا عیون  
 ہوا کہ صحت نہ ہو کہ میں سے ہوتی تو میں اس کو کھاتا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابی داؤد و ترمذی و شعبہ ابی داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب لوگوں سے زیادہ ارشاد پر عمل آورنے میں ممتاز ہوں۔

سابقہ کتابوں میں نبی علیہ السلام کی صفات اور حلیہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے اُٹھنے والی باتیں جمع کر دی گئی ہیں۔

بھارتی اور ترکی سرافند خانی (جس پر سلطان عثمانی نے عطا کیا) نے یہ روایت اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت آئی ہے کہ میں نے ان سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں یہ روایت کیا تو انہوں نے انبیاء میں جواب دے کر یہ روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں بیان شدہ سنت میں سے بھی قرآن میں بھی موجود ہیں۔ اے نبی! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم کیا ہے شہرہ بخیرتہ یا وہ تو ائمہ قوام کفر اللہ رشتہ یافتہ قہر ابندہ اور رسول ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام مشکل کر رکھا ہے نہ کہ خود مشکل دینا بلکہ وہی میں چاہتا ہوں کہ وہی کہہ لیں، اے اللہ صاف اور درگزر کرتا ہے اس کی رحمت "مکملہ جہان" اور جہان دہ کو درست کرے گا کہ وہ کل ترغیب کے فائدہ کو برائے کرے اور ان کے کفر، یحیٰ اور انہوں کو بچائی خشوں کا اور بہرے کا نوسہ کا ماحول سے انہوں کا گھر بنادوں کو کھنڈیاب کرے گا۔

علاء الدین بیاد رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ صدر الدین "کعبہ احبار رضی اللہ عنہ" سے مذاقات ہوئی اور ان سے یہ روایت کی تو انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب دیا اس کعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف "لعلہ" کہا بغیر "مکملہ" کے۔

مفتی بخاری کا ایک نکتہ ..... نیز امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو "مبدلہ رضی اللہ عنہ" سے مبدلہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی معرفت بدل دی ہے بلکہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے۔ سند میں مبدلہ بن عمرو سے کہ بیان ہے کہ بعض مبدلہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بعض مبدلہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور درست ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (مسند، طائیف، عطاء عبداللہ بن سلام) سے "مکملہ جہان" یا "سہ" (جسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے)۔

تاکلی وصالہ بخانی (شیخ ابی عثمان بن سنان) یہ روایت مبدلہ بن عمرو کا کاتب لکھ، بخاند بن جہر، سعید بن ابی ذر، اسامہ عطاء بن ابی ریحان سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (یہ) صفات (قرآن) میں پاتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ وسلم کو رسول بنا کر معصوم کیا، شہرہ بخیرتہ یا وہ تو ائمہ قوام کفر اللہ رشتہ یافتہ قہر ابندہ اور رسول ہے میں نے آپ صلی اللہ وسلم کو مشکل کر رکھا ہے۔ ہزاروں میں خود مشکل کر کے۔ بخاندی کا جلد بخانی سے بھی روایت ہے مگر صاف اور درگزر کرتے ہیں میں اس کی مدح کو نہیں نہ کہوں گا کہاں تک کہ وہ "مکملہ جہان" کو یہ حاکم کے کہ دیکھنے سے مشکل ہو جائے اس کے ذکر دیکھا ہی انہوں، بہرے کا نوسہ کا ماحول بنادوں کو کھنڈیاب کرے گا۔

طائیف بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ کھنڈیاب نے اس کعبہ احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہے۔ یہ کعبہ مبدلہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور سند سے لگی مروی ہے۔

• حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوئے گئے ..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (زیچہ بن افرام طائیف بخاری، مسلم بن حنیہ، ابی اسود وہابی، حبان خضاک، یحییٰ بن یوسف، عبداللہ بن سلام، ابوہریرہ، جہر، حبان) کرتے ہیں کہ روایات میں یہ قہر موجود ہے کہ علیہ السلام کے ساتھ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دفن ہوئے گئے، ابی اسود کا بیان ہے کہ رؤف اللہ میں ایک قہر کی جگہ دفن ہے اور نہ لکھی رحمت اللہ علیہ نے اس حدیث کو سن فرما دیا ہے کہ وہ سند میں مروی ہے بخاندی کا جلد بخانی سے بھی روایت ہے مگر صاف اور درگزر کرتے ہیں میں اس کی مدح کو نہیں نہ کہوں گا کہاں تک کہ وہ "مکملہ جہان" کو یہ حاکم کے کہ دیکھنے سے مشکل ہو جائے اس کے ذکر دیکھا ہی انہوں، بہرے کا نوسہ کا ماحول بنادوں کو کھنڈیاب کرے گا۔





ہمارا دلی ہے جنگ کریں گے یہاں تک کہ ایک چشمہ جاں سے جنگ کریں گے یا کوئی راستہ ملے۔ ساتھ فریڈمنسٹ امریکا ہے۔

(۵) اسے سب ایش تو مانت ہیں ایک سمت کا ذکر نہ ہوتا ہے جو اپنے صدقات کھاتی ہے، نقلی ذکر جب کوئی مہا سے اپنا صدق نکالتا ہے اس پر آمگ بھیجتا ہے، لکھا جاتی اور اگر وہ صدق قبول نہ ہوتا تو جس کو آگ بھیجمن نہ کرتی، ماننا کہوں کو میری امت ہے جو اللہ نے فرمایا یہ امت احمد سلیٰ شخصیت علم ہے۔

(۶)۔ یاد رہے: میں قومات میں ایک بہت کماد کر پاتا ہوں جب کوئی مان میں سے چلی کا مارا نہ کرتے تو وہ اس کے علاوہ اہل میں نہیں کہیں جاتی مگر اس پر عمل کرتے تو اس کے بارے میں ایک بدی روچ کی جاتی ہے اور جب کبھی کا مارا کرتے ہوں، ہر کسٹ میں کسٹ کو اس کے بارے میں ایک کٹھی لگاتی جاتی ہے کہ وہ اس پر عمل کر رہا ہو جسے تو وہ کٹھی اس کے بغیر عمل میں سببیت میں سے کے کوسات سے کسٹ کٹھی روچ کی جاتی ہے ان کا کوہری بہت زیادہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: راستہ نامہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(۷) سوئیڈن انسانوں نے غرض کیا یا رب! اہم قوموں میں ایک ماست کا اگر ہاتھوں وہ سزاؤں میں گھرے ہو ان کی سزاؤں میں گھرے ہو۔  
خدا یا ان کو میری ماست بنادے۔ وہ نے فرما دیا اوست احمد علی احمد علی سلم ہے۔

حضرت زادو علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کا مژدہ ..... وہی بن مشرک دئی اللہ عز نے تمہارا تو غیبی السلام اور  
 زکوة میں ان کی طرف دئی گئی ہے۔ اسے ان کو خلیفہ اسلام خیر سے بعد ایک نبیؐ کے گاؤں کا نام امام صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کے زور  
 راست کو ملو اور مشرک سے جس اس پر بھی چڑھنے سے ہو گا۔ جس کی امت اس کو ہے (مستغنی نہیں) ہمیں ان پر ایک فرقہ ثابت کروں گا جس کی نبی امر انکی  
 کے انبیاء، مبہم السلام پر کی ہیں۔ میں نے ان پر وہ فراموشی و لاجبات مقبرہ کیے ہیں جو پہلے انبیاء و صل پر مقبرہ کیے تھے وہ میرے پاس قیامت کے روز  
 نہیں آئے گا ان کا انبیاء و مبہم السلام کے نور کی طرح ہر گاہ کو کھنکھ سے ہیں ہزار ہزار مقبراں سے جو اب سے گزرا ہوا ہے، ان کے لئے مقبرہ کر دیا گیا کہ میں نے  
 ان سے قبل انبیاء و مبہم اسلام پر واجب کیا تھا۔ میں نے ان کو جنت سے قتل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ جہاں کائنات سے قتل انبیاء و مبہم اسلام کو کیا ہے۔ میں  
 نے ان کی پر غرض کیا ہے جہاں کہ ان سے قبل انبیاء و مبہم اسلام پر غرض کیا تھا۔ میں نے ان کو جہنم کا حکم دیا ہے جہاں کہ ان سے قتل انبیاء و مبہم اسلام پر غرض کیا  
 اسلام کو کھرا رہا۔

اسے ۱۹۱۹ء خطیب السلام، ۱۹۲۰ء دستِ محمد کو انوارِ عالم سے ممتاز کیا ہے جس نے ان کو تہِ خواہیاں عطا کی ہیں، جو محکم کی کو معاف نہیں کیں:

(۱) جس ان کی خطا و ثبوت پر گرفت ہوگی۔

(۲) جو کہ کام نہ کر سکتے اور نہ ہی انہوں نے طلب کاروں کے حقوق کی حمایت کر دی۔

(۲) جو عمل انہوں نے اپنی آخرت کی خاطر بطریق غلطی میں ان کے لئے حساب افتادہ کروں گا، ان کے لئے میرے یہی

و خیر و شدہ اعلیٰ اس کتاب کی گناہ اس قدر ہے اور مزید برآں۔

(۴)۔ مصائب و آلام کے وقت جب روح مجرب کریں گے اور جان سے اٹھو تو ایسا محزون ٹھکنے میں الٹی و پختہ دہشت اور جنت کی طرف رہنمائی ہے اور اس کا ہر ایک لمحہ سے دعا کریں کہ تو میں الٹی الٹی دعا قبول کرے گا اور ہر ایک لمحہ و ہر ایک لمحہ کے دہشت الٹی الٹی کی مصیبت و ہر ایک لمحہ الٹی الٹی کے لئے آخرت میں ذخیرہ و کرباں گا۔

(۵) اے ابا، علیہ السلام! امت محمدیہ کا جزو نہ بن کر تو حید کا تہذیب سے استغناء اختیار کرنا جو اچھے بڑے گناہ ہے۔ جنت اور نازلعت میں میرے

—E+K/S/

(۶) یہ شخص جو طبعی صلاحات اور ان کی غلطیوں کا ذوق رکھتا ہے اور اس کا ذوق غور و فکر کے ہوا ہے وہی آئے گا جس میں اس کو سخت ترین مذاہب غیر میں ذکر و تہلیل و تفسیر کے اوقات میں ایک ایسا سماں ملے جس کے چرچہ و بحث پر وہ اپنی فکر کے ہر اہل و عاقل کو جس میں اس کا دل ہو۔

انہما بطہر السلام کی تصاویر..... حافظہ یحییٰ رحمتی طبع (الشریف) جامعہ محمدی، عبدالرحمان بن ابی نضر، محمود علی، محمد بن مسعود، عبد

اللہ بن حبیب اور سعید بن عمر بن سعید بن محمد بن عمر بن مسلم دام عثمان و بنت سعید بن محمد و جوا سعید بن محمد و ابو سعید بن محمد و ابی سعید بن مسلم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت جبر بن مسلم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور کہیں آپ علیہ السلام کا بول بالا ہوا میں شام کی طرف روانہ ہوا جب میں نے "لہری" کو پہنچا تو میرے پاس ہمدانی کا ایک آدمی اور اس نے مجھ سے پوچھا کیا تو حرم کا باشندہ ہے میں نے "ہاں" میں جواب دیا تو انہوں نے پوچھا جس شخص نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس جاسے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے مہند میں لے گئے انہیں بہت سی صورتیں اور قصیریں تھیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا: "وکیلہ" کیا تم ان میں اس کی علیہ السلام کی صورت نظر آ رہی ہے جو تم میں مبعوث ہوا ہے؟ میں نے فوراً دیکھا اور آپ علیہ السلام کی تصویر ان میں نہ پائی تو غالباً مجھ ان کی تصویر نہیں ملی تو وہ مجھ سے بڑے گر جاسے لے گئے، کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں پہلے معبد کی نسبت زیادہ تصاویر اور صورتیں ہیں۔ انہوں نے مجھ کا غور کر دیا کیا ان میں بھی وہ نظر آ رہے ہیں؟ میں نے دیکھا تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں عالی ہے، نیز میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصویر میں ان کی صفات و علیہ کے بھی ساتھ آپ رضی اللہ عنہ والی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی نوکڑ سے ہونے والی ہے۔

پھر انہوں نے مجھ سے دریافت کیا ان کی تصویر دیکھو؟ میں نے انہاں میں جواب دیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے کہا "وہ ہیں میں نے کہا ہاں" بلکہ ان میں شہادت دیا ہوں کہ یہ وہی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا اس شخص کو جانتے ہو؟ ان کی اپنی نوکڑ سے ہونے والی ہاں میں انہوں نے کہا ہم کو وہ ہیں یہ تصدیق ہے کہ میں ان میں بیان کے بعد حلیف ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا "درج" میں کیا ہے (۱) کی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے انصاریان کیا ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ پہلے ہر نبی کے بعد نبی ہوتا تھا اس نبی کے بعد نبی نبی نہ ہوگا۔ ان کثیر کے تفسیر میں سرہ اعراف (۱۷۷) کی تشریح کرتے ہوئے حلیف نبی رحمۃ اللہ علیہ و صوفی سے سند ابواسد باغی، جہاد بن حاتم، موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ ذکر کیا ہے کہ میرے امیر ایک قریشی کو برقی شام کی طرف بھیجا گیا کہ اس کو "اسلام" کی دعوت پیش کریں۔ پھر اس نے برقی کے پاس اپنی آواز دہرائی کہ جب اس کے پاس قریشی مبعوث ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا کہ اس کی طبیعت پریشان اور مکھڑ ہوئی ہے۔ پھر شام برقی نے انہیں اپنے ہمسایہ خانہ میں لے گیا اور انہیں روک کے بولنے اور بار میں بلایا۔ ہم کھلی گئے تو اس نے عراق میں کاہن اسامہ بن مکران کو اس میں بھیجے پھولے خانہ میں اور جہاد نے پھر وہاں آ کر اس سے انہاں میں انہاں کی تصاویر میں جو روشنی پاد چھات پر تھی بولی ہیں اور انہیں اسلام کا نام لے کر علیہ السلام۔

وہ ایک ایک کر کے تمام تصاویر لاکھ لاکھ ادا ان کی تفصیل سے یاد کرنے لگا میں نے پہلے آدم، نوح اور آدم و ہنرمیں اسلام کی تصاویر دکھائیں پھر اس نے جلدی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دکھانے کا ارادہ کیا اور ایک درگزر اس خانہ میں "سفید تصویر" ہے اللہ کا وہ در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس نے پوچھا کیا تم اس کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا: "ہاں" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم انہاں کو گئے۔ (جہاد موسیٰ رضی اللہ عنہ) صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اللہ اور کچھ اور کھڑا ہا پھر میرا کیا اور اس نے پوچھا: اللہ ایسی ہیں؟ ہم نے اس کی تصدیق کی کہ یہ وہی ہیں جہاد کہ ہم دیکھ رہے ہیں پھر اس نے تصویر کو اڑا کر کہا: یہ آخری خانہ میں تھی لیکن میں نے اس کو جلدی سے اس جہ سے نکالا کہ میرا وہاں یہ معلوم کر سکتا ہوں پھر اس نے انہاں "علیم السلام" کی ہائی ولفو تصاویر کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ (اور آخر میں یہ ہے کہ ہم نے اس سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ تصاویر کہاں سے حاصل ہوئیں؟ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ تصاویر انبیاء و پیغمبر اسلام کی عقل و بصورت کے مطابق ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کو آپ علیہ السلام کے علیہ مبارک کے ہاتھ میں واقعی پڑا ہے اس سے تپا کرتا ہے اسلام سے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہی تو وہ ہے جو انبیاء و پیغمبر اسلام ہوں گے وہ دکھائے پتہ بخیر اللہ تعالیٰ نے ان کی تصاویر آپ علیہ السلام پر نقل فرما دیں۔ یہ تصاویر حضرت آدم علیہ السلام کے خزانے میں تھیں جس "مقرر" میں "کے قریب ہے ان تصاویر کو، ہاں سے" "شہادہ اقرئتم" نے نکالا اور انہاں علیہ السلام کے برادر ہو۔

پھر اس نے کہا: واللہ! احوال چاہتا ہے۔ میں ملک اور ملک مت کو خیر و بُشر دوں اور تم سے بڑے آدمی کا نام بن کر ہوں یہاں تک کہ مجھے موت آجائے۔

جہاد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں محمد و محمد و علیہ وسلم کے گروہوں انہاں، جب ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے





”ہم نے تو یہ بھی کتاب اتاری تھی اپنے سے پہلی سب سے پہلی کی تصدیق کرتے دلی ہے اور ان کے مضامین پر عمل پائی کرنے والی ہے۔“

وَمَا كُنْتَ تَعْلَمُ مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا يُعْطَىٰ بِهِ نِكَاحٌ إِلَّا بِإِذْنِ الْمَوْلَانِ ۚ وَكَانُوا لَوْ لَا إِذْنُ اللَّهِ عَلَيْهِ ابْتِغَاءٌ مِنْ رَبِّهِ لَإِنَّمَا أَتَىٰ عَبْدُ اللَّهِ وَأَمَّا مَا نَقَرُ مِنْهُ أَوْ لَمْ يَنْقُرْهُمْ إِلَّا الْوَقْفُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِطَلَبِ عَلَيْهِمْ أَنْ يُلِيَ ذَلِكَ لِرِجَالِهِمْ وَذَكَرَى الْقَوْمُ يَوْمَئِذٍ (۲۸/۲۸)

”اور اس سے پہلے تو کوئی کتاب پر دست قرار نہ دے دینا تھا جسے دائمی ہاتھ سے نکلتا تھا اس وقت ایسا ہوا کہ اس سے دست لگ کر کے ایک دفعہ اس پر دست لگ کر اس کے کتبوں میں سے کسی کو بھی علم نہ کیا اور ہادی آغلی کا صرف ظالم نفس ہی کا کار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس پر اس کے کتب کی طرف سے نکالیں کیوں نہ کریں۔ کہ وہ گناہیں تو اللہ ہی کے اقتدار میں ہیں اور اس کو تو نہیں کھول کر دینے والا ہیں۔“

یعنی اسی ہونے کے باوجود قرآن بھی جامع کتاب کا اثر ایک بڑا معلوم ہے۔ جو آپ غیر اس کے ایک صداقت کی علامت ہے۔  
وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ أَيْتَانِ بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ اللَّهِ مَا آتَيْنَا مِنْ خَبَرٍ هَذَا وَلَئِنْ قُلْنَا لَقَدْ كُنَّا أَهْلَ بَيِّنَاتٍ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا كُنَّا مِنْكُمْ بَلَّغِينَ ۚ وَظَنَّ أَنْ يَمْلِكُ الْبُيُوتُ أَنْ تُعْطُوا مِنْهُ يَوْمَ يُعْطَى الْمَوْلَانُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ  
”اور جو کفار ہیں ان کے لیے دو بے شک باتیں ہیں کہ جو کفار کوئی کہہ سکتے ہیں کہ ہم سے پہلے کسی کو بھی علم نہ کیا اور ہادی آغلی کا صرف ظالم نفس ہی کا کار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس پر اس کے کتب کی طرف سے نکالیں کیوں نہ کریں۔ کہ وہ گناہیں تو اللہ ہی کے اقتدار میں ہیں اور اس کو تو نہیں کھول کر دینے والا ہیں۔“

تو اس سے یہ کہ ظالم نفس کوں ہر گاہ میں خیر صحت اثر کرے اور اس کی آغلی کو بھلائے، بے شک کہہ گا اور ظالم نفس دائمی کے بھی میں اپنی طرف سے کہ میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا، اس سے اور بدل صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ میں تو محض ایک عابر ہوں اور تم میری صداقت و ثابت کے حقائق کو میری ساری زندگی کے حالات تمہارے سامنے ہیں تم میرے حسب نسب اور دنیا بعد اعداء سے خوب آگاہ ہو میں نے کبھی جوت نہیں بدلا تو میرے پیر کے گھر میں رہا مجھے کہہ دو یہ جان کا اثر کر رہا ہے ہر چیز کا ایک نیا ہے ہر چیز میں کی ستر میں ہے اور ہر چیز کا ایک عالم پیدا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ پر حمت کرنے سے یہ کہ کوئی جرم ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَوْ تَفَضَّلْنَا عَلَيْهِمْ بَعْضَ الْأَقْبُولِ لَآتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ لَدُنْكَ ۚ وَمَا كُنَّا بِمُعْظِمْهُمْ فَصَاحِبِينَ (۲۹/۲۹)

”اگر ہم پر ہر چیز کوئی بہت کوئی بات جوت نکالنے تو ہم ان کا دانا تھا کہچہ لینے بھراں کی رنگ گردن کاٹ ڈالتے بھرت میں سے کوئی نہیں رہا سے دے دے والا نہ تھا۔“

یعنی ابھی بڑا اگر تو ہمیں سے سخت انتقام لینے روک لی گئی اس سے ہمارے عذاب سے بچنا نہ سکتا۔

وَمِنْ أَطْعَمَهُمْ مِمَّنْ شَرَىٰ بَعْضُ الْأَقْبُولِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ ۚ وَمِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانٌ مَثَلٌ (۳۰/۳۰)

”اور اس سے بڑھ کر ظالم کوئی ہوگا جو تمام جہالت پرستی کو ختم کر دے۔ یہاں تک کہ جو کچھ پرستی تھی، جہالت و کسالت پر کھڑی ہوئی، وہ سب ختم ہو جائے گی۔ جس طرح ان کتاب خفائے نازل فرمائی، یہاں طرح کی شریعتیں جاری ہوئیں۔“

قل ای شیء اذکر شهادة علی الله شهید بینی و بینکم و اوحی الی هذا القرآن و اظہرکم ما من بلیغ (۱۶/۱۶)

”ان سے پہلے وہاں سب سے بڑھ کر کس کی شہادت تھی؟ کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے قرآن مجید نازل فرمایا، یہ قرآن مجید ہے اس لئے ابراہیم یا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو ہر قسم کی غفلت سے بیدار کیا گیا ہے کہ اس کو گواہ بنو۔“

یعنی اللہ تعالیٰ کا مشرورہ فرما دیا کہ اس سے بڑھ کر کوئی کی چیز کی نہیں، اور حق سے آگاہ ہے۔

شہادت کا لفظ اس امر پر عطف کے ملبوم کو مخصوص ہے یعنی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس نے مجھے حق کی جانب مبذول کیا ہے تاکہ حق کو اس قرآن سے گواہ کروں گویا میں نے یہ قرآن پاک اپنا گواہ بنا لیا ہے مگر اس کے لئے ذکر نہیں۔

وہو یحکم بہ من الاذیاب الخلد موعده (۱۶/۱۷)

”اور ان کا خوف قرآن میں ہے جو کوئی اس قرآن پر ایمان نہ کرے اس کو اللہ کا عذاب دیا گیا ہے۔“

انقرض قرآن پاک ہمیں ہر صیغہ بارگاہی، لائق کرامت، دانش و ادب اور اس کے مانگنا ہر چیز کے متعلق طرہ و رنگ سے ہوا اور کرتا ہے۔ (۱۶/۱۷) ”اس سے اس قرآن مجید میں سب باتیں طرح طرح سے ذکر کر دی ہیں۔“ (۱۶/۱۷) اور یہ شریعتیں ہر قوموں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور اس لئے اللہ تعالیٰ ہی جیسے ہیں۔ (۱۶/۱۸)

قرآن پاک گذشتہ اوقات کا کچھ حال اور اس کتاب کی سزا کی کتاب کا شہادہ دل ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس پر نازل ہوا ہے جو حق کی بات سے مستثنیٰ اور صریح ہے، اگلے ہے جہاں تھے انقرض قرآن پاک ان بہترین اور اعلیٰ عوالم پر مشتمل ہے جس میں گذشتہ قوموں اور نبیوں پر اسلام کا ذکر ہے، یہاں ان کے حالات اور حوالہ دیا گیا ہے کہ کدو ہے، مسلمانوں کی ہر فراموشی، یہ کافروں کی ذلت و انکسار کا تذکرہ ہے، یہ ان کی شہادتیں اور ان کے انکار کے ساتھ ہے، ایک ہی واقعہ مختلف ہی اے سے بیان ہے، گاہے مختصر، گاہے طویل اور غرض بیان نہایت ہمیں اور شیریں اور شگفتہ و پدید ہزار ہا ہفتہ والا جیسے واقعہ کا ذکر، یہ گواہ اور ہمیں شمار ہے۔

و ما کنت بجانب الطور اذ نادینا و لکن رحمة من ربک (۱۶/۱۹)

”اور جب وہ لوگ اپنے علم پر غور نہ کر کے، استدلال نہ کر کے کہ قرآن مجید کا نقل و نقل ہے تو قرآن کے پاس نہیں تھے۔“

و ما کنت لہم اذ اجمعوا امرہم و هو یحکمون (۱۶/۲۰)

اور جب ہزاروں پیغمبر اپنی بات پر اتفاق کیا تو وہ امر فرمایا کہ ہے جسے تو ہرگز ان کے پاس نہ تھے ان کے قصہ میں حملہ مندوں کے لئے مہربان ہے۔ یہ قرآن کی بات ہے، ان کے پاس نہ تھے، وہ قرآن سے جانی گئی ہو (۱۶/۲۰) ”کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر اپنے پروردگار کی جانب سے ہمارے پاس کوئی نشانی نہیں لاتے، یہ ان کے پاس نہ تھی، ان کی آسمانی نشانی کبھی نہ تھی۔“

قل اؤتینا ان کان من عند اللہ فہم یخفونہ من اصل من هو فی شقاق بعد سرہم ابتغی الاطلاق

و لہی انفسہم حتی یبین لہم انہ الحق (۱۶/۲۱)

”کہ بھلا کچھ تو نہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے مگر تمہاری سے انکار کر دے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گواہ ہے جو حق کی بات سے جانی گئی ہو، مگر تمہاری بات اور اطراف عالم میں ایمان نہ آئے، تو اس میں کبھی نہ دیکھ گئے، یہاں تک کہ ان کا ظاہر ہوئے گا کہ قرآن حق مسموعی ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ قرآن میں ان کے گرد و پیش میں، یہ سب لایعنی ہوں گے جن سے ان کی ہوا چاہے کہ قرآن اور وہ غیر برحق تھے۔

اولہ یحکم سوریک انہ علی کل شیء شہید (۱۶/۲۲)

”کہ تم کو یہ بات نہیں کہ تمہارا پروردگار ہر چیز سے بڑھ کر ہے اور ہر حال سے خبردار ہے اگر آپ علیہ السلام (معاذ اللہ) انقرض







طاقتِ حزب (دینِ مودود) کے، شہداء اس سے ہوئی جو یہود کے صحابہ تھے اور جن سے ایک نبی کی آمد کے متعلق تھے جب آپ نے ان کو دعوت پہنچی کی تو وہ کچھ گئے کہ وہی کیا خبر ہیں جن کا چچا یہودی کر رہا ہیں، چنانچہ وہ آپ کی تعلیمات سے متاثر ہوئے کہ آپ کی قدر و منزلت کے متصرف ہوئے کہ انہیں جعفر مرہمیؑ کی ولایت کا دواؤں اور قدر و راسخ ہو گیا مگر انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کی بیعت کیا تو نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کر کے مدینہ مودود میں آج وہ جوں کے رہے چنانچہ آپ علی علیہ السلام نے صحابہ سمیت مدینہ کی جانب ہجرت کی، وہاں مجاہد و انصار سب متحد ہو آ رہے تھے، دنیوی مافی و مانی اور منہب کے ملنے سے پاک تھے سارے جد و انداز صحابہ کے مبنی میں سے انھیں کو بھر و ظم و نصیب ہو۔

اس کے بعد آپ کا جنگ و جدوجہد کی اہمیت ملی۔ آپ اثر و رسوخ اسلام کی خاطر مگر اسے برابر جہاد کرتے رہے اور اس کے اصول و قواعد کے بغیر نہ رہے۔ غلط چاہی، غلط انداز اور بے وفائی کے دروغ سے پاک رہے اور برعکس ملے جانیے۔ مہم اور مہمہ اصول پر قائم رہے، مسامحہ و دعوت چوری سرد کن عہد عرب پر چمکتی جہاد سے پہلے بتوں کی پرستش کا جنس کی خبریں افاقہ کے چھ اور ملکوں کی طاقت، خیر و برائی اور قطع رحمی سے ہماری ہوتی تھی۔ کسی کا آخرت کا مصروفان زندگی کی مصروفیت کا شوق ایہ جاہل اور بے کجاہد آپ کی تعلیم کے لئے ہے۔ دینے والے نہیں کے سب سے جے جے عالم رب سے بڑا ہے۔ جہاد اور حب سے بڑا ہے۔ جہاد اور حب سے بڑا ہے۔ غرض میں گئے، جیسا نہیں تو ان کا ہر کارہم علی اللہ ہو جو بڑا نہیں دیکھتا تو انہوں نے کہا کہ جیسا ہے تو یہ ہے کہ کچھ کے جہاد کی ان لوگوں سے انھیں یہ حق جان کے علم اور قلم کی یادگیری ہیں جو قوم و ناس میں اس دشمن دشمنی میں ملنے کے ساتھ ملے اور کئی قوموں کی زبانیں اور آوازوں کو کھینچنے والے ہیں۔ کچھ اور انوں میں زمین و آسمان کو فرق معلوم ہوتا ہے۔

سرور کی افراطیوں اور صحابہ کی جان نثاری اور تعاضلت کے باوجود آپ علیہ السلام نے پسماندگان کے لئے دربارہ و چارہ، مل موٹیل کوئی ترک نہیں چھوڑا۔ اس لئے ایک خبر پر فرمان خان عرب کے جنی کتاب علی الشہبہ سلمیٰ (ازہو تیس) اس جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گر گئی، کبھی سوئی تھی، آپ علیہ السلام کے زیر تصرف کیچھڑ گئی تھی اس کی پیداوار سے اس خانہ کا خرچ چلتا تھا اور باقی ماندہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے مخلوق بہت فرمائی کہ ان کی نافرمانی اس میں حصہ دار نہ ہوگا۔ مگر موصوفہ شمار ہوگا۔

ہر وقت آپ علیہ السلام عکرات و لہجات کا مظہر تھے، اس امر مستقل کے واقعت ہے کہ گو کہ آپ نے، علی کی بھیج کر کے اور برائی سے منع کرتے، تاہم انشاء کے استعمال کو اعلیٰ تر اور سچے اور پاک کر کے اور حسب ضرورت شری نظام کا تقاضا کرتے علی کی کلمہ علی نے اور محمدی علی کی تحویل کا اعلان کر دیا۔ آپ کی شریعت محمدی شریعت ہے کوئی ایسی معقول اور علی بات نہیں جو علی طور پر معقولہ متضمن ہو اور آپ نے نعم خدا یا ہوا کوئی ایسی نامزد سب اور صحیح بات نہیں جس کو اصل و حوسب اور صحیح سمجھی ہو اور آپ نے اس سے خدا کا وہ آپ نے کی ایسی بات کا علم نہیں دیا جس کے متعلق آپ نے کہنے کا موقع ہو گا یا آپ اس کا علم نہ دے اور نہ کہ ایسی چیز کی کماخت کی کیا چیز کا جائز ہے کہ ایسی بات آپ کی ممانعت نہ کرے۔ آپ محمد علیہ السلام نے تمام کلمہ صاف شہری چیزوں کو اعلیٰ تر اور ان میں سے کسی چیز کو کرام نہیں کیا، جیسا کہ بعض شریعتوں میں حرام کیا گیا تھا اور قرام پاک اور گندی چیزوں کو کرام کہہ کر ان میں سے کسی چیز کو طہا نہیں کیا جیسے کہ بعض شریعتوں میں طہا ہوئی۔ دغا کی تمام قوموں کے پاس جس کی خوبیاں اور خامیاں ہیں ان شریعتوں میں وہ سب منع ہیں اور ان کے اچھے اور برے میں اس کے لڑھکوں اور ایم آخرت کے متعلق جو خبریں ہیں وہ مکمل طور پر قرآن کریم میں اور آپ کی شریعت میں آگئی ہیں۔ اور کچھ چیزوں کی گنجی طہا کی گئی ہے جن کا ان کتابوں میں نہ کہہ سکتے ہیں، ان کتابوں کے بعد ان کی ضرورت سے کچھ فیصلہ غلط کہی گئی اور حیات کے جوہر کو غیب کی ہیں اور حوالہ دے علی علیہ السلام نے اور اس پر اضافہ کیا کہ کوئی غلطی ان اہم بات میں جو کر کے گا تو اسلامی عبادات کی عظمت اور اذیت ظاہر ہوگی۔ لیکن اصل تمام عبادات اور احکام اور شریعت کے سب کی حقانیت کا ہے۔

امت محمدیہ علیہ السلام کی فضیلت ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضیلت میں تمام امتوں سے فوقہ و بکمل ہے اگر تمام دنیا کی قوموں کے علم کو ان کے کلم سے مقابلہ کیا جائے تو ان کے علم کی برتری ثابت ہوگی۔ اگر ان کے دین و عبادات اور حالت دنیاوی کو ان کے دین و عبادت و طاعت الہی کے مقابلہ میں لایا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے زیادہ و بیدار ہیں اگر حکومت و جہد فی سبیل اللہ ان کے دانت میں میر

ملی الگ اور جہانگشی کو دیکھ جائے تو ان کا یہ بھاری معلوم ہوتا ہے، یہ تمام فضائل و کمالات و اخلاق ان مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے انہوں نے اخذ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو ان کا علم ہوا، آپ کی بعثت و حرکت سے پہلے وہ کسی کتاب کے پیچ و پاور نہ تھے۔ بس کہ آپ نے تمثیل فرمائی ہوئی تھی یہ حضرت مسیحؑ کا یہ شریعت کی تکمیل کے لئے طرفہ لہ نہ حضرت مسیحؑ کے مقیمین کے کہانہ کسی جہانم تھو قذات سے، خود تھے، پہنچے دور سے، ہر کوئی تعلیمات و دنیاویات اور کچھ حضرت مسیح علیہ السلام سے اور کچھ اندر جہانم کے بعد بعض دوسری تعلیموں و دلائل و خبرہ کے کلام سے ماخوذ تھیں، امت محمدیؐ کی میں آپ سے پہلے نہ کسی کتاب کا وجود تھا اور نہ کسی کی تعلیم تھی، بلکہ ان میں سے اکثر تو عربی، حبشی اور آفریقہ کا یہ اسلام اور قذات اور زور پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے بھلائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فراموش کیا اور چارہاں انہوں نے اور تمام حبشی و استغوی کے قاتل و کاسم و اور انہیں یہ اسلام کے دوسرے پائوں کرنے کی مخالفت کی۔

قولہ امتنا بآلہٖ وما انزل الینا وما آتٰنا الی ابراہیم واسماعیل واسحق یعقوب والیساہ وما  
آتٰنا موسیٰ وعیسیٰ وما آتٰنا الطیور من ذہبہم لاتفرق بین احدہم ولعن لہ مسلکون (۱۱۳۶)۔  
”کہہ دے اللہ پر، لیکن اللہ اے ابراہیم پر جو تم پر اتارا گیا ہے، اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ابراہیم کی اولاد (علیہم السلام) پر اتارا گیا ہے، اور جو موسیٰ (علیہ السلام) کو دے دیا تھا اور جو عیسیٰ (علیہ السلام) کو دے دیا تھا اور جو مسلمانوں کو دے دیا ہے، کہ تم میں سے کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کر سکتے اور تم اسی سفر پر نہ ہوا رہو۔“

سب نے غلط کرنا شروع کیا۔ ان کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو ماننا چاہے ہم ان کے جہانوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، (کراک کہ ماہ دوسرے کے جہان)۔ (۲۸۵)

امت محمدیہ کی جدت کی سالار۔ چاروں مذہبی جماعت کی چاکل چاروں دین محمدیؐ کی نوکر ہے بلکہ صرف انبیاء و عجم السلام کی تعلیمات سے بہرہ اُٹھانے والی کتاب کی تعلیمات جو مسلمانوں کی تعلیمات کے ساتھ ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں اور جو مفلکوں میں سے غامض رہتے ہیں اور جو غلط ہوں کی ترویج کرتے ہیں اور اسلام میں جس قسم کے اختلافات کو ان چاروں مذہب پر مست قرار دیتے ہیں، ان کی دین ہے جس پر مطلق اللہ و صحابہ تابعین حکام اور دیگر کرام کو ملحق تصور کرنا جس سے یہ جدا رہتے ہیں بلکہ ان کے ذلیل و خوار ہونا چاہیے، ان جماعت کا مسلک ہے جو قرآن و حدیث کے اب و فائز ہے، ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تفسیر کی کہ امت محمدیہ کا ایک مذہب حق ہے تو کہہ رہے ہیں کہ امت محمدیہ ان کا اختلاف اور فرقان کو نقصان پہنچانے کے لیے۔

انبیاء علیہم السلام کی دولتِ توحید پر اکتفا کیے بغیر بعض مسلمانوں میں اختلاف و تباہی پیدا ہوتا ہے تاہم جو فرق و دعوت انبیاء اور صحابہ کرامؓ سے ملے ہوئے ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان جو ان میں سے کسی کی مخالفت کے حامی ہیں جنہوں نے بدعت اور دعوتِ کفر میں ادا کر کے ان کی مخالفت کی، مثلاً ان وقت نے ان کی خاطر جنگ و جدال کیا اور جو مسلمانوں کی اکثریت نے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے موجودہ سیاست بدعت بدعت کا شکار ہے۔ یہ حضرت محمدؐ کا دین ہے۔ نہ سابقہ انبیاء کی تعبیر یا بدعت نبیؐ نے انبیاء کو علمِ نافع و عملِ صالح و طاعتِ پاک میں جس نے باکی اطاعت و اتباع کی اسے کوئی کمزوری نہ ملے گی۔ بدعت و خرافات کا مرکب دینی بات ہے جو ایمان کی تعلیمات میں گمراہی کا باعث ہے۔

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظریات و مسائل سے دلہوش بہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ ماسخ و ممانت کے احاطہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ يُحْكُمُ بَيْنَكُمْ جَمِيعاً (٤٨: ٤٩)

میں بالکل صحت مند تھی کہ میں نے اس کتاب کو نہیں ہے کیونکہ اس میں ہونے کا وہاں اور وہی صرف بخیر ہی ضرور کامل ترین انسان پر ہے اور وہی انسان ہے جس نے یہ دعا دعا کرنا ہے آپ کے حضور صفات و حسن خصال ہونے کو ہر امکانات و وسائل سے روز بروز قریبی

[illegible]

ما افضل من حبكم وما نفوي ( ٢/ ٥٣ )

”تمہارا سائنسی رویہ ہے نہ بھٹکا۔“

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمُعَذِّبٍ

”وقت قیامت“

پھر حضرت میرا نیکو عبد السلام سفارت کا فرشتہ نور کا مجھ کو اعلان کر دیا جس جیسے حضور انور سے نور انور فرمایا کہ یہ ہے خاتم الانبیا۔ یہ شیعہ کا ناقوس نہیں بلکہ حضور انور کو کلمہ صلا کا ناقوس ہے جو اب اعلان ہو گا کہ انبیا علیہ السلام کے ذات نور فرشتے نہ کرتے ہیں۔ (۳۶-۳۷)

"قرآن مجید میں ان کے گڑبیس اثر نے اور خلیفہ کا کام بے اوجھوا سے کرتے ہیں" (۲۱-۲۷)۔

”تمہیں تمہیں جہاں شیطانی نفس مرا کرتے ہیں اور وہ اپنی مافی، تمہیں پہنچاتے ہیں اور اکثر ان میں سے مجھ کو

$$(P \otimes P - PP)_{-}^{\alpha} = \sum_{\beta} P_{\beta}.$$
[illegible][illegible]

یہی امر علامہ الرحمہ علیؒ نے ادا کیا۔ کہ: تجھ پر نہ ہم کو فی۔ حاکم خرمی نے مسافت پر تقیم فتحی کیا۔ بعد اوقات اونیہ اپنے خیمہ میں۔  
والہ کے ساتھ نماز جو ہمیں حاضر ہوا۔ حضرت نے جلد ہی بیان فرمایا کہ: میں نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: انصرفت الساعۃ والشیء القصور۔  
قیامت قریب آگئی ہے! ارشاد فرمایا: اگر وہ چاہے کہ لوگ کہہ دینے والی ہے۔ یہ بات نہ بھلا دیا ہے! ہر گز نہ متقابلہ مسابقت کا نتیجہ نہ ہوگا۔  
میں نے عرض کیا: اپنی کیا اہم بات کہہ رہی ہے؟ والد صاحب نے کہا: یہ بات تو جانتی ہے! یہ اعمالی کمزوری اور ہے! دوسرا جہان تو جس میں  
حضرت خود بھی اللہ عزے ساتھ رہا۔





فراموشی کے بعد پوچھا گیا کہ تم نے جی الا عرض کیا ہی نہیں جو آپ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور اس سے دعا کی چاہا حافظ ابن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اور اس میں کسی ایک راوی بھول ہیں۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے..... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں شاید م ۳۸۵ھ نے یہ حدیث ابراہیم بن ابی نعیم ۳۳۴ھ سے روایت کی ہے اور اسے باطل کیا ہے اس میں کتبہم بود مشکوک را کہ ابن مقدس ہے۔ ابن ابی نعیم ہے کہ کاتب کراہی فرمایا اللہ علیہ السلام کے ثواب و طالب بیان کرتے رہتا ہے خطیب بغدادی (تاریخ بغداد ص ۱۷۵) بھی: یہ کلمہ ہی انھوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مقدس روایت کی جامع مسجد میں سمجھا کرتا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سبب بیان کرتا تھا جس نے اسے ترک کر دیا اور بقول امام شافعی وہ بدترین بات تھی۔

امام ابن عساکر ابو یوسف بن ابی غالب سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مقدس حدیث کا احترام نہیں کرتا تھا حدیث کے نسخے وضع کر کے کوئی کوا۔ یہ بیان کرتے تو کہتا تھا اور متعدد شیوخ سے کلام میں ہمارے کے جوت کو بیان کر چکے ہیں۔

الزیلعی علیہ الرحمۃ میں حدیث ابو بشر د لا یامی ۳۲۰ھ (و کمال میں یونس) سوریہ میں سید مصعب بن زیاد ابن حیان رضی اللہ عنہ میں مسند و قاطع بات حسین (مسند حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آغوش میں تھا اور آپ ہی وہی ہیں اور علی رضی اللہ عنہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز تھی جو تھی۔

حاکم.... امام ترمذی وغیرہ۔ امام اجماع بن حبان وغیرہ کہ تراویح ہے اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی مذمت کی ہے۔

ابن مردودہ (المجاہد سے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سب ساری باتیں بیان کرتے ہیں جن میں امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ شعبہ نے راویہ وضعی قرار دیا ہے نیز فرماتے ہیں کہ حدیث کھڑے والے کی یہ حدیث عجیب غریب ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو مدح فرما کر اور سورج کے کوٹانے کے لیے کہہ دیا کہ وہ سورج کو غروب ہونے کی طرف نکلیں گی، کیونکہ سورج غروب ہونے کی طرف نکلتا ہوئی، سورج کے اوپر ہر طور سے تیز اور اتار ہوئی نہایت حدیث میں ہے کہ سورج کی تیز اور صرف پوشش عیا اسلام کے لئے دیکھی گئی ہے کہ موت کے پاؤں نہیں ہوتے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی سند بھی ضعیف و رذیلہ نہ نکالتے۔ حدیث سے غالی نہیں دیکھی میں متروک راوی ہے تو دوسری بھی بھول اور شعبہ سے ذرا ایسے مقام پر اس حدیث ضعیف اور کثرت مدایعہ؟ قاضی نوٹ کرتے ہیں کہ یہ حدیث ایک ایسا عجیب اور راویہ و رذیلہ ہے جس کے راوی کثیر اور حدیث ہونے چاہئیں سورج کے چمکنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے عجیب نظروں کا نہیں اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مستجاب کے لئے نظر نہ کرنا۔ حدیث میں ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے بہت المقدس کے کامرو کے دریاں بڑھ جوں پھنسے پھر (ابو یوسف کے درجہ) کے درجہ کو فراموش کئے تھے (سورج کو فرو ہو جانے کو) کہ حاکم اسے آداب: تو بھی اللہ تعالیٰ کو اپنی فرمائیں ہے اور میں بھی دیکھی اس کی حدیث کو روک: نہ چنانچہ درستہ رک گئی کہ غریبہ لقب سے پہلے اسے مٹا کر لایا۔

غور کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یونس علیہ السلام میں انہوں سے بلکہ ویرانہ اور ناقص ہیں بلکہ معلقہ قرار دینا یہ ہم اسلام سے فصل اور علی ہیں لیکن ہم یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور اسے بدست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت ہو اور سورج پھٹنے کی آواز ہے کچھ ثابت ہو جائے تو ہم سب سے پہلے اس کی تصدیق کریں گے اور اس کی محنت کے قائل ہوں گے۔

سوالیہ وجوہ..... اثبات الحدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں حافظ ابو بکر محمد بن قس بن زکویہ بخاری بیان کرتے ہیں کہ کوئی راوی عرض کرتے ہیں کہ سورج کے پھٹنے کی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت و امامت پر ایک عجیبہ دلیل ہے عرض کیا کہ یہ حدیث صحیح ثابت ہو تو ہم ہر نقصان دہی کے ساتھ تمام محنت کی خاطر امام محمد بن حنفیہ کی فضیلت و اکرام کے طور پر یہ حدیث بھی کوئی شخص محدث تصور کرے کہ یہ حدیث موضوع اور

جائیں۔ یہ نیا ہے اور باغیض فی حق حضرت ہے۔ سوانح انگریزوں کے جدا جدا کتابتوں میں سب مسئلہ لاکھنؤ سے دیکھتے اور پھر افسلہ میں کرتے اور دیگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائی مصر کی خاطر تھیں۔ سورن لکھا: ”میاں کریم بخش کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کی شہادت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی تھی۔ نماز عظمیٰ، عصر اور غروب تھا جو کئی اور سورن لکھیں اور کئی کیا۔“

نیز عزاہ خیر سے دماغی کے دوران انجیر / تربتی کی زیادہ مقدار ہو گئی، دوسرا مسئلہ طبیہ و اسلامیہ صحابہ سراج نکلنے کے بعد پیدا ہوا۔ نو روایت نہیں تو دلیل کی اگر روایت اور اس کا انحصار ہے، سبب اور ان کو اس کے بارے میں غلط فہمی کے سبب سے پیدا ہوا، اُن کی بنا پر ممکن ہے۔

ابو الحکم بن یسویہ جو ۱۵۹ھ سے عمر بن عبد العزیز دماغی ۱۶۳ھ سے معلوم کیا کہ قراد عسر کے لئے حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے سراج کے نوے سے اور وہ ۱۷۰ھ اور طلوع ہونے کے کاہل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ قراد عسر کے لئے کیا سبب اور یہود ہے؟ اصل دماغی ۲۰۰ھ سے پوچھا گیا کہ ۱۶۳ھ سے اب اسے کوئے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس دماغی مسئلہ کا دماغی اور باطنی تصور کرتے ہیں اور ان کی خاطر وہ ان کے چلنے کے کاہل ہیں تو انہوں نے فرمایا یہ سبب استخوان اور ہڈی فرود آئے۔

تجمع رداً الشمس وترفعهم النواصب الشمس

[illegible][illegible][illegible]

فصل بن مرزوق ... اور کافی بلایا، اسی اور بعد طرخن، جو عوام کا غلام و خندان پوری دارا کی بیڑا سے شکہ کہنے میں ماما احمد رحمت اللہ علیہ کے ہر سرے پر میں، اچھا ہے شکہ بن سبھن نے ایک دن اسے شکہ کا، بھر صانع، اچھا کیا اور بھرا اپنی پہلی "کوئی" میں "کے" کہا ہے، اور نہ کہے ہیں کہ اس بات کو نہ دیا، اس کی روایت ملتی ہے بہت اچھی اس کی حد سے قابل کرم ہے لیکن قابل امت کی۔

مجان من صید واری اور دلا سنا کی دولت اللہ علیہ نے ضعیف کیا ہے، امامین ہدی کی دین اللہ علیہ کہتے ہیں "اور جو ان لایا جس وہ" امام ہے کہ کوئی دلائل نہ ہو۔ امامین جان کہتے ہیں اس کی حدیث نہایت معجز ہے، اللہ اور ان سے علماء و ایت بیان کرتے ہیں اور علیہ سے موضوع





(۵) محمد بن الحسن بن شریک، ابو سعید، ۶۰۰ھ میں وفات پائی، ملاحظہ ہو کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱۔

شہرہ محمد بن الحسن بن شریک، ابو سعید، ۶۰۰ھ میں وفات پائی، ملاحظہ ہو کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱۔

سخت حدیث پر مشہور محمد بن عمر بن شریک، ابو سعید، ۶۰۰ھ میں وفات پائی، ملاحظہ ہو کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱۔

آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ، فیض اللہ علیہ، ۶۰۰ھ میں وفات پائی، ملاحظہ ہو کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ، فیض اللہ علیہ، ۶۰۰ھ میں وفات پائی، ملاحظہ ہو کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱۔

ابو سعید، ۶۰۰ھ میں وفات پائی، ملاحظہ ہو کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱۔

(۶) ملاحظہ ہو کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱، کتاب تاریخ ابن خلدون، ص ۱۳۱۔



میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

اب یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

(۱۱) اب یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

خود یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

اب یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

اب یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

اب یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

اب یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دیکھنا میری قسمت ہے۔

- [illegible]

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقعہ ابو حنیفہ رضوی کو صحابہ انہما پر حدیث ہے جس کی چوبیس روایات امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث ہے جس کا انکار انہما سے روایں کاتبہ فرما دیا تھا کہ راجح ہے۔

ہو، البتہ بنی مقدادہ، حضرت بنی مضر، بنی سہیل، بنی عجل، بنی لوی، بنی زید، اور ارس سے دو دایم کرتا ہے کہ وہ ام المصطفیٰ سے ملے ہوئے ہیں۔

سنئے امام ابو حنیفہ دس سالہ کنوڑ کے باشندے ہیں، قبیلہ اہل اہرام ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھے اور ان کی محبت و عقیدت تمام ائمہ و مشائخ سے باخبر ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود وہ اس روایت کے راوی کو منکر اور پانچہ کہتے ہیں۔ جاتی دہم محمد بن عثمان کا جواب ہے کہ کوئی مسئول جواب نہیں بلکہ یہ صرف ایک ہے کہ دھارم ہے۔ کہایہ منہاد و متین جو دونوں موقوف اور جعلی ہیں اور ان کا حضرت غار دق اعظم رضی اللہ عنہ کا صحابہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع نہ تھا۔

یا۔ ہے کہ ہر شیعہ مسلمان اپنے موروثی عقائد و نہیں لو بہ تھا بلکہ اس کی طبیعت و رفتار و زندگی کی تحریر۔

ابو جعفر (ع) اہل بی القادیۃ علیہم السلام جو اہل بیت معصومین رضی اللہ عنہم کی علی رضی اللہ عنہ کی اولاد تھیں حضرت اسماعیل خداری رضی اللہ عنہ حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ سے ۱۰۰ سال بعد تھے۔

[illegible]

وَدَّتْ عَمْرُوهُ الطَّمْعُ لِيُطْلِقَ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ وَأَوْرَثْنَاهُ قَارُونَ

حسبكم نوره في الدنيا وفهنا

لـلـمـر لـم هـو ن هـو ي لـك ر ك ب

[illegible]

الحري ومما اردت الخ الق ففرب

”اب نماز عصر کا وقت فوت ہو گیا اور سورج غروب کے قریب ہو گیا تو وہ آپ کے لئے واپس لوٹا دیا گیا۔ وقت عصر کے

وہ جتنی زیادہ سبک آہ ہو، اہل کے بعد پھر غروب ہو گیا۔ اور دوسری جانب، علی شہر دہلیک لگا، کہو کہ کبھی بھی مقبرہ انسان

— منہ سے کہیں گے۔

نہ صرف یہ کہ ان کی سب سے زیادہ شہرت ملی، بلکہ ان کی امارت و عظمت اور مصلحت و منافع بھی ان کے لئے بڑی

تجربہ کاروں کے مطابق یہ نر گھوڑے، غیر محدود راستے کی فہمیت سمجھ کر، ان کی فطری ضرورت کی بنا پر

لہذا جو غرضیوں کی صورت میں مجھے ملے وہ ایسا ہے کہ اگر کسی نے اس کی کوکھ سے اکر کر صلی نہ ہو گا۔ اہل علم کے لئے اس میں شہادت ہے۔

عصافج الزہج ۳۳/۱۸۳۳ء حلقہ خانی قبیلہ - نہ جلیہ - نہ اس حدیث کے کڑ پہلے قیون کے ان کی خوب ترویج کی ہے، اور اس قسم مضامین کی یہ بات کا جواب اعلیٰ درست ہے۔ جسے محمد نے نہ کہنے پہنچا نہ ہوا جس میں تفصیل بیان کر دے اس طرح ہوگی۔

[illegible][illegible][illegible]

این که ادوی قلمی پندہ  
 من کثرۃ التغلط الی من 'نا

اہلس واخل میں محدواہن حرام نے وہ جس کے دعوے میں تھی کہوتے ہوئے نکلا ہے کہ اعلان رچ مراد حضرت اہلس سے بات کرنا اور اس سے گھر اور کھجور کو وغیرہ اس کے کچھ ہر گز کہ جانیہ نسبت کرنے اور اور اہلس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اور حیدر جس کے کلامی میں زار اور ہر فرقہ نہیں۔ جسے تھول میں کے حبیب بن علی کے لکھتے ہیں کہ وہ کہتے اور غزوہ کی کے آثار نمایاں ہیں۔

فرزونه علمیه با تخصص و الطریق و با علم

يُنْزِلُ إِلَيْهِمْ مِنْ سَمَاءٍ أَلْوَحٍ خَافُوا مِنْهُ

المعالم، جامعة بغداد واسطوى

الماء والحرارة

فر اللہ ما ادری عمنی بالاسقام

لله الشكر والحمد

”نہایت کے پرکھیں ہم راقب لوہا کیا جو سن گئے لئے ایک ہر دو سے طمع ہوا ہے۔ اس کی دانش نے راستہ کی نیکی کو بدل دیا، اس کی تہذیب نے نیکی کی وجہ سے۔ انسان کا دشمنی والا ہے۔ ہر دو کی فتنہ معلوم نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچ کر نہیں جھکی نہ ہر دو بچ لوہا نہ پاتے اور میں نے یہ حق صبر اللہ و صبر الہی“۔

بارش سے متعلق معجزات

نئی جہاز اس کا قہر مراست لے گئے پوش کی دعا کرنا اور قہر اعلیٰ ہوا کہ منہ سے نکلنے لگی زبانی تھے کہ کشتی مہمان سے چلی۔  
آپ نے فرمایا تھے کہ اس طرح پوش کے کھمبے کی دوا وغیرہ کیا جائے۔











انھیں سب سے پانی کا فائدہ (۱)۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا دست آگیا تو سرھوٹے لئے پانی کا جو وہ تھا، چتا چسبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں وضو کے پانی کا بھرتن و قنڈ کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دست مبارک رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وضو کرنے کو کہا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دھوئیں سے پانی کا فائدہ لیا، تبھی چتا چسبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ مصنف ترمذی اور شیخ ترمذی اس پر روایت موجود ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

[illegible]

اس عجیب و غریب اللہ علیہ السلام نے پیدا کیا ہے۔ یہ تمام سے بڑا اور خدا ترن شخصیت ہمارے دیکھنے کی ہے۔

(۳) ... امام احمد رضا علیہ السلام (ابن ابی سعید، حمید بن ہزیمہ) حضرت نسیم، ملک، رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس وہاں ہوئی تو جس کے گھر پر پہنچے تو وہ گھر سے اٹھ کر آئے اور ان کے دروازے کے کونے میں میری بیوی بیٹھی تھی کہ وہ کہنے لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر بچاؤ لایا گیا جس میں آپ علیہ السلام کی اگلیاں بھی نہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں کو بلانے کے لیے کہیں کہ اس میں علی بن ابی طالب اور علی بن ابی طالب کے بھائی ہیں۔ میری بیوی نے انھیں روک دیا۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے ان کی تعداد کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اسی بچہ خدا کا ہے۔

(۴)..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (عبداللہ بن عمر، یزید بن ابی اہون، حمید) اس روایت اللہ عزتے کی واقعہ نقل کیا ہے اس میں صرف اسی افراد کو بتائے ہیں۔

(۵) ... امام احمد (رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا بچہ لایا گیا جس میں انگلیاں بھی انسانی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ وہ اور بانی انگلیوں والا ہے اس کے طرف سے پھر نہ لگے۔ چنانچہ یہ بچہ صحابہ کرام بھی اللہ عنہ نے قبول کر لیا تو فرمایا کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچا تو فرمایا قرآن میں جو احادیث تھیں وہ تھیں۔

مصحف میں بھی یہ شکاف مستند ہے اور یہ سب قرآن مجید میں سب سے پہلے قرآن مجید کے الفاظ ہیں۔

(۴) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت برادر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم صریحاً کوئی بے جا روایت فراہم نہیں کرتے اور نہ کوئی غلط روایت قبول کرتے ہیں۔

اس کا یہی غم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سنڈیک پر بیٹھ کر اس میں کئی دینی، اجتماعی و تنقیدی جہد ہم اور ہماری سادھیوں نے اس سے خوب سیر کر رکھی ہے۔

[illegible]

(۸) ... مسند احمد (بخاری بن حاتم، جعفر بن سلیمان، و سعد بن ابی وقاص، انس بن مالک) حاجہ بنت عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ عمامہ

کما ہر مضمی اللہ عز نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہود کیا۔ چنانچہ آپ صلیا السلام کی خدمت میں آیا کہ مجھے تمہارا بیٹا چاہیے کہ میں اسے اپنی بیوی سے نکال دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دست مہربان ڈالا اور فرمایا چنانچہ سب صحابہ کرام ہر مضمی اللہ عز نے اپنی لیا جائے وصی، اسے کہتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصی ہوں۔

دروخت، ہذا ب قبر و پائی اور پھل کی کا پھڑوہ۔۔۔ (۱)۔ عام مسلم جمعہ شہید حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریح حاجت کے لئے نظر پرف لے گئے اور میں پانی کا ٹوکنا لے کر آپ علیہ السلام کے ساتھ ہو گیا اور وہاں کوئی بڑا اونٹ کے لئے انفرقہ ڈالی اور وہی کے کندھے سے صرف دو درخت تھے چنانچہ آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر کہا "اللہ تعالیٰ کے قسم۔۔۔ جو میری اطاعت کرتے" وہ پھل دار اور پائیدار اور خوش کی فرع آپ میرے اطعام کے ساتھ ہو کر پھر آپ علیہ السلام نے دوسرے درخت کی شاخ پکڑ کر کہا (اللہ تعالیٰ کا قسم) چنانچہ وہی آپ کے ساتھ چلا آیا۔ جب وہ دونوں درخت قریب ہو گئے تو فرمایا "اللہ کے قسم کہ تم دونوں مجھ پر چھو جاؤ گے" چنانچہ وہ دونوں انچسب میں پکڑ لیاں گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں وہاں سے دو ہفتہ کر چھٹا گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حضور کے دربار میں لے جانے پھر میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر چھٹے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر مبارک سے اپنے ہاتھ میں لیا اور وہ دونوں درخت انگ اکھ اٹھا کر پہنچ گئے۔ مجھ پر علیہ السلام میرے ہاتھ فخریہ لگے انے کو فرمایا جابر! تو نے میرے جانے کو کہہ دیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا وہ دونوں درختوں سے ایک ایک شاخ کاٹنے کو جہاں میں کھڑا تھا وہاں ایک شاخ ڈالیں جانب زل و سار و فیک اٹھنا جانب۔

حضرت چاندنی احمد نے کہتے ہیں میں نے پتھری کوک کوٹھ کیا اور برداشت سے ایک کیک شارج کاٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوہے  
 قیام کے انچا کیا۔ انکے ذیل کیا مار میں نے اظہارِ اعتراف کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام سہرا بچا ہوا ہے۔ میں نے اس کام کی محنت اور ہوجو بھی تھا  
 فریادوں اور حقروں میں صرف یہ ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ جب یہ شاہنشاہِ قندوز اور تیرہویں صدی قسطنطنیہ کی بددستیاں سے بظاہر نکلے ہو جائے۔  
 وہ پتھر میں دلائل میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو برا ہو تو کھانا کھادے۔ میں نے دیکھا کہ اعلان کر کے عثمان بنیاد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا قیام میں ہائی بالکل نہیں۔ ایک انصاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خضہ سے پانی کا بوتلا سہرا کیا کہ تاقہ آپ خلیہ اسلام نے فرمایا نہ اس  
 انصاری صحابی کے پاس جلازادہ پانی لے آؤں۔ نہ کے پاس کیا تاقہ اس کے پاس بھی تھوڑا سا پانی پیا۔ اگر میں دو کی دوسرے سے رتق میں ڈال دو تو وہ رتق  
 کے خشک حصہ میں ہی جذب ہو کر ختم ہو جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس سے کہ میں نے دیکھا وہاں پانی لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں پیش کیا تو آپ علیہ السلام نے اس میں کچھ بڑھاد رکھی تھی پھر کھانا چاہا۔ کوئی برا ملت نکھارا۔ چنانچہ وہ ملت آپ علیہ السلام کے سامنے  
 رکھ دیا گیا آپ نے ملت میں دست مبارک کی انگلیاں کھینچ کر کہہ دیں کہ فرمایا جابر بن عبد اللہ کہ چہ کہ تو آسا یا میرے ہاتھ پر ڈالو چنانچہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دست مبارک پر پانی ڈھالا تو گھبرا کر اس درمیان سے پانی کا ڈال پھوٹ پڑا اور ملت پھری گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جابر  
 اعلان کر دو کہ جسے پانی کی ضرورت ہو آجائے وچتا جو سب نے حسب ضرورت پانی استعمال کر لیا پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ملت سے ہاتھ  
 اٹھو نہ اور وہ ملت خالی سے بھر آوا تھا۔

پھر میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ علیہ الصلوٰۃ سے جو کچھ لکھا کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قابلِ تہنیت ہے اور کہلائے گا۔ پھر ہم سب کے ساتھ یہ پہنچے اس میں مولانا ابوبکر بہت بڑی ہنسی بھرا آواز کی کہ میں نے اس کے ایک چھوٹے بچے کو ملایا اور بھروسہ کر خوب کھانا پانچ شخص اس کے ایک پیچہ خانہ میں لے گئے پھر میں نے ایک بھلی کھان کا کرکڑا آکر کھانا کھانے کے لئے اسے ایک قسمی شہسوار پر چڑھ کر بغیر کڑکے۔

(۱۰)۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں سے مہو فرما رہے تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صداقت کی بات کہتے تھے تاہم ان لوگوں نے عرض کیا کہ مہو ہونے کے لئے







دیکھ کر جس کو وہ دیکھ کر وہی اس کا پانی تم ہو جاتا ہے اور تم مختلف قسموں پر دیکھ کر اس کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں تب یہ مسلمان ہو چکے ہیں وہ اسے  
 کروانہ نافرین۔ وہ فخر ذیہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کا پانی نہ وہ تروت اور ہم سب اکٹھے اس پر دیکھ کر یہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے سات نگر پانچو نہیں دیوں کو ہوا جس مسلمانوں پر ہم کر کے فرمایا۔ بے جا کہ ہم اس پر جو ایک ایک نگر کی کوئی میں ڈال دو۔  
 عدالہ تھے جس میں نے حسب ارہن مل کر اس۔ یہ جو اس کو بھی کا تھوڑا تھوڑا نظر نہیں آئی۔ یہ یہ نہ دھرم نہیں الی واللہ اور تھے یہ دھرم  
 جس فہم و فکر پہ نہی کی۔ دیکھو کہ اس طول طویلی سے۔

تبا کا کتوال (۶۱)..... بتائی میں سے کہ کئی عین سیدہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ میں تشریف لائے اور  
 تھوڑے کے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ ان کو وہ ان سے کہو کہ ان سے کہو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کئی نگر پر دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے ایک اول پانی بھیجے کہ تم کو ایک طیبہ السلام نے اس سے دیکھا کہ اس میں خواب والا اور پھر دیکھیں کہ اس میں ڈال دو اور کیا اس کے  
 بعد اس کا پانی طیبہ میں ہوا۔

(۱۲۲)..... یہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں بیٹھا تھا کہ ہم نے اپنے "نور"  
 میں آئے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی چلایا اور آپ طیبہ السلام نے اس میں خواب والا پھر اس کو کئی نگر کا پانی بھیجے کہ اس میں ہوا۔

اور وہ میں برکت۔ (۱۲۳)..... امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (روح المعانی ذوالحجہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
 کرتے تھے کہ خدا کی قسم میں نے اپنا بیت بھوک کے مارے میں سے لگا دیا (کہہ دیا کہ اس نے) اور کبھی بھوک کے مارے میں سے بھر دیا تھا۔  
 میں ایک دن ماتہ پر بیٹھا تھا کہ وہ کو کر کے اس میں نے ان سے ایک آمبہ کی تمبیر بھیجی اور میرا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ کھانے کے لئے  
 لے جائے مگر وہ ساتھ نہ لے گئے۔

پھر اسی مرض سے حضرت عمر سے ایک بیت کا مطلب یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہر دیکھ کر کہ بھانپ گئے تھوڑے سے اس کی بات جان گئے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک کچا بھرا دیا آؤ، میں ہانڈ کے بعد اندر چلا آیا۔  
 وہ دن ایک چالہ اندر کا پانی آپ کے لئے چھایا کہ اس سے آیا ہے جو بھلا۔ یہ ملاں نہ سب تھوڑے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی  
 ایسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاد۔

اسباب صفائی صحت ان کا وہی تھوڑا تھا، وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ یاد اور تھوڑا تو اس سے خود کھانے اور سبب صف  
 کو بھی بھیج دیتے اور جب صحت آتا تو اس کے پاس اور اس کے چہرے میں کہ میں اس کا دیکھ کر ہوا میری خواہش تھی کہ میں جب ہوتا تو ایک سات (دن) کا  
 گزارہ ہو جاتا یہ دیکھ کر میں ہی ان کو یہ دیکھ کر میں ان کے بعد میرے لئے کیا ہے کا کالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ایک  
 بڑا برکت تھا۔ میں نے چاہا کہ وہ بھی چلا کر آئے اور دیکھ کر وہ اجازت کے لئے کہ میں چھوٹے چھوٹے پھر فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چالہ اندر دیا تو چلا، میں نے ایک بعد  
 دیکر سب کے چلا گیا۔ اس پر وہ گئے پھر میں نے چالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھیج دیا کہ  
 میری جانب لاؤ اور اس کو دیکھ کر فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے فرمایا اب میں اور تم دونوں اپنے والے وقت دو گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا  
 درست یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تم کو دیکھ کر پلاؤ۔ میں نے اپنا تو بھر لیگا ہوا کہتے رہے اور نہ ہی اس پر کیا آخر میں نے عرض کیا اب  
 یہ نہ میں تم کو نہیں۔

پھر آپ طیبہ السلام نے فرمایا اب مجھ سے وہ چہرے آپ طیبہ السلام نے باقی ماندہ وہ وہی فرمایا۔ اس کو نام بخلائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام  
 ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے اور ماہر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بھی کہا ہے۔

(۲)..... امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ میں حاضر تھا) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کمر خور  
 اچھلا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس اور وہ ہے؟ میں نے عرض کیا اور وہ



ہے مگر میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔ مگر میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔

پھر میں نے کہا کہ میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔

(۳) یہی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔ مگر میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔

(۴) امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔

ایک حدیث میں ہے کہ میں نے کہا کہ میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔

یہ حدیث میں ہے کہ میں نے کہا کہ میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔

(۵) امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔

(۶) امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ میں اس کا تکرار نہیں کروں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا تو اس کا اجر وہی ہے جو کسی نے اپنے آپ سے کلمہ پڑھانے کی غرض سے کلمہ پڑھا۔









انجی حب الغریب..... میں حافظ ابوالعباس الرضی بن محمد بن منذر بن ابی اسرافیل بن خثیماء حبیب، مرفہ ابی القادح نقل کرتے ہیں کہ لا محمد بن یحیی بن مرخان و محمد بن سراد و ابی یزید جاسم و ابی یونس و ابی کعب و ابی جراح بن کل بن ضار بن ابی سعید بن محمد (۱۰۰) دن دیشہ کے تم سے پہلے اور میں کھلے ہو چکے تھے، اکمل بن عبد الرحمن بن کعب بن مالک، عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے نقل کیا ہے) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر مالک سے چمک کی شوق محسوس کی اور گھر آ کر بکری مار کر کے اس کو کھانے پر لگھا کر کاشیہ پر کر کر رسول اللہ ﷺ کی رحمت میں آیا تو آپ صلیہ السلام نے اسے کہا کہ سب انصار کو بلا دین چھو، جماعت کی صحبت آتے رہا اور سب کھا کر چلے گئے اور کھانا بدستور ای طرح موجود تھا۔ ابن رسول اللہ ﷺ نے ان کا کفر فرمایا تمہی کہ کر شت کھاتے وقت غلامی کرتے ہیں چنانچہ آپ صلیہ السلام نے سب بچوں کو کھانے کے کان پر دست مبارک رکھا اور غلامی کا بدلہ بکری کا جھانڈی ہوئی آٹھ کڑی ہوئی تو آپ صلیہ السلام نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بکری لے جاؤ اللہ تعالیٰ اس سے بارگاہ کرے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سے بکرا کر گھر لے آیا اور وہ راست میں محمد سے کان چمڑ رہی تھی، مجھے معلوم ہوا کہ کیا جابر ابی جابر ہے اس نے کہا خاکی جسم، جاری ہستی ہے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے دیا تھا میں اس کو کھانے میں لے گیا تو آپ صلیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور دعا کی۔ نے دیکھا کہ یہ بچہ اس کا کھانے کی چیز لے کر آیا ہے، میں نے کہا: "میں نے اپنی ذات کی چیزوں کو کھانے میں لے لیا ہے۔"

[illegible][illegible]

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر میں دو گھنٹہ ... (مستخرج من دیوانہ) حضرت محمد المصطفیٰ (ص) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ کے رسول بنا کر بھیجا ہے۔







کے جمع کرنے کا اعلان کر دیا، ایک آدمی جو سب سے زیادہ اکھٹے سے کر آیا مجھ کو ایک صابن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی وہ کی۔ پھر لشکر بڑھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ سب کے سب بدلتے ہوئے گئے اور کھانا خول کا قوس باقی تھا یہ دیکھ کر سونہ صلی اللہ علیہ وسلم سکنے سے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھ کر شہادت چڑھ کر فرمایا کہ اس گھنٹی جیسے انسان روزِ رُخ سے محفوظ رہے گا۔ منہ نہ لے دے وہ غیبی نے بھی اس کو نہ مہارت سے جان لیا ہے۔

اور اگر براہِ رحمت اللہ علیہ (احمد بن حنبل) کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا کر بتاتے ہیں کہ اس نے ابوجہش بخاری سے سنا کہ اگر جنگ تمام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سب ہم لوگ مقامِ صفین میں پہنچے تو لوگوں نے ہلکے کاٹھوڑے یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوار ہوا کے کوڑی کرنے کی اجازت دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سب اس بات کا پتہ چلا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ نے سوار ہوں سکھایا کرنے کی اجازت نہ دی، یہ ہے پھر یہ لوگ کہیں ہوا ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہاری کیا دوائی ہے؟

عرض کیا کہ آپ کو گستاہی پائی، ہمارے والد عمر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس پر دے کر برکت فرمائی۔ چنانچہ یہی ہوا سامانِ غزایک کپڑے میں جمع کیا پھر دھوا کے بعد فرمایا ہے اپنے بدن لے کر وہ سب بدلتے ہوئے گئے تو کوچ کا اعلان فرمایا کہ میں اس بار نہ ہوں تو سب نے یہ ہو کر اپنی جگہ پر تھیں گے۔ یہ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کی خدمت کے مورخ جبرائیل رضی اللہ عنہ کے چنا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ سے شہادت کے لئے لایا گیا۔ دوسرے نے تو یہی اللہ تعالیٰ نے اس کی توجہ فرمائی۔ یہی رہا تھیں ان کے لئے درگاہ کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے عواض فرمائی۔

ہمارے علم میں اس سند سے صرف ابونعیم سے یہ حدیث مروی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے بھی یہ حدیث ابونعیم بخاری سے بیان کی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، ہم جیسے حدیث میں مذکور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں محفوظ رکھنا اور تاجِ عہد ہے لیکن ہم لوگ کہہ کر اور لاق میں جلا ہیں۔ انصار نے عرض کیا کہ ہم ہوتا سوار ہیں اور اگر کے لوگوں کو کھلا میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زخمِ کھلم ہو وہ لے آئے چنانچہ ہمارے لشکر سے ۱۰۰ صابن خوراک جمع ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دعا کرتے ہی اور فرمایا آرام سے سو، نہ نہ چلاؤ۔ چنانچہ ہمارے بدن بھر لے حتیٰ کہ سبھی میں بھی اٹھ گیا جبکہ کھانا جس کا قوس ہائی تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہادت چڑھ کر فرمایا کہ جو شخص اس کا صدقہ دے گا اس کا روزِ رُخ کی حرارت سے محفوظ رہے گا۔ پھر ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائے استغاثی بن ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے جو سامانی دعا کی گواہ ہے۔ اللہ اعلم۔

غزوہ خیبر میں زلزلہ طر کا اچھا۔۔۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، ہم جیسے حدیث میں مذکور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جگہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ رُخ کرنے کا حکم فرمایا ایک درختِ خان پر پہنچ جائیں کہ ہمیں ہتھیار میرے شاناز سے ملے گا وہی ہتھیار ہوگا کہ ہمیں ملے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے جسم کے برابر ہتھیار کا کھانا موجود تھا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت میں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے پانی ہے چنانچہ ایک شخص نے دے دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیا پانی جو لے گیا اور اٹھ بیٹھا۔ پھر وہ شخص نے خوب نہ کھل کر کھلیا۔

خندق کی کھدائی کے بعد دورانِ معرکہ۔۔۔ ابن کثیر رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، ہم جیسے حدیث میں مذکور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جگہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ رُخ کرنے کا حکم فرمایا ایک درختِ خان پر پہنچ جائیں کہ ہمیں ہتھیار میرے شاناز سے ملے گا وہی ہتھیار ہوگا کہ ہمیں ملے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت میں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے پانی ہے چنانچہ ایک شخص نے دے دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیا پانی جو لے گیا اور اٹھ بیٹھا۔ پھر وہ شخص نے خوب نہ کھل کر کھلیا۔





سے برتن کھرا کر خورد و خوراک اور گوشت سے بھر پور ہے۔ وہ جنگل سے دائیں آیا اور پیچھا کر کے کہا کہ اے اللہ کا پیغامبر! کچھ ہے مگر اس نے کھل کر سارا آقا جمع کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا اگر تو جنگل سے اٹھائی تو یہ جنگل قیامت تک جنگی رہی (ابو داؤد رحمہ اللہ)۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری قاضی شہر جذا اور حجاج خوار پر پڑنی کی خدمت میں گھر سے باہر چلا گیا۔ اس کی چابی کو خیال آیا، اگر جنگی چلا جائے اور دشمن شہر آگ چلا دے تو چابی پر ہزارے ہزارے غزوہ قاف کا مارا قاش نہ ہو گا، وہیں خیال سمجھیں گے چابی اس نے آگ جلائی اور جنگی چلائی۔ اسے جس طرح خبر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تک نہ دیکھی، جنگی کی آواز سن کر کہا کہ میں جری ہوں اس نے اپنے چیلے بتلایا کہ کیسے ہیں کہ جنگی سے ناظر ہوا ہے چنانچہ انہوں نے سب برتن آئے سے بھر لے کھڑے ہو گئے تو اس میں جاذبہ و غرائز موجود ہیں۔ میں ایک روئے پر بارگاہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا یا تو چھاب جنگی میں رہی ہے تو اس نے کہا، میں نہیں اہم نے وہ اٹھا کر آنا صاف کر لیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کو اٹھائے تو وہ میری زندگی تک چلی رہی، تمہاری زندگی تک خطا الحسوت غریب مسلمانوں کا۔

کا فرمایا ان تمامہ فضیلتوں پر..... مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ایک کافر شخص میں ان تمامہ سات کبریاں کا کدوہ ملی گیا۔ صبح کو مسلمان ہو گیا تو صرف ایک کبریٰ کدوہ سے حق پر ہو گیا اور دوسری کدوہ حضرت علیؑ کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنکھ میں کھاتا ہے اور دوسرے مسلمات آنکھ میں۔ یعنی مسلمان ایمان کی برکت سے خود رکھ کر کھاتا ہے، کدوہ کافر تو پادہ کھاتے ہلاک ہو جاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، ایک یہودی آغوشہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ٹھہر رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوش کے ہو کر ہوسارائی کا کھانا کھا کر اس کے ہاتھ کو بھرے گا کہ وہاں رہی۔ اس نے کہا یا تو بھر دی گئی کیا تو اس نے کہا اسے کھانا کھا کر صاف انسان چھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ہو جا تو اس نے کھڑی قرنی کلمات کہے پھر چلا گیا۔ اب ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک مہمان آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کے بعد کھانے کو بکھٹ پلا تو دعا کی:

اللھم ہیٰ مسلک من فضلک ورحمتک لعلہ لا یسلک الا حق

اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی سالم بکری کا خوراک آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اٹھ کا فضل اگر تم بہار ہم میں کے اللہ فرمایا۔

یہ روایت بجائے مرفوع کے مرسل دست ہے اور نام بخانی رفتہ اللہ علیہ نے ایسا ہی ایک واقعہ بیان بھی پہنچا ہے کہ اس میں صحابہ کرام کا ہاتھ ہے کہ رمضان میں انصاری کے بھائی کو بزرگ کی سب استطاعت اپنے ساتھ لے جا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی نے کچھ نہ کھلایا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا قصہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت حاشی کے بعد گھر میں بکھٹ پلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خوراک اچھی ذمہ سے کھانے کو کم کے گھٹے کھائے ہیں جو حج سے تیرے چند میں ہے تیرے علاوہ کسی کے چند میں کچھ بھی چنانچہ وہ ایک بکرہ عربی سالم بکری کا قصہ سب سے میرا کہ کھلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اللہ تعالیٰ سے فضل و رحمت کا سوا کیا تھا اس کا فضل ہے اور رحمت اس کے پاس ہمارے لئے انفرادی ہے۔

بکری کی روٹی..... (۱)..... مدام سورجہ اللہ علیہ (وہا کل، کل، بن صلیق، خندانی، مسلم بن مہدی کی مجلس میں کسی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دعائیہ اور گوشت پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعائیہ اور کھڑے دوسری دعائیہ طلب کی تو وہ بگاڑی ہوئی دعائیہ پیش کر دی تو اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کدوہ جمع ہے چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ہاں کی قسم! اگر تم ماسوں، جانتے میں جس قدر کھاتو تو جانتا۔



یہ اشک حبِ اسلام نے کہا کیا کوئی مجھ کو دیکھنا چاہتا ہے؟ آپ نے منہات میں جواب دیا تو جبرائیل علیہ السلام نے ایک درخت کو کچ کر فرمایا اسے لایا۔ آپ مایہِ اسلام نے لایا تو وہ چلا آیا اور سامنے کھڑا ہو گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ اسے دابلیں جانے کا حکم دیجئے۔ وہ دابلیں چلا گیا تو آپ مایہِ اسلام نے فرمایا اس کا نام ہے یہ سنو شہدِ مسلم کی حامل ہے صرف امین خشیرو صہ شہم۔

(۱) منکلی حاتم بن سلم سے جو اسطی بن زید بن ابیہاشم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ کفار کی تکالیف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشان ہو کر جن پر پیٹتے تھے، وہ عافری، الہی، ایلھے آج کوئی نشانی دکھائے، اس کے بعد دیکھنے کی کھڑک بن کر رہنے والے کی پرہیزگار ہوئی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کو اشارہ ہوا کہ قلاں اور دست بولائیے۔ چنانچہ وہ درخت زمین کو چھتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا آیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غمزدہ دابلیں اسی مقام پر چلا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کسی کھڑک بن کر رہنے والے کی پرہیزگار۔

(۲) امام بخاری حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی کھڑک بن کر رہنے والے کی پرہیزگار ہو کر کسی شعب میں جا رہے تھے۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کو طعن دیا تھا جناب اکبر آپ اپنے آباؤ اجداد سے بھی افضل ہیں تو اس وقت الطغر اللہ ناموس و سب عبدہا الجاہلون نازل ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے دعا کی، الہی ایلھے کوئی اطمینان بخش مجھ کو دکھا جس سے تم کا خوف اور باہدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس درخت کی جس شاخ کو چاہا وہ لایا چنانچہ آپ علیہ السلام نے ایک شاخ کو لایا تو وہ لوٹ کر زمین کو چڑھتی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکھڑی ہوئی تو آپ نے خدا کا شکر کیا اور طبیعت غریبی ہو گئی اور پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم سے دابلیں چلائی۔

کھجور کے خوشہ کا آنا۔ (۱)۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابو معاویہ باقر بن فضال بن ابیہاشم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عامری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے منہات دکھائیے جو آپ کے شانہ مبارک پر ہے، میں ایک اہلِ طبیب ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا میں آپ کو ایک کھجور دکھاؤں اس نے کہا ہاں دکھائیے میں نے کھجور سے خوشہ کو کچ کر کہا اسے لائیے آپ علیہ السلام نے اسے لایا وہ زمین پر چڑھا تو آپ کے سامنے آگیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابلیں چلا دابلیں چلا گیا تو عامری نے کہا اسے آل عامر! میں نے اس سے بڑا جادو کرنا تک نہیں دیکھا۔

(۲) امام بخاری کی روایت (بخاری بن ابیہاشم) میں ہے کہ اس عامری نے کھجور خود طلب کیا تھا اور اطمینان سے نہاک یہ بھی روایت کرتا ہے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا اور ایمان نہ لایا۔ تاریخ بخاری میں یہ حدیث سعید و صحابی سے منقول ہے، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سند میں اس نے آپ علیہ السلام کو سار کھجور پھردوایلی ہجرت سے مسلمان ہو گیا۔

(۳) امام بخاری نے جو اسطی بن ابیہاشم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ خوشہ زمین پر چڑھا تو آپ کے سامنے کھڑا ہوا کہ کھجور دے، ہر دھڑا ہوا پھر کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دابلیں جانے کا حکم فرمایا یہ منکر دیکھ کر عامر نے کہا اسے آل عامر! اس وقت میں آپ کی کھڑک بن کر رہا ہوں۔

درخت کا شہادت دینا۔ امام باقر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک دھڑا دھڑا اٹھ کھڑا ہوا، آپ علیہ السلام نے فرمایا کسی نیک کام کی بھی ضرورت ہے؟ اس نے ہر چاہا کیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو میری رسالت لہذا اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا افراد کر لے اس نے کہا کیا اس پر کوئی نیک کام ہے؟ فرمایا یہ درخت کھڑے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لایا وہ زمین پر چڑھا تو آپ علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تم میری اللہ کی الوہیت لہذا رسول کی رسالت کی شہادت طلب کی، اس نے شہادت دی اور اپنے اصل مقام پر لوٹ گیا۔ اس دھڑا نے وعدہ کیا اگر میری قوم نے میری بات مان لی تو میری قوم کو آپ کی خدمت میں لے آؤں گا، وہ میں تمہارا دابلیں چلا آؤں گا اور آپ کی رفاقت اختیار کروں گا۔ (یہ سنو جیہ ہے)







عمر سے دعا کرتے ہیں:

ان رسول اللہ کان یحفظ الی جلع قبل ان یخذ العنبر لعلما اتخذ العنبر واتحول الیہ جن عنبر  
لاناہ فاسخنتہ فسلکنا قاذ ولو لم یسجد لجن الی یوم الغیامہ  
یہ حدیث شریف مسند ابن کثیر، ابن کثیر نے اس حدیث سے ان حدیثوں کو جمع کیا ہے۔

حدیث عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ (۱۸)۔ باب "انما اتخذ العنبر لعلما اتخذ العنبر واتحول الیہ جن عنبر" حدیث  
یہ حدیث نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

(۱۹)۔ حدیث طبرانی نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

(۲۰)۔ ابو یوسف (ابن ابی نعیم) نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

(۲۱)۔ امام ترمذی نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔  
یہ حدیث نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

(۲۲)۔ اسناد ذاب الحجاز حوزہ طبرانی نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔  
یہ حدیث نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

تصحیح..... یعنی ابی الحجاج حوزہ طبرانی نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔  
یہ حدیث نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

یہ حدیث نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔  
یہ حدیث نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

(۲۳)۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (مسند) نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔

کمان حوزہ تفسیر فی المسجد بسند رسول اللہ طہرہ والہ ان کمان یوم جمعة او حدیث اس حدیث ان  
یکلمہ الناس فلان لا تجعل لک با رسول اللہ فیما کفدر لیسک مال لا علیک ان یفعلوا ففعلوا  
لہ منہ ثلاث موائی قال لجلس علیہ فہذا لجزع کما تحوور الفہر جزعاً علی رسول اللہ فاشترہ  
ومسحہ حی سک  
(ترجمہ سابقہ اہد واذی ہے۔)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت..... (۲۴)۔ عبد بن مرہ (ابن ابی نعیم) نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔  
یہ حدیث نے اس حدیث کو جمع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لو کہ تم نے اس حدیث کو جمع کیا ہے۔



خاک ایک حیرت انگیز واقعہ دیکھنے کے بعد میں تو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہم نہایت ادب و احترام سے پکارتا ہوں۔ وہ اس طرح کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا میں اس کا تلاش کرتا تھا، میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا بیٹھنے کے کمرہ کو خدمت سمجھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کمرہ کو دیکھا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیں طرف چلے گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دائیں طرف چلے گئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے وہ عمر رضی اللہ عنہ کی دائیں طرف چلے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامنے سے سات یا نو ٹنگریاں بکڑیں تو ان سے بھی کسی کی جھنجھٹ کی طرح بی بی آواز نہ آئی۔ لگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نیچے دکھایا تو وہ "واذہبہ" ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اٹھلی پر رکھ دیا تو ان سے اسی طرح بی بی آواز نہ آئی۔ لگی پھر ان کو زمین پر رکھ دیا تو ان کی آواز نہ آئی۔ پھر ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اٹھلی پر رکھ دیا تو پھر بھی ان سے اسی طرح بی بی آواز نہ آئی۔ لگی پھر ان کو نیچے دکھایا تو وہ خاموش ہو گئیں پھر پکڑ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اٹھلی میں رکھ دیا تو اسی طرح ان سے بی بی آواز نہ آئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نبوت کی طرز پر خلافت ہے۔ امام مہدی کہتے ہیں صالح بن ابی اوفیہ کا خلافت تو فی ظہور ملکوت مسند بہ تفسیر ابن کثیر کے واسطے سے بڑی سے روایت کرتا ہے۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ ماضی ۳۸۸ھ (مجموعہ زہریات میں ہے) ابو ایمنان شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ صحابہ نے کہا کسی بی بی ہوا ہے یا ہاں ہے، میں نے اسے اور سے بڑے میں ملاقات کی، اتنا کہ ایک مجلس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا، جس میں ابو ہریرہ بھی موجود تھے (تو بی بی نے کہا میرے خیال میں تھا کہ ابو ہریرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حاضر ہیں ہوں گے کہ ان کو بڑے میں باندھ سکیں تو ہاتھ آج آپ نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ کو میں ابو ایمنان سے کہیں نے ان کا ایک حیرت انگیز واقعہ دیکھا ہے۔ اسے زہد کی مجلسوں کا پھر انہوں نے روایت کی طرح سارا قصہ بیان کیا۔

دروغہ اور کاذب آئین کہتا .... عداوتی (عباد بن عثمان بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص) اپنے ۵۵۵ سال تک بن عمرہ بن ابی اسود سہادی (عمرہ) ابی اسود سہادی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اے آپ ابی ابراہیم! میرے سامنے تک گھر میں ہی رہیں، مجھے ضرورت ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سلام کے بعد وہاں بیٹھ گئے بعد فرمایا قریب آ کر بیٹھ جاؤ، اب ہم فریب ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ پڑھا کر دعا فرمائی، اے ابی اسود! اچھے اور آپ کی جگہ پر ہے اور میرا ایک بے ان واک سے چلاؤ، مگر وہ رکھ بیٹھے میں نے ان پر ابی ہاتھ پڑھا کر دعا دی ہے اور مگر کے بعد وہ دوستانہ کی شہنشاہی آواز آئی، ابی اسود! میرے سامنے۔

عباد بن عثمان بن اسحاق دلاوی حدیث کے ہمارے شیخ ابن عسکین کہتے ہیں میں اسے جانتا نہیں، ابو حاتم کہتے ہیں یہ شیعہ روایات بیان کرتا ہے۔

چندوں کا سلام کرنا .... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابو داؤد طحاوی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس پتھر کو اب بھی بچھناتا ہوں جو مجھے بیعت سے پہلے سلام کیا کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (عباد بن یعقوب کوئی) ولید بن ابی ثور مدنی عہد ابن ابی ذر (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم ایک جانب کو نکل گئے، راستہ میں پرہیز اور رفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام عرض کرنا چاہا، سلام پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے۔ یہ حدیث سن کر غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور کے ساتھ وہ وہ ابن ابی القریظہ عمرہ سے مدنی نے ۱۱۰ھ کے اخیر روایت بیان کرتے ہیں اور علقہ ابی نعیم (ذہاب بن خثیمہ مدنی علی الحداد مدنی) حضرت علی سے سابق روایت کے موافق بیان کرتے ہیں۔

مشت خاک .... بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشت خاک رکھ کر کی جانب بھٹکی، کتا کا زانوٹ کھا اور مسلمانوں کو قلعہ عراقی نصب ہوئی۔ وما رعت الذمیت ولكن الله رمى اهلہ علیہ السلام نے نہیں بچھا جب آپ نے پیچھا بگڑا دے پیچھا اور خزانہ زمین میں بھی ابرا















یہ واقعہ انتہائی رحمۃ اللہ علیہ نے مہدالملک شاہ بخیر سے ایک مقام راہ کی معرفت بیان کیا ہے یا مہد ہزار نے بھی یہ واقعہ مہد الملک بن بخیر سے ایک کامراہادی کے ذریعہ محمول ازاں ہی پر روشنی بخیر سے بیان کیا ہے اور (ابوسف بن سونی، ترجمہ ابن کثیر، مہد الملک بن بخیر، احوال اہل بیت حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہ السلام) میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجری کی نماز اذان، اور نماز پانچ بجھلایا ہے اور کبھی شیبہ ہمت ہے چھماہارے سونہ ٹیٹوں میں سجائی خراک اٹھتے آئے ہیں ایک آنکھ لے اے اسے چھماہارہ اور چھماہارہ چھماہارہ میں چھماہارہ سماں کے نام از ہجری کی معرفت حضرت عروہ بن ابی اسید سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ کے جلال میں شریف کے گئے ماستہ میں بھڑکے ہاتھ پھیلانے پھیلانے چھماہارہ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم سے کہو اٹھتے آئے ہیں مگر کہہ رہے ہیں اللہ عز نے عرض کیا جیسے آپ کی رائے، آپ نے فرمایا ایک سال میں ہر پڑ سے ایک بکری، دو بکری، مگر رسول اللہ ﷺ عز نے کہا حضور پانچ روزہ ہے، آپ ﷺ نے یہ کہہ کر شام و اذان سے چھماہارہ لے چھماہارہ بھڑکے چھماہارہ۔ (تاریخ بخیر)

واللہ اعلم انہ کہتے ہیں کہ یہ بھی سہل تھا کہ خدمت میں ایک مجبور حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجبور کمال کا شخص ہے اگر چاہتا تو ضرور کہ وہ دینی تعلیم کر کے پڑھتا ایسے ہی سہل و آسان ہے کہ جو حکم کر کے جائز ہو اور ان کا حصہ ہے سو اب اگر اس شخص کو نہ دے کہ یہ خدمت میں نہ آئے تو کیا چاہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب مٹن بھیجا سے اور ان کو کیا اچھا و بھرا سے چھین کر نہ جانے وہ کونسا کمال کا۔

حافظہ اخیر نے ایک مولوی سند سے بیان کیا ہے کہ محمد کا بیان ہے کہ میں اللہ کے کلام سے غراغت کے بعد قرآن سونچیں میں کا ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن تو تم لوگوں سے اپنا حصہ لے آئے ہو، مقررہ حدیث کیسے کہی گئی، یا خود ان سے بخود روایا کیے ہیں؟ جب کہ حضرت انوار اہواز نے جوئے علیہ السلام نے فرمایا: میں (تقریباً ۱۰۴۳ھ) نے حدیث مذکورہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقولہ حدیث کی ہے۔

[illegible][illegible]

شیراز را چنانی که تیرا در ..... رسول اللہ ﷺ کشتی میں سوار تھا وہ کشتی کی حادثہ کا شکار ہو گیا وہ ایک جہت پر چڑھ کر مائل ہوا گاؤں ایک شہر  
 قبا آپ نے اسے کہا میرا مسیحی ہے رسول اللہ ﷺ کلام جہاں میں یہی کہہ کر اس نے ان کے کندھے سے ہاتھ اٹھایا اور فرمایا تم لوگو! اور سستہ ہر پہنچ کر  
 ہلکی جگہ پر لا کر رکھ دو۔ سفید شہنشاہ عزت کے جہاں کہیں بھی جانا کہو مجھے ہمارا گھر کہہ دو۔

[illegible][illegible]



عبداللہ بن مسعود اور ابوالاعلیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی (ان تصور) میں بھی اسلامی شہر یعنی یمن متصل یعنی امام احمد عبداللہ بن حنفیہ، شعبان ۴۰ھ میں محمد بن ابی بکر بن عبدالمطلب، محمد بن سلیمان، محمد بن ابی بکر بن عبدالمطلب سے روایت کرتے ہیں کہ بنی تمیم کو ایک دیہاتی گروہ کا گروہ ہونے کی وجہ سے چار ہفتہ کی طبعی سلامتی پر تمام ایک مہینے میں گھر لے کر آیا گیا تھا اس نے یمن میں رسول اللہ ﷺ کی جانب اشارہ کر کے یہ چاہا کہ کون ہے؟ اس پر کرام بنی اللہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ہیں، لیکن کوچی جو رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر بیٹھے ان کے اصرار پر کسی کی خدمت میں کوئی سائل لے کر آیا اور حکم دیا کہ آپ سے زور و جبر نہ کرنا اور انہیں ملک دیکھ کر جو بات کہیں وہ سنا کر دینے کو تو مشورہ نہ کرنا۔ عرب ہجر کی سرست کا سامان مہیا کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ آج بھی ہجرت فرمائیے میں اس کا رولم کروں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ ہجرت اور غزوہ کی ہجرت کا ایک جزو ہے۔

پھر آپ ﷺ میرانی سے فرمایا کہ تم نے اس قدر سخت بات کہی ہے اور میری حقیر اور خفہ یوں کی تو اس نے کہا آپ مجھے عروپ کرنا چاہتے ہیں، اس نے آپ کے سامنے گود بچھلنے کے آلات اور عزتی کی قسم لہا کہ اس نے کہا جب تک یہ گود ایمان نہیں لائے گی اس وقت تک میں بھی ایمان نہ آؤں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے طب انقب نے سلیس عربی زبان میں جواب دیا جس کا عربین تکلف سے خا (لیکھ) دے دیا۔ اسے حاضرین عسکر کی ذہب اور ملت! آپ علیہ السلام نے اس سے یہ جواب دیا کہ جو کسی کی عبادت گزار ہے اس نے کہا جس کا عرض آسمان میں ہے، جس کی عظمت زمین پر ہے اور سرور میں اس کا کیا ہوا اگر اسے یہ بہشت میں اس کی رحمت ہے اور فرشتوں میں اس کا خطاب ہے پھر آپ ﷺ نے یہ چاہا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے جواب دیا آپ رب العالمین کے رسول اور آخری نبی ہیں، آپ کی قسم حق کرنے والا کامیاب اور غنیمت کرنے والا کامیاب اور کامیاب ہے، یمن کریم یہاں لے لیا خدا کی قسم اب میری کاغذی پلٹ گئی ہے یا خدا میری نگاہ میں آپ آج اسے زمین کے بدترین شخص تھا اور اب آپ مجھے میری ذات اور باپ سے بھی پیار سے ہیں اور اب میں آپ کو تہلیل سے چاہتا ہوں جو خدا اور رسالت کی شہادت ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کا شرف ہے کہ اس نے میری بدولت آپ کو بدلتے شخص فرمایا یا میں غالب ہو گا مستحب نہیں ہو گا، انہو اس کا اہم شہادہ ہے اور ان فرقہ کی خلاوت کے بغیر قبول نہیں اس نے عرض کیا مجھے قرآن سکھائیے آپ ﷺ نے اسے سورۃ اخلاص پڑھائی اس نے کہا عربیہ ہے، میں نے سیدنا ابراہیم اور اسحاق علیہ السلام سے کہہ رکھا تھا کہ تو آپ ﷺ نے فرمایا اسنو ایسا کہ کلام ہے شعر اور شاعر نہیں سورۃ اخلاص کا ایک ہر حرف صاف قرآن کریم کے تہلیق اور ہدایت کے قرآن کے کتبہ اب کے مترادف ہے اور میں یاد قرآن کریم کے قرآن کے برابر ہے۔

تو یہابی نے کہا خدا خدا بہت اچھا ہے معمولی مٹکی کا بغیر معمولی فرقہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ چوا چھ باری گزروا کہ کیا ہے اس نے عرض کیا ہمارے قبیلہ میں جس چاروں اور فقیر ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے گزارہ کے لئے پتھر اور چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اتفاق کیا کہ وہ مال ہو کر قرآن لگا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس دو لکھ کی گھنٹی آؤں گی ہے نہایت تیر گھم ہے جو آپ نے فرمایا تھا کہ میں مطا کی مٹی میں سے بنا دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسی مٹی آؤں گی کہ میں تجھے ہر روز عسکر ایک کو کھلا اور جو حق وادائی کی آؤں گی مطا کی مٹی جس کے پاؤں بزرگ ہو جائے ہوں گے اور گردن سرخ مونی کی اور سر پر دھنی ٹاپے ہوں گے، جنہیں وہ رخ کے لمبے سے مٹی کی طرح پاؤں سے جاسے گی، ہر شخص نہیں دیکھ لگا، اسے کیجیے گا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں تہلیل سے خوش ہوں چنانچہ وہ یہابی چلا گیا اور راستہ میں اسے ایک چارہ سلیم قبیلہ کے سوار نے جو یوسف دھان سے مسلح تھے اس نے چوچا کہا کہ اگر وہ ہے اس نے کہا یہاں نہ کہہ گا، انہو اس میں خواس کا گھر چڑھتا ہوں اور اس کی رسالت کا ستارہ ہوں پھر اس نے سامان ہجرت لیا تو وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کا خطاب ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کا استقبال کیا وہ سواروں سے اتر کر آیا آپ کی خدمت میں ابوالاعلیٰ محمد رسول اللہ ﷺ پہنچے ہوئے آئے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا تم خاندان بنو ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں جہاد کرو، یاد ہے کہ اس سے پہلے عرب و عجم سے ایک وقت اس قدر مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں اس واقعہ کو مولا اللہ نے عزت میں اس کو امام ابن عدی نے بیان کیا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ

رشی ناتھ منو سے بھی یہی کہی ہے امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عاتق ابو نعیم نے واناں میں اہل لقا سم بن احمد طبرانی کی مسندت احمد بن علی بن ولید سلمی سے بیان کیا ہے نیز ابو نعیم نے سلمی سے بھی محمد بن علی بن ولید سلمی سے بیان کیا ہے اور جوہرہ بنہ سے نقل کی ہے اور سب سے بہتر ہے لیکن اسے ناجوہرہ بنہ میں ضعف محمد بن علی بن ولید سلمی کی وجہ سے ہے۔ (علاء المصنف)

[illegible]

چنانچہ آپ ﷺ پر حسب ضرورت ہمارے اور کسی صحابی کو بلا کر پناہ دینے کو تو اسے پہنچا دینے کو سرتے روزانہ کھانا دینا اور تھوڑے سے ہر کے اشارے سے بخانا کرنا آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وہ آپ کی جہاد کی قلمی فہم ہیں، ان کا کلمہ نہیں جانتے، ان کو کلمہ میں کر کے ہلاک ہو گیا، اور وہی اس کا دشمن بن گیا۔

چرا..... ابوہریرہؓ کی (مسعودی، یمن بن سعد) عبد الرحمن بن عوفؓ نے حضورؐ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک صاحب ہار بنی مکے کو درجہ کے کاٹے اٹھائے اور چراغاں فصاحیں رسول اللہ ﷺ کے چال کے اور چوہے کی تو آپ ﷺ نے کہا: سے کس نے پریشان کیا ہے؟ ایک صاحب بولے میں اس کا اثر دیکھا یا ہوں آپ ﷺ نے مویان ہو کر فرمایا: اسے جی رکھ دو۔ امام تہذیبی (حاکم وغیرہ) اہم، احمد بن عبد الجبار، ابوداؤد، ابواسحاق شیبانی، عبد الرحمن بن عوفؓ اپنے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ایک دوست پر ایک گھوٹیلے سے ہم نے چرا گیا کہ دو بچے اٹھائے، وہ چرا پر پھیلے رسول اللہ ﷺ کی جانب چلے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بچے اٹھا کر کس نے پریشان کیا ہے؟ عرض کیا ہم اٹھائے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: جی لو گھو دو۔ چنانچہ وہ جی رکھ دیے۔

پرنہ اور سانپ والا واقعہ..... امام باقی (رحمۃ اللہ الخافہ) محمد بن حسین طوسی، ابو العباس محمد بن یعقوب اصبہی، محمد بن حنفیہ بن قریب کندی، محمد بن ملت، جہان ابو سعید، حکمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حاجت کے لئے (اور چایا کرتے تھے ایک دن رافع حاجت کے لئے گئے اور لکڑی کے سایہ تلے آرام کی خاطر بیٹھ کر سوز سے تانا دیے پھر ایک موز پر بنا تو دوسرے کو پرنہ اٹھا کر نفاش لے گیا اس سے یہ سانپ بچ کر پڑا رسول اللہ ﷺ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد پر ادا فرما۔ (الطہم الی اعدوا بک، من شر ما یحیی علی رجليہ ومن شر ما یحیی علی بطنہ)

روشنی... علامہ امین الدین علی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب



اپنے گھر میں نہ زندگی کا طبعیکہ ماحول دینا کے حدود گمراہی کے پاس آیا تو وہاں پہاڑیہ ہوا انھیں گھرا کر دھار دھار گھر سے سوار ہو کر ہاتھوں سے چالنا اور ان کے پیچھے ہر گھر سے کھنڈہ ہارے کا زور ڈھنڈلا۔

عام فہمی کہنے میں میں نے یہ گمراہ کوئی کے بازو میں فروخت ہوئے دیکھ ہے یہ ابن ابی النضر یا گمراہ اگلے کا نام ملاحیہ پر پڑ گیا ہے جس سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وہ مخالفت میں جو کہ نئے آپ تھا کتا رہا کہ نے کا ہزار ہا میں اسے فروخت کرنے کا تو کسی نے کہا یہ تو ہتھیاری ہے یہی حاکم زہد آپ تھا وہاں اسے فروخت کر دے چنانچہ ان کے کہا بھر کیسے کہوں۔

ان کے کسی غرض نے اس واقعہ کشن اشعار میں منقول کیا ہے اس میں سنا ہے کہ:

وما الذي احب اليه حمارة  
ولقد مات منه كل عضو ومفصل

"ہم میں سے ایک شخص ایسا ہے جس کے گھر سے ہرے ہار ہا ہوا ہوتا گمراہ کا لٹھ نے زخمہ کیا ہے۔"

حضرت جلیس سعد بن رضی اللہ عنہما کی گمراہی..... حضرت علیہ رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ کی زخمی اور زخم زدگی یہی ہے کہ وقت رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑا دشمن مای طرح ان کے مال مویشی اور دراصل جو لوگوں کے وہاں ہتھیاری میں اضافہ بھی آپ ﷺ کی ہر حرکت سے توڑ مصلحت اللہ مامعہ۔

بچنے کا دعائے زخمہ ہوتا..... (۱)..... ابو بکر بن ابی النضر تھا، حضرت انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک اضمادی نوجوان کی عیادت کے لئے گئے تو وہاں آپ حکم کر رہے تھے اس کی آنکھیں بند کر کے اس کا حجاب دیا اور اس کی والدہ کو سختی دی اس نے پوچھا حضرت ہو گیا؟ عرض کیا جی ہاں، میں نے آپ کو اٹھ کر دعا کی، یا ابی، ایش دینا تھا دعوت، ہوں اور حق سے رسول کے پاس ہجرت کر کے آئی ہوں جب مجھے کوئی مصیبت نہ پیش آئی تو نے روز فرمائی، اے امیر! اچھے ہے کہ اس سخت مصیبت سے نبوت فرما، چنانچہ اس نے چہرے سے کپڑا سر کاٹا (تو وہ زخمہ اصل مت فرما، اور ہم نے ایک ماٹھو کاٹا۔)

(۲)..... (۱) سید انجی، ابن ابی ہدی، محمد بن ظاہر بن ابی الدہمیل، عبداللہ بن عائشہ رضی اللہ عنہ بن، بشیر مولیٰ ہمدانی (ہر ایک علیہ زور زلم اور کٹر ردائی ہے) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس میں ہے دو صحت اسما اب ایک غمگیں بڑا بڑا۔

محمد بن جریب السمر..... امام بخاری ایک متفق روایت محمد بن ابی حنن کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں محمد بن ابی نہات دیکھے ہیں، محمد بنی سرائل میں ردایا ہوئے تو کوئی توہم میں کی مخالفت نہ ہوتی، ابن حنن نے پوچھا جب یہ زخمہ وہ کیا کیا ہیں، بتایا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میں سفر میں تھے، ایک خاتون کو جو ان کے بچے کے ساتھ ہجرت کر کے آئی، اس خاتون کا زور راج مغیبات کے اس گھج زور زور جو ان کے اصحاب سفر میں شامل کر دیا، تھوڑے دنوں بعد وہ اپنی مرضی سے فوت ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے گھسٹن کا حکم یا ہم نے اس کے غسل کی تدبیر کی تو جب ﷺ نے فرمایا اس کو اٹھ کر دعا دی، اس نے خالق کی بلا سے شوق سے ہجرت کی، اے ابی! مجھے مصیبت میں جھانک رہے تھے کہ کوئی کوئی آسوخ فراہم نہ کر اور حالہ مصیبت سے نہات تھے، اور ابھی وہاں سے فارغ نہیں ہو پائی تھی کہ اس کے لڑکے کے پاؤں میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے میرے سے کپڑا ہزار ہا اور رسول اللہ ﷺ اور ابی ہدیہ زخمہ کا بخول کے بعد تک زخمہ ا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عسکر تہذیب کی اس میں شامل تھا وہاں ہی حضرت امیر مضر طرکہ ہم یہ ان ایک میں از سر شدہ ہر کسی کو سو مفاقی کا ہر انسان نہ تھا انسان ہر معائنہ سب ایک سے دور ہوا تھے جو مکان تھا امیر کو وہاں سے نہ رال کے بعد وہ کھست لٹا، جو بڑے حالی پھر آستان کی اب دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے، مطلع ہاں کل مخالف تھا، ابی دعا سے فارغ ہو گئی تھیں، ہرے سے کتا سان پر بدل چماکے، دیش ہوئی اور کل نکل دیکھا، ہم نے غیب میں ہر دو تو مال کو لگائی پلائے۔

پھر چشم کی طرف سے دیکھو، دیکھو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سارے عمل پر کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کی دلیلیں، عقیدے، صحیح باتیں، کلمہ، قرآن، اللہ کا نام لے کر یہ باتیں صحیح ہو رہی تھیں۔ انہیں ہم ترن ہوئی، انہیں ترن ہونا کہو کہ عقل و حکمت کے حصول کی یہ قیادی نکالنا۔

پھر صبح کے معاملہ پر آئے، وہی کہہ کر الوداع کر کے کاظم کو دیا پھر کئی گھنٹوں کے پاؤں تھکے ہوئے چورمیر کھڑے، یہی جھڑی اٹھ کر چلا۔  
 وہ جسے ہم نے قمر کہنا شروع کیا، یہ وہی تھا کہ ایک انڈی نے پھر مجھ کو یوں ہے بتایا یہ پھر عین انسان محبت سے جھڑی ہے۔ اس نے کہا یہ دو کا معاملہ  
 ہے قمر کو نہیں، ان کے درمیان کچھ ہوتا ہے۔ کل دو نعل دو، ان کے درمیان پتا چمکے قمر کو یہی تو اٹھ میں سوجھ کر ان کی لاد لڑھکے نظر میں منور ہے پھر ہم نے  
 قمر کو متواں کر دیا اور اس پر چلا۔

[illegible][illegible]

ابو مسلم خولانی... امام تقی، شیخان بن مغیرہ سے ۱۱۷ھ کے تھے جیسا کہ ابو مسلم خولانی جن کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے وہ دہ طے کے عامل پر آئے تھے خولان خود اپنے ساتھیوں کے ۱۱۷ھ سے پہلے مدینہ مکہ گئے اور پھر چھوٹی سنان قوم کو نہیں ہوا تا کہ دما کریں اللہ تعالیٰ دہاکے لوگوں پر رحم فرمائے۔ (حدائق النبی)

[illegible]

سیدنا سید مرتب کہتے ہیں پھر میں نے خاص کر ایک شخص گرفت ہوا اس کو یاد دہشتہ جانب دیا گیا تو اس کے سینہ میں سے عظمیٰ کی کھوپڑی نکلا جس نے تم واقعی زہر قرار دینے لگا ہے۔

امام مکی نے یہ دعوت ایک دور رس ہے۔ چنانچہ کرنے کے بعد کہا کہ یہ دور رس ہے جو اس کے شاگرد موجود ہیں، "عن عائشہ بعد الدعوت" میں ابن ابی الدنایہ (جو مسند عبد الرحمن بن یحییٰ، عبد اللہ بن اہریش کا سامعین کا خلاصہ سے نقل کرتے ہیں) کہ پڑھیں نعمان بن بشیر اپنے والد کا کھوکھ قاسم بن عبد الرحمن کے منقذ رہی، مگر یہی کہ والد کے تارے کے گھر حاضر ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: یہ کتاب نگرانِ حق، شہرِ بنامِ بدستِ محمدانہ بنِ اشتم، سلام علیک، میں خدائے وسعہ والا شریک کی حمد و ثناء کا یہ پیش کر رہا ہوں۔ آپ نے تحریر کیا ہے کہ میں نے یہ کتاب خادم (ہرور حبیب) شہدِ غلبہ، جہاں الیٰہی کر محمد تقی، علیہ السلام، بدستِ محمد تقی رضی اللہ عنہ، کا سامنا وقاتلہ کردہ لہرِ مالِ کربار۔

بنا بہ زید رضی اللہ عنہ، نکل نہ سست، عجب باپا نکمہ الی کے عشق میں شہر چھوڑ کر محسوس ۱۹۸۱ء کو مکرملہ اور مصر کے درمیان انتقال کر گئے، ان کو ہر انوک









(۵) نیز امام علی (ع) فرمایا: "مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي حَقِّهِ فَقَدْ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي حَقِّ خَلْقِهِ" (جو شخص اپنے حق میں سر اٹھائے، تو اس نے اپنے خلق کے حق میں سر اٹھا دیا)۔

[illegible]

اللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْئَلُكَ وَاتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِسَمِىٍّ مُحَمَّدٌ سِىِّ اِلْهَمِدُ بِاَ مُحَمَّدٍ اِنِّى اَتُوْعِدُ بِكَ اِىَّ رِىِّ

اتجلى بصرى اللهم فشفعه فى رضى ربه فى نفسه

ملتان کہتے ہیں کہ جمہوری مجلس سے اسے علی ٹیکس اور دہی پکڑا ہوا دیکھا گیا ہے۔ ٹیکس کے وہ کاروبار آج ایسا مضبوط ہو چکا تھا کہ وہ کاروبار تھلا گیا نہیں۔

۱۰۔ مہنگی کپڑے پہن کر اپنا گھر سے پرہیز ہے، وہ نے ملازمہ کو کہا کہ اس کو بھیج دوں گا۔

[illegible]

آنکھ کا باور رکھنا۔۔۔ قائد ابن عثمان کی آنکھ جگمگ میں عطرہ چشم سے ایسا رنگ آؤ تو سوال اٹھ اٹھا کہ اپنے ہاتھ سے مبارک سے عطرہ چشمہ اعلیٰ راجہ معظم نہیں جوتا تھا کہ کوئی ہی آنکھ نہ دیکھی۔

پنڈلی کا درست ہونا۔ اور اسی یہودی کے معاصر میں محمد بن قلیف کی یقین گوئی کا آپ کا بیان ہے۔ (تاریخ اسلام، ج 2، ص 127)

جلو ہوا ہاتھ محمد بن حاسب کا ہاتھ آگ میں مل گیا آپ ﷺ نے ہر کیا تو وہ انھیں ہر گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں  
خدا تعالیٰ آپ ﷺ کے ہوا تو وہ خود بخود ہو گیا۔

آنکھ کو درست ہونا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آغوشِ زانو کا یہ رب کا ہاتھ ہوا، اگلی ٹھیک ہوئی۔ سانس کے ساتھ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو اپنے کاٹھنوں میں لے گئے تھے آپ کے لئے اس کو ایک مانتائی  
چرخہ میں بند کیا، چرخہ حضرت الامیرؓ رضی اللہ عنہ کی یاد میں چلا رہا تھا اور اس کے بعد کسی ہاتھ کو ہٹانے کی ضرورت

ابو طالب نے لکے دیا۔ ننھی مگر بہتر اپنے چچا ابو طالب کے مرض کے بارے میں دعا کی اور انکدرست ہوئے اس قسم سے کہ  
بیشک دعا میں ننھی سے چچا کی جی جی عمر کے الی کو نصف مل گئی جو یہ عمر ان کو رہا ہے۔

[illegible]

(۲) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اندھن رافضی کی حرکت محمد بن عبد اللہ قاضی سے جان کیا ہے۔

(۳) ابن ابی شیبہ نے عید بن یحییٰ بن موعین ثنوبیہ کے واسطے سے رابطہ سے جان کیا ہے۔

(۴) تاریخ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (راوی میں) ایک محدث بنی ہاشم بن عبد اللہ بن عثمان بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ ممکن میں چاروں میں ہذا مذکور روایت ہے کہ اس وقت سب اور کچھ نے یہ روایت یہ سنا ہو کر چارہ ہے کہ آپ کا کہنا تھا کہ اس کو آزاد کر دیں گے۔ روایت میں جناب نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لفظ صحت اخذ کو ایک ضرب لگا دی اور میرے لئے دعا فرمائی۔ بخاری وہ روایت یہاں چلا کر منہ پر لکھا کہ جو روایت اس سے جو روایت آگئے تھے جاتے تھے اب وہ سب سے آگئے جتنا تھا۔ آپ ﷺ نے اس روایت کے بارے میں روایت فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ کی برکت حاصل ہو گئی ہے کہ ہر رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ روایت فرمائی۔ روایت میں اس کی قیمت کی مقدار میں اختلاف کیا ہے۔ بخاری آپ ﷺ نے یہ تحریر لے کر آئے تو آپ ﷺ نے اس کی قیمت کے علاوہ دوسرے مطالبہ فرمادیے۔ روایت کو اس طرح آ کر تکمیل پہنچا۔

اٹھنی کا تیز چلنا۔ سن بنی ابی سلمہ شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے انصار میں سنا روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے یہی کو پہلے کہوں نہ کیا کیا انصاری روایت کی آنکھوں میں تیرا نقل ہے۔ یہاں سے کہا میں نے کیا کیا (میرے کے سلسلہ میں تمہارا فراموشی کی چوکتو تو اس نے اپنی حیثیت سے تیرا روایت تو آپ ﷺ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے تم ان چاروں سے سنا نہ پاتے تھے کثرت کے لئے اور اسے پاس آنا بالکل ممکن ہے کہ جس سے کسی شخص کی ہر ہر روایت کو یاد رکھنا ممکن ہو۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اسے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی برکت کے لئے وہ انہوں نے کہا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ساری تو اللہ ہی نہیں بخیر میں کہہ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے اسے سنا دیا۔ اس کے لئے ہاتھ بڑھایا اور بھروسہ کیا کہ اس کے پاس پہلے آئے ادا سے جو سے کہو کہاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ اس قدر تیز و تند ہو گئی کہ میرا لنگر سے گرنے لگی۔

ایک عجیب دعا۔ ۱۰۰۰ ہجری تک یہاں سے ایک سر مل روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک لفظ طوع اللہ و رسول اللہ ﷺ سے برکت کی دعا کا سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے برکت کی دعا فرمائی تو وہ دعا کہنا اس نے ایک اور لفظ خرید اللہ و رسول اللہ ﷺ کی دعا کا طلب کیا۔ آپ علیہ السلام نے وہ دعا فرمائی تو وہ دعا کہنا اس نے تیسرا لفظ خرید اللہ و رسول اللہ ﷺ آپ نے ہر دو باتوں میں برکت کی دعا فرمائی آپ دعا فرمائی کہ وہ میری ساری کی دعا علی آپ ﷺ نے وہ دعا فرمائی تو وہ میں سال تک اس کے پاس رہا۔ بتولی امام بخاری علیہ السلام دعا کی اجزاء قرأت کے متعلق تھیں۔

وہ چھ ماہ سے آج پشیمان..... امام بخاری صاحب میرا سرفروشی اندھ سے نقل کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ہم قدم وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی جہاد میں شرکت کی غرض سے آئے۔ آپ علیہ السلام نے ہم چھام سلسلہ میں بتایا کہ ہمیں تو قرآن مجسم مشرکوں کے خلاف مشرکوں سے تھوڑا بھرا لیئے چنانچہ ہم مسلمان ہو گئے اور جنگ میں شریک ہوئے۔ دوسرے کھمے پہنچا کہ وہاں کادی ضرب لگی کہ میرا زور کٹ گیا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے منظر کو دیکھ کر کہہ دیا تو وہ راہ چھوڑ دیا اور میں نے ضرب لگنے والے کو لکڑی کر دیا اور باہر اہل حق سے اس کی بی بی سے شادی کی تو وہ بھی گئے۔

لا حول ولا قوة الا باللہ

اور میں نے

۱۰۰۰ ہجری تک

لا حول ولا قوة الا باللہ

”میں میں آؤنی انا نے کہ اس میں سے شے چھوڑا پہنچی ہے۔ اور میں کہتا کہ میں میں آؤنی انا نے کہ اس میں سے شے چھوڑا پہنچی ہے۔





شہادت دی۔

اس سند میں علیؑ کی دیگر روایت کا ردی ہے، بقول امام شافعی یہ قصہ حضرت ابو بکرؓ کی خدمت سے بھی منقول ہے مگر اس میں حضرت عمرؓ کی جگہ کا نام نہ لکھا گیا۔

نورانیہ نے حج کے لئے دعوہ... والا سر بخود حضرت ابو العقیل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اسے غورانیہ پہنچا کر اس کو منہ بٹھائی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے اس کی بیٹھائی پکڑ کر برکت کی دعا مانگی، اس کی چوٹیاں پر ہلوں کا گچھاٹ "و غورانیہ" تھہر کے ساتھ اس کو کامیابانہ خواتین کی جانب لایا تو مہال کا گچھاٹ تب نکلیا۔ اس کے بعد اس نے سر میں بند کر دیا کہ گچھ میں نہ سو گئے ساتھ چلا جاتے مگر وہ کچھ نے جھانکے سے ہوا کیا تو پاؤں کا گچھ بہ ستور خود لہو گیا۔

دوسرا امام شافعی نے حضرت ابو العقیل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ غورانیہ میں عمرؓ کی کوٹھڑی سرورہ لاتی ہو اس کے ساتھ لے کر اس کے لئے گئے ساتھ ساتھ کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھوں کے اندر لی حسیہ پکڑ کر کھینچا تو معاملہ سمجھ کر وہ دوڑ گئے اور سرورہ بالکل عائب ہو گیا۔

آپ کی دعوہ سے اذیت کا سامنا کر رہا تھا... ساتھ لایا مگر یہ ارادہ خائفہ بنی لے لے لے اپنی سند سے لعلی بن اشعث کی کسرت یافتہ سند سے سند سے یہ ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا قصیدہ دیا ہے جس کی

بلقاء السدا عفا و دیگر ما والا لوجو فوق ذالک عطفوا

"ہم آپؐ کی طرف کی پیش قدمی کی بند کی کوچھو چکے ہیں اور آپؐ ہم سے سلام پر اترنے کے امیدوار ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: سلام پہلی ہی نظر ابھی اچھی پر ہوا کہ اس کا مرض کیا "بخت" آپ نے خود ہی فرمائی ہاں ہاں انکا ہاتھ پھر کرنے پر صاف

ولا صبر فی حلیم اذا لم یکن له وادو لخصی صغوه ان یکتدوا

ولا صبر فی صولی اذا لم یکن له حلیم اذا ما اور والا صبر احذوا

"اور اس میں صبر کی کوچھ بھلائی نہیں جب تک اس کے پاس وہ مبتلا کرنے والے دشمن نہ ہوں جو اس کی صفائی کو

کہ اذیت سے بچا کر... اور اس میں صبر کی کوچھ بھلائی ہے جب تک اس کے پاس وہ برہات ہو جو رحمہاں ہے۔ کہ بعد

اسے اذیت لائے۔"

و آپ ﷺ نے فرمایا: خوب بہت خوب (لا یفرض فی اللہ طاک) اللہ تعالیٰ میرے اذیت سے اذیت نہ کرے۔ علی بن اشعث نے بھی یہ دوا اور اس کی عرض فرمائی ہوئے سن کے اذیت کی بھلائی اس کی دوا کی برکت نے بالکل صحیح سلامت لائے اس طرح حفاظت تھی۔

مقبول دعوہ (۱) امام شافعی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ علیؓ اسامہؓ نے قرآن شامہ میں (ترتیب خلک ہے) کی جانب رخ کر دیا، فرمائی اہلی ان کے لوگوں کو اپنی حاجت و بندگی کی جانب اہل کردار ان کے گناہوں کو صاف فرما۔

(۲) امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی جانب نکلا تھا کہ وہ قرآنی

النبی علیہ السلام

پڑھ کر... یہ قرآن عرفہ اور اہل

النبی علیہ السلام

پڑھ کر... یہ قرآن عرفہ اور اہل

النبی علیہ السلام

چنانچہ یحییٰ اللہ ہو کر اہل شام سے پہلے پہنچا مسلمان ہوئے اور آخر میں عراقی مسلمان ہوئے۔ سند احمد میں ہے کہ یہی سند ہے جس سے







ہاں کا غلطہ سبقت لے جائے تو اس سے مشابہہ نہ ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے چھ مسائلوں سے سیّدہ عقیقہ کی بیعت کی قیامت کی پہلی علامت کے بجائے جانہ کی سیاق کے بارے میں سوال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چار ماہیں سیاق کی ہو۔ یہ کہ چار ماہ سورج، دلوں، روشن ستارے تھے (۱۷۱۳ھ) تم نے رات اور دن کے کھنڈھو نے بنادیئے پھر رات کے کھنڈھو نے کوہ ہند لاکر، لاکھانہ کی سیاقی پر چھینا نظر آئی ہے اور اعلان لاپس ہے۔ یہ جواب نہ کہ محمد بن مسلم نے کہا میں اللہ کی ہولناکیوں سے ڈرتا ہوں۔

ایک یہودی عالم..... سنسنی بخشی اور مسلم شریعہ میں حضرت نواسی زین العابدینؑ کے حوالہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا ہوا تھا تو ایک یہودی عالم نے کہا السلام علیکم محمد ﷺ میں نے اسے احکام دہر کر کے کرتے پایا۔ اس نے کہا تم نے مجھے کیا احکام دیئے؟ میں نے کہا تو رسول اللہ ﷺ کہیں نہیں تھا؟ تو اس نے کہا میں نے اسی نام سے بلایا ہے جو ان کے گھر والوں نے جو بڑا کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل بیت پر اہم مگر انہوں نے گھری تو بڑا کیا ہے۔

یہودی عالم نے کہا میں آپ سے چند سوالات معلوم کرنے سے۔ حاضر ہوا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بتاؤں، تجھے کوہ کا نام ہوگا تو اس نے کہا میں غور سے سنوں گا اور دیکھنے سے زمین کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ مجھ کو تیری بیعت کے کیا قیامت کے دن جب زمین ہوا ستارہ بنے جائیں گے تو لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا اہل بیت کے چھ ماہ کی ہیں۔ پھر یہ چھ ماہ سے پہلے جنت میں جائے گی کس کو اجازت ہوگی؟ فرمایا فقیر اور تنگ دست مہاجرین کو یہ چھ ماہ جنت میں داخلے کے بعد ان کو ایک شخص سے کانفرنس کا حکم۔ پھر اس کے بعد ان کو کیا خوراک ملے گی؟ فرمایا جنت کا شل جہاں جہاں چاہتا ہے وہ ان کی حاضر زاریاں کیا نہ کرے گا۔ پھر مہاجر، انوکھا کیا جس کے؟ فرمایا سبیل چھوڑے۔ اس نے ان مسائل کی تعداد بتائی کہ آپ میں ایک بات ہو چلتا ہوں جو صرف ایک آدمی ہی جانتے ہیں فرمایا بتاؤں، تجھے مفید ہوگا، اس نے کہا غور سے سنوں گا پھر اس نے عرض کیا یہ کبھی ترک کار فرمائی کہیں ہوتا ہے؟ فرمایا: آؤں کی ٹانگیں منہ مونی ہے حضرت کی مٹی زندہ ہوتی ہے، ملاپ کے وقت اگر آدمی کی کسی عیب غالب آجائے تو اللہ کے رحم سے یہ عیب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ہوگا اللہ تعالیٰ کے رحم سے یہ عیب پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ یہودی نے کہا: لکھ لیج آپ، اہل بیت کی ہی پھر رو چلی کہ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ جو بات اب مجھے اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے اس سے پہلے مجھے مضمون نہ تھے۔ یہ سائل ممکن ہے، حضرت مہدیؑ رضی اللہ عنہ بن سلام یا کوئی اور۔

چند اور سوالات..... نام ہوا اور کبھی، حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ میں ایک یہودی ایک جامعہ..... ہر سال اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ کو انہی روایات سے آگاہ کیا جائے ہیں جن کا جواب تمہاری کتاب کے مطابق ہوگا کہ تمہارے کتب خانہ میں ہو۔ لیکن تم مجھے اللہ کا مہد لاؤ اور پتہ دو، جو محبوب نے انہی افراد سے لیا تھا کہ اگر ان کو کبھی کبھو تو مسلمان ہو جائے انہوں نے کہا ہر شرط منظور ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا جو چاہا وہاں اٹھو، نہ پوچھا فرمائیے؟

(۱)..... محبوب علیہ السلام نے فرماتے: کہ کمالی کہنے۔ یہ پیر کو نہ ماننا، یہی طرف سے جو کہ لپٹا تھا۔

(۲) بتاتے ہیں کہ یہ کبھی لڑا گیا ہوتا ہے اور کبھی لڑا گیا۔

(۳)..... یہی کی زندگی کے حقیقی حجاب ہے۔

(۴)..... کون سا فرشتہ آپ کا دوست ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے بہت مہر و مہربانی کے ساتھ بتاؤ، تو میری اطلاع کر کے۔

سب نے بہت مہر و مہربانی دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میں قسمیں اللہ کا واسطہ چاہوں، اس نے میری ہر قدرت، ذلّ و ذلت کی قسمیں معلوم ہے کہ محبوب علیہ السلام کی طاعت طویل ہوگی تو انہوں نے ذلّ و ذلت کی قسمیں لیں مجھے حکایتی قسمیں لانا پسند تھا کہنا چاہتا تھا کہ میں ان قسمیں معلوم ہے کہ حضرت محبوب علیہ السلام کا محبوب ترین کہاں تھا اور چنانچہ ان کا گوشت اور دودھ تھا۔ سب لوگوں نے قسم لی کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا۔ انہی ان پڑ گوارا۔



وہ یکن ہی نفسی کا اعتراف کرتے ہوئے وہ مہملہ۔ نہ طرف ۳۰ کیجے کہ انکی بیعت ہو کر اس کا کام نہ جان پڑے۔ یہ مجرور و غرور اور ۲۰۰۰۰ سے بھی زیادہ ہے اور خیر ان کی شریعت پر تحصیل بیعت ہے۔

قد فرج ان۔۔۔ ۹۰ھ میں یہاں تک پہنچا کہ نبی خدا فرج ان سے آپ رسول اللہ ﷺ کے کھانے کے بازو دوا ہے شکر کا نعت کہ ہے بازو سے تو عہد تھا لی رسول اللہ ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کو حکم دیا جب آپ علیہ السلام جب سب سے مباہلہ کیا یہ جلیل القوت صحابی تھے اور یہ صحابہ کی کمرہ ہل سے بہت زیادہ ہو گئے اور جیسا کہ اس نے ہر ماضی ہو گئے اس مجرور سے جو سرور آل فرج ان (۶۰) میں فرج ان سے، یہاں تک کہ میں جلیل القوت کی شریعت رسول اللہ ﷺ نے مباہلہ کیا وہ شریعت میں کے حق میں بدعا کی۔ (اہل من کان فی الصلابة فله حد لہ انو حمن صدام (۵۹۷) کہ وہ جو شخص کو کسی میں پڑا ہے جو خدا سے مل گیا ہے۔

حدوث کا معجزانہ فیصلہ۔۔۔ عبادت بن مبارک۔ معری کسوفت امام زہری سے نقل کرتے ہیں کہ میں صعب بن سہب کے پاس تھا وہ ان کے پاس حریز قیل کا ایک آدمی تھا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ان سے تھا جس کی وہ بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ اس کا نام صالح اور یہ بھی شایع تھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا تھا کہ میں نے علیہ السلام کی خدمت میں سونا دیا جو یہاں تک کہ ایک دفعہ نہ کا سونہ لے کر حاضر ہوا ان کا آنکھ میں یہ حضور خدا کی شریعت کا کام اور فیصلے کیلئے پہنچے ہوتے ہیں اگر وہ نہ لے کر دو کوئی فیصلہ دیں تو اس پر عمل کریں گے اور خدا تعالیٰ کے ہاں ایک ہی کی تصدیق کر کے سرور ہوں گے اگر وہ ہم کا فیصلہ نہ کرے تو ہم کوئی نہیں کریں گے یہ نہایت اہم بات تھی اس فیصلہ کی پہلی ہی طاقت کے چلے ہیں۔

یہ بھی انھوں نے سب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں یہ مقدمہ پیش کیا کہ جناب خدا کی شہود زانی کے متعلق آپ کی نیابت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور حاضرین سمیت اللہ کو یہودیوں کی گواہی چھوڑنے کو تیار ہو کر رہا۔ یہ ختم ہوا جب حضور ﷺ نے ان کو اٹھا کر اپنے گھر فرمایا۔ یہودیوں کے گروہ میں آپ کو گواہی کا اسلحہ سے کوئی پختہ ہوس جس نے حویلی علیہ السلام پر تواریث نازل فرمائی کہ شادی شدہ زانی کی تواریث میں کیا سزا ہے؟

انھوں نے بتایا کہ وہ زانی کو گدھے پر رکھا جائے گا کہ اس کی ہڈیوں میں لکھیں اس دوران ان کا زجر ان اسناد اس میں آیا آپ علیہ السلام نے اسے حاضر ہو کر کہا خدا کیلئے بتائیے تو اس نے کہا آپ نے خدا کا واسطہ کر کے میری چھاپہ تو اصل بات یہ ہے کہ بات میں ایسے زانی کی سزا مریم ہے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اس میں کیا آواز کہیے وہ اس نے بتایا کہ ایک شہداء سے زنا کیا لیکن اس کو عہد نہیں کیا گیا۔ مگر وہ اس سے کسی نے زنا کیا تو بدشاہ نے اسے رجم کر دیا تو اس کی قبر اس کے آگے آئی کہ پہلے شہداء اور رجم اور مگر یہ وہاں طرے چنانچہ شہداء رجم میں مختلف ہو یہ ہو گئی کہ رجم نہ کیا کر گدھے پر بٹھا کر جلایا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تواریث کے غیر تو رسم شدہ وہم سے حفاظت فیصلہ کر رہا ہوں۔ چنانچہ وہ زانی رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق رجم کر دیے گئے۔

امام زہری رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں اس مقدمہ پر ۵۰۰۰۰۰ الزنا النور الالہی ہدی ولور بحکم ہما التبیون الذی استنبو اللہین عادی (۵۱۳۴) آیت ناز ہوئی اور عمر بن خطاب (۴۰ھ) نے بھی یہ روایت مابہ زہری سے بیان کی ہے اس میں ہے کہ حدیث میں صوریہ اور اس کے بعد کافراہ و شکر اور کافراہ اور وہاں (۵۱۳۴) کی چھ آیت نازل ہو گئیں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں ان آیات مقدسہ (۵۱۳۴) کے ذیل میں ہم نے اس کے متعلق سب روایات تمیز کران کثیر رحمہ اللہ علیہ میں بیان کر دی ہیں۔

یہودیوں کے کے کا صفات رسول اللہ ﷺ کا اعتراف اور اسلام قبول کرنا۔ (۱)۔ زہری علیہ السلام حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کا خدمت گاہ پر حاضر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی عبادت اور یہودی کے لئے گئے تو اس کا آپ سر ہات نہ کرتا

دات جہاد، رسول اللہ ﷺ نے اس سے جو چھ خدا کیسے بنا دیا تھا تو مات میں صبر کی صفات اعلیٰ اور ہر کی تمام پہلے نقش مذکور ہے۔ ان سے کہہ  
کی نہیں دلائے گئے کہہ، یوں نہیں خدا کی قسم اور رسول اللہ ﷺ کو کہہ ہیں اور میں آپ کی رسالت کی کوئی دینا ہوں اور کفر نہ دینا جو میں ہوں اور رسول اللہ ﷺ  
نے صحابہ کرام میں کسی شخص سے فرمایا میں ہر دھرم پروردگار کو اس کے پاس سے تھا اور اپنے پھول کی خدمت کرو۔ (۱) (۲)

(۲) ان دنوں شیخہ اصفان جو درجن صلہ صحابہ میں سب ماہر و عابد بن عبد اللہ بن عبد اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا وفد ثقاتی نے  
ایک آدمی کے عیشت میں داخل کر کے کہہ لئے وہاں فرمود۔ چنانچہ آپ علیہ السلام ایک کنبہ میں تشریف لائے وہاں ایک یہودی شخص تو رایت عزالت  
نہر اور تہذیب و آپ علیہ السلام کی صفات کے بیان پر آیا تو چپ ہو کر اور اس ایک ہلاکتی تھا۔ پناہی آپ ﷺ نے جو چاہیہ کہیں ہو گئے تو  
مرضی نہ کہ جس کے کہانی کے صفات کے بیان پر آیا تھا۔ مرضی شخصوں کے نقل کرتا ہوا ہے۔ اور یہودی نے کہا کہ تمہارا خدا۔ پناہی جس نے جہاد کر  
کہا یہ آپ کی امت کی صفات ہیں۔ میں اللہ کی سمیت تہذیب کی رسالت کی کوئی دینا ہوں اور کفر نہ دینا جو میں ہوں اور تہذیب و آپ ﷺ  
نے فرمایا پناہی برائی کی تھیں اور وہ فتن کا شکار تھا کہہ۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں اور گاہ میں فرمایا اللہ پروردگار مسلمان ہو جائے ان کی اویسیت کی قسم۔ تم خوب جانے ہو کہ میں تمہاری  
طرف اللہ کا پیغام ہو۔ رسول ہوں۔ انھوں نے کہہ جناب جو تہذیب آپ بھیج کر فریاد کر چکے آپ نے علیہ السلام نے فرمایا "لک الودع" میرا بھی  
میں شخص ہے۔

عالم کیر رسول اللہ ﷺ کتاب و سنت سے یہ بات نقلی طور پر یاد ہوئی تھی۔ یہ کہہ رہا ہے اللہ کی تہذیب کی ریت اور اہل اسلام  
انعام پروردگار سے دی اور ان کی انہیں اس امر سے غریبی واقف تھیں لیکن ان کی اکثر یہ مسائل و مسئلہ از کتب میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی عالم کیر ریت  
کا ذکر و انبیاء مقدسہ از عرفیہ و نہ انعام ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ آیت قرآن میں ہر امت کو جو ہے۔

رسول اللہ ﷺ عربی، گجلی، کتابی، شریک، ہر کی کائنات کی طرف بھیجے گئے ہیں اور جس شخص کے کان میں آپ علیہ السلام کو آواز پہنچی تھی وہ آپ  
علیہ السلام کا مطلب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے بعد میں میری جان کہہ میری تبلیغ کی آواز کسی یہودی یا عیسائی یا مشرک کی  
نہ بھی پہنچی تھی اور اسے ایمان مانع ہو گیا اور وہی ہو گا۔ متعلق عید وایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری پہنچی خصوصیات ہیں جو کسی اور نبی کو  
حفاظت نہیں

- (۱) ایک آدمی صاف تکہ نہایت سے مراد ہے۔
- (۲) غیبت کامل میرے لئے حلال اور کفر نہ ہو رہا مگر خدا۔
- (۳) وہ نے زمین میرے لئے جو ہے نماز اور چاہے ہے۔

(۴) حفاظت احق مجھے عطا ہوا ہے ہر کسی صرف اپنی قوم کا رسول دینا تو اور میں ساری دنیا کا نبی ہوں۔ کاتے ہوئے عربی مجھے  
اور انسان فرض ہر کی کائنات کے لئے رسول ہوں۔ اور آپ علیہ السلام کے متعلق سابقہ کتب میں بڑی بات و اہل علم موجود ہیں اور نبی  
اسرائیل کے آخری نبی صلی علیہ السلام نے فرزندمان اسراہیل میں اس کی امانت عطا کر رکھا تھا۔ اسے نبی اسرائیل! پر ملک میں اللہ کا قسم دی  
جانب رسول ہوں جو ریت دینے سے پہلے ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد نے گا اور  
اس کا نام ہو گا۔ (۵) (۶)

ملاحظہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سوائے کائف سب لوگوں کا حضور فیض ہے کہ آپ ﷺ عبادی کو کائنات سے اور حضور اور لوگ انسان جیسا  
آپ علیہ السلام کی امت کی تبلیغ اطراف عالم میں مکمل تھی ہے اور شرقی و مغرب میں ان کی حکومت قائم ہے۔ خدا خدا است اگر آپ علیہ السلام کی نہ ہو  
تو آپ کی کائنات سب سے زیادہ نقصان دہ ہوتی اور نہ شتا تھا کہ آپ کی حفاظت کی تاکہ کرے اور اپنی قوم کو اس سے، جو فخر کرے اور عزت دلائے  
لیکہ کہ برائی نے اپنی امت کو کفر و تہذیب سے باخبر کر کے یہاں تک کر نام دہانی اور پیچھے رہوں آدم کے بعد نبی صلی علیہ السلام نے اہل جہاں سے باخبر

کیا یہ بات واضح ہے کہ کسی نے بھی محمد ﷺ کی احسان سے نہ نجات دلائی نہ خلافت کی حاکمیت کی اور نہ ان کی شان میں ماحاسب مت کیا بلکہ ان کی خافت کا حکم و اذاعت سے متحرک کیا نہ ہو سکا۔

”اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا، البتہ جو کچھ میں تمہیں کتاب اور ہم دلاں، مگر تمہوے پاس پختہ ہونے پر اس پختہ کی تقدیر کرنے والا جو تمہارے پاس ہے، البتہ اس پر ایمان لاؤ اور اس کی حد کرنا فرمایا، جسے تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر عہد قبول کیا، انھوں نے کہ ہم نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تو یہ کہہ ہو سکتا تھا کہ تمہارے ساتھ گواہوں“۔ (۱۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہی ہے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر و اعداء کیا کہ ان کی زندگی میں محمد ﷺ حجت ہوئے تو انہوں نے ایمان لائیں، گے اور ان کا خدا ان کریں گے اور سب کو ہم دیا گیا کہ مائی حنوں سے بھی یہ عہد لیں۔ (۱۲۹)

مذمت انبیاء کی بشارت اور پیش گوئیاں..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں جو وہ تو رات کے سفر میں ہے کہ تین مرد کی آزمائش کے نجات کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی فرمائی، ”انہو سے بچنے کی خاطر مشرق و مغرب میں جاؤ۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اس دینی سے اپنی بی بی سارہ کو گواہ کیا تو اس کی خواہش ہوئی کہ یہ رات اسے بچنے کو حاصل ہو حضرت باہر ہوا ان کے بچے (علیہ السلام) کو یہاں سے اور مقام پر منتقل کرنے کا اہتمام کیا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو کھڑے کے پیش میں ملے اور غلامان کے پہاڑ پہنچائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی بچا خیال تھا کہ اس بیعت کا صدقہ یا حلق علیہ السلام ہوگا۔ (لیکن وہی کے بعد یہ جلد کرنا چاہتے تھے کہ) اللہ تعالیٰ نے وہی فرمائی کہ آپ کے علاوہ سب کا حلق علیہ السلام کی کثیر ولاد ہوگی۔

باقی وہ آپ کا فرزند اسامیل علیہ السلام تھے اسے بہت دنوں کا طور ہوا کہ وہ کھڑے بہت چڑھاؤں گا اور اس کی ولاد سے ”ماؤ زاد“ یعنی محمد ﷺ پیدا کر دے گا، اس کی ولاد سے باہر مردار پیدا کر دے گا اور اس کی عصمت مسموم ہوگی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کے پاس باجمہد رضی اللہ عنہما پہنچے، انہوں نے گواہی ختم ہو گیا، کیا اس نے سبیا اور بچے کے غم سے دلا بہ فرشتہ آواہم نے پیشہ مزہب دی کیا اور بچے کی حفاظت کا حکم دیا کہ حضرت ابی اسامیل سے عظیم پید ہوگا۔ ستودہ کی طرح اس بی بی اور بچے کا ہر وہی اور چھوٹے بچوں کا دادا اسامیل علیہ السلام بلکہ اولاد آدم کوئی بشر محمد ﷺ سے جمیل اللہ تعالیٰ مرتبت اور اعلیٰ منصب نہیں آپ کی امت کی حکومت مشرق و مغرب پر چلائے ہوئی اور ان کو اقوام ان کے ماتحت ہو گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام... تو رات کے سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے مے موسیٰ علیہ السلام: میں بن کے عزیز و اقارب سے خیر سے ملنا اور خرم بنی سمیچل گا اور پتا دی ان کی زبان پر چڑی کہوں گا اور تم سنو گے اور سفر خاص یعنی سفر مدہ میں ہے کہ میدان شیعہ کے ۳۹ ویں سال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو خطبہ کے دوران کہا، سلو اللہ تعالیٰ تمہارے عزیز و اقارب میں سے میرے بیانی تھا کہ وہ جانب بھوت کرے گا اور سب کی اذاعت کرے گا، برائی سے منع کرے گا، بیکر بہت چڑھاؤں کرے گا، غلبہ اور نصرت چچوں اور کچرا ہتر کرے گا، اس کی مصیبت نہ دیکھنا اور مالی آخرت میں شیعہ مطالب ہے۔

موجودہ تو رات کے سفر خاص کے آخری حصہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ (کی کریمیت اور اس کا دین) بطور بیٹا سے آج سامع (جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نیا گاہ ہے) سے طرح اور اور کہہ دیا ان (جو کہ میں ہے کہ) بطور مگر ہو ورس کا صداقت صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ سورۃ المؤمن والمؤمنۃ میں چھٹی کوئی باقائی ترتیب کے لکھا ہے صفحہ کے ستودہ کے مطابق ذکر ہے کہ پہلے کا اصل (یعنی ہائیہ السلام) میں کیا بکھر غفل (یعنی علیہ السلام) کا بکھر غفل تو یہ بیان کیا۔

چنانچہ لیکن انہوں نے ان سے راویت اللہ تعالیٰ میں باقائت ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مولود تھا، جو بطور سمیچن سے سراور ہوا ہے، جو ما معرفت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ ہم کو ام اللہ ”بلدا مین“ سے مراد ہے کہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بیٹے کا مگر ہے۔











قرآن مجید کی کئی سو سے زائد تفسیریں (600 سے زائد) ہیں اور ان میں سے (200) تفسیریں ہی صحیح ہیں۔

[illegible]

روح کے خارج ہونے کی چھٹن مگوئی ۔ ناؤں اور دم کی مدد سے جلی اور طرے قحطی الٹا ہواں ملکوتوں کی اکثر سہیں میں مجبور چھڑا جتی تھیں۔ مائت نوی ۱۹۷۷ کے پانچویں سال انہیں میں جنگ شروع ہوئی اور وہ مسلسل تین ماہ جاری رہی۔ مہینے کے نتیجہ میں لاکھوں اور دم کے اکثر و بیشتر مائے قریب شہر، مسکن، مزار، انڈیا کے نوکر پر قابض کیا اس کا سامنا سے شریکین ضد ہوئے۔ مائے قریب کا قتل پرست آجے قابض چکے ہیں۔ مزار پرست مائے مسلمانوں پر قابض جاں کے جہاں کتاب کے کوئی نہ جانتے ہیں۔

تو انہوں نے کہا کہ کوئی فرمائی کہ وہی قریب ترین زمین پر مطلوب ہو چکے ہیں۔ اور چونکہ وہاں مطلوبہ ہے کہ وہاں  
 جنوب اور شمال کے درمیان ایک خط ہے۔ اسی لیے ان کی زمین کوئی نہ مل سکے کہ وہاں پر شرف و کائنات کی سالانہ گردش  
 ہو۔ اور اس لیے وہاں کوئی نہ مل سکے کہ وہاں پر شرف و کائنات کی سالانہ گردش ہو۔ اور اس لیے وہاں کوئی نہ مل سکے کہ وہاں پر شرف و کائنات کی سالانہ گردش ہو۔

حکایت انفس میں حیات کے ظہور کی پہچان کوئی... ہرگز ہے ان اطراف و احوال میں اور خون کی ذات میں بھی کتنا حال  
اس لیے یہاں تک زبان پر ظاہر ہوئے کہ وہ (محمد علی) برحق ہیں۔ (۱۹۷۵ء)

[illegible][illegible]

ظفر میں سے ان مہلت سے حقیقی نیک مہر اور خیر کر کے نصیب کی جہت پر لگا دیا۔ پناہی مقصد خدائی نے ایک کو حکم دیا وہ اسے لکھی  
وہ لکھی نہ لکھا۔ اچھی نہ لکھا نہ نہ نہیں داتی تھی۔ یہ وہ اسے لکھی کے علاوہ سب مہر دیکھ لے لہذا یہی اچھی دعا رسول اللہ ﷺ نے لکھا  
یہ سب بہت ہی قابل فہم ہے۔ اس کے علاوہ اسے لکھا کہ یہ مہر اس کی بہت نمایاں ہے کہ اسے ایک گھٹی ہے صرف اس میں  
نہ جانا دیتی وہ جو یہ لکھا کہ سب حق مہر اس کو لکھا کہ وہ آپ ﷺ کے بیان کے مطابق ہے کہ جو بہتر وہ نہ لکھا کہ وہ لکھا کہ یہ  
یہ مہر نہ لکھا کہ وہ آپ ﷺ کے سب فراموش ایک خود کو لکھا کہ لے یہ سب مہر منسوخ کر دیا۔ وہ لکھا کہ وہ جو مطلب کو لکھی ہے لکھی کر  
یہ لکھی ہے۔

[illegible]





[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

ملا اور کشتِ کرب کی فوج کو گرنے کی بجائے اس کی مدد کی۔ یہاں تک کہ اس نے اس کی ہڈیوں کو کھینچ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ پھر اس نے اس کی ہڈیوں کو کھینچ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ پھر اس نے اس کی ہڈیوں کو کھینچ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے، اور اس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا ہے۔  
 خود ہی کہتے ہیں کہ یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے، اور اس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا ہے۔  
 یہ تو ایک عجیب و غریب شخص ہے، اور اس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا ہے۔

قیامت تک کے وہ شخص جو زندگی بھر کے لیے اللہ کے احکامات کو اپنی رہنمائی بنالے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائے گا۔





کے یہ علاقہ اسی کی تمام دولت کی ان کو پہنچا آئے گی، حالانکہ یہی رہائش بہتر ہوئی اگر وہ پہنچتے، پھر رات بچاؤ گاؤں میں لوگ بکثرت آباد ہو جائیں گے، حالانکہ یہیں قیام ان کے لئے بہتر تھا کہ وہ اسی کو کہتے۔

قیامت سے قبل چھ امور کا ظہور..... بخود شریف میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمود: تو کہ میں آیا قیامت سے پہلے چھ باتیں ضرور۔

- (۱) میرا رسالہ۔ (۲) بیت المقدس کی فتح۔
- (۳) دہلی میں شورش کا پھیل جانا۔ (۴) کثرت الہدات۔
- (۵) تندرستی۔ (۶) مسلمانوں اور یوں کے امین صلہ۔

مصر کی فتح کا مژدہ..... مسلمان شریف میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم غریب ایک ایسا علاقہ فتح کرو گے، جہاں قیر کا درایہ عام ہو گا ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کہ مکہ وہ امن و امان میں ہیں ورنہ ان کے ساتھ ناہمی ہے، وہ سب وہاں ایک ایسا امن ہو گا کہ کسی کا خطرہ وہیں کاڑھتے نہ سمجھتے وہاں سے لگتا۔

سمرقند میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فتح کیا، جب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے سمرقند اور مروجہ ارضی بنی نصر میں بنی نصر کو ایک ایسے امر پر جس کو انہوں نے دیکھا تو ان سے پہلے آئے۔

فتم ورجی کا معنی اذا التفتتم مصر فاستحو صوابا لقط حیرا فان لهم ذلعة ورجحا (۱۰۶۱)  
اور تادم رحمہ اللہ علیہ معنی بن مینہ سے بیان کرتے ہیں کہ بنی نصر کا سنی رہا بلکہ کیا تو فرمایا: اسلام علیہ السلام کی والدہ قہلپ جسیر یا حضرت ابی ابراہیم علیہ السلام کی والدہ قہلپ جسیر، جسکے بیٹے کہ یہاں رہا تو سنی سر ہو گا، ابی نصر تو مسلمان کا یہ ارسال کرنا کہ آپ علیہ السلام کا قول کہ ایک قسمی صلہ اور جہد و جان ہے والدہ رحمہ۔

بارہ خلفاء..... مسلمان شریف میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بارہ خلفاء رہے گا جب تک بارہ خلفاء ہوں گے اور یہ سب قریش سے ہوں گے اور ان کی ازیات موت جو ملے گی آئیں گے اور مسلمانوں کی ایک جماعت کسری کے خزانے فتح کرے گی، وہیں تمام ارضی کا پڑ پھریں۔

کسری کی ہلاکت..... آپ ﷺ نے فرمایا میرا ملک ہو گیا تو میرا بارہ خلیفہ ہو گا جو کہ ان کی جہاد کے بعد وہ کسری مارتے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خلافت میں کسری کا لباس پہنا دیا، مگر تھکنے لگے تھے تو یہ سراپا بن۔ یہ رضی اللہ عنہ کو پہناتے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا نہ تھا کہ کافر ہے جس نے کسری کا لباس ایک جہادی کو پہنا، یہ ہم کا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہاں سے نہ کہ پہنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بازو کی کڑیاں تھا گیا کہ یہ کچھ ہاں کہ خلیفہ کسری کے تخت پر بیٹھے تھے ہیں۔

حیرہ کی فتح کی چٹھوئی..... حضرت ہدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کے ادا میں کسی طرح حیرہ مانتے ہیں جو کہ اصل چٹائی کی ہے غریب تو ان کی کوئی نہ کرے کہ ایک سو بی بی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انا حیرہ کی بی بی ہوں مجھے یہ بھیجے آپ علیہ السلام نے سے یہ کہی۔

چنانچہ جب وہاں کے قبیلہ بنی قریظ کے والد نے کہا کہ تم اسے فروخت کرو گے، بنی نے اثبات میں جواب دیا تو کہا انکو جو چاہے ہو، چنانچہ اس نے ہزار ہا درہم طلب کے سوا ملے ہو گیا تو اسباب نے کہا تم تمہیں ہزار بھی، مجھے تو ملے یا تو اس نے کہ نہ کیا کئی ہزار سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔

فتوحات فی پوٹشکوئی

ہم دیکھ رہے ہیں کہ غیر ملکی سرمایہ داروں کی مدد سے چائے کی کاشت کیا جا رہی ہے۔ یہ حقائق ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہیں کہ چائے کی کاشت کرنے والے ملکوں میں ہماری کھیتی باڑی کی قیمتیں کم ہوتی ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے آپ کو ان سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

[illegible][illegible]

اس سیدہ کا نام روکی تھی اور وہی جس کی بیوی تاج پست کا مت سہرا ہے یا عفا مہر حاکم کے اشارے نے منکر ہیں گے۔ جڑیں سبیل صلی علیہ وسلم کی ہیں۔  
 عدیث کا مصداق نہ سمجھتے تھے جو کہ غیبیوں پر مبنی تھی۔ (۱۱)۔ منکر کی کہ پرستار مراد ہو۔

مسئلہ جو میں مباحثہ میں حوالہ دے رہا ہوں، یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میں جسم کے فرمانروا نہ ہو، نہ مخلوق نہ باد کا کیا مہم اور سر فرمان ہے۔

- (۱) میری موت کے آگے ہے۔
- (۲) مظلوم غلام کی شہادت کے انکار ہے۔
- (۳) مسکروں کی مذمت ہے۔

مسند احمد میں عبد اللہ بن ابی اسود ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کھانسی کے باعث نے مایہ نگر تفریق فرمائی اور آپ ﷺ کا کمرہ کہہ کر رہے تھے۔ مجھے فرمایا اے ابی اسود! تجھے کچھ غور کر دوں، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہاں سے ہیں؟ آپ ﷺ کچھ غور کر دینے میں مشغول ہو گئے پھر وہاں پہنچا، فرمایا اے ابی اسود! کچھ غور کر دوں۔ میں نے دل میں سوچا یا مسلمان! اللہ اس کے رسول کو کیا حشر ہے۔ پھر آپ ﷺ کا کمرہ کی طرف متوجہ ہو گئے اس طرح وصرت ہوتا ہا پھر فرمایا اے ابی اسود! اسے کہہ دو ان کا گھنے کے کمرے کی طرف رخ نہ پھرا کر کہو کہ یہاں کی طرف چلیں گا؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کے پاس السلام پہنچاؤں۔

[illegible]

فتوحات کے بعد لگان کی تجویز کی پیشگوئی.... مسلم شریف میں حضرت الامیر محمد علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

[illegible][illegible][illegible]

حضرت جبار و سخی جہانگیر کے شاگردوں (الکفر و دوزخ اللہ علیہم) اور اعلیٰ دوزخ اللہ علیہم) اور ان کے پیروں میں اس کا سہارا بنایا۔  
 بن عبد الوہاب اور بن عمر بن النضر۔

[illegible]

موسیٰ علیہ السلام اور حج نامہ کی برکت کی پیش گوئی : حضرت الامام علی رضی اللہ عنہ کی حقیقی طہارت ہے کہ حوالہ اللہ تعالیٰ فرمایا : **وَلَا يَمَسُّهُ الْكَثَرُ وَالْجِلْدُ** (نہایت کثرت اور جلد نہ لگے گی)۔ یہاں سے کئی سو سال پہلے کا قوتِ نبویؐ کے اثرات آئے جس میں نیک و برا نظر جہاں میں صرف ہمارے دور میں ہی نہیں بلکہ ہمارے دور کے بعد بھی رہے گا۔

پھر آجید ناگہاں کافر بگڑ کر کہہ ادا کہ تو رشتہ جو کہ اس فکرمیں کوئی تاملی ہے؟ ثبات میں جواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی رحمت وسادات سے کام لائی دے ثمراتے گا، پھر کفر فرج بہا الدین میں دھجک میں مصروف ہو گئی۔

اور جس کے غول ہو جائے گا تو سوال ہوگا کہ اس فکرمیں کوئی نئی جگہ ملی ہے؟ جب اس کی موجودگی معلوم ہوگی (اور وہ دعا کرے گا) تو اسے توفیق ان کی برکت سے حاصل فرمایا کرے گا۔

[illegible]

کھانا شروع کرتے وقت محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ہاتھ رکھا اور دعا پڑھی کہ یا رب عیسیٰ بن مریم! میں نے تجھے بھی اس طرح سے چاہا کرتے ہیں کیسویں خدا تعالیٰ نے تم کو اپنا حبیب مقرر کیا ہے۔





• مولیٰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری دعا پڑھے وہ میری دعا قبول ہوگی اور میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ (صحیح مسلم)

بُنیاد پر۔ مسافریت کا شہرہ رکھ کر ان میں داخلہ مولیٰ نے انھیں شہید کر کے۔ بعد ازاں انھیں اسو کی ٹوٹ کے دھواں سے توتیا، عجب ہو، حضرت بابا گرو نانی نے دینی نہ مت میں جس میں حضرت بیکر سہا لایا۔

وہ اطلالی تھیں۔ حسین بن سعید نے کہہ کر وہ شیخ الاسلام حضرت محمد علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خواب میں دیکھ کر ہیری کاٹ لی تھی، وہ ان کو اس واقعہ کا کہہ کر مجھے خواب میں بتایا گیا کہ ان پر جو حکم صادر ہو گا، میں نے جو حکم دیا ہے وہ خود بھی ادا ہو گا۔ میں نے اس کی تعمیل کر کے وہ آج بھی لے کر ہے، اس حسبِ صحت صادر ہے۔

مسیحؑ کو مذہب ... اہل قوم کے اندر، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے عرض کیا: ”اگرچہ حکماء نے جو حکومت میرے نام عطا کی کہ میں جو مسیحؑ کا تابع ہوں، اس کو قبول کرنا چاہتا ہوں، مگر اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی چاہئے کہ میں اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کروں، مگر یہ میری شرافت ہی کا خاتمہ نہیں دینے کے لئے تو نہیں بلکہ اگر تو خیر اسلام کے چلا گیا تو مجھے اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے گا۔“ میں نے تجھے یہی کہہ دیا۔ جو مجھے نوبت میں دکھاتا ہو۔

[illegible][illegible][illegible]

رسول اللہ ﷺ کی افات کے خدا اکبر عرب و عجم کے غیور اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہودیوں اور ان کے مجوسوں کو اسلام میں داخل کئے۔ چنانچہ غزوہ اہل آیت (۶۳ھ) کا حصول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء سے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ عَنْكُمْ مِنْ دِينِهِ فَاصْلُوا بَيْنَهُمْ أَفْئِدَتُهُمْ بِمَا عَصَوْا وَالَّذِينَ آمَنُوا أَوْلَى بِغُلَبَتِهِمْ مِنْ مَا لَمْ يَأْمُرُوا بِفَعَلٍ غَالِبٍ وَلَا عَاقِلٍ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بشارت : **حق تعالیٰ** یہ دعوت ہے کہ **عزیز اللہ** نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ جب راجل طیارہ اسامہ محمد سے ہر سال میں ایک، دو یا تین مرتبہ کلام کیا کرتے تھے تو اب اس کے ہر مرتبہ دو یا تین، چار یا پانچ کلمے کی بات کا وقت قریب ہے یہ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہیں کہ وہ گراؤں کو چلنے سے تیار رہیں جو ان کے پاس ہوں، اور ان بات میں سے سب سے پہلے قرآن

سے ملاقات ہو گئی۔

چنانچہ اس کی ہر کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ۲ بار ۹۰ سالہ ہو چکی تھیں اور یہ چھ ماہ اولیٰ کی حالت تک بچے پر روزہ پڑی اور وہ انسانی اندھنہ متولد ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں..... متفق علیہ روایات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر شہزادہ ام میں سے ہو تو میں میری بیوی سے ہوں اگر میری امت میں سے ہوں تو میں میری بیوی سے ہوں اور اگر میری بیوی سے ہو تو میں میری بیوی سے ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے کہ ہم چتر کا یہ تراسی بات کو بھید نہ تھیں لیکن سمجھتے تھے کہ اس بات پر علی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے جتنی سبکدوشی ہو، علی رضی اللہ عنہ کے عمو، عارف بن شہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کی بیوی سے کہہ سکتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرشتے کی زبان میں گفتگو کرتے تھے جو حق بات کہتے تھے۔

دورانِ ہجرت والی کے بارے میں پیش گوئی..... بخاری شریف میں ہے کہ سب ازواج مطہرات علی علیہ السلام کے پاس ہجرت میں انہیں نے ہی چھ ماہ رسول اللہ ﷺ میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے؟ فرمایا جس کا تہ سب سے نسا ہو گا۔ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے لیا تھا اس کو سب پہلے فوت ہوئی۔

جس میں تیس گھڑ کر یا تین الی تین کا وہ مرتضیٰ علیہ السلام کی معرفت بعض مرتضیٰ علیہ السلام سے ایک مرتضیٰ علیہ السلام کہتے ہیں کہ جب حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تو یہ چلا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد نکالت اور غرضی تھی کہ نسب رضی اللہ عنہا فیوضِ صدقات میں سب سے زیادہ فراخ دست میں اور مسلم میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نسب رضی اللہ عنہا ہم سب سے زیادہ وسعت اور آبی میں کہ وہ وسعت کا دارِ رحمت کا کام ہے فی جنس اور خوب صدقہ و خیرات کرتی تھیں۔

تاریخِ دین حضرت میں بھی مشہور ہے کہ ازواج مطہرات میں سے سب سے اول (پہلی) وفات کی مرتضیٰ علیہ السلام (حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا) نے فوت پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی (پہلی) وفات (ابن ابی شیبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد وفات کے آخری دن میں ہوئی۔

ابو اس قرنی رضی اللہ عنہ..... مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیش کوئی فرمایا کہ ابو اس قرنی فوت ہو گیا طبعاً عمر بن ابی اس میں چلا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو عمر سے لاف ہو گیا اور صرف بعد ازاں عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے حضرت کی دعا کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے سے آپ مدینہ میں آئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ عمر ہم نے منہ عمر سے تحصیل کیا ہے۔

امام رافضی رضی اللہ عنہ..... ابو اس قرنی رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے کہ جبکہ ہجرت میں نے رسول اللہ ﷺ سے طلاق صحابہ کی طرح جو میں نے کی اجازت طلب کی کہ میں نے مجھے بھی شہادت کا درجہ نصیب ہو آپ ﷺ نے بھی کوئی فرمایا: "اے میری بیوی، اللہ تعالیٰ آپ کو شہادت نصیب کرے گا۔ چنانچہ شہید کے لقب سے معروف ہیں، قرآن کی تالیف میں اور رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر میں مؤذن رکھے، اجازت طلب کی تھی انہوں نے اپنی وفات کے بعد اپنے غلام ابو اس قرنی کو آزاد کرنے کی وصیت کی تھی، ان دنوں سے لے کر ان کی وصیت دات انہیں چاند سے حجاب دیا وہ عفت تھیں سے عمر تھی اور ان دنوں فراموش ہو گئے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ حکم دیا ان کے بارے میں یہ کہ مطہر ہو، وفات ان کا حاضر کرے، چنانچہ ان کو پیش کیا گیا تو آپ نے ان کو کوئی چیز دیا یہ خود ہی کی بات میں یہ پہلے حکم تھے جن کو کوئی کی سزا دی گئی۔

تعلیمی مسائل ہے کہ صوبہ اٹلھان کے مقررہ مدارس کے اکثر بچے سے جاتے ارمان کو شہید و تہہ رپا کرتے۔

انسانی وجود کے لیے بہت زیادہ شہید ہوئے اور آپ طبیبِ سماں فرمایا کرتے تھے کہ شہیدوں کی رپوت کے لئے ہاں۔

وہابی قیام خونی      بخاری شریف میں عرب نے ان کا کہہ دیا کہ اللہ عزوجل نے ان کو اپنی قوموں میں جو چیزیں کوئی اور میں ایک ہی ہے کہ وہ پہنچیں گی، چنانچہ پھر وہاں جہنم شعلہ ہوا، پہنچا اور ان میں جہنم کے جہازوں کو توڑنے کے لئے دو معدن کو ملی، پہلی اقدھر ہو کر اسے شہید ہوئے، دوسرا تین جنس، جو یہ ہے، چنانچہ ان سے جہنمیانہ شعلہ پھیل گیا جس سے انھیں، ان کے عروسی، ان کے بچوں، ان کے مرد و عورت کے لئے اللہ تعالیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہمیں

[illegible]

ایسی: اگر مجھے اعلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا واسطہ ہو جائے تو میری آواز کو کھانوں کا دواںہہ ضرور ملے گا۔ یہ تو یہی بات ہے جس کی آنکھت نہایت سنا  
 چکوں گا اور جیوٹ پڑا اور وہ کہہ رہے تھے خدا یا! میں تمکنت فرما اور جب میں اس برکت کرے گا تو یہ ۱۰۰ اہل کما بجران کے لیے تو یہ تکلف  
 کی ضرورت کسے ہے

الحق من ديك طلال لنگولن من الحصريين

پرواز گارنٹی، تمام مہاجر، ایک ملک میں جملہ شہر اور دیہاتوں میں

مستجدی ان شاء اللہ من الغیابین

[illegible]

پھر اہم حضرت مولانا غنی اللہ علیہ وسلم کے باعث یہ پانچ بچے نکلتے تھے ان کو ان کے ہم نگر نے مسرت سے رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت پوچھا تو مفسر نے فرمایا کہ ان حضرات نور اللہ علیہ وسلم پر پانچ حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے بعد حرج و مفاد ہو گیا۔

خود ہی قہر و غضب سے پہلے کہ جس کو حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے غلبہ کے دوران کہا کہ میرا دشمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کسی طرف سے نہ کیا جب وہ مجھ کو کھین اور شہر میں گیا تو ہم کسی اور کو قتل نہ کیا۔ جس پر وہ، مجھے بددستوں کی طرف بھیجتا ہے جس پر کسی طاقت نہ تھی۔ اے کہاں باپ امیر مجھے کچھ دیکھنا دکا اور دیکھا ہے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا سنو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہ آؤ گا البتہ میں کی طاقت کے بعد آؤ گا۔









[illegible]

۱۔ امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میری خدمت میں آئے گا میں اس کو اپنی خدمت میں لے آؤں گا۔  
 ۲۔ امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میری خدمت میں آئے گا میں اس کو اپنی خدمت میں لے آؤں گا۔  
 ۳۔ امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میری خدمت میں آئے گا میں اس کو اپنی خدمت میں لے آؤں گا۔

[illegible]

یہاں پر ایک نیا ہیڈ لائن لکھی گئی ہے کہ "اس میں ہم نے اپنی اور ۱۹۹۱ء کا بھی ذکر کیا ہے۔" اس کے ساتھ ساتھ ایک نیا ہیڈ لائن لکھی گئی ہے کہ "اس میں ہم نے اپنی اور ۱۹۹۱ء کا بھی ذکر کیا ہے۔"

عام شہر کی دشمن گوئی۔ یہود اور عیسائی امت نے اور اقبہ بن مسہبان اور ابو جہاد کو کھینچے ہیں مگر نے حضرت ابو موسیٰ القدریؓ نے یہ سب سنا ہے اور انھوں نے انھیں علیٰ انہماک حاکم خاصہ آیت علیٰ انہماک کے کہ میں تمھارے راستے پر آیت ۱۴۱ ہے کہ اگر آپ کو اس کا صدق نہیں سمجھتے اور آپ اس کا صدق نہیں چاہتے ہیں، حضرت زید رضی اللہ عنہ جب حاکم میں رہتے تھے وہاں میں شہر کر کے گئے تھے (یہ شہر مغربہ ہے) لیکن امام محمد اور احمد بن حنبل نے اسے دور سے صدقوں سے بیان کیا ہے اور انہماک سے گریز کیا ہے۔

نہیں اپنا۔ اسیلے جیہ میں زبردستی اس سے مراد ہے کہ مرادنی کو یہ بھی سمجھنے چاہئے کہ آپ نے اپنے ساتھ کیا کوئی سارا۔ یا اگر یہ نہ ہو۔  
 زبردستی۔ یہ وہی اصل اللہ ہے کہ مرادنی کی ہیبت میں آجئے کہ چاہے وہ نہ ہو۔ کہ ہمارا وہاں بھی نہیں۔ آپ کو کئی ہی کاٹنی سے وسیعہ میں نہ آئے۔ یہ وہ ہے۔  
 یہ ہے کہ یہ نہ ہو کہ یہ ہو گئے۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ۱۹۱ھ اور حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ کچھ سالوں میں مسلمانوں نے  
 حرم کے بعض اہم قریبی طوطے کو مار ڈالا اور بیکار ہو گئے۔ اس کی اطلاع ۱۹۳ھ سے پہلے خود نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا لی۔ اس  
 واقعے سے ۱۹۱۱ھ کو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ تم لوگو! اس طوطے کو مارنا نہ کرو۔ اس کے بعد  
 اس واقعے کے بعد کچھ سالوں میں مسلمانوں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالا۔ اس واقعے کے بعد کچھ سالوں میں مسلمانوں نے

مسند پر بیٹھو۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ جتنا بھی بڑھ کر روئے اور زور دیا اور اسطرح شہدے ادا کر دے (ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر) مسند پر بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

نیز امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیوی سے بیان کرتے ہیں کہ وہ بار بار وہیں ایک ٹیبلہ کے پاس سے گزر رہا تھا کہ وہیں بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

مسند احمد کی روایت۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

تیسرے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

نیز امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند و احادیث و معانی میں بیٹھ کر روئے بیٹھ کر اسے روایت کرتے ہیں۔



دیکھا کہ ہماری قوم ایک سو پندرہ ہزار آدمی اپنے ایک طرف چھوڑ کر فرار کر گئے اور مسلمان بن گئے۔ یہ تو ان سے مسیحیوں کی اپنی اختیار کرنا۔  
 اس سے کئی روز بعد، ضعیف حکمران فرید بن ہاشم نے جو اب مسیحی فرقہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت سے دور سے تھیں کہ میں کہان سے کئی  
 نئے نوجوان لے کر اپنے جنگ میں لے کر آیاں تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے آپ کا یہ قہر بزرگ سے لے لیا ہے اور  
 بلا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ آپ کا ایک گارت جنگ اور جنگی ہوگی اور اصل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تھوڑے روز بعد وہ اپنے ہاتھ جنگی میں  
 حضرت مسیحیوں کے ہاتھوں سے مر گیا ہے کہ اب اگر وہ مسیحی تھے تو نہ لے لیا ہوتا تھا بلکہ آپ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ سے تھوڑے روز بعد وہ  
 وہابی تھا اس کا منہ ہم اس کی ہاتھوں سے مسموم کیا اور اس کی جی کو تھوڑے روز بعد آپ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے آپ کی قوم کی حکومت میں لے کر  
 اور اس کا منہ ہم اس کی ہاتھوں سے مسموم کیا اور اس کی جی کو تھوڑے روز بعد آپ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے آپ کی قوم کی حکومت میں لے کر

مسند جو میں اب وہاں سے منتقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت مسیحی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا کال کیا اور  
 جنگ کے لئے لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 کی جی میں لیکن اللہ تعالیٰ کو تھوڑے روز بعد اس کا منہ ہم اس کی ہاتھوں سے مسموم کیا اور اس کی جی کو تھوڑے روز بعد آپ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے آپ کی قوم کی حکومت میں لے کر

ایک قبیلہ کو لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 ﷺ نے فرمایا سوجا کہ اب ہماری قیادت میں ہے اب ہمیں جنگ کر کے چڑھنا ہے کہ میں نے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ

اور اس کا منہ ہم اس کی ہاتھوں سے مسموم کیا اور اس کی جی کو تھوڑے روز بعد آپ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے آپ کی قوم کی حکومت میں لے کر  
 علی رضی اللہ عنہ سے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 اللہ تعالیٰ نے کہ اب ہماری قیادت میں ہے اب ہمیں جنگ کر کے چڑھنا ہے کہ میں نے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 علی نے کہا اب ہماری قیادت میں ہے اب ہمیں جنگ کر کے چڑھنا ہے کہ میں نے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 اپنے ہاتھوں میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 میں اپنے چھوٹے اور زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 اللہ تعالیٰ نے کہ اب ہماری قیادت میں ہے اب ہمیں جنگ کر کے چڑھنا ہے کہ میں نے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ نے کہا میں نے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ

چنانچہ میں نے سے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 آخر میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 اپنے ہاتھوں میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ

وہ مسیحی فرقہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اور وہ وہاں سے چلا گیا کہ میں نے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ  
 ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ نے کہا میں نے جنگ میں لے کر آیا اور کہیں وہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ کافروں کی ہمت نہ دلیا تھا آخر میں آپ ﷺ

فرید بن ہاشم صحران کے بارے میں خوش کوئی۔ امام مسیحی فرقہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ضعیف رہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ







حق کے بارے میں جو گمان ہے اسے ترک کر دے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے لڑائی کی، میں اس علی غزوہ شریک تھا۔ یہ حدیث اللہ عنہ سے حکم اس ان لحاظ سے کہنے والے جیسی غلو کا ہے کہ اس میں وہی صفات تھیں جو رسول اللہ ﷺ سے جان کی۔

یہ حدیث سمجھنا ضروری اس بات کا اعجاز ہے، اسلمہ خریف میں ہے کہ جب زمین عمرو بنہ اللہ علیہ السلام حضرت علی بن عقیف رضی اللہ عنہ سے آجھا آپ سے حدیث خاریں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث عراقی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا، وہ لوگ دین سے غلامت کرتے تھے، ان کے بیچ قول فرما دیا گیا، ان سے یہ کہہ کر ان کے لیے حیرت کا یہ بار ہو جاتا ہے ان کے سر منہ سے ہونے والی کلمے، عجمی میں یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے اس میں ہے کہ یہ لوگ نہ خبر کم حاصل ہوں گے نہ زبان سے اس امر کے جو یہ کہیں گے کہ وہ ایمان سے خالی ہوں گے ان کو جہان پاؤں سے تھک کر ان کے گھر میں جھڑپا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث متفقین ان کی کسر کی ہے، یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

مکتوب میں مسلمانانِ ہندو نے خطیب نے حضرت سید بن جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ”واللہ یحییٰ وکے ہاے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”یہ ایک شیطان ہے مگر لوں کے چرواہے جیسا ہے، اسے جھیل قریل کا مچھلی کا جھب ڈال کر جھنک لے گا۔“ مسلمانانِ ہندو نے خطیب بن یونس کو کہے: ”تو کہ حضرت میں رسول اللہ ﷺ نے لکھنے سے نہ ہارا، یہ روایت نقل کیا۔“

ملعون (شکر)۔ علی بن عقیل کی مصیبت مسلم بن علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ مردوں کا لشکر اور نوجوان کے حضور میں کہ رسول اللہ ﷺ نے ملعون کہا ہے بول حضرت اکی عقیل رضی اللہ عنہ مردوں کے لشکر سے ملنا کا حکم ملنا رضی اللہ عنہ ہیں۔ (عابدی، ص ۱۰۱)



ہیں۔ چنانچہ پیر چشمہ کی طرف چڑھ کر پہنچے، وہاں بھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے، بعد جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملے، تو ایک حکیم نے ان کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے، اور امیر معاویہ کی اپنا نظریہ سنا کے اور دونوں سفینوں میں فروغی ہوئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملنے کے بعد اہل بیت فوجوں کو ملیں، اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے بعد ان کے چنانچہ دونوں فریقوں نے سہ کی صفوں میں بیٹھ کر لڑیں، اس لئے اس سال کا نام عام بخت ہے، معاویہ اور ان کا بیٹا یحییٰ ج سب کا شائق ہوئے۔

[illegible]

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ سچ سن گئی۔۔۔ انھوں نے امیر عمر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی قبر پر بھی آج آج تک۔۔۔  
 ہر مومن، مہمان بن عید، من بن علی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ان کو کہتے ہیں کہ عمر نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اقسام: یہ ہے کیا موت  
 رسول اللہ ﷺ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی موت براہِ راست۔

اور ہر کسی کو رخصت اندھیکہ یک ضعیف، الی اس جملہ اہل ایمان پر تہذیب کی معرفت جبر الملک بنی ہمارے حضرت امیر مولا علی رضی اللہ عنہ کا تقریباً نفس کرتے ہیں حالانکہ انھیں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے آگاہ و باخبر ہونا چاہیے اگر حکومت امیر مولا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی سے اہل اسوئے کرتے۔

حضرت عید بن جحش رضی اللہ عنہ سے سرائی ہے کہ امام معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی کالائے کرد رسول اللہ ﷺ کے چچے ہوئے، آپ نے ان کی طرف انجانہ فرمایا، معاویہ نے ان کو قتل کر دیا، حضرت امیر معاویہ یہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر یقین ہو گیا کہ سلطنت سے میری آزمائش ہوگی۔

راشد بن سعد دارابی، حرم معویہ سے یہاں کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ جاسوس کیا، اگر تو کوئی شخص نے علی یوسف کی خواہش لگا کر ہاتھ دھوا کر گھرا یہ عمارت کا احاطہ کو بیٹھ گیا۔

حضرت (۱۷۱۰ء) غشی اللہ عزوجل سے ہیں کہ میرے والد غشی اللہ عزوجل نے ۳۱ سالہ لڑکھٹے ایک ذات سنی جوان کو مفید دینی

شام کے بارے میں خوشن گوئی۔ نام بتلی، جھڑت اور ہر دوسری لفظ سے نقل کرتے ہیں کہ اس لفظ نے فریب دینے کا نام  
 میں لفظ نہ تھا اور نام میں شکر محبت اور سخی۔ امام ابو موسیٰ نے اور دوسری لفظ سے بیان کیا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ سے چٹا کر  
 میں نے خوب میں دیکھا کہ کتاب میرے بچے کے اٹھائی تھی ہے مجھے کمان ہوا کہ وہ دروہ ہو جائے گا۔ ہمارے میں نے دیکھا کہ اسے شام کا چٹا دیا  
 کہ اسے سونوارا شوب اور میں ایمان شام میں ہو گا۔

ایہ سبھی نے کرنا چاہی کہ وہ بہت ظہرت عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عنہ حضرت البراہمہ رضی اللہ عنہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عنہ سے مختلف ہے۔

[illegible]

قبریں کے بارے میں چٹھن گوئی۔۔۔ امام ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جو بہت سکون کرنا چاہو اس صامت کے پاس غریفہ لے آئے اس نے کہا تمہارا باپ اور سے جو میں نے نہیں ملتا آپ میرے پاس سے آگے اور خوب صامت سے سکر گئے وہ بے جا رہا وہ نے اس نے آپ میرے امام سے سے سکھائے کی وجہ یہ بھی تو فرمایا میری امت۔۔۔ وہ وہ کہنے لگے کہ میں جو کہ کر افرام میں جہاد کے لئے سوار ہوں گے جو ہارٹ ہوں کی طرف نکلتے ہر ممکن ہیں۔

امام امام نے ان میں شمولیت کی وہ فرمایا کہ درخواست کی تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! آپ اپنے کو جو دے، پھر مسبہ ساقی سکر گئے ہارٹ نے ہارٹ سے ہارٹ ہارٹ سے لے لی کہ جب یہ بھی تو فرمایا میری امت کے کہہ لو کہ مجھے تمہارے لئے جس جو مسند رکھو، میں جہاد کی خاطر امام امام نے فرمایا دعا کی وہ درخواست کوئی کہ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پیسے کرو میں شام ہے، پانچواں حرام فرمائی اللہ عز و ابر معاد کے کہہ خلاف میں بڑی جہاد میں نہیں، ابھی میں سمد سے، ہر ممکن حالت سواہلی سے (اگر گئے)۔

اسحاق بن یزید (یعنی بن نضر کا بیٹا) اور بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن ابی موسیٰ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ صامت رضی اللہ عنہ سے ملے صامت میں حاضر ہوئے وہ ایک خیمہ میں اپنی بیوی کے ہمراہ وہ اپنے منس کے صاحب پر تھکان کی وجہ سے امام امام نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میری امت میں سے ہر ایک جو مسند رکھے گا وہ جنت ہے امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں نہ ہر ایک شام کی ان میں۔۔۔ پھر فرمایا تو ان میں شامل سے ہر ایک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ہر ایک جو قیصر کے شہر میں جگہ کرے گا وہ وہ پانچواں والا ہے، میں نے ہر ایک نے ہاں رسول اللہ ﷺ ان میں شامل ہوں گی تو فرمایا نہیں، یہ امت کا جہاد میں سے صرف امام امامی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے البتہ جنتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ان تفرقہ قاضی سے کہ ایک ایک میں روایت کرتی ہے۔

یہ ہارٹ جہاد کا حال ہے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جہاد صامت میں جب ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے ملے صامت میں امام امام رضی اللہ عنہ نے ہارٹ کے ہارٹ میں اور ابھی میں فوت ہو گئی اور جہاد کا وہ بھی قتل ہو گیا میں اس کے کہہ کہ وہاں بن یزید بن حمزہ سے ان کے ہارٹ جہاد کا جواب انصاف کی رضی اللہ عنہ بھی جہاد میں شریک ہوئے اور ان میں فوت ہو گئے۔

بنو ہاشم کے بارے میں چٹھن گوئی۔۔۔ امام ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کہنے کو فرمایا کہ وہ فرمایا اگر میں نے دو زنا پناہوں میں شہید ہو گیا تو میری شہید خیموں کے گرد اور ابھی فوت کیے تو نہ رہا ہے تاکہ امام ابو ہریرہ ہاں گا۔

نہ سنائی ۳۰۲ھ میں جہادیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ (یعنی بنی انصاری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میرے قتل کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک کروڑ سزا ہوا، ہر ایک میں ہمارے لئے چاہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر سزا دہرہ ہو وہاں شہید ہو گیا تو یہی مطلب ہے، اگر میں زندہ رہا ابھی چلا آیا تو ابھی ہر ایک ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے (اور ابھی) ہارٹ میں اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ سے جہاد حکومت میں بندہ سنا ہے جگہ ہوئی ۳۰۲ھ میں سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کی حکومت سے جنگ کی اور سوارات فتح پور میں کے ۷۰۰ سے بہت کوڑا لگا کر بہت سزا ہر سال قیمت لے کر فتح پور میں آیا۔

ترک سے جہاد کی چٹھن گوئی۔۔۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے قتل کروں گا تو تم سے جنگ کروں گا میں نے کہنے والے ہاں کے ہاں کے کہے تم میری آنکھوں والے سر ہاں ہوں، اسے چٹھن گوئی والے (کہا کہ) انصاف سے نبی ہوئی وہاں میں ہارٹوں سے جنگ کرو گے۔

خود اور کرمان سے جہاد کی چٹھن گوئی۔۔۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

آباد اور محشر سے پہلے خود راہ کر رہی تھی تو اس وقت چار آدمی اس کے پیچھے سرخ چٹائی تکیں، چھوٹی آغلیں ہیں گو یہ ان کے چرے چرے پہنچے ہیں بولی احوال کی طرح تیسرا وہ ان کے جوتے پہن کے ہوں گے۔

اسلام اور حدیث علیہ سے متعلق ہے کہ "خداوند" خداوند کے ساتھ وہ راہ کی راہی نے بیان کر کے غلطی کی ہے، وہ اصل و انجام ہے یعنی جو راہ راہ کر رہا ہو کہ شریعت کا صرف شریعت، ہادی ہدیہ۔

اسلام، خدائی رزق، اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی برافروختہ سال عیب ہوئی اور مجھے حدیث پانچ برس کا اور اشرف تھا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے اشارہ کر کے فرمایا

"قیامت سے قبل تم ملن لوگوں سے چہ نہ کرو گے، جس کے جوہر ہائی کے ہوں گے۔"

مغایان سے "ہم ان الہاد" بھی مروی ہے، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مشہور روایت "ما" اللہ کے بعد "کا" اللہ ہے شاید اس بھی سے کسی سے تعجب اور تندرستی ہوگی ہے، "راحمی" کا راز "سابق" یعنی اذار کے متعلق تھا ہے اللہ اللہ۔

خوشی کے گرام کے آخری دور میں ترکہ سے بھگت ہوئی ایمان تو لگتے ہوئی اور نبی علیہ السلام کی پیش گوئی پوری ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں بخشن ہوگی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (اسحق بن اسحاق) سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ایک آدمی آیا اس نے دو کھنٹے ٹھہری نماز پڑھی اس کے چہرے پر شوق و حضور کے اثرات نمودار تھے انہوں نے کہا یہ مثنیٰ نہیں ہے جب وہ میرے پاس لگاؤ ہو گیا تو مجھے اجازت دے کر ان کے ساتھ چلا آیا پھر مالوس ہوا عرض کیا: جب آپ میرے آئے تو انہوں نے آپ کو مثنیٰ کہا۔ اس نے کہا اور ایمان اللہ! بغیر علم و حد کے مناسب نہیں، واقعہ یہ ہے کہ میں نے میری بولی میں ایک خواب دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیان کیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا

رواں کے وسط میں ایک فلک ہوا ہے اس ستون پر اس کی گولی پڑی ایک کڑا ہے مجھے کسی نے کہا اس پر چڑھ کر اس کڑا میں سکت نہیں ہوا، ایک خادم لا یا اس نے مجھے چپکے سے اٹھا کر کہا چڑھو میں نے اوپر چڑھ کر کتھا پکڑا اس نے کہا مستوفی سے پکڑو، اس خواب سے بیدار ہوا تو کتھا میرا یہ تھا کہ میرا خواب تھا۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خواب بتا دیا تو آپ ﷺ نے تصویر بتائی بارغ۔ میرا ایمان اسلام، چار ستون، میرا اسلام کا ستون، چار کتے، میرا ایمان ہے، آپ کی وفات اسلام ہوگی، یہ خواب دیکھنا نے حضرت ابوالفضل سلام رضی اللہ عنہ سے۔

شہادت کا رتبہ ملے گا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ مجھے ایک بھانجے کے پاس لے کر گئے گلی پر چڑھے، وہی نے چڑھنے کی سسلی کاٹش کی مگر چڑھ نہ سکا اور سر کے بل گر پڑا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا شہید وہی کا رتبہ ہے، آپ اس سے محراب ہوں گے۔

پانچ پڑھیں گے اللہ اس کی بغیر اسی طرح اترج ہوئی کہ آپ شہادت کا رتبہ نہ دار ۳۲ عمر فوت ہوئے۔ (قول دوم بن سلام)

حضرت محمود رضی اللہ عنہا کے بارے میں بخشن ہوگی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت یونس رضی اللہ عنہ کو مکر میں چار گھنٹیں اور وہاں کوئی دن کا مخرجہ دار نہ تھا تو آپ نے کہا مجھے بیان سے لے کر مجھے یہاں موت نہ آنے کی گنجائش رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں کہیں فوت نہ ہوں گی پھر آپ کو صرف تمام میں لے آئے جہاں رسول اللہ ﷺ نے آپ سے شادی کی تھی، چنانچہ وہیں صرف تمام میں فوت ہوئے۔

حجر بن عدی اور دیگر احباب۔ یعقوب بن مغایان (ابن کثیر و ابن لویہ، عاتق بن جبر) عبداللہ بن ولید غافل سے جان کرتے ہیں

کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی کہ اسے عراق فتح میں سے سات آدمی تھے حضور پر فتنے ہو گئے اور ان کی مثال "اصحاب مہد و یسین" کو بتائی گئی ہے۔

یقیناً یہ بنو سقیان کہتے ہیں کہ انھوں نے یہ سنا کیا ہے کہ نبی کریم نے ہر مہاجر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زید و عکالت سے وعدہ کیا تو عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی میں نے گزراں اٹھا کر کچھ دیکھا دیکھا اور ان کے سب پاس سے لوگوں نے زیادہ کو ٹھکرایا بلکہ ان کے زبانی اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ کو آخر پر کیا کہ مجھے میرے بھائی کے نکلیاں ماری تھیں (اور میری تو قین کی ہے) اپنے چچا میرے موافق نے یہ جواب تحریر کیا کہ خبر غیروہ میرے پاس نہ آتا ہے، چنانچہ جب خبر میرے لوگ بھی گئی کہ آپ نے خدا تعالیٰ پر بیٹھ کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ان کو قتل کروا دیا۔

اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کرنے کی قسم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے غصہ ہوا ان کی قسم کو لے کر۔

انھوں نے بنو سقیان (رحمۃ اللہ علیہم) ان کے بعد ان کی ۱۲۳۰ سے بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی زبانت سے لے کر تفریق لائے تو آپ نے کہا: میرے بھائی میرے اللہ عز و جل کو کیوں قتل کیا؟ تو عرض کیا: اے امیر معاویہ! تو ہی اس کا ماطران کا قتل ہے یہ کیونکر ان کی زندگی ختم کی جو جب قسمی میں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ پر دو قسم لیں جن کے اللہ تعالیٰ نے ان کو جان و مال سے ان کی خاطر ماضی ہوں گے۔

پہلا بنو سقیان (رحمۃ اللہ علیہم) میں سے ہے جس نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے عمار رضی اللہ عنہ سے عداوت کی تو آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: معاویہ! تم نے عمرو بن عبد شمس کو قتل کر کے ایک ناکور بکرت کی پٹ چبے خطرہ ادا کیا تو اس شخص یہاں کی قاتل چھپا کر تجھے قتل کرا تو تیرا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ غصہ میں عرض کیا: کونسی اللہ بیشعیر، میں تو وہ دھوکا نہیں دے رہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا حکم فرماؤں ہے کہ ایمان آج تک غفلت کی حالت میں ادا لائے سے مانع ہے چنانچہ عام انہوں نے اس میں غفلت میں کمی کو نہیں مانتا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اپنی ضروریات کے سلسلہ میں مجھے آپ نے چاہا ہے یا نہ چاہا ہے؟ اور اچھا۔

دوسری آدمی کی موت آگ سے ہوئی۔..... یہ بنو سقیان (رحمۃ اللہ علیہم) بن معاویہ (ابو شعب ابی سلمہ) یا بنسفر (مہدی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درمجاہ کرام کی موجودگی میں فرمایا: (ان میں سے ایک عمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ تھے) "میں تم میں سے آخری آدمی کی موت آگ سے ہوگی" اس روایت کے راوی فقہ ہیں صرف ابو ہریرہ (مہدی) کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تاریخ و حدیث میں ہے واللہ اعلم۔

اس میں ان حکیم کہتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو وہ دیکھ کر گفتگو سے بھی پہلے حضرت عمرہ بن حبیب کا ہنس شروع ہو گئے۔ جب ان کو ٹھیک ٹھاک موت آئی تو وہ عرض ہوئے: ایک دفعہ آج ہم ایک مکان میں بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ حاضر ہوئے، انا نے چہرہ کو دیکھا اور کچھ ادا کیا تو ان کے دھڑکنے لگا کر کہا کہ تم سے آخری شخص کی موت آگ سے ہوگی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تھا تو میں فوت ہو چکے ہیں میرے ابو عمرہ رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی زادہ بھی اس اب مجھے طبیعت کے علاوہ کوئی چیز نہ رہی تھی، یہ بنو سقیان (رحمۃ اللہ علیہم) بن معاویہ سے بیان کرتے ہیں جب میری ملاقات حضرت ابو ہریرہ (مہدی) سے ہوئی تو وہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہو گئے۔

میں نے ان سے دریافت کیا: کیا راز ہے جب تم آپ کے پاس آتا ہوں تو آپ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ کا حال پوچھتے ہیں اور میں ان کے پاس جاتا ہوں تو وہ آپ کا حال دریافت کرتے ہیں تو کہیں نے کہا کہ میں عمرہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مکان میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخر حکم مودا فی انصار" چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور کچھ ملاقات ہوئی تو ان سے بھلائی ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی اور ایک رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔

میرا راز ان سے عمرہ بن معاویہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور ایک





مفسر صاحب سید خدای ربی اللہ رحمہ اللہ سے سوال منہ لگا کر یہ حدیث بھی ۱۰۲۰ھ نے جلد ۱۱ میں غلط اور ضائع چھاپی ہے۔ لہذا انھوں نے اس حدیث کو اس جگہ سے حذف کر دیا ہے۔

چتر نے ذیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ مجھے کون تو فو دیا، مگر اسی کا سگر ہوتا ہے، فو د کا پڑا، پھر موش اور موش کا کاس پر بھان اچھین ہے، نام  
 نیکی اور رحمۃ اللہ علیہ سے ملے، جان کیا ہے، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے، اس کا پس ہونے تو فو دیا، اسے تو دوا اور مریض ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی امداد سے  
 کھڑے ہوئے، جس کی نجات سے مراد کھجور کے پتے پر چڑھ کر کھڑے ہوئے۔۔۔ یہ ہونا چاہیے۔

[illegible]

محبوب بن علی بن محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ حضرت جلیل القدر مفتی محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ آپ نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں سے کئی کتب اسلامی نظام میں اور مست و معتد ہیں۔ آپ نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں سے کئی کتب اسلامی نظام میں اور مست و معتد ہیں۔

امام کاظمیؑ نے فیہ الحنفیہ و فیہ المذہب الاکبر میں لکھا ہے کہ یہ کتابیں رسول اللہ ﷺ سے پہلے تھیں۔

جہاد کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ ایک عسکری جہاد نہیں بلکہ ایک فکری جہاد ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے اندر کی بات کو سامنے لانا پڑے گا۔ اگر ہم اپنے اندر کی بات کو سامنے نہ لائیں تو ہم اپنے جہاد کو ناقص کر دیں گے۔

وہابی شیعہ فرقہ بنیاد پرستوں کے ہونے میں لوگوں نے شک کیا ہے جس میں شام کے بعض اہل حقیت اور عقیدت رکھنے والے ہیں اور بعض اہل باطل ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ اہل حقیت ہیں اور یہ سچ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی عقیدت رکھنے والوں کا ہونا ان کی عقیدت رکھنے والوں کا ہونا ہے۔

[illegible]

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیشین گوئی : امام محمد بن عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا حضرت ابی طالب سے کہا کہ تم میرے لیے دعا کرو کہ میں اپنے چچا کے ساتھ جنت میں جاؤں۔ آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میں اپنے چچا کے ساتھ جنت میں جاؤں۔

اسلام کے انسانی اقدار کے بیان میں یہ کتاب نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے مصنف نے انسانی اقدار کے بارے میں ایک جامع اور مفصل کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کے نام "انسانی اقدار" ہے۔ اس کتاب کے مصنف نے انسانی اقدار کے بارے میں ایک جامع اور مفصل کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کے نام "انسانی اقدار" ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

امام بیگلر لوی نے اٹھایا۔ یہ تہ ہیں کہ اس مسئلہ میں کسی حد تک یہ روایت تو اپنی اصل میں نہیں آئی۔ مثلاً اس کے معنی میں ہا۔ اس کے ساتھ ہی یہ روایت۔  
اللہ بھی تعالیٰ ہے۔

مسند پر کھڑا رہا مگر (نور احمد بن اعظم سمیری، حسینی بن ابی بکر، عکرم بن مہدی، محمد بن اعظم) نے اس سے جواب دیا کہ اس نے اسے قتل کیا ہے کہ  
 حضرت! میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی میں بیٹھ گئے۔ جہاں جبریل علیہ السلام نے پوچھا کیا؟ آپ! اس سے چارادہ محبت رکھتے ہیں؟ اور  
 اللہ کی گواہی پر خود رو افواج مگر ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ کی امت سے کفر کرے گی۔ میں آپ کو اس کی تحریک مٹا دیتا ہوں کہ وہ اپنے  
 ایک مٹا دے گا، ہے۔

[illegible][illegible]

رسول اللہ علیہ السلام نے خواب کی تجسّس یا جان کی اور جو خدا علیہ الرحمہ ورضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دیکھا کہ انہیں خواب کی خبر ملتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھکا ہوا ہے اور آپ نے منبر پر بیٹھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے اس کی خبر دی ہے اور آپ نے اس کی خبر دی ہے۔

پہنچو جب حضرت تھیں، مگر نہ مل سکا، آئے تو اس روز انہوں نے انھیں میں کے ہمارے دروازہ پر بلوایا اور بتائی کہ ایک روز میں  
 تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آتی تو آپ یہ مقام ملے اسے جسے میں نے دیکھا، حضرت کہیں، مگر اللہ سے چاہتا ہوں،  
 میں نے آپ کو ملنے سے روک رکھی، میں نے اس کے لئے کہ میں چھوٹی سی چیز لے کر آئی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے لے کر  
 میری روایت کی

میں نے عرض کیا کہ یہی وہ راستہ ہے جو ہمیں اسلام کے خیر، ان کی نیکی کے پیشاب کو دھم سے اجاڑ دے گا۔ اور ان کے لئے چہرہ کا کھرف

بیکسٹان کا جا رہا ہے۔

حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ کا خواب..... اہم احمد مرتضیٰ عظیمیؒ فرمادے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔  
 میرے دادا پیر کے وقت خواب میں رسول اللہ ﷺ پرانے دور کا دور گرا آکر دیکھا، آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں تیشی ہے اور اس میں خون ہے سرخ کیا  
 و رسول اللہ ﷺ کیسے فرمایا یہ ممکن رسول اللہ ﷺ اور اس کے وقت کا خون ہے جو آج تک سے میرے پاس ہے۔  
 لہذا کجاہان ہے کہ میں نے اس وقت شکر کی تو حسین رضی اللہ عنہ کا لکھ لکھ ہی روز واقع ہوا۔

ایم شہادت..... اگر وہاں نام کریمائش عظیم بن خیلہ ابو مشرور غیرہ کا بیان ہے کہ حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کا کل روز جمعہ کا مشورہ کے  
 دن ۹۰ جسک ہوا اور یہی درست ہے بعض ہفتہ کا روز مانتے ہیں۔

سید محمد و بابا تیس..... عاقلوہ کے دن سورج نہیں دیکھا ہوا سورج سے خون بہتا جس پر کھڑا تھا ایسے خون چھوٹا بعض لوگ خون کے پتے کا  
 بیت المقدس کے پھروں کے ساتھ کھسکتے کرتے ہیں یہاں خوشبو لڑا رکھ کر جانے کو گشت کا سزا اور ان کا یہ جانتے غیرہ لکھا کہ میں ہیں جو بائبل ہے  
 مردانہ اور خانہ سال ہیں۔ (واللہ اعلم)

نور تری اسرار و اعلیٰ علیہ السلام کا حال اہل اہل کی ہے ان کا کہنا کہ میں یہاں حضرت ابو احمد رضی اللہ عنہ علیہ السلام کے وقت سے آج کے روزانہ  
 اور اس سے کوئی وقت بھی حضرت ابو احمد رضی اللہ عنہ کی نذر مسجد کے خواب میں پڑتے ہوئے شہید ہوئے ہوا کیا کوئی واقعہ ظہیر  
 پڑھیں ہوا اور اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہوا کوئی عیب و نقور نہ لکھیں ہوا۔

معدن سرام احمد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ کو مسکن پر دتے اور وہ دیکھتے تھے عابہ شہر میں خوش جان کرتے ہیں کہ  
 اور رسول اللہ ﷺ کو کل حسین کی قبر مصر ہوئی تو بے خوشی ہو کر گر پڑیں۔

شہادت کے اسباب..... کوئی خود شہد تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پتے آئیں اور وقت غارت پر مسکن ہو جائیں اس سلسلہ  
 میں آپ رضی اللہ عنہ کو کون کون اور مسکن میں تھکی کی جانب سے مسلسل خلوع اور موت اسے سو منوں ہوا ہے تھے جب اس سلسلہ کا عید اللہ زیار  
 کا کوڑو کلم ہوا تو اس نے فقر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کوئی کر کے پیچیدگی ایسا نہ ہو مسکن کے کھائی منتشر ہو گئے اور ان کا منسوب بنا کام ہو گیا۔

کسی کا مشورہ قبول نہ کیا..... اس صورت حال سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ بالکل بے خبر تھے اور پتہ سے قریب ۳ ہافرا کے ساتھ کوفہ  
 کے لئے روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچا کہ وہ تھے جب صحابہ کرام کو اس روایت کی اطلاع ہوئی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبد اللہ  
 حضرت جبریل بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ وغیرہ سے سچ کیا کہ آپ نے کسی کی بات چلیج نہیں کی۔

اس سلسلہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال نہ رہا اور عیب تھا امام علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے جان کرتے  
 ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خود اس کے آقا کو اس سلسلہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ بتایا ہے میں نے یہ سلائی میں مرا لیں پڑنا  
 دانے میں ملے پڑے ہیں کہ ان کے قصہ ہے تو یہ عزائی کا تپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت کے آثار خلوع اور موت رہے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ان کے پاس جو عیب نہ لے جائیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کہ کو گنہ جاں، یہ ان کے عیب  
 نہ ہوا عیب کے خلوع ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ اپنے نبی کو یاد آفرخت و ہوں میں سے کسی ایک کو پسند کرنے  
 کا اختیار دیا تو آپ علیہ السلام نے وہیں اور آخرت کو پسند فرمایا اور ان کی خدمت کو پسند نہیں کیا اور آپ علیہ السلام حضور ﷺ کے لئے جگر ہیں واللہ  
 آپ میں سے کوئی بھی شخص صانع کو اپنی نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھوسہ و خلافت سے محرم کر کے دیں اور آخرت کے جزیرے پر رہے ہر فرد  
 خدا ہے لہذا آپ دیکھیں جیسے جائیں آپ پر بھی ہر سہ سے باز نہ لے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ آپ سے علی کریم کو لے اور

فرمایا یہ تمہارا چہرہ و خدو اور ہر ہاؤں و چہرہ و خدو سے میرا اللہ بن کر رہی اللہ سے تمہاری جیسا آئے۔

الحق، خدا کریم ہے، آپ کو ان کیسے دیکھنے والے حضرت عثمان، دروغ و کذب سے محفوظ رکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں کوئی بھی کذب نہ آئے۔

اور اس میں شرف و کرامت میں مہر و کرم کا بھی ساتھ دیا ہے جو اسے سب سے پہلے دیا گیا۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شمار اہل بیت میں نہیں، اس میں غلطی ہو گئی کیونکہ اس کا درجہ خلافت سلطنت پر بھی ان کی طرف سے تھی، باقی رہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے شرف کئے گئے تھے، اس لئے کہ اسے تو خلافت سے ایک جی مسکوت کے پیش نظر دست بردار ہو گئے اور حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عراق جانے سے منع کیا، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہا ہے تو آپ نے ان کو مکمل کیرہ و ممانعت قرار دیا کہ اس جگہ سے کوئی آپ شہید یا قتل کو قرار دے نہ، اس لئے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر قسم کی ممانعت سے محفوظ رکھا تھا۔

جب آپ رضی اللہ عنہ کو فوج کے سب سے پہلے روانہ ہو گئے تو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک سے ان سے باز رہا اور ان کا لشکر روانہ کیا۔ اور ان کے ساتھ بھی یہ سزا کر دی کہ حضرت مسیح رضی اللہ عنہ کو ہر قسم کی ممانعت سے محفوظ رکھا جائے۔ سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طرف سے روک تھام، اور یہ مسیح رضی اللہ عنہ نے خود اپنے فرائض میں سے کسی ایک شرط پر بھی کسی کی مخالفت کی

(۱) کوئی عداوت نہ ہو جس جہاں سے آیا ہے پھر بھی وہاں سے چلا جاتا ہو۔

(۲) ملک کی کسی سرحد پر نہیں چلا جاتا وہاں تک کہ وہ جہاں سے ہوا وہیں سے لوٹے۔

(۳) ہاتھ پیر نہ لگائے، اس لئے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر قسم کی عداوت سے باز رکھا ہے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ان لوگوں نے ان شراکات میں سے ایک بھی نہ لگائی اور اس سے پہلے ہندو کہ جو عید بتی نہ لگاتے کہ وہ غیر شرعہ و غیر ہدایت کا پیر ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے ان شرکات کو کھار دیا اور ہر جگہ کو توڑ کر دی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رکھا ہے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طرف سے روک تھام، اور یہ مسیح رضی اللہ عنہ نے خود اپنے فرائض میں سے کسی ایک شرط پر بھی کسی کی مخالفت کی

پھر ان کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کے باقی اللہ والوں و اہل ایمان کو آپ رضی اللہ عنہ کو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رکھا ہے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طرف سے روک تھام، اور یہ مسیح رضی اللہ عنہ نے خود اپنے فرائض میں سے کسی ایک شرط پر بھی کسی کی مخالفت کی

فلنقل عداوت من وجاہ مضرہ علیہا و ہم کماوا اعدا و عداوتہ

”ہم ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رہیں گے، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رکھا ہے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔“

پھر یہ ہے سب اہل ایمان و عداوت سے محفوظ رہیں گے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طرف سے روک تھام، اور یہ مسیح رضی اللہ عنہ نے خود اپنے فرائض میں سے کسی ایک شرط پر بھی کسی کی مخالفت کی

لنقل عداوت من وجاہ مضرہ علیہا و ہم کماوا اعدا و عداوتہ

”ہم ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رہیں گے، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رکھا ہے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔“

لنقل عداوت من وجاہ مضرہ علیہا و ہم کماوا اعدا و عداوتہ

”ہم ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رہیں گے، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رکھا ہے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔“

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رکھا ہے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طرف سے روک تھام، اور یہ مسیح رضی اللہ عنہ نے خود اپنے فرائض میں سے کسی ایک شرط پر بھی کسی کی مخالفت کی

خداوند کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رہیں گے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طرف سے روک تھام، اور یہ مسیح رضی اللہ عنہ نے خود اپنے فرائض میں سے کسی ایک شرط پر بھی کسی کی مخالفت کی

خداوند کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ہر قسم کی عداوت سے محفوظ رہیں گے، سب سے پہلے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طرف سے روک تھام، اور یہ مسیح رضی اللہ عنہ نے خود اپنے فرائض میں سے کسی ایک شرط پر بھی کسی کی مخالفت کی





حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو سن ہوئی، حضرت زید رضی اللہ عنہ کی بیٹی امیر اپنے باپ سے بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بن ارقم رضی اللہ عنہ کی چار بیوی کے لئے شریف لائے اور فرمایا: اس عیاری سے کوئی خطہ نہیں لیکن اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میرے بعد زندہ رہو گے اور جہاد ہو گا تو تمہوں نے فرض کیا: میں میرے کعبہ کے قریب آؤں اور وہاں جاؤں گا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم بغیر حساب کے جنت میں جاؤ گے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وہاں سے ہو گئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پہلی مثال کر دی اور پھر وہ ۶۸ ہجری تک زندہ رہے ہو گئے۔

وجاہل کے بارے میں جو سن ہوئی..... ہجری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور صحابہ مسلم میں حضرت چار بن اسود رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے قبل میں کذاب اور ہادہ ہوں گا اور وہ سب نبوت کے کذاب ہوں گے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے میں کذاب ہوں گا، ان میں سے مسیحا کذاب، اسود بن اسود، ثقیفی ہے، عرب کے ہجری قبائل میں ذرا ہے، بنو ضیہ، ثقیف ہیں۔ اس روایت میں ابن علی اور عمر بن حسن رحمہما علیہ ہیں۔ جو ابی ایوب رضی اللہ عنہ بن حسن اسودی کے کچھ اقوال ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے عذاب کرتے ہیں، لہذا ان میں اس سے حدیث بیان کرنے میں کوئی غلطی محسوس نہیں کرتا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث کے صحیح شواہد موجود ہیں۔

مختار اور قیام..... اور ذوالحجہ ۱۲۰ ہجری میں حضرت ۱۲۰ ہجری میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے حجاج کو کذاب کر کے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب ہو گا، یہ جہاد کرنے والا ہے، ہو گا کذاب، ہم دیکھ چکے ہیں، یہ ہادی، ہادی چائے والا، امیر القلوب گانے ہے کہ وہ ہادی ہے۔ ابو ذوالحجہ کی بیان کرتے ہیں کہ شریک نے ابوطحان عبداللہ بن معمر سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بیان کیا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو فرمایا، تم جو سن کر ایک جہاد اور ہادی چائے والا بلاشبہ نبی ثقیف میں ہے۔ اور رضی اللہ عنہ ابی ہریرہ کذاب کے متعلق متواتر حدیث بیان ہوئی ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ وہ نبی ہے اور جو کچھ ان میں سے پاس دینی لے کر آتے ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان میں ہے کہ، میں جناب ابو ہریرہ کے قلمی دستوں میں سے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان کا خیال ہے کہ اس کے پاس دینی آئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ لوہیک کہا ہے۔ ان شایعین کے بارے میں اللہ کا پاک فرمان ہے۔

وان الضالین لیسو حون ابی اولیہم

”شایعین اپنے دوستوں کی طرف ہٹی کرتے ہیں۔“

ابو ذوالحجہ کی مثال، رفاع بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں عتار کے ساتھ نشست و برخاست رکھتا تھا۔ ایک دن اس کے پاس گیا، کہنے لگا کہ میرے داخل ہونے سے غوری رو پیچہ پر نہیں لیکن پہلے اس کوئی سے لڑ کر گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسے مارنے کے لئے کھوکھ کے دھڑکی طرف ہاتھ دھکا تو مجھے آپ ﷺ کی مدد سے ہمارا ہاتھ آگئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم کو کھوکھ کی زبان سے کہے کہ تم گلی کہو تو قیامت کے دن اس کے لئے نجات اور جہاد کی کاہنہ بلند کیا جائے گا۔ لیکن میں اس کو جیسے کہ کہتا تھا۔

جب بنو مشیان بخاری طبعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل مصر کی خبر پوچھی، ان میں سے ایک انہیں اہل کوثر پر توفیق دی۔ وہ بن کر اخف نامی ہمارے کوئی ہوتی تھی۔ لیکن جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے انہیں توفیق دی ہے تو اس نے اپنے ایک نذر کو میرے پاس بھیجا اور ایک خط لے کر آیا۔ کہنے لگا اسے پڑھئے۔ میں نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: ”تمہاری طرف سے جو شخص کو تو کہتا ہے کہ وہ نبی ہے“ اخف بیان کرتا ہے کہ کہ میں اس کی شکل کہاں ہو سکتا ہے۔

بنی کے متعلق یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے کہ ”ثقیف کا یہ نبی انہیں جو ان ہی ہے۔“ ہم اس کی خاصیت و طاقت اور سرکشی جیسے اساتذہ

ان کے ساتھ ساتھ

[illegible]

اسی فکر کے ہیں کہ اگر حضرت عمرؓ نے منہ نہ کیا ہوتا تو حضرت علیؓ کی جہاد میں حصہ لے لیتے اور ان کے ساتھ جہاد کرتے۔

مجدد اور ناسخی حضرت امام کاظمؑ فرماتے ہیں کہ جس کی حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے ملی ہو وہ مجاہد اللہ صحر میں قائم نہیں رہیں۔ امام  
نے انہیں انہوں نے مجھ سے ملاقات کی ہے اور میں نے ان کی خدمت کو بھیجی ہے اور انہوں نے مجھ سے جواب دیا کہ ہاں کی ہے۔ لیکن وہ ان میں شکیستہ ہو رہا ہے اور ان  
میں خلیفہ کا نام لے رہا ہے۔ یہ حدیث ان کی جہیز کی آکھ بابہ اور ان کی لغت اور کوشش کے واسطے ہیں جو اہل بیت کے خلاف طعن کرنے کے واسطے لکھے  
ہوئے ہیں کہ ان کی محنت اور خدمت کے جوئے کو بھیجیں نہ تھا کہ۔ یہ حدیث معتبر ہے۔

[illegible][illegible]

میرا یہ فرض تھا کہ اللہ عزوجل کی مخالفت کی طرف اشارہ بھی قابلِ غور ہے کیونکہ یہی حدیث کہ ”ملائے سے ملائے“ یعنی ملائکہ کے ملائے میں ان ملائکہ کی طرف اشارہ ہے۔



ہدایت کے بغیر ہدایت دیں گے وہاں میں سے جاننے والے نہ جانتے دانے ہوں گے۔ (اللہ بیٹ)

حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تشریح آنورازاکی ..... امام حاکم بیہدین رحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا انرازی سے مطلب دیا جاتا ہوا کہ "المفسر الذی یفکون بعد الفحص" بہتر دور کے بعد ہر آدمی کو گا کہی مطلب ہے اس نے کہا اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد راہزنہ لوگ انکے ہو گئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کیا اس قدر پیمانہ کے بعد چلے وہاں کا غرض اس میں نہیں اس میں ذرا غلطی کی تیز تر ہوگی، اچھل بعد ذالک المفسر من جوہر اللیل بعد وفاتہ عن الامار ازی نے کہا انکے بعد سے مراد انجانی ہند کی ہے اور لیتہ فی زندگی کے سر ہر بعض اہل حق میں گمراہ بعض ناگفتہ بہ ہے مطلب "مفسر فیہ دشمن" کا ہیں انھیں اس میں ذرا غلطی کی تیز تر ہوگی۔ برے سر ہر اہل بد حکام سے ہدایت بر گز اور مت نہیں، جب تک کہ نماز پڑھتے رہیں۔

ابو داؤد علی کی حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا تم حد نبوت میں رہو گے پھر اللہ تعالیٰ اس دور کو ختم کرے گا پھر خلافت نبوت کے طریق ہوگی۔ حسیب کہتے ہیں گو میری مہاجرین و مدینہ اللہ علی کے ساتھ ہر مذہب نبوی بن پیر ہوں اس میں غلطی نہ ہوگی یہ حدیث کلمہ کہ قرآن کریم کا غالب امید ہے کہ آپ اس حد سید کے بعد ہر اہل نبوت ہوں اسے تحریر ہر مذہب کے عربین مہاجرین و مدینہ اللہ علی کو کمالی تو اہدیت سر ہوئے۔

حضرت عمر بن عبدالمعز کا خواب ..... حضرت عمر بن عبدالمعز رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں، آپ نے فرمایا: ادا قریب ہو جائے گا اس قدر قریب ہوا کہ آپ علی سلام کے سامنے کھڑے ہو گئے پھر آپ علی سلام نے میری طرف اشارہ کیا کہ ادا قریب ہو گیا، آخر قریب ہے تجھے حکومت نصیب ہوگی اور بعد ازل وصال کرے گا۔

امام سبکی جامع الاثری عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میری نسل سے ایک ایسا شخص بھرتا ہوا گاس کے چہرے پر ہر آدمی ہو گا وہ چاقوز مار کی گھڑی بدل وصال کرے گا۔ تاریخ دہائی نے کہا کہ جس عمر بن عبدالمعز رضی اللہ عنہ سے بیان میں عرض میں اللہ تعالیٰ نے کہا میں نے معلوم ہوا کہ نسل خاندان سے کوئی شخص ہے جس کے چہرے پر دھڑکے ہوئے ہمارے سلطنت میں بدل وصال کرے گا۔

حضرت عمر بن عبدالمعز رحمہ اللہ علیہ کی روایت سے پہلے علی یہ بات مشہور تھی کہ مروان کی نسل سے نبی (مرید رحمہ) کے دار فہما عکرم ان ہو گا، آپ کی والدہ اور بی بی بنت ماسم عمر بن خطاب سے والدہ عبدالمعز بن جہاد اپنے برادر غلام عبدالمکک کے مصر میں جب ابوہامک اہلی تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی عظیم و محرم کرتے اور اکثر تھے مخالف بھیجے دیتے تھے، ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ میں اپنے والد عبدالمعز کے اسطیل شہر آئے تو انھیں ایک گھڑے نے قاتل ماری اور پتھری ڈالی ہوگی، عبدالمعز نے رحم سے خون منان کرتے ہوئے کہا کہ اگر قاتل مروان کا لڑکا ہے تو تو سعادت خدا اور یک بخت ہے۔

یہ بات عام کی کہی جوتن شخص ہی مروان کے عادل عکرم ان میں نبی سے مراد عمر بن عبدالمعز رحمہ اللہ علیہ سے مراد یہ ہیں والد بن عبدالمکک ہے جس کے اہل سے ہم شہر ہے۔

زیات التیزید بن الولید مہار کا حلیہ اباہد و المداحۃ مجملہ

امام ابن کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالمکک رحمہ کے بعد حضرت عمر بن عبدالمعز رحمہ اللہ عنہ ۱۳۰ ہجری خلافت پر چلے گئے تھے اور ساری گھڑی میں بدل وصال کا چہرہ سال و دولت میں اس قدر ادا کی تھی کہ معدودہ فہرات پنے دلا بھل و شایب ہوتا تھا۔

عمر بن عبدالمعز رحمہ اللہ علیہ امت مسلمہ کے بھرتین فرد ہیں ..... انہی ہی رحمہ اللہ علیہ نے سید سے بیان کیا ہے کہ عمر بن





حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سے کچھ نیکو اعمال کرے، تو میں اسے اپنے گھر میں سے لے کر آؤں گا۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔











جس کا یہ چہرہ محاذیہ نہیں بلکہ عورتوں کا مثالی ہے اور لڑکیاں جب اس طرح کی عورتوں سے خدائے عظیمہ کے متعلق تمام باتوں کا احساس ہے کہ وہ مختلف وراثتوں سے ملتی ہیں۔

[illegible]

رائج مسلک... خلافتِ مسلمانی میں سارے کاظمیوں میں وقتاً کیلئے ان کا اصرار یہاں تک کہ وہ اپنی رائی کے لیے جیسا کہ وہ چاہتے ہیں، ان کے لیے ایک نیا راستہ بناتے ہیں۔

مہم میں جہاد میں اللہ کو سونے والے پندرہ دن بیان فرمائی کہ حضرت علیؓ کے بعد نبیؐ کا جہاد و تکرار کا ہر بادشاہ ہوں گے، کسی نے کہا یعنی ظالمہ جہاد نہیں بلکہ بادشاہ۔

ابو اجدلہ کی رائے۔ اہم پہلی حرمہ وقت بلے ماتمی مفرہ جزئہ علی کی مسرت اور کمرہ رضائے عت سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے مہربان ابو اجدلہ سے شایعہ و یقین سے کہتا تھا کہ قیامت سے پہلے امت محمدیہ میں ہزارہ ثقہ و حمزہ پیدا ہوں گے اور دوسرے شریعت کے پندہاویں کے بعد ان کی مسرت سے امت ہیبت سے ہوں گے تاکہ ان کی حمزہ زالی ہوگی اور دوسرے کی حمزہ نہ ہوگی۔

امام حسین رضی اللہ علیہ نے اور اہل جملہ کے اس مسلک (کہ اہل خلفہ ضرور پیدا ہوں گے مگر فلسفہ ضرور نہیں) کی خوب تنقید کی ہے مگر یہ بھی بڑی بڑا اہل جملہ کے اس مسلک کی بے فہمی کا نشانہ ہے۔ ان کے پاس کچھ تاریخ نگارشات کے کچھ فقرے اس مسلک کا نقل درج ہے۔ مگر اہل جملہ کے اس مسلک کا جو کچھ اس کے نزدیک سچ ہے وہ اس کے اس مسلک کی بے فہمی کا نشانہ ہے۔ ان کے پاس کچھ تاریخ نگارشات کے کچھ فقرے اس مسلک کا نقل درج ہے۔ مگر اہل جملہ کے اس مسلک کا جو کچھ اس کے نزدیک سچ ہے وہ اس کے اس مسلک کی بے فہمی کا نشانہ ہے۔

فتح علی ملاح، سلطان تیرہ ہزار اندر طیارے تے چیرا دی دیاں دھولیاں جن کی برصغیر اور چین کو ملتی رہی۔ یہاں سے مراد شیخ الاسلام میں مکتول ہے۔

[illegible]

عیا کی دوسرے میں چٹھن گوئی..... (قصہ الملاح محمد بن عثمان) میں اس حدیث نے حضرت ابن ہاشم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ ایک صاحب نے مجھ سے "قصہ" کے بارے میں پوچھا۔





تاریخ: ۱۳۹۵/۰۵/۰۵

تجلی ایام لانے پر اقامتیں ضرور ہونی چاہئیں کہ مکتبہ علمی نے اپنے ادارہ علمی اعلیٰ عربیہ میں ہر سال ایک مرتبہ جلسہ  
نہ ہوجھو۔ ہر سال کے جلسہ میں جو تقریریں ہوتی ہیں ان میں کمال کی باتیں ہوتی ہیں۔ ان کے جلسہ میں  
مدرسہ کی تمام مجلسیں ہوتی ہیں۔ ہر سال کے جلسہ میں کمال کی باتیں ہوتی ہیں۔ ان کے جلسہ میں  
تجلی ایام لانے پر اقامتیں ضرور ہونی چاہئیں کہ مکتبہ علمی نے اپنے ادارہ علمی اعلیٰ عربیہ میں ہر سال ایک مرتبہ جلسہ

[illegible][illegible]

جماهيره الى توريته

[illegible][illegible]

(۱۶) اگرچہ یہاں پہلے تو انور کو دیکھ کر ہوا میں جھڑپ ماری، مگر وہ نے فوراً ہی آہستہ ہو گئے اور چلائے۔ ان کی زبان سے نکلنے والی بات تو ان کی طرف سے تھی، مگر ان کی حالت کو دیکھ کر یہ بات وہ جانتے ہی تھے۔ ان خوش گئی تھے، مگر ان کی ہر ہر بات پر ان کے دل میں اتنی جرح و جوش تھا کہ ان کی ہر بات میں ان کی ہر بات کی طرف سے تھی۔

[illegible]

[illegible]

ہر صدق کے اختتام پر چھوڑ دو۔ امام ابو داؤد میں ملتا ہے (صحابہ میں) کہ وہ لوگوں کو کہتی تھیں: صاحب! میرا بیٹا ابلیس بن گیا ہے اور  
معاذی اللہ! ابلیس نے ابلیس کو چھوڑ دیا۔ یہ وہی حدیث ہے جس میں امام ابو داؤد نے کہا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کو ابلیس بن گیا ہے اور ابلیس نے  
میں سے کہا کہ ابلیس بن گیا ہے۔

[illegible][illegible]

جدا دلی تڑپ شریکِ یارِ دلِ نامی میں ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص گالیوں سے بے پروا دامنِ عدوت میں ایسے بھی اپنے عشقِ دلی میں اور تو میں نے یہی وہ دامنِ عدوت کے لئے کر کے ہے خصوصاً انہی عشق میں اللہ تعالیٰ کی کوئی کوئی دوسرا نام نہیں رکھے جیسے کہ عدوت میں کسی کو ہے کہ ہر منصبِ دوستی میں تمام مسلمانوں کو ظلم و راز پر تھا۔

خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی مسموم شریف میں حضرت قاسم ابن محمدؒ کو ملنے والی روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں میرے امت میں شخص میں عظیم شرفی ستارہ ہوا کرتا ہوں۔

میں "علیٰ العارۃ البیضاء الشوفیہ بدمشق" کی سلامی کے معصوم ہوتے ہوئے نہ لکھواؤں گا۔ یہ ہے مجھے آپ کی سلامی

[illegible]

چونکہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہی اور پہلی قرآن کی تلاوت کی تھی۔ ”صحفات اللہ علیہ اسلامہ“

خضر اقدس سنی اللہ علیہ وسلم کے تجربات کا ذخیرہ انبیاء علیہم السلام کے تجربات سے قابل

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص اشیاءات میں سے ایک ہے۔ اس لیے کہ نبی خداوندی نے اپنے پیروں کو جو کچھ چاہا وہ کیا اور جس کی ہمت ہوئی وہ کر لی۔ یہاں تک کہ ان کے پاس نہ رہا جسے وہ نہیں چاہا۔









نمی پادار کرنے کے بعد چھوڑ کر کوئی چیز ہم کوئی ہو تو دعا کرتے۔

حضرت ابو جہل کرام رضی اللہ عنہما انھیں کے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے حق ہجرت ہیں کہ سب رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور حق کا شریعت اور آپ ﷺ کی رعایت کی برکت ہے۔ یہ بات حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے ہجرات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر ہجرت کے اعجاز کے عین مثالیہ ہیں۔ یہ کہ ہجرت سے بھی عجب تر ہے کہ وہ کشتی کے اندر بیٹھ کر آپ پر چلے اور یہ گھوڑوں پر، دوسرے مسند، کاپانی سا کن اور غیر تحرک (میلی ہوا) نہیں تھا اور یہ بدلتی تھا، جادری پانی پر چلے سا کن پانی کی نسبت مشکل ہوتا ہے، مگر کوئی غرض تعلیم اور یہ حال تھا اور ہجرت کی نسبت معمولی ہجرت اعجاز اور فرق عادت میں مکمل کثیر کا کوئی تفاوت نہیں۔

اسی طرح جو عزم میں رہتے ہیں عزم اور استقامت میں کوئی کچھ نہیں فرق، بلکہ صاف اور خشک ان کی سہارا بن جائے جھکے ہوئے کر گئے، جس سے سب پار ہو سکتے تو فرعون نے دنیا لشکر آئے یہ حال اور وہ سب مسند کی ہر دوں کی خدا دے گئے تھے اسرائیلی قانم کا دست سب پار کر گئے اسی طرح فرعون سب کے سب ہجرت ہو گئے۔

فخر حضرت علامہ ابن حجر رحمہ اللہ عن حضرت ابو جہل و حضرت ابو سہیل اور حضرت ابو مسرور رضی اللہ عنہما علیہ السلام ہجرت کا پانی کی سطح پر چلے اور صحیح حساست پار کرنا ایک تعلیم کرامت ہے مگر رسول اللہ ﷺ یہ دنیا دنیا و تمام انہما صاحب معراج، امام شمس سراج، خلیفہ مشرق و غرب، جنت، مذہب تمام نمود کے محمد بنوں میں اس جوہر و حرکت ضرورت لاتی ہوئی تو ناکار آپ نہیں، اسلام پار ہو جاتے۔

والا ہی صلوٰۃ... از پھر ہجرت کی ۱۳ویں فصل جنہوں "ہجرات مصطفیٰ ﷺ اور سب انبیاء کرام کے ہجرات میں ہوا ان "ذکر ہے کہ نوح علیہ السلام کی ہجرت احوال کے غیور و خفیب کی حفاظت کو فرما کر ان کو روئے زمین سے نسبت نامزد کر دیا اور مومن کو کچھ تکلیف نہ پہنچا تا کہ تعلیم ملے، یہ جو قہار و قادر کے ساتھ رہنا ہوا۔

اوچھڑی کا واقعہ... ایسے ہی نبی کریم ﷺ کی جب کفار قریش نے محاذ کی، تکلیفیں پہنچائی، دولت و حوالی سے ممکنہ کیا یہاں تک کہ سب طرف متوجہ سے محاصرت ہو کر آپ کی پشت مبارک پر، ہجرتی دان و کی انہما کو ادا چھیننے کی امت نہ ہوئی بلکہ کفار و مشرکوں سے اپنے غلو اور سرور سے کہ جیسے جیسے لوٹ پوٹ اور ہے، جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آخر طائف میں آئیں اور پشت سے ادا ہجرتی آثار کر ان کفار کو ملتی تھی تا کہ انہما سلام کے بعد نبی علیہ السلام نے انہما کو دعا فرمائی اور نام یہ نام دعا کی، انہما کو چھل، سب شیعہ بنو عبد مناف، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عامر بن ابی الدرداء بن ابی الدرداء کے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس بات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو علیہ وسلم کو ہجرت میں بیٹھ کر سب جنگ بدر میں بلا کر ہو گئے اور وہ کے چلے ہاں کوئی میں میکہ دیتے تھے۔

جنگ بدر میں آپ ﷺ علیہ وسلم کی دعا... قریش کی شان و شوکت و ہر قدر ان کا ان سے میدان بدر میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے صف آراء ہو کر آپ ﷺ نے انہما کو دعا فرمائی کہ انہما قریش سے غرور نہ سناے ہیں، تیری نبی کی محاذ پر کہ ہے ہر دور جنگ و جدال ہے، اور میں ان پر تاج مسیحیت ڈال چکا ہوں میں سے حرکت ہوئے اور سرگرداں ہوئے اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب واک ہو جاتے لیکن قدرت نے یہ منظور کیا کہ ہمیں سے مسلمان ہوں گے۔

عقبہ بن ابی لہب... عقبہ بن ابی لہب نے جب رسول اللہ ﷺ کی شان میں گرفتاری کی اور زاریاں اٹھا کر کہہ کر رسول اللہ ﷺ نے بے جا فرمائی، انہما اس بارہ میں مسلمان کہ چنانچہ شریعت کی قرعہ و انی ذوق و شہ اسے شہ نے چاروں ادا اسی طرح کہ میں قریش آپ ﷺ علیہ وسلم کی بد دعا سے نکل سکا کا کفار ہوئے انہما کی انہما آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور خشک حلال فرم ہوئی (ایسے ہی ہجرت و روایات ہیں)۔

امام قتیبہ رحمہ اللہ عنی حاکم و رحمۃ اللہ علیہ لاک ابن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما کے ہجرات اللہ دوسرے انبیاء کرام کے ہجرات میں موزن اور

مقابلہ کے سلسلے میں وہم فرما رہی تھی کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کو گذر کی جانب سے آقا علیہ السلام پر داشت لگایا، اسے سحر و سوا کے ہار و زنت، شرب و بیہوش سے انحراف، آخری اصرار سے دل پر داشت ہوئے تو ان پر وہ کہ جو اب اعلیٰ و اعلیٰ علی الاعراض من الکائناتیں دیاوا (۲۹۱) تھا) "میرے پروردگار کی کافر کوہ کے رخنہ پر باقی نہ رہے نہ" اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہلاک و عاقول فرمایا، سب فرغ ہو گئے، جاوے تھے کہ کونہ و نہ چہ۔

پس رسول اللہ ﷺ نے بھی جب قریشی مسلمانوں سے پیش آئے اور آپ ﷺ کی امت قبول نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ انہوں کے فرشتہ کو قصور دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح جوہر میں دو جہلا کے آپ ﷺ نے دیکھا تھا کہ کسی ایک کلمہ میرے ہاں ان کے لئے ہر بات کی دو غرائز تھیں۔

امام ابن کثیر کے الفاظ کے مطابق یہ سب ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تعلق خریفہ کے لئے جسے بن کر دولت تو قیہ بنی تھی کی تو وہ وہ ہے آباد ہوئے تا آپ نہایت معلوم ہوا ہے کہ مکہ کے ملاحوں سے تعلق ان مشاہد کے قریب آپ ﷺ سے پہلا ہوں کے قریب سے عرض کیا حضور ﷺ کا تعلق ان آپ کے احوال سے خوب باخبر ہے، اللہ تعالیٰ نے صحیحہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ کا حکم باوجود آپ کے نہیں تو ان بنی ہزارہ کا کہل کر وہ آپ ﷺ کے قریب کوئی ضرورت نہیں، انہیں صلیبیت و ساجوں اور امی لائقہ و امی ہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ بن کی نسل سے کوئی توجہ پرست پیدا ہوئے۔

موسلا اصرار پادشہ... حضرت نور علی اسلام کی دعا تو یہ کہ وہ نہ سنے موسلا اصرار پادشہ کے سانچو۔۔۔ ان کے احاطے مکمل رہے۔ خلاصہ ابو اب السہاء بیاد منہم اس کے متعلق یہ فقہاء مجسم نے اذیت سے استفادہ پیش کر میں علامہ کا یہ دعویٰ ہے کہ ایک سال بعد فقرہ دہنے کا ذکر نہ آیا آپ علی علیہ السلام نے یہ خود نوکرانہ لایا پادشہ برسا۔ الفہم فسفہ آپ کا قصہ حضرت اترنے میں نہیں پایا ہے کہ آپ اللہ کی برکت سے پانی کے تقریر کرتے تھے۔ ہر سو تھک کر نہایت کسی نے جناب اباحاب کے تعہد اور اس کے دشمن ہجے۔

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوا فَسَادِي الْأَعْمَالِ سَاءَ مَا يَرْجِعُونَ  
فَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُ مَا تَكْتُوبُ  
وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوا فَسَادِي الْأَعْمَالِ سَاءَ مَا يَرْجِعُونَ  
فَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُ مَا تَكْتُوبُ

”سیدہ وحیدہ جی کی بدولت اہل اسلام کی جانتا ہے، تمہیں کاجائے یہ اور جہانوں کا کچھ اناور ہے۔ ہے، کروڑوں تو ان کی آگے  
 اس کی تہا دیتے ہیں وہ ان کے پاس خوب انعام اور کرامت سے ہمہ گیر۔“

اسی طرح، درفش کی آپ ﷺ نے یاد دہانی اور تعالٰی ہوتی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بیٹے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے درفش کی دعا کرنا کرتے تھے اور بارش برس جاتی تھی نیز سلامی دنیا میں مسلمانوں کی دعا کرتے تھے جن میں بارش خوب بارش برکت ہے جب کہ غیر مسلمانوں کی اکثر دعا میں برکت نہیں، انھوں نے اس کے طے و بارش کا کافی رستہ اور برکت بتا ہے اور ہر مکان ملکات اور صحت کا منظر بھی بتا ہے۔

دہشت در ملت میں فاضل۔ حافظہ الہیم رحمۃ اللہ علیہ بھائی جان کرتے ہیں کہ مغرب توحید علیہ السلام سلسلہ ۹۵ سالوں میں تخلیق کرتے رہے جہاں کی مدت دیکھیں صرف سو سے کم لوگ ہی مسلمان ہوئے اور ۱۴۰ سالہ تک میں رسول اللہ ﷺ مشرق و مغرب کے اتحاد اور دوستی یعنی جمہور کوئی شہداء نہیں، ایمان لائے اور ۵۰ سے ۶۰ ہزار عسکران مقرر ہوئے، تیسرا ذکر کیلئے مذکورہ تمام مضمون پڑھیں اور ان میں جو غبار و فہمیت مسلمانوں پر ہے، جیسے ان کی لغت سے کرم ہے اور ۱۲۰۰ سالہ کرم کی یاد رکھیں، دشمنان اور دشمنوں کے شیعہ سے سب کے سب آپ ﷺ سے محراب اور فخر اور ان سے اور لوگ جو توحید حق مسلمان ہو رہے تھے یہاں کہہ سکتے اور ہمیں خدا کے

وَوَلَّيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْرَاجًا (١٧٧:١)

امامین کثیر روئے احمد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہات جہم میں عیسیٰ مدینہ منورہ، کبیرہ کے گروہ، یحییٰ کا دیشتر علاقہ ہوا مگر موت کے بعد کچھ علاقہ ایک آٹھ سو زائد حکماء کے رسم و رواج میں انتقال فرمایا۔ جیسا کہ کامیاب شہر ہے۔ (تذکرہ اربعہ) اور کفار و فاسق کے آغری جہنم میں







سب کا اقرار ہو گا۔

مطلب: لاور حبیب..... نتیجہ زوجہ رحمت اللہ علیہ عبداللہ بن حامد بیان کرتے ہیں غلط وہ ہے جو شرعی اور خوف سے عبادت کرے اور حبیب وہ ہے جو محبت اور خوف سے عبادت میں ملجھ رہا ہو۔

بالواسطہ اور بلاواسطہ..... بعض کہتے ہیں مطلب وہ ہے جس کا واسطہ وصل ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کو زمین اور آسمان کے اقارب و کھائے کس کے لئے ایمان و یقین کا سبب ہوں (۱۵۷۷) اور حبیب اسے جس کا بلاواسطہ وصال ہو فلک ان قلب، قوسین و اوبی (۱۵۳۹) اور واسطہ وہ مکان کے برابر خواہ اس سے ملے گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے قیامت کے دن غلام بنا دے گا (۲۶۸۲) اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے قریب کلام ہوا: "تا کہ آپ کے لئے مجھے کلمہ صواب کرے" (۲۶۸۲) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غور و فکر میں کیا دعا: "مجھے غلام نہ کر میں بلکہ لوٹ اٹھائے جائیے گا۔" (۲۶۸۷) اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں فرمایا: "جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اور ان کو جس کے ساتھ ایمان لائے وہاں میں کرے گا۔" (۲۶۸۸)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اور مجھے دعا ہے کہ (۲۶۸۹) اور محمد ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ ﷺ کے غریب و یتیم پر رستہ بنا دے گا۔ (۲۶۹۰) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا دے۔ (۲۶۹۱) اور اپنے حبیب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ میں چاہتا ہے اسے الٰہیت اتم سے چاہا کی دعا کرے اور تمہیں قرب پاک کرے۔ (۲۶۹۲)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: مجھے جنت فیم کے داروں میں کر دے۔ (۲۶۹۵) اور محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا: ملک ہم نے آپ کو روز دیا۔ (۲۶۹۶) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: اے اللہ! میں میری اولاد کو شرابی رکھ دے گا۔ (۲۶۹۷) اور اپنے حبیب محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا: ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ (۲۶۹۸) مسلم شریف میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بیباک انسان آئے گا کہ سب مخلوق حق کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میری طرف رجعت کریں گے اس سے واضح ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں کیونکہ آپ سب آپ کی شکایت کے متقاضی ہوں گے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے بعد افضل کائنات ہیں۔

حجیات..... جو عظیم و عظیمانی فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام تین حجیات میں فرما دے گا: وہی طرح محمد ﷺ کی اپنے خاندانوں سے باقی حجیات میں حضور سے بعد ہم نے ان کے سامنے ایک دروازہ کھلا دیا ان کے پیچھے بھی ایک دروازہ ہے ہم نے انھیں خدا کا دیا ہے کہ وہ ہم کو کہہ سکیں۔ (۲۶۹۹) لیکن ان لوگوں کو نہیں ملے ہیں جو دروازہ کو کھولنے کے لئے ہیں۔ (۲۷۰۰) اور جب قرآن کریم پڑھا ہے ہم جو سے ان لوگوں کو کہہ سکتے ہیں (جو حجرات کو کہہ سکتے ہیں) ایک ہی جگہ پر آکر پہنچے ہیں۔ (۲۷۰۱)

یہ اور سے باقی حجیات ہیں جیسا میں حاضر و غایب نے بھی یہ کچھ بیان کیا ہے ان میں کثیر و کم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں معلوم نہیں ان لوگوں میں سے ساتھی اور پرستار کون سے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حجیات سے پہلے کیا امر ہے اور آیات میں مذکور باقی حجیات سے مراد معنی اور دعائی حجیات ہیں جس میں امور اظہار بھی دو حجیات سے ہو کر تین ہیں حجیات ان کے لوگوں پر اثر اٹھا نہیں دیتی جیسے کہ کہتے ہیں ان سے دلی اس بات سے کہ جس کی طرف تمہیں بلانا پڑا وہی میں سے اور ہمارے کانوں میں ہوجو ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان پورا جہاں ہے۔ (۲۷۰۲)

ہم مجمل..... ہم مجمل کی بجائے ناہنجاریاں بھی اللہ تعالیٰ کی ہیں جب صورت بہت بڑی ہو تو آپ ﷺ کو چھوڑنے کے لئے آئی آپ



نظری یا دیگر کسی ... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ انھیں درآقا کا عالم سے مضر اور شدة ۳۳ پر استیلاں ایک محمد اور یحییٰ کی  
رہل ہے جس نے صرف اور صرف سے لاشی کو مسموم کو قتل کیا اور انھیں کھانا سے اور دوا دیکھ کر نے پر ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمادیں کہ  
آیت (۱۵۶/۳) اور (۱۵۷/۳) سے

ایہا یحییٰ کلین کفؤدیک ہے مضر اور دوا دیکھ کر نے کا مسئلہ نظری ہے اور یہی اور نظری نہیں اور انھوں نے ان کے ہاں یہ عداوت مستحکم کی ہے اور  
نظری اس کے جس سے ثابت ہے کہ وہ لاشی کو قتل کیا اور انھیں کھانا سے مضر اور شدة ۳۳ پر استیلاں ایک محمد اور یحییٰ کی  
مستحکم نظری اور جس بات ہے کہ انھوں نے ان کے ہاں یہ عداوت مستحکم کی ہے اور انھوں نے ان کے ہاں یہ عداوت مستحکم کی ہے اور  
یہ حال اس کا کہ انھوں نے ان کے ہاں یہ عداوت مستحکم کی ہے اور انھوں نے ان کے ہاں یہ عداوت مستحکم کی ہے اور  
انھیں کیا کہ ترجیح دے دی ہے۔ یہ ہے کہ سورج کو نظری الہی سے مضر اور شدة ۳۳ پر استیلاں ایک محمد اور یحییٰ کی

ہجرت جنس ... اور ہم صحابی ہجرت علیہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
حضرت محمد ﷺ نے ۳۶ ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ

نعمت علیہ السلام نے ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
نیک ہجرت سال سے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
وہ قسم کرنے کی علامت ہے۔

کی ہجرت عالم ... اور ہم نے اس طرح اور ہم نے یہ السلام کو آس نوں اور ہم نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ

اور حضرت محمد ﷺ نے ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
مسند محمد بن عبد اللہ بن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
یہی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
یہ السلام علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
آپ ﷺ نے ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
وہ قسم کرنے کی علامت ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام ... حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
من ہوں کہ انھوں نے ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ  
یہ ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہجرت ... آپ کے ہجرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے  
”حق تعالیٰ ہم سے ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ حضرت ابن ابی حاتم علیہ السلام نے ان کی رضا کی خاطر ہجرت کو دینے سے قرض ہے کہ“

















ذاتِ نبی ہے جس کے پیرائے کٹھارہ کیا اور کچھ سے انہوی ہو چکا اور دوسرے تمام کو بلکہ کچھ اور سب خریف اس ذلت کی ہے جس نے مجھے قاتلِ عالم بنادیا اور آخری نبی علیہ السلام کی حضرت ابنِ کثیر علیہ السلام نے فرمایا جس غیبت میں محمد ﷺ سب سے امتداد و سترہ ہیں۔

انام حکم برنہ الغلبہ و الذلّی برنہ الغلبہ (عبدالرحمن بن زید بن اسلم بن ابی بن عمر رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے کہا یا رب! اشیاء کو مصلحت کے لئے سے سالوں کے پہلوں کی میری لاش بچھو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہرگز میں نے تم کو

وہید کر نہیں لیا، آپ اپنے معصوم ہوا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا میں نے عرض کیے ہائے پر کھڑے ہیں لا ارا اللہ عمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر آپ نے اپنے تمام گمراہی کی نسبت اپنی محبوبہ زینب کوئی کی طرف سے کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو مصلحت کے لئے جو مصلحت ہو تو میں تجھے بھی ہوا کرنا۔ (یہ حدیث سن کر حضرت نے اس قرآنی کے اسی خلاف ہے ملاحظہ ہو سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموثوقہ از ابی زینی ص ۳۷۸ اور میراث ابن ماجہ ص ۱۲۳)

و فی ذکر ..... اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام بلکہ کیا ہے اور دنیا میں اپنے ذم کے ساتھ بھی کیا ہے، اسی طرح نبی است میں آپ کی قدر و حرمت کو بلند کر کے گا اور آپ ﷺ کو تمام عمر پر سرفراز کرے گا۔ جس کا سب رشک کریں گے اور کھڑے دن ساری مخلوق کی کہ حضرت ماحول علیہ السلام بھی آپ ﷺ کی طرف رجوع و توجہ کریں گے۔

گوشہ تمام میں حضرت محمد ﷺ کی عزت و عظمت بخند کی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ اگر اس کی زندگی میں محمد ﷺ صحت میں ہوں تو اور زمانہ آپ پر ایمان لائے گا، آپ ﷺ کی پیروی ضرور کرے گا اور بالکل آپ ﷺ کا قول مانے کو تیار ہو جائے گا، نیز اس کو پابند کیا کہ اپنی امت سے بھی یہ عہد ہے کہ اگر اس کی زندگی میں محمد ﷺ صحت میں ہوں تو وہ سب ان پر مشرور و فرمانمائی کے سران کی جامع وہی کریں گے، اگر شمشاد کرام نے اس کے آپ کی ہمت کی بغیرت وہی یہاں تک کہ نبی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آپ ﷺ کی ہمت کی خوشخبری سنائی اسی طرح آپ کی آدمی اسلام سے وہی علماء کا بنوں پر و رہوں نے بھی کہی۔

معراج کی رات حضرت محمد ﷺ معراج کی رات ایک کے بعد دوسرے آسمانوں سے ہوا کر کے ہوئے حضرت اور انیس عہد سوار ہوئے تھے ان پر پہنچے مگر پہلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر ساتویں آسمان پر پہنچے حضور کے پاس حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر ساتویں سے چارویں اور ایسے جہت تمام پر پہنچ گئے جس میں قرآن کی آواز سنائی دے وہی تھی، پھر سورہ اقصیٰ پر تشریف لائے جنت میں جہنم کی عظیم جہت و حرمت دیکھیں اور عظیم علیہم السلام کی امامت فرمائی اور ہر ایک نے آپ کو کلمہ ان کا کہا، رسولان فرشتہ کھانہ جنت فرشتہ خادان جنم نے آپ کو سلام کیا۔

یہ ہے نعمتِ ابدی، نعمتِ دو جہم بطور حجت اور سرفرازی، صلوات اللہ وسامہ علیہ علی ما رانا بنیاد۔

آخری زمانہ میں رخصت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا دین قیامت تک اپنی رہے گا اور سب دین منسوخ ہو جائیں گے اور آپ کی امت میں نہ آئے کہ وہ جو پیش رو تھے، یہ گناہ تھے جس کے گمراہوں نے دشمن اور مخالف تھیں انھیں شک پہنچا کے گا اور زمانہ پائی مرتبہ، جہنم سے آپ کا اسم گرامی پھا آتا ہے اللہ ان لا الہ الا اللہ و اللہ ان محمد رسول اللہ وہی طرح پر خطیب خطبہ میں آپ کے اسم گرامی کا ذکر کرتا ہے اور روزِ رستا بہت ہے حضرت عثمان نے کیا خوب کہا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
مِنْ اَلْفِ مَلْئِكَةٍ مِّنْ اَلْفِ مَلْئِكَةٍ  
وَعَلَىٰ اٰلِهِٖ وَسَلَّمِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ









اسلام کی تبلیغ اور دعوت والی اور طاقت کے بنام سے آگاہ کیا کہ وہ آپ ﷺ میں اور ان دونوں کی طرف مبعوث ہیں، چنانچہ جانتے سمجھتے ہوئے گروہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ان کے سامنے سورہ مدحن کی تلاوت کی، مومنوں کو جس کی خوشخبری سنائی اور کافروں کو جہنم کی وجہ بتائی، خود ان کے کھانے اور ان کے، لی سونٹیا کے چاروں ہی دہشت بٹایا اور ان کو ہر حربہ کے وہم اور سے آگاہ کر دیا۔

جن کا واقعہ..... جنت انبال کی شاعت، جھگڑا شت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمائے مگر پھر ہوشیار حاکم انھوں میں داخل ہو گیا، چنانچہ ان کو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لانے کی کوشش کی، اگر آپ کے سامنے حاضر ہونے سے ان کا خاکہ اس نے ایک جگہ سے لے کر اپنی خلاص، چاقی کا یہ کثرت بکری کی تلاوت کرنے والے کے پاس بیٹھا تھا، بلکہ سب سے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام..... ابو جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین حاکم تھا، آپ ﷺ کے بعد چاروں دار بننا تھا، دار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی حمایت و نصرت کی، اس طرح اس دروازہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت ربیعہ بن علیہ السلام، آپ ﷺ کے ساتھ ہزاروں سے رہے۔

نبوت و پادشاہت..... اللہ تعالیٰ نے حضرت میرا بن علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ سحرئی سے بھی مقرر فرمایا اور حضرت محمد ﷺ کو اختیار و پادشاہت کے ساتھ ملکہیت کا عہد بیت اختیار کر لے، پھر تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے اشارہ سے بتایا کہ وضع اور انکساری اختیار کر، چنانچہ آپ ﷺ نے وراثت کے ساتھ عہد ہونے کو منظور فرمایا، یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

زمین کے خزانے..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زمین کے دفن خزانے اور معجزات پیش کئے گئے مگر آپ ﷺ نے ان کے قول کرنا نہ انکار کر دیا اور فرمایا میں چاہتا ہوں کہ انہی میں سے لے کر پختہ ہو کر اس دنیا کو میری میری خواہش ہے کہ میں ایک دن جو کاروں کو ایک دن حقیر۔  
خانہ جو خیمہ رحمت اللہ علیہ لے (عبدالرزاق، معمر، احمدی، مسند) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خواب میں دو زمین کے خزانوں کی چاقیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔  
میں بن واقعہ حضرت جابر رضی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رشتہ بوس میں لیوں، انھیں گھونٹ پر سہارہ میرے پاس دیا کہ خزانوں کی چاقیاں ملانے ہیں۔

عام ایوان پادشاہت علیہ وسلم سے شروع روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ پتہ کھنکھن کی ہے کہ ہادی بنو ہاشم کو ہمارے، میں نے عرض کیا نہیں یا رب! انھیں میری آواز سے یہ کہ ایک دن جو کاروں کو ایک دن میرا کرکھاؤں، جو کاروں کو میرا اختیار کر دوں، اگر تم میری ہوشیار ہوں تو میرا بلاؤں۔

پر محمد کی بولی..... حضرت طیمان علیہ السلام پر ہوں اور جانوں کی بولی کہتے تھے، یہ ایک عقیدہ انہیں ملو ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو بھی اس ہوا سے مقرر فرمایا گیا کہ میرے نواز کیا جانوں اور وہوں نے آپ ﷺ سے بات کی، چنانچہ ہر نگہ، ہوا نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں تسبیح رکھی، اہل بیت نے آپ ﷺ سے مالک کی خلافت کی گھونٹ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درخشاں میں دیا، ان کی ایک دینی نے آپ ﷺ کو بتایا کہ میں ہر آنور ہوں، قریش کے حلیف کی ہر سے یہ کہ یہ ایک مخالف ہونے کی، آپ ﷺ کے حلیف عمرو بن سالم خزانے نے آپ ﷺ سے گھوڑا کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ بال آپ کی صحت و حمایت کے لئے کرنا ہے۔ یاد ہے کہ بھی بخلاصہ دیکھا، مگر دیکھا۔

جگر کا سلام کہنا..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سحر جیسے جنت سے پہلے سلام کیا کرتا تھا، اب بھی میں اس کو بھی کہتا ہوں۔

یہ علم زبانِ حال سے ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے کھلے تو یہ جانو اور کی بولی کہتے سے بھی غلط اور افضل معجزہ ہے کہ کچھ یہ چتر عبادت کی نوع سے ہے جو بے ذہن ہے پرچہ سے جاندار اور نہ میں زبان رکھنے والے مخلوق ہے اگر یہ سارا زبانِ قائل سے ہوا اور میں قرینِ تین میں ہے (تو یہ بھی یہیہ انوکھا معجزہ ہے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ کسی شعب میں جا رہا تھا تو اس میں میں فرمادہ اور وہ آپ کو اسلام ملے گی و رسول اللہ اکہم اتھامہ سارا زبانِ قائل سے رسول اللہ ﷺ نے بھی سنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی۔

انصرفت اللہ کہہ دیا..... بلقیع رحمۃ اللہ علیہ (محمد بن یحییٰ بن حماد بن حمری الاحمد بن یوسف بن عثمان ابی ایوب بن یحییٰ) عبد اللہ بن ابی حنیفہ کی روایت ہے کہ جب وہ اپنے ہمراہ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے سارا علم اعلیٰ رضی اللہ عنہ سے سوا دیت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسا مقام نہ تھا جو ضرور ہو آپ ﷺ سے جو چاہئے نام ہے مگر میں کیا فرمادیں تو میں نے یہ کہہ دیا کہ میں نے سارا علم اعلیٰ رضی اللہ عنہ سے سوا دیت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسا مقام نہ تھا جو ضرور ہو آپ ﷺ کا وہ ہوں میرا لکھ میری حق و سبب لکھے باوجود تھے تو میں نے سارا علم اعلیٰ رضی اللہ عنہ سے سوا دیت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسا مقام نہ تھا جو ضرور ہو آپ ﷺ سے۔

تیسرہ... عجزات کی متعدد عجائبات کے حساب ہوئے ہوئے انکی انبیات و معجزات سے نقل کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں اس کی اور سند بھی روایت کی گئی ہے اس کی گنجی ابن ابی حاتم نے منکر کیا ہے۔ (انصاف علم۔)

حضرت صلی علیہ السلام کے معجزات... بقول حافظ ابی نعیم مہدی علیہ السلام مسیح کی وجہ نہیں ہے کہ آپ صلی علیہ السلام معجزات و بیعت میں رہتے تھے آپ صلی علیہ السلام کے پاس سات خیمہ پوشہ و لذت آپ کے جسم پر تلنے کی باطنی تھی، حضرت جبرائیل علیہ السلام سے یہ کہ آپ حق سے چھوڑا تھا تو نے ان کے گنہ گاروں کو یہ بتائے تھے جو تھے و بظاہر ہو جاتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصص انھیں..... آپ صلی علیہ السلام آپ کے غیر مرئی کے مولود اور نہ کہنے کے ذریعہ ظریف ہیں جسے خود از سے انھیں دے کے پیدا ہوئی اور جس طرح حضرت آدم علیہ السلام غیر مالِ آپ کے پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر بخشنے سے تیار کرتے ہیں کیا ہر طرف و جوار میں آگئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف سے گذر کر جو کہنے کی پیداوار ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوا ان کی والدہ و ولادت کے وقت انھیں بطون کے عداوت سے محفوظ ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کائنات پر ہوا میں لکھ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ تک پہلے آسمان میں جہاں کی طرف پروردگار میں اور سب سے پہلے تپا مت کے قریب میں عشق میں خلیہ مشرقی ملازمہ و زول فرما گئے کہ اس میں جس قدر رحم و مہربانی ہے مگر کہ کتنا نیک و دل و صاف تھی کا یہ نہ تھا کہ ان کے شریعت پر ہے کائنات کو پر دے کا دیکھیں گے اور ہر اس طرح میں رہیں ہوں گے (کائنات و آخرت کی)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا..... یہ ایک عظیم معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ہوا اور حضرت محمد ﷺ کے اس نوع کے کثر معجزات میں ملک متواتر کا زندہ کرنا مردہ انسان کے زندہ کرنے کی نسبت قبیح ہوا بھی معجزہ ہے۔

زہرا آئینہ نہری کی دیکھی کا گوشت آپ ﷺ سے ہم کلام ہوا ایسا ہے کہ گوشت کے ٹکڑے کو زندہ کرنا میں ہاں انسان کے زندہ کرنے سے جو بڑا الٹی معجزہ ہے مردہ اور بے جان کا اور کے ایک حصہ زندہ کرنا الٹی فاعلہ پر موت عادی ہوا اور زندہ تھی میں انکی جو سائنس فکری سے محلِ دوزخ کے کئی سے معجزہ ہو چکے ہیں ایسا معجزہ علیہ السلام کے ہر سے نہ کرنا ہے بھی الٹی اور بڑا معجزہ ہے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معجزہ و معجزات کی مثالوں کے ساتھ میں زندہ کی اور حیاتِ جاہلہ کی طول کرنا: جبکہ وہ اس سے پہلے ان کی زندگی سے بالکل بے آشنائے بہت مردہ زندہ کرنے کے معجزات و زندہ کی کارکر تھا بالکل ایک الٹی معجزہ اور حیرت انگیز معجزہ ہے۔

”فی من عاقل بعد العزت“ ”میں ایمان الی اللہ تعالیٰ ایسے شہد معجزات بیان کئے ہیں۔



سے اس سے بھی متعلق رعایت کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو کچھ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ بعد از موت کلام کرنے کا واقعہ آپ  
براعت سے صحیح سندوں کے ساتھ مروی ہے، واقعہ علم۔

بکری کا زخمہ اور کتا... شاہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں ایک بکری ذبح کر کے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے اہل  
یومہ معمول سے جو کتا تھا، جزا اور افادت میں شریک تھے سب نے شریک کہا۔  
امام ابوالفراب میں واقعہ کو یہ خبر عرفہ طہ نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ بکری کا پٹوں کو بیچ کر کے رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اور  
اور بکری کا زخمہ کی اور وہ اپنے گھر لے گئے، اللہ اعلم۔

دیوانے کا شکر دست ہونا... حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ہاتھ کے شکر دست ہونے کے بارے میں کوئی خاص واقعہ متقول نہیں، آپ  
بارہ زعمانہ سے اور اس وقت دست فرماتے تھے مگر بظاہر مسلم ہوتا ہے کہ اور اس واقعہ کو نہ پانچوں کا علاقہ فرمایا کرتے تھے۔  
اسامہ رضی اللہ عنہ اور وہ خلافت نبوی رحمۃ اللہ علیہ نے صفحہ ستارہ سے پہلی بن مرثیہ واقعہ سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت اپنے منہ سے پانی کو لے  
کر آئی اور دانت چمکی رہا سب میں جھگڑا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا پیچہ بڑا ہے صیبت میں جاتا ہے۔  
میں شک کرتا ہے ایک عیال میں باہر دودھ دینا ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیچہ کچھ بڑا دے آپ ﷺ نے اسے پکڑا اور نہ کھلی فرماں  
میں عن بن جابر کا اور فرمایا ہم اللہ، اللہ، اللہ انھما عمرو اللہ، پھر اسے پیچہ پکڑا دیا پیچہ بڑا شکر دست ہو گیا اور پھر یہ تکلف بھی نہ ہوئی۔  
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ج ۲) قاری بن سل رحمۃ اللہ علیہ، مسند ابن مسیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت  
اپنے پیچہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یہ پیچہ کھانے پینے کے وقت اسے دودھ پڑا ہے اور کھانا چاہتا ہوں  
دے دے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیچہ پر ہاتھ پھر کر دعا کی اسے قے آئی، اور کینے کے کالے پیچہ کی طرح اس کے پیچے سے کوئی چیز نکل اور وہ  
تو دست ہو گیا (قرعہ بن عبد الجبار) آخر قریب قریب ۱۲۶ھ کو صاف آئی ہے مگر اس کا واقعہ دست نہیں، ہاں اس وقت ذکر اور الاما کا اس کا شہادہ ہے۔  
اگر تصدیق ہی ہو، واللہ اعلم۔

جن... مسند بن جابر رحمۃ اللہ علیہ میں رضی اللہ عنہ سے متقول کرتے ہیں کہ کبرہ میں آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری عورت آئی اس  
نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک خبیث جن کچھ بقالب ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کی حالت پر صبر کرو قیامت کے دن تمہارا کوئی حساب نہ ہوگا  
اور اگر اس نے کہا اس بات کی قسم اس نے آپ کو برحق سمجھ کر فرمایا ہے میں صبر کر اؤں گی، مگر اس نے عرض کیا کھانا پیو ہے کہ یہ خبیث برہنہ کر  
دے تو آپ علیہ السلام نے اس کے لئے دعا فرمائی جب اس کو دودھ کا انہ اس وقت دودھ کعب کے پردے سے چن کر عا کر فی اسعدہ سے وضع  
ہوا تو دودھ خبیث جن رہا ہی نہ جاتا۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کو یہ واقعہ نہ ہے، مسند ابو بخاری میں عطاء بن ابی رباح سے اس کا  
شہادہ موجود ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ کو ایک بکری عورت دے کھاؤں؟ عرض کیا ضرور، تو انھوں نے کہا یہ یہاں  
عام عورت رسول اللہ ﷺ سے پاس آئی اس نے عرض کیا مجھے دودھ پڑا ہے میں دے دوں، آپ میرے لئے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا صبر  
کر دودھ کا صلہ جس سے عرض ہوئی میں دعا کرتا ہوں عطا فرمائیے گا، اس نے کہا میں صبر کر اؤں گی، اس آپ کی دعا کیجئے کہ میں برہنہ نہ رہوں، چنانچہ  
آپ ﷺ نے اس کے حق میں دعا فرمائی پھر وہ برہنہ نہیں ہوئی تھی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابن جریر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عطاء بن ابی رباح سے اس کا شہادہ ملتا ہے کہ وہ دودھ کا صلہ جس سے عرض ہوئی میں دعا کرتا ہوں عطا فرمائیے گا، اس نے کہا میں صبر کر اؤں گی، اس آپ کی دعا کیجئے کہ میں برہنہ نہ رہوں، چنانچہ  
آپ ﷺ نے اس کے حق میں دعا فرمائی پھر وہ برہنہ نہیں ہوئی تھی۔





حضرت جابر بن عبدکرم رضی اللہ عنہ..... رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر بن عبدکرم رضی اللہ عنہ کے پاس پرہیزگاروں کو پھانسی دے دیا۔ جو گویا نہ مرنے اور نہ رہنے کو جو رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے بھڑک کر کہتا تھا۔ حضرت جابر نے اس کو لڑکھائی کہ پھانسی دے کر پھانسی دے پھانسی دے لگائی اور بالکل ٹوٹ گیا۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ..... رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمو بن حاطب رضی اللہ عنہ کے بلے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ بھر کر ان کو غلام بنا لیا۔

حضرت سید رضی اللہ عنہ اور سید محمد رضی اللہ عنہ... آپ ﷺ نے حضرت سید بنی نوع کے پاس آ کر پہنچا جو جنگ خیر میں شہادت کیا تھا۔ فوراً صحیح ہو کر مای مریض حضرت سید بنی ہاشم کا مریضی خدو کے لئے دوا فرمایا اور اللہ تعالیٰ بے ہو گیا۔

ابو طالب۔ یہی کتاب ہے کہ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب چار روئے انیسویں نے قہرِ کائنات کے حکماء کی درخواست پر فرما دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ فرما کی تو وہ نا اہلِ قیام ہو گئے۔

[illegible]

عبداللہ بن عبد الوہاب (عبد الرحمن بن خالد بن عمر بن عبد الوہاب) کا شمار اہل حق میں ہے۔ ان کی زندگی پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کی زندگی پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کی زندگی پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

ایک دن آپ مگر شریف اپنے گھر حسب دستور تعمیر کی گئی اور پہلی نے جنوب بندہ ملازمت آپ نے کہ جس میں داخل ہوا کہ تعمیر کے بعد ملازم کیا ہوا  
یاد بھی جواب دیا، پہلی سالس اور بھی تھکے ہوئے تھے کہ یہ ملے جانا مگر بھی کوئی دینا مگر کوئی نہیں سہتہ آپ نے پوچھا آخرتہ پہنچاں نے کہا  
سب لوگ آ رہا ہے، راست سے زندگی بسر کرنے ہیں اور وہ اور ان کی کوئی پروگرام راقوت ہے کیا چھوڑا کرتا ہے میرا مذاہب کے پاس جاؤ وہ آپ کو ایک  
خادم صلیب کر دیتے اور کچھ اور نوڈش کرتے اور ہمیشہ و مشرت سے زندگی بسر کرتے، یہ کلاس اس کا آپ نے دعا فرمائی، غنی اس نے میری بی بی کو  
لحظہ اسے فرموا لایا ہے اس کی پہلی سبب ترو ہے۔

گوئی عورت خوالی کیا چلی کہ یہ اپنی بے حد فحشی کرتی رہے غلو کو سے مطالبہ کر کہ وہ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ سے طلاق کر کے اپنی ضروریات سے آگاہ کرے۔ وہاں تا کہ اس کی ضروریات پوری نہ کی گئیں۔

وہموت سائے مکان پر ہے اور بارشوں سے اچھا نکھڑائی کی بجائے بھی گئی کی دھواں تاجہ مسٹر فریڈل کی خدمت میں جا کر جوہی اللہ کا احاطہ کرتے ہیں اور  
موت نکھڑائی کرتے ہیں تو آپ نے: "خیرائی اور مسٹر کی بجائے بھی ہو گئی اور  
آپ نے بجائی کی عیدیت بھی حسب مزاج سمجھ کر ہو گئی۔

مائدہ معنی دسترخوان.... دسترخوان جس کا ذکر سورہ اندھ میں (۱۱۵:۱۱۴) کی چار آیات میں ہے، علماء کا ماننا ہے کہ اس اصطلاح کے کہ دسترخوان عربی نہیں، بلکہ کاشغر قول کے کہ تازر ہا ہے اس کا ہی تکریر و تکرار ہے۔ اس لیے اسے بھی اصطلاح ہے۔

عامر بن ابی حمزہ کے ہونی اور کھڑکے میں ہونی میں تمیز نہ ہے۔ اور ان دونوں کی زبان سے یہ بات جاری ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہو سکتا۔





سے اور کھل ہو گئے اور ان سے تم نہایت چمن گن اور دنیا کے بادشاہوں کے وقت اندھ ہو گئے اور عاقلین کو قتل ہو گئے اور شرابی کو نوشی ہو کر دوس  
نے چ کر شرب کے پیشی ہو کر دوسوں کو سہوا کر دی اور اسی طرح کوئی قلوبی نے ایک اور سے کو خوشی کی جانی، چل کے ہر اور کے اختصار پر زمین اور  
آسمان سے یہ صوفی کی جبروت ہو کر ان تمام کمون و مہابک کے زمین پر پھیر کا وقت فریبہ آد کا ہے آپ ہلکا ہر سے خود و دلد و کے علم ہمارک  
میر ہے اسی کا آپ کے الہیادیت اور جوئے فرما کر ہے تمہارے سالہ و مہابک و تیر ہی شہر ہو یا ہے وہ اندھانی کے لاگت سے ہوا میں اس کا وہ  
کا فخر اور کار دوسوں میں اس کمون و مہابک استقامتی دلا دلا ہے کہ کتہ میں کہ وہ اور اندھ قلوبی نے آپ ہلکا کی پیدائش کے وقت آسمان اور زمین کے  
اور ان سے مکمل دینے۔

حضرت ابو ذرؓ کی جین کی نسل کے چھ ماہ گزرے تو خواب میں کسی نے میرے پاس پر حضورؐ کا ذکر کیا آسمان مارے جہان کا سردار میرے علم میں  
ہے جب ابھی اور تو اس کا نام رکھ دیا۔

حضرت انسؓ آپ جی سنا کر کوئی شخص کہلاوات کے وقت پر تکلیف عروق کو چڑھاتی ہے اور کتہ میں جی پیش کی کسی مکر میں تھا جی عبدالمطلب  
طواف کو گئے تھے غرض میری اس حالت کو کسی فرد و شہر و علم نہیں تھا جس نے میرے کہ بن سخت دھماکے کی آواز سنی اور میں ذکر کمر کمر گئی اور میں نے دیکھ کر  
سلیط پر سے سنا پایا، میرے پاس پر پھر میرا ہوا میرا اکھڑا دلا اور گویا۔

پھر میں نے ایک طرف دیکھ کر سفید رنگ کا شربت سے میں پانی جی، اور دھماکے کوئی جی اور مجھے پھر نورانیت حاصل ہوئی پھر میں نے دیکھ  
کر بندہ نور و خورشید میں عبدالمطلب کی لڑکیاں بھی ہیں اور مجھے خود سے کبیر جی میں ابھی ہے ان کو کبریاں کیسے معلوم  
ہو کر میری حالت بگڑ گئی اور مجھے لوہوں سے زور دار اور اس دی جی اتنے میں مجھے ایک نولہ میں سفید رنگی پادشہ آتی جو خدا میں بیکلی ہوئی جی  
اور کوئی کہہ دے جاتا تو کوئی کہی کہوں سے پہچانوں میں نے نقاشی حق چھڑا دی، لیکن ان کے ہاتھوں میں ہادی کے آفتاب ہیں اور میرے بدن  
سے صوفی کی طرح پسینے کے قطرے سے ایک دے ہیں جو کھنڈی سے بھی زیادہ خوشوار ہیں اور میں ابھی میں کبیر جی میں ابھی کا شہ عبدالمطلب  
آج بھی میں نے ہر بدن کا ایک نولہ دیکھا سوختم نہیں وہ کہاں سے آیا اور میرے کمرے میں آسمان کی چوڑی عروق کی جہور پر کوئی اندھ قلوبی سے  
میری سمیرت سے چھاتا اور کر دینے اور میں نے دوسرے میں کا شرقی مطرب دیکھ کر اور مجھے تین علم خفرائے زینت شرقی میں ایک مطرب میں اور  
ایک کبیر کی جہت پر ابھی میری ایک تکلیف کو زیادہ ہو گئی گویا مجھے چند عروش ایک گئے تھے جس میں پھر ان کی عروش میں ہو گئی کہ ان کے اٹار اور کمر کی  
کوئی چیز نظر نہیں آ رہی اس اثنا میں کہ ہلکا پھرا اور میں نے دیکھا وہ مجھ میں تیار اور انھیں کو دعا کی طرح آسمان کی طرف اٹھانے ہوئے ہے  
پھر میں نے ایک سفید ہوا دیکھا تھا سلاطین نے بیچا کر اس پر پھا گیا ہے اور مجھ سے اور مجھ ہو گیا مانتے میں ایک ساتویں کو شاد کہ ہاتھ کتہ ہلکا  
کو شربت مطرب میں تھا اور ان تمام ہندوں کے اندر لے جا کر وہ آپ کے ہم گرائی اور فضل و صورت کو پہچان نہیں اور ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کو  
مالی بیان کی بدولت دھما سے شرب اور کتہ ہو گیا جانے گا پھر آنا نا بول چیت گیا آپ وہ دھما سے زیادہ سفید لہو میں اپنے خفرائے جس کے نیچے  
سبز خفرائے ہوا جو کتہ سفید عروسی کی تین چایاں ہیں اور کوئی کہہ دے کہ کتہ ہلکا سے حضرت اور رحمت کی جو بن پکڑی ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں چپ سادہ گئے تیر اور رحمت صاف صاف صاف ہے۔

مصر مصری رحمت اللہ علیہ کا کلام شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ اور ذکریا بن یحییٰ بن یوسف بن منصور بن عمرو انصاری مصری رحمت اللہ علیہ  
حدیث ماہیت ہے کہ تین دوسں میں جانی یہ حدیث سے کراہت و بیعت سے اذلال کا جو یوں کے ہاتھوں ۲۵۱ء میں بنو امی شہید ہوئے۔ اپنے  
ایک نصیہ سے شہر لڑائے ہیں۔

مصر مصری رحمت اللہ علیہ کا کلام

یوسف مصری رحمت اللہ علیہ کا کلام

نور مصری رحمت اللہ علیہ کا کلام

لَا تَدْرِي لَوْلَا آلُ الْكَافِرِينَ  
لَمُنَ الْكَافِرُونَ الْعَبْدَ الْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ

”محمدؐ چھ مدت پہلے میں سلاطین و مملوکوں نے جو فتنہ پھیلا دیا، آپؐ کا کہنا کہ ان امارانہ افراد سے ہیں۔ اگر انہوں نے نہ ہوتے تو حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے خدا نے نہ رشتہ آئی اور وہ ہمارے ہوا تو اس طرح انہوں نے آپؐ کی عقلی سے غم جوئے اور عجزوں سے آپؐ کے انہوں میں شیخ کی تہذیب کی راہ کوئی نہیں سمجھ سکتے تھے کہ انہوں نے شرب سے منع کیا اور دیا تو اسی گرت آپؐ کی عقلی سے بھی پانی کے سونے پھوٹے۔“

وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ

”اگر یہ سلاطین علیہ السلام کے لئے ہو، لیکن دشنام تابع فرمان بھی، (جس کا دماغ ہمارے نبیؐ کی نصرت و دفاع کے لئے دواں ہوئی ایک ماہ کی مصافحت پر تھا) آپؐ سے مراد ہو، جو خود خدا کا ہے، عظیم محنت و عطا ہوئی ہے اور عینات اس کے تابع ہیں جو ہم انہوں کے لئے لکھے، اور اگر مرنے ہیں (تمام کائناتوں کی پائیاں آپؐ کو ملنا ہوں گی) لیکن حق تعالیٰ ہندو نام نے پھر انہیں قوم دی۔“

وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
وَأَنَّ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ  
لَمُنَ كَانُوا كَالْكَافِرِينَ كَالْكَافِرِينَ

”اگر وہ ہر ایک میں اور مملوکوں کو خدا پرانہ تعالیٰ سے ہم کہہ رہے ہیں۔ جس آپؐ صیب عطا ہیں، لیکن ان سے خدا ہم کو کام ہوا اور یہ ہر ایک صیب ہوا اور حق تعالیٰ نے ان کو تہذیب کا طور و طرح کو صرف آپؐ کی عقلی سے عطا ہوا، لیکن ہم کی شہد ہمارا ہے سے آپؐ کے گاہ گاہوں کی مفاہیث کریں گے، خدا تعالیٰ کے ہاں آپؐ کو تہذیب عطا ہو گئی اس لئے اس پر ہر

فانما من انزلنا من السماء

وبالبر والحق والعدل والابواب والابواب

مصر والحب والحب والحب والحب

والحب والحب والحب والحب

والحب والحب والحب والحب

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند مرتبہ پر فائز ہیں اسی سے ان پر احباب قصب و کمر کے ہیں، بلند الخرواں میں سب سے  
ہیں داخل ہوں گے اور آپ ﷺ کے لئے جنت کے تمام دروازے کھلے ہوئے ہوں گے۔“

هذا آخر ما يسمو الله جمعه من الاخبار بالعقبات التي وقعت الى رحلتنا معاً يدخل لى  
دلائل البر والبر والبر والبر

پہر شیخ اسلام کے دور اول میں ہونے والے واقعات اور احادیث و روایات پانے والے مشاہیر و اعیان

اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مشہور قول کے معنی ہیں: تاریخ اول از بروز قیامت حضرت محمدی رحمت ہوئی اور اس میں سے ہم حاصل ہو  
یاں۔ یہ ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور اس میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات

ما قبل میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پانے والے وقت کے وقت ہوئی اور لوگ مستعد بنی مابعد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی  
بیعت میں مشغول ہو گئے پھر یہ کہ جی دن اور شنگ کی صبح کو کھد میں ماہ بیت کا طلعہ شروع ہوا۔ یہاں پہلے شخص بیان کیا جا چکا ہے کہ اگر کما  
از حضرت ائمہ میں رسول اللہ ﷺ کے غسل آنحضرت دینے اور شنگ کے دینی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مایاوتہ روزہ سے میں مصروف ہو گئے اور انہوں نے  
آپ ﷺ آجادی نہایت کوئی نہ کیا جیسا کہ اس کے معنی ہیں: شیخ طبرانی بیان کیا جا چکا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر ... محمد بن عقیل بن یزید (زہری) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب  
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی تو دوسرے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو گئے اور  
مطہرات اور بھر بھی اللہ عز و جل سے پہلے تقریر کی اللہ کی حمد کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اگلے میں نے آپ کو کوئی سے آج بائیں کی نہیں  
نہیں سے انہیں ترابا نہ میں پایا ہے اور نہ میں اللہ نے مجھے اس بات کی نصیحت کی تھی کہ میں مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے بعد نہ  
میں کا نظام نہ کرے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ میں کوئی شرف نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قریش و بنی ہاشم کی  
اس سے اس نے وہی اللہ ﷺ کی رحمت کی اور اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے کہ تو اللہ تعالیٰ تمہاری رضامندی بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے تم  
کو اس سے ایسا شرف بخشا کہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا شرف بخشا کہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا شرف بخشا کہ میں  
لے جنت میں نہ دے دے اور رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تقریر ... اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تقریر کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو!  
مجھے یہ شرف ان کا بھی ہے کہ اللہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، نہ خدا میں، نہ کونوں تو میری نہ نہ ہو اور اگر میں کوئی کمال تو مجھے سیدھا کہہ دیجئے  
و ان سے انجمت کیا ہے اور تمہارا کرم میرے سوا کونسی ہے جب تک کہ کسی آئے کسی کا حق نہ دلا دلاں اور تمہارا حق اب جب تک کہ میں نہ

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۔ احمد رضا رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں جو احادیث بیان کی ہیں، ان میں سے کچھ احادیث صحیحہ ہیں، کچھ احادیث صحیحہ میں اضافہ کیا ہے اور کچھ احادیث صحیحہ میں کٹاؤں کیے گئے ہیں۔ مثلاً احادیث صحیحہ میں ہے: "مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَكَانَ كَالْخَيْلِ الْمَرْبُوعَةِ" (جو شخص اپنا دین بدلتا ہے وہ گھڑی کی طرح ہے جس کا ہاتھ اور پیر الگ الگ ہیں)۔ لیکن احمد رضا رحمہ اللہ نے اس میں اضافہ کیا ہے: "وَيُكَلِّفُ الْمَلِكُ الْوَلِيَّ" (اور بادشاہ ولی کو اس کا مالک بناتا ہے)۔ یہ اضافہ صحیح نہیں ہے۔

ان بات پر غور کیا کہ یہ نظمیں جو کچھ رخی انداز سے جو کچھ ان کا شمار غزل و غزل کے درمیان تھا۔ ان کی صفات کے بعد یہ نظمیں  
 دیگر رخی ان کے انداز و نحو میں تھیں۔ ان کے انداز و نحو میں تھیں۔ ان کے انداز و نحو میں تھیں۔







اسے نبی اسلام بن کر اور اس پر امن کا کلمہ بھی تلاوت کیا گیا ہے نیز ان کے پاس ہے نیز ان کا حضور محمد کی دعا سے کھوار حضرت عائشہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئے تو انہیں عرب سے تہہ ہو گئے اور خدق مجھ سے بڑا اور بڑا چھوڑا اور وہ مصیبت کا دن ہوئی کاسر اور انھوں نے یازدہ ماہ گزار دیں تو ان کو نور کوئی نور ہو کر ملا۔ ان کا صحابہ اور ان سے ملنے والے ہر شخص کو ہر روز دو رکعت کی نماز پڑھانی گئی کہ ان کو پڑھنے سے روکنے والی کمر لیاں ہی فرما رہے تھے، دعا کی قسم انھوں نے ہر صبح باپ کے فضلہ کا پانی پلکیں اور انھیں دیکھ کر ان کی دعا پڑھنے سے روک دیا کہ ان کے پاس ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہ ان کو لیا تو اب نے فرمایا جس شخص نے حضرت عمر کو دیکھا ہے وہ جانتا ہے کہ ان کو اسلام کا کلمہ سننے سے پہلے یہ کہے ہیں، اللہ کی قسم ان کو ایک ماہ اور دو ماہ کی آدمی تھے اور آپ کا سامنے سے لے کر ان کے پیچھے مر جائے تھے۔

[illegible]

اور صیغہ "یا کوہ" نے ان کو ضرور اہل محمد و آلہ محمد و خیرہ سے مل کر حسن بھری روایت کی ہے کہ رب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اظہار امامت فرمائی تھ تو پہنچے کا لفظ ادا کر لیا تو بعض انصار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو عہد فرمایا ہے کہ وہ امام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کو دھار ابراہیم حق نہ دینے دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے نہت کا ذکر کر کے یہ کہنا کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو امامی سے پہلے کیا اور فرمایا اسے اس وقت جب قریشی نہ تھے کہ وہ ابھی نہ داخل ہندوستان کے تھے اور ابھر کے سامنے کی ہو گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب کے اور حضرت رضی اللہ عنہ کو کھانسا کہنا اور انھیں روکا کی کاظمی اور فرماں کے ساتھ بول چلے اور حضرت امام رضی اللہ عنہ نے اس وقت اور حضرت عبداللہ بن ابی سہل رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹھی تھی۔ کچھ عرصہ بعد چلے گئے حضرت امام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس سال اللہ کے نبی پیدا ہوا ہے آپ سارے ہونے لگی ہیں اگرچہ ابھی دنیا کا خدا کی خدمت نہ تو اسے گاوار نہ تھے حارہوں کا، مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت امام رضی اللہ عنہ سے حضرت عمری خطاب رضی اللہ عنہ کے حضور اجازت لی کہ آپ انھیں یہاں چھوڑ جائیں۔ پتہ صحیح تھ کہ رضی اللہ عنہ حضرت امام رضی اللہ عنہ کی نوج میں شامل تھے اور حضرت امام رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زمرہ انھیں تیار فرمایا۔ انکی ہر کے اس کے بعد اب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت امام رضی اللہ عنہ سے ملنے کو کہتے "اے میرے اسلام علیک

[illegible]























اور کہ پر عمل نہ ہونے کے بعد شیطانی کے بہکاؤ سے کسی آکر اپنے دین سے بھگت گئے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آہ کہہ دو کہ تو انہیں کے سب سے بھدو کہ وہ دنیا میں سے تھا، میں اس نے اپنے رب کے فرمان کی بغض کی، کیا تم اسے اور اس کی ذات کو سب سے علاوہ دست مالتا ہے جو حال تک وہ تمہارے کھینچے نہیں ہیں اور ظالموں کے لئے بہت زیادہ ہے) مزید فرماتا ہے (بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے، میں اس سے اپنا نہ جاؤ اور اپنی جماعت کو بلاؤ، چنانکہ وہ دشمنوں میں سے ہو جائیگا، یاد رکھو میں نے تمہاری طرف مہاجرین و انصار اور صحابی کے ساتھ جو دلی کرتے، انہوں کی فوج معاف کی، چلو میں نے اسے عفو دیا ہے کہ وہ کسی سے ایمان نہ لائے، سو کوئی بات تمہاری نہ کرے گا اور دعوت الی اللہ سے اخیر سے کس نے نہ کرے، اور اگر وہ سلام کا قریزہ کرے اور میں صلح کرے تو اس کی مدد کرے، اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرے یہاں تک کہ وہ باہمی کی طرف موت آئے یا بکھرو، ان میں سے جس پر ظالم پائے اس پر رحم نہ کرے، وہ ان کو کھٹکے سے بھرا، خدا انہیں چوری طرح قتل کر دے اور جو تو ان اور بھائی کو قیدی رکھے اور کسی سے اسلام کے علاوہ کچھ قبول نہ کرے، پس جو اس کی اتاریا کرے گا وہ اس کے لئے ایسا ہوگا اور جہاں سے چھوڑے گا اللہ کو برگزیدہ جزیرہ تکے گا۔ ۱۸۔) میں نے اپنے اچھے لوگوں پر عفو کیا ہے کہ وہ اپنا مہم تہہ تمہارے پر نہیں بن چکے اور ان سے دینے والے کو بھی عفو کیا ہے، چنانچہ جب سلمان افغان دینے کو ان سے روکا، اور کہو کہ نہ دینے کو ان سے ان کا مدار اہل کے ہر سے میں نے چھوڑا، اور اگر وہ انکار کریں تو انہیں جلا کر کھلا کر مار دو، اگر تیری تو ان پر غالب ہو جاؤ۔ ۱۹۔

پس یوسف بن عمر عبد اللہ بن سید عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔

### باب

احراء کی ذوالقہ سے معذور مقامات کی جانب روانگی۔۔۔ امرامادہ ہمارے ہمدان کے سرخیل حضرت ابوسعید خاندانی و ولید رضی اللہ عنہ تھے، ام احمد و حنظلہ علیہ السلام بن حرب سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سرحدین سے جنگ کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مہلوط کیا تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سنا ہے کہ خالد رضی اللہ عنہ بن ولید ہتھکا کھائی تک بندہ ہے وہ ظاہر ہوئی ہے، جو نہ کی گوارا میں سے ایک گوارا ہے، کث اللہ فی نے کہ وہ اور منافقین کے خلاف سوتا ہے اور جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ ذوالقہ سے چلے اور حضرت محمد بنی رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ سے ایک ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے دھوکا کیا کہ وہ کرباب اپنے ساتھی امراء کے ساتھ انہیں شیر کی جانب میں گے اور وہ امراء کو مارنے کے لئے مظاہرہ کریں گے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو غمزدہ پا کر سب سے پہلے اٹھ اسدی کی جانب جائیں، پھر اس کے بعد جو صحابی جانب ہوں، اور علی بن خولیہ رضی اللہ عنہ بھی اسامہ و عقیلہ میں تھا، وہ جو جس اور بنی ان کے ساتھ ہو گئے تھے، اور میں نے بھی جو بنیہ تخت اور اڑی کے پاس اپنی مدد کی خاطر لانے کے لئے آئی تھیں، وہ کہ نہیںوں نے بھی اپنے کچھ لوگوں کو آگے بھجوا دیا کہ وہ مدد کی سے انہیں پیچھے سے مل جائیں اور حضرت محمد بنی رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت ہدی رضی اللہ عنہ حسین بن قثم کو بھیجا، فرمایا اے قثم کے پاس پہنچنا کہ وہ علیہ السلام کو مدد دیں، وہ تھکے کان کی چاقی ہو جائے ہیں حضرت ہدی رضی اللہ عنہ قثم بنی نے کی طرف بھیجے اور انہیں حضرت محمد بنی رضی اللہ عنہ کی بیعت دیتے تھے، اور امروا کی قوم کو مارنے کا حکم دیا، انہوں نے جواب دیا، ایمان انھیں یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کرتے تھے، حضرت ہدی رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم تمہاری عافیت ان کے لئے اور وہ مسلسل قریب دیکھتے رہے، میں نے یہاں تک کہ انہیں پتہ چل جائے گا کہ آپ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے سردار ہیں اور حضرت ہدی رضی اللہ عنہ مسلسل ان کے پاس وکشت کرتے رہے حتیٰ کہ وہ زہم ہو گئے، اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کر دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کے ہمدان میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ میں نہیں دیکھیں، ان میں سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے ثابت رضی اللہ

میں اقرم در حضرت محمد کا دشمنی اللہ میں نہیں کہ مراد دلہنہ۔ حق۔ کوٹھ پر بیٹھا۔

فلجی لہو اس کا بھائی مسلما اپنے صاحبوں کے ساتھ ان دونوں کو ملے اور جب انہیں معلوم ہو کہ یہ بیت اور عکاش ہیں تو متاعے پر نکل آئے حضرت عکاش رضی اللہ عنہ نے سوال ہی نہیں کی کہ کیا اور بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ یہ دشمنی اللہ عنہ نے جان کو اس سے پہلے کہ کیا اور جو روایت ہوں گے کہ یہ دشمنی اللہ عنہ نے اپنے آپ رضی اللہ عنہ پر ملے کر کے یہ دشمنی اللہ عنہ کو کر دیا اور صحابہ اور اس کے بعد کی مسلمانوں نے حضرت بیت رضی اللہ عنہ میں اقرم کو کر دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنی فوراً کے ساتھ آئے تو آپ نے دونوں کو قتل کیا اور یہ بات مسلمانوں کو بہت شنی گزری اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس بات میں نے اپنی اقرم رضی اللہ عنہ اور عکاش رضی اللہ عنہ کو میرا کارنامہ میں سے ہے مجھ اور میں نے جلی کا سر اکڑ کیا اور وہ پہلے ہی بھی یہ بدل سے ڈرنے کا ہادی ہے کہ میں تو اسے نہ ملایا اور کی دن فیروز کے مرنے میں تھا کہ اکیلے گا۔ مگر یہ بچا اور انوں کو نصیحت پہنچا ہے، ہاں اور وہی حمل کے نکل سے نکل نہیں گئے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی بی بی کی جانب گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ طبرستان کے قتل سے آپ رضی اللہ عنہ سے کہ: مجھے تمہارا دل کی سہلت دینا کہ وہ نہیں۔ نے مجھ سے بہت مائی جتا کہ وہ اپنے ان دونوں کو اپنے صاحبزادوں جنوں نے طبرستان کو بوجہ جانے میں بدل دینا کی۔ چاہا کہ وہ ان کے پاس واپس آجائیں۔ بے شک وہ اس بات سے مخالف ہیں کہ اگر انہیں نہ۔ نہ آپ رضی اللہ عنہ کی بی بی کی کو طبرستان کو گراؤ تو ان کو مارے گا جو اس کے پاس چلے گئے ہیں اور انہیں جلد و زور پہنچانے کی نسبت یہ بات آپ رضی اللہ عنہ کو بدوہ محبوب۔ چنانچہ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ رجوع کر کے آئے لے بی بی کو سوا ہزاروں کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، جو خالد رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل ہو گئے، اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل ہو گئے، اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بی بی کو بلایا کہ خالد کو چاہی کہ اسے خدا کا بھیجے تاکہ وہ اس کی بہت دینا کہ میں انہیں، اہل سلاطین شاہ و سلطان اہل بی بی کی طرف انہیں بھیجے چاہتا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس گئے اور سسکوں و ششوں کرتے رہے حتیٰ کہ انہیں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بی بی کو اردوان کے ساتھ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو منہ کے پاس لے کر اور ان میں سے ایک جلد ہزار مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو گئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہہ کر اپنے بی بی کو اردوان کے لئے بلایا کہ بہت کا باعث ہوئے، ابھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے آیا، ہوا اور اس میں اتارے اور وہاں اپنی فوراً کو تسلیم کر اور تمام بدلوں پر بھیجا اور اس کے ساتھ دوسرے چلے آئے اور اعراب کے بہت سے تھاکے سفر سے اس کو کھدے سے گئے کہ گھست کیے ہوئے ہیں، دو ٹھیکہ بھی اپنی تو ہزار ہوں لوگوں کے ساتھ شاف ہو گئے تھے ان کے ساتھ تھے، زمین میں صحن بھی اپنی فوراً میں تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہہ کر ان کے ساتھ ہوا اور ان کو کہہ کر کہ: طبرستان چلا پھرتا کروں گے لے کر تیرے ہاتھ کر۔ نے بی بی کو تاکہ وہ اپنے شینا میں اس وقت کو دیکھے جو سے ملتی ہے ادھر میں تیرا رہا اور جب وہ جنگ سے گزرا تو وہ طبرستان کی طرف آجائے بی بی کو دوسرے لے کر ہوا تھا، وقت کرتا کہ جبریل تمہارے پاس آیا ہے وہ جواب دیا نہیں، ابھر وہ واپس جا کر جنگ کرتا ابھر واپس آ کر وہی بات پوچھا اور وہی جواب دیا، جب تیسری بار آیا تو اس نے اسے کہہ کر کیا تمہارے پاس جبریل آیا؟ چنانچہ اس نے کہہ جانا، اس نے پوچھا اس نے تجھے نہ کہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں لے مجھے کہا ہے کہ تیرے لئے اس کی بی بی کی طرف ایک جنگ ہے وہاں کی بات ہے جسے لکھیں مجھے گا۔ میں نے کہا میں نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جتنے کرنا ہے کہ قرآن مجید، ساتھ میں، بات ہوئی تھی تو نہیں ہوئے گا۔ بلکہ اس نے کہا: اسے بی بی فرما، واپس ہوا اور اس نے گفتگو کی اور لوگ طبرستان مجھ سے ہو گئے اور جب مسلمان اس سے پاس آئے تو وہ مجھ سے پوچھا اور اس نے کہا: میں اس نے اپنے تیار ہوا تھا، اس نے اپنی بی بی کو فرما کہ اپنے وقت پر ہوا کر لیا۔ کہنے کو شام چل گیا، اور میرا بی بی فرما کہ جبریل کی ہمارے جو کچھ اس کے ساتھ تھے اس سے ایک گروہ کو اللہ تعالیٰ نے جس کر دیا اور جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو نصیب لایا تھا اس کی امداد تو وہ میرا، سلیم ہو۔ بہت کہنے گئے ہم جس دین سے ملے ہیں اس میں دیکھیں داخل ہوتے ہیں اور ہم انہیں اور اس کے بعد مول پر ایمان لائے اس کی ہاں میں اور اس میں اس کے ساتھ نہیں کرتے ہیں۔

میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ طبرستان حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی تھی مرتبہ ہو گیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو عیدینا میں، ہر اس کی مدد میں گزرا ہو گیا اور اسلام سے مرتبہ ہو کر اپنی قوم سے کہنے کا گھ کی قسم اپنی قوم کے نبی کی نسبت مجھے نبی اسد







میرا راجہ نے جیسا کہ قصہ کیا تھا اسے سیدنا کی حسیب کذاب سے مانگنا سے شکر اہل کی قوم اس سے مذکور اس کے لئے کہ اس کا معاملہ بہت بڑا ہے تو وہ انہیں کہنے لگا: میری سزا لازم ہے، کہ تیری طرح آہستہ آہستہ جلا کر شہید کر دوں گا۔ جس کے بعد تمہیں کوئی ملامت نہ ہوگی، مگر وہی یہاں کرتا ہے کہ تمہیں نے حسیب سے جنگ کرنے کی مخالفت کی اور جب اس کو پتہ چلی کہ وہ اس کی طرف آ رہی ہے تو وہ اپنے ملائے کے ہندے میں خود وہ گیارہ لاکھ روپے سب آواں کے ساتھ جنگ میں مصروف تھا۔ وہ حضرت عمرؓ سے بھی بلائے میں ابوالجہل نے مسلمانوں کی افواج کے ساتھ اس کی مدد کی اور سیدہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی آمد کا اظہار کر رہے تھے۔ پس اس نے سہار کے پاس اپنی کچھ بھینسیاں لگا کر وہاں پہنچ جائے تو وہ اسے قتل کی حسیب نے زمین دینے کی ضمانت دیجیے، پس اللہ نے تجھے وہ دیکھو حسیب! پس وہی یہ سہار سے پہنچا اس نے سہار کی جانب پیغام بھجوا کر کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ اس کی طرف گیا، ایک شہر میں ان دونوں کی ملاقات ہوئی اور جب سید نے غلطی میں اس سے ملاقات کی تو اس کے سامنے حسیب نے زمین کی پیشکش کر دی جو اس نے دے دی۔ پس سید نے کہا: شہداء کی بلائے اللہ نے سن لی اور جب وہ ملائے کرتے تو وہ اسے چھلکے کا لٹی دیتا ہے اور پھر اس کا امیر جاسع بھائی کی مدد دیتا ہے، تمہارے رب نے جب تمہیں دیکھا تو تمہیں سلام کیا اور وحشت سے نکال دیا، اس نے ہرے کے کھانے تمہیں نبات دی اور تمہیں دعا کیا، نام پر گروہوں کی مخالفت واجب کی گئی ہیں، نہ کہ اشتیاق و نفار کی، وہ تمہارا رب ہے، عالی نور، باطن اور باہر اس کے رب کے لئے رات کو اُترے ہوئے ہیں اور ان کو کھتہ دے دیتے ہیں۔

اور اس نے کہا: جب میں نے دیکھا کہ ان کے پیچھے خود صورت اور ان کے پیچھے پاک ہو گئے ہیں اور ان کے ہاتھ خوب ہو گئے ہیں، تو میں نے انہیں کہا: تم دونوں کے قریب نہیں آؤ گے، نہ شراب پیو گے، نہ کھانا کھاؤ، اور وہ تمہارے رب سے کہو، وہی اللہ پاک ہے جب وہ تمہاری آئے کی قوم کیسے نکال دیا ہو گے، اور تم آسمان کے بادشاہ کی جانب کیسے چلا گئے، اور اگر وہ واقعی کا کافرا بھی ہوتا تو اس پر گلوہ ہر روز دھڑکوں کی باتوں کو جانتا ہے اور اگر کوئی اس میں شک ہو گئے ہیں۔ مگر سید نے یہ کہنا شروع کیا کہ میں نے یہ کہہ کر کہ میں نے شہداء کی مدد کی ہے، جب اس کے ہاتھ نہ چپ ہو، تو اس وقت اس پر جو تمہیں حرام ہو چکا، تمہیں کی، علاوہ اس کے کہ وہ نہ چپ ہو جائے، تو وہ خود بھی وہاں رہا، اس کے لئے حلال ہو جائیگا، یہاں تک کہ اس کے ہاتھ نہ چپ ہو، یہ وہی مظلوم کی اپنی ضمانت ہے، یہ سیدنا ہے کہ جب وہ سہار سے غلطی میں ملا تو اس سے پوچھا کہ اس کی طرف کیا آدمی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: مجھے نہیں بتایا، کیا کرتی ہیں؟ لگتا ہے کہ وہاں کو تمہاری طرف کہاں ہوئی ہے؟ اس نے کہا: کیا تو نہیں دیکھتی کہ تمہارے رب نے حلال کے ساتھ کیا کیا، اس نے پتہ کی تھی کہ اس سے روزی ہوئی ایک راجہ پھر ان کی سہار سے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: یہ ایک اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کے لئے شرمگاہیں بھجوائیں اور مردوں کو کھن کا خاندان بنا دیا ہے، اور ان میں سے کھن کا گھر داخل کرتے ہیں، مگر جب ان کی اٹھوڑا ہوئی ہے تو ہم انہیں نکالتے ہیں اور وہ دھارے کھڑے ہو جاتے ہیں، سہار نے کہا: میں غای ہوئی ہوں کہ تو یہ سہار نے اسے کہا: کیا میں تمہیں کھانا کروں، تو اس نے کہا: ہر قریب قوم کے ساتھ مردوں کو کھانا چاہا، وہی وہی ہیں، انہوں نے کہا: اللہ عارف کے لئے یہ سہار ہو چکا، تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تو چاہے تو تمہیں یا مگر کفری میں، اور اگر تو چاہے تو ہم تجھے جہنم لادیں، یا مگر چارہ خانوں پر چڑھانے، اور اگر تو چاہے تو جہنم لادیں، یا مگر کھانا کھانے۔

سہار نے کہا: کھانا کھانے سے کیا میری جانب آدمی ہوئی ہے، نہ وہ زمین میں اس کے ساتھ رہی۔ میرا پی قوم کی طرف بھی تو انہوں نے پوچھا، میں نے تمہیں کیا سہار نے؟ اس نے کہا: میں نے تجھے کوئی عمر نہیں دیا۔ انہوں نے کہا: میرے لئے پھر میرے کھانا کھانا نہ ہوئی بات ہے، پس انہوں نے میرے پیچھے کے لئے آگنی بھیجا، میں نے کہا: اپنے سواؤں کو میرے پاس بھیج دو، اس نے جیت میں رہی تو اس کی جانب بھیجا، اس نے کہا: اپنی قوم میں مظلوم نہ کہ سیدنا کی حسیب رسول اللہ نے تم سے دعا کی کہ میں سائنہ کھن میں، جو کھن کی بلائے اللہ نے تمہیں دیکھنی پھر اس وقت کی کہ زمین کا وہی اس کا سر ہے، جو اس کے لئے تھا وہی اس کا سر ہے۔

اس کے بعد سہار اپنے ملائے میں بائیں آگئی، نہ یہ اس وقت کی بات ہے، جب اسے پتہ چلا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ باہر سے داخل ہوا، اس نے کہا: میں وہ سیدنا کے کھانے خزانے لینے کے لئے ہوں، اور جو یہی کی جانب دایں میں گئی، وہ حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ کے لئے ایک پیغام میں دی، یہ آپ رضی اللہ عنہ نے فلان نام لکھ کر وہ اس سے چلاؤں کہ دیا۔

## باب

مالک بن نویرہ یہ روایت بھی کے حالات..... جب نماز چاروں حصوں کے بعد اذان کی آواز آئی تو اس نے اس صداقت کے مسئلہ سے باز نہ کر لیا۔ اذان پڑھ کر اس نے گھر سے نکلتے ہوئے کہا کہ میں نماز پڑھنے کے بعد اپنے معاملے میں ہمارا کارکن آئے ہیں ان کے پاس کام لے کے غیور کیا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ کے ساتھ گناہ کے لئے اذان پڑھ کر اپنے دھرمی اللہ سے پیچھے رہ گئے اور کہنے لگے کہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے جو ہم کو اقامہ ہم پر کر رکھے ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا ضروری ہے کہ اس وقت سے ضرور اذان پڑھنا چاہئے اگر چہ اس سے پاس میں معاملے میں کوئی مصلحت نہ ہو مگر میں میری عمر سے پاس خیر میں آتی ہیں چنانچہ پیش تھیں جیسے پرچند گویا کہ اس کا دوسرا کٹاؤ نہ لے گا، اور اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے رہے۔ پھر ان کا کھانا پکائی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے انکار کرنے کا مطالبہ کیا، آخر وہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے، جب آپ رضی اللہ عنہ نے انہوں کو کھانا لے لے لیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو قاتل یا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہوں کو قاتل دینے کے لئے کٹاؤ نہ لے لے لیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا استعمال کیا اور وہ کو ۲۰۰ صدقات دینے لگے مگر مالک بن نویرہ اپنے دوسرے میں حیران اور لوگوں سے الگ تھک تھا، جو ان کے آگے اور اس کے ساتھیوں کو کھانا پکایا کہ یہ سب سب نے ان کے بارے میں اختلاف کیا اور حضرت ابیہ اور رضی اللہ عنہ نے حضرت بن ابیہ کے ساتھ مل کر اسے قاتل دینی کا فیصلہ لے لیا۔

روایت ہے کہ قید میں لے کر قید خانوں میں اپنی بیویوں کے ساتھ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف میں نے اطلاع کیا کہ اپنے قید خانوں کو گرم کر دو گویا کہ ان کے پاس آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی کھانا نہ ہے، چنانچہ انہیں لگ کر دیا، اور حضرت ضریرہ نے ان کو زور دیا کہ انہوں نے مالک بن نویرہ کو قاتل کر دیا، اور جب دولت سے اس نے سنا تو وہ پھر لکھا اور لوگ ان سے مل کر ملے ہوئے تھے، اس نے کہا جب اللہ کی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کس سے کہہ رہے ہیں اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو قاتل کر دیا، اس نے کہا جب اللہ کی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی امر میں اور مخالفت نہیں کی، چاہے اسے سزا دے کہ اسے کہہ رہے ہیں کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کو قاتل کر دیا اور جو کچھ اس نے کہا ان کی سزا دے تو اسے کوئی کھانا نہ دے گا، اسے دینے میں کیا تھا، اسے بتایا اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ کوئی کھانا کی سزا دے گا، اس نے کہا مالک بن نویرہ نے کہا کہ اسے سزا دے سزا کی بجائی میں خیال ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا جو ہمارا دھرمی ہے اور ہمارا دوست نہیں؟ اسے سزا دے کہ اسے قاتل کر دے، لیکن اسے قاتل کر دیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا سر دو چروں کے دو میان رکھا گیا اور تینوں پر وہ پیا پیا گیا، اور اس نے جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ کیا کہ کھانا بنا کر آپ رضی اللہ عنہ کو دے، اور وہ کو اس سے خوفزدہ کر دی، اسے یہ کہہ مالک کے صرف ہاتھ کو آگ میں ڈالا گیا، یہ بھی کہ اسے ہاتھ کا گوشت یکے کیا مگر کھانے کی وجہ سے ہر شخص نے دیا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جو کہہ کیا تھا حضرت ابیہ اور رضی اللہ عنہ نے ہر حضرت محمد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابیہ اور رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے معاملے میں شریک ہو کر حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے معذور کر دیجیے، اس کی توبہ میں غم نہ جاتا ہے، حضرت ابیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی توبہ میں نہیں کروں گا جسے اللہ تعالیٰ نے کفار میں سے ہے، آخر تم میں یوں بھی آگے نہ گئے، حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تو حضرت محمد رضی اللہ عنہ ان کی توبہ نہ لے گئے اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ کو دوسرے دینے والے لگے، اس نے اپنے ہاتھ کی زبردستی کہہ دی کہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس سے جدا کر دیا، اس کی توبہ لے لیا۔

ہم نے یہ عرض کیا کہ ہندو کے دربار میں ساتھیوں کی طرح رہے، پھر کہا کہ یہ ہاتھوں میں ہندو ہوں گے اور ہم جب تک زندہ رہے، حضرت محمد سے ہم سے مل سکتے ہیں، اس نے کفر اور کفر کی قوم کو بھلا کر کہہ دیا، لیکن جب ہم مالک بن نویرہ کے لئے ہندو کے ہندو ہیں، تو گویا ہم نے ایک بات کہہ دی کہ یہ ساتھیوں کی۔

442

”میرے رشتہی قہرمان ہاں اسیوں سے مدد نے پر کچھ حاسد کی اور کہا کہ تو جس قبر کو دیکھے گا اس پہاں قبر کی عمارت سے دئے گا، جو غوطی اور دلاک سے کہو دیان میں ہے، اس نے اس کہا، تم جو قبر کو کہا دے، مجھے بھڑو دے، سب مالک حق کی قبر ہیں۔“

[illegible]

مسئلہ کذاب ملعون کا نقل..... جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے راضی ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کی سعادت پر آپ کو خط لکھ کر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ کو یاد میں بخوف سے جنگ کر کے کوہک اور سب مسلمان بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے اور انصار کے باہر حضرت امیر رضی اللہ عنہ میں تھیں یہاں سے آپ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حرہ قرینہ راسخہ میں رہنے لگے انھیں مزاج دار جب آپ رضی اللہ عنہ اصحاب صحابہ کے گھوڑوں کے پاس سے گزرے تو ان کو دیکھ کر کہا کہ یہاں سے نکال دو رہے کا حکم دیا اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے بھیج دیا کہ وہ ان کا دھوکہ دے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد سے پہلے حضرت کرم رضی اللہ عنہ میں داخل ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں سے کوہک قادیانہ دونوں بخوف کا مطالعہ کر لیا، کیونکہ وہ کوئی چالیں ہزاروں کے قریب ہاں رہے۔ حضرت کرم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد سے پہلے جلد بازی سے کہا کہ امارانہ سے جنگ شروع کر دی اور مصیبت میں پڑ گئے پس وہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا انکار کرنے لگے اور جب مسئلہ کو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی آمد کے حصول خبر ملی تو اس نے یہ نہ کہ ایک جانب ایک جگہ تھے حرب کہا جاتا تھا۔ میں نے ان کو لایا اور سوزہ زاربان کے پیچھے تھا اور اس نے وہاں کوئی گناہ کرنا تو ان کی عمارت اس کے لئے خوب تھا کھلی کر دی اور اس نے ان کو بیخود کر دیا اور میرا حکم میں اٹھیں اور حضور علیہ السلام کے وہاں کو مقرر کیا اور یہ وہاں اس کا دوستی تھا جس نے اس کے لئے گواہی دی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ہے یہ سید میں محبوب کو ان کے ساتھ حکومت میں سامان بنایا جائے، اور یہ ملعون اہل عمارت کہ سب سے زیادہ گمراہ کرنے والا تھا جس کی وہ مسئلہ کا کھجی ہو گیا اللہ تعالیٰ ان دونوں پر لعنت



جانوں کا بھاری دھول کے ساتھ جات کیوں لگا آ پیدہ تھی لاف منہ فہرہ کر کہتے ہوئے مدنی اللہ عز

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے علیؑ! قرآن اُن کما فیہ من سے زمیئت دے، ارا آپ نے من پر حملہ کر کے انھیں دور دھکا دیا اور فرمایا: ہوئے رضی اللہ عنہ۔

[illegible]

حضرت میر تقی اعظمی کا کلام و خوشی بنی عرب (حضرت مولانا قاسم علی کی طرف سے چھاپا ہوا ہے) میں انگریزوں اور اس کے دوسری جانب سے نکل گیا۔ اور حضرت ابو یوسف کی رائے اور سنا کہ بنی عرب نے ہلکی ہے کہ اسے کوہ پامانی سے دگر پڑا اور کل سے ایک مہر سے لے کر آٹھ سو روپیہ تک کے مہینوں کے مہر کا ایک بیٹھ مقام غزنی کا گلیڈا بھیجے اور سرحد کشمیری میں ہر محلہ کو ہوا اور انگریزوں نے پانچ ہزار خانہ دار بھیجے اور ایک مہینے سے کہ اس میں ہزار تھے، اور مسئلہ کوئی کہ چار سو اور پندرہ سو تھے، اور ایک مہینے سے کہ پانچ سو تھے اور اس مقام میں سادات صحابہ رضی اللہ عنہم اور لوگوں کے سردار بھی تھے اور حضرت خالد بنی اللہ اور دہر لکھنؤ بھی رہا بھی آپ رضی اللہ عنہ کے چچے تھے، ابھی آپ رضی اللہ عنہ سے حضور کوہ پامانی کے گھٹانے کا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو سبیل کا شرف کرانے اور جب رضی اللہ عنہ اور جلیل بنی انصاری کے قریب سے گزرتے تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کیا کہہ رہے ہیں اس نے کہا نہیں، انھوں نے کہا اس سے بڑھ کر ہے یہ جلیل بنی انصاری ہے۔

سینکھ دین ضروریات کہتے ہیں۔ پھر وہ ایک نوجوان بھائی اور سر سے ستانی پہلی تاکہ والے شخص کے قریب سے گزرتے تو کسی نے کہا یہ تمہارا دوست ہے۔ حضرت خاندن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص کی ابتلا کر کے بے غما تھانہ لیا کہ وہ صبر و صبر حضرت خاندن رضی اللہ عنہ سے سوا اور اس کو جس امر کے قصور سے اس کی پاس جو جملہ امور کی تھی انھیں ہٹانے کو کہاجا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قصور سے بچنے کا امر دیا، کہا اور ان میں شراب، لہو، عورتیں، کچھ اور چیزیں تھیں، بچے تھے، پس بچاؤ۔ نے حضرت خاندن رضی اللہ عنہ کو کھانہ کھا کر کہہ کر چلے جاتوں اور پھر ان میں سے کچھ سے ملے ہیں، انھیں سے ملنا











اور متعدد کی نوادی اطراف کی طرف جانے پر مجبور کر دیا، ایک قطر نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف آتی دیکھا، جس نے آپ کو سب حالات بتائے اور آپ سے لگے، اگلی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعا پڑھوائی اور طریقہ کھینچا، میری اور عربیہ الیاد اسی آدھی کے پاس بھیجے، اچھلنے کو اس کی طرف اور عربیہ کو میری طرف، اور ان دونوں کو کھنکھایا کہ وہ دونوں اپنے اپنے بلوں اور مقامات سے ابتداء کریں اور مصلیٰ میرے ہونے کے اور سب دہلے ہر دو کی طرف جائیں تو عربیہ میرے ہوں گے۔

اس سے پہلے باغی میں ہم جانتے کر چکے ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حوٹے مگر بن ابی اسیر کی کوسیل کی طرف بھیجا تو ان کے پیچھے مصلیٰ بن حوٹہ بھیجا، اور حضرت عمرؓ نے جند الراس سے کام لیا، اور حضرت علیؓ کی آمد سے علی بن ابی اسیر پر حملہ کر دیا، تاکہ آپ آئیے ہی رخ حاصل کریں، ایک میلہ سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ڈھمکے، اور وہ وہاں پہنچ آئے، حتیٰ کہ خالد بن ولید آگئے اور انہوں نے مسیبر کو مطلوب کیا، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، اور حضرت صدیق نے انہیں ان کی جگہ بازی پر طاقت کا خاکہ اور فرمایا کہ میں آزمائش کے بعد تمہارے بارے میں تمہارے دوستوں اور بھائیوں سے پوچھوں گا، اور انہیں خبر دے گا کہ وہ مصلیٰ اور عربیہ کے ساتھ نہ کر سکیں، اور تم میں سے ہر کوئی اپنی فوج کا امیر ہو گا، سب تک فرمان میں ہو، دونوں کے دھرم و حریف ہوں گے، اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو میری طرف چلے جاؤ، اور جب تمہاراں سے فارغ ہو جاؤ تو میری طرف چلے جاؤ، اور ہم جبر بن ابی اسیر کے ساتھ ہو جاؤ، اور حضرت عمرؓ اور یمن کے درمیان فیصلہ جمرہ طے، اس پر اور حضرت عمرؓ حضرت صدیقؓ کے حکم کے مطابق مصلیٰ اور عربیہ کے مقامات پہنچنے سے قبل ان کے ساتھ جائے، اور ان دونوں کو حضرت صدیقؓ نے لکھا کہ وہ اوقات کے بعد فرمان سے چلنے یا وہاں پر قیام کرنے کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے تک نہیں دیکھیں، پس وہاں پر سے اور جب وہ قون کے کڑا لیکھ آئے تو انہوں نے قطر سے مراد کی اور لکھا میں مالک کو بھی فوج کی آدمی اطلاع ملی، لہذا وہ اپنی فوج کے ساتھ نکلا، اور ہر مقام پر پڑاؤ کر لیا، یہ تمام اس علاقے کا شمار بڑی معزنی تھی، اور اس نے بچوں اور اسول کو ان کے پیچھے رکھا، تاکہ ان کی جنگ کے لئے قوت کا باعث ہو، اور قطر اور عبادہ، عمار، عتاق، ابی اسیر ہو گئے، اور وہیں پڑاؤ کر لیا، اور حضرت صدیقؓ کے اسراہ کی طرف چلا گیا، اور وہ مسلمانوں کے پاس آئے، اور وہ دونوں فرمایاں، اسے سارے ہو گئیں، اور شہید ہو گئے، اور مسلمان آزمائش میں پڑ گئے، اور عربیہ، عتاق، پربت، بھیر، بنی، بنی ثعلبہ، بنی تہ، اپنے فضل و کرم سے اس کا ذکر، گھڑی میں، اپنی فوج اور عبداللہ بن مسعودؓ کے اسراہ کی جہت سے، اور ان کے پاس فوج بھیج دی، اور جب انہوں نے آپ کے پاس پہنچے، انہیں سچا کہا، یہ اسلحہ ہوئی، اور شرمین، بنی بھیر، کربلا، گئے، اور مسلمانوں نے ان کا پیچہ کیا، اور ان میں سے کسی بڑا، چاہے انہوں کو کھل کر دیا، اور بچوں کو قید کر لیا، اور تمام اسوال اور معزنی پر جنت کر لیا، اور امیر عربیہ کے ساتھ جس کو حضرت صدیقؓ کے پاس بھیجا، مگر غریب ہے، صحابہ کے پاس واپس آ گئے۔

اور جب وہ مقام سے فارغ ہو گئے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، تو حضرت عمرؓ نے جن کے ساتھ وہ لوگ ان میں شامل ہو گئے تھے، ان کے ساتھ بنی بھیر کو گئے، حتیٰ کہ آپ میرا میں داخل ہو گئے، اور آپ نے ان کو روکا، جو اس میں مقیم پایا، ایک کا امیر۔ غریب ہو گئی، اس کا تھا، جو جنت کی آپ کا ایک شخص تھا، اور وہ میری فوج کا امیر بھی رہتا تھا، اور دونوں میں اختلاف پایا جاتا تھا، اور بنی بھیر کے لشکر و فوج کے لئے رحمت تھا، حضرت عمرؓ نے بنی بھیر سے ساتھ لے کر بنی تہ کی فوج کے پاس آپ کو جواب دیا، اور حضرت عمرؓ کے ساتھ شامل ہو گیا، اور مسلمان ان سے طاقتور ہو گئے، اور ان کا دل خرد ہو گیا، اور حضرت عمرؓ نے اس دولت الی اللہ اور سچا طاقت کرنے کا بیڑا مجھ کو دیا، اپنے ساتھیوں کی کثرت اور طرح بہت کی طاقت کی وجہ سے، اور کہ لکھا گیا، اور اپنی سرکشی پر اسراہ کر گئے، لہذا تو حضرت عمرؓ بنی بھیر کے ساتھ اس کی طرف بلائے، اور اس کے ساتھ وہاں تک پہنچ گئے، جہاں بنی بھیر نے غارتگری کا سامنا کیا، اور شرمین پر گئے، اور اس کی فوج کے بہت سے آدمی قتل ہو گئے، اور مسلمانوں نے ان کے اسوال کو نصیحت میں حاصل کیا، اور نصیحت میں تہجد اور چوں کے ایک بڑا، اور محمدؐ و انہوں نے ان میں ان سب چیزوں نے حضرت عمرؓ کو دیکھ کر یاد کیا، اور آپ نے اس کے قتل کو فریاد سے، اور حضرت صدیقؓ کے پاس بھیجا، اور انہوں نے آپ کو جو سچا طاقت الی ان کے متعلق، آپ کو بتا دیا، اور تمام کے لئے عہدہ کے ایک شخص، اسباب کے ساتھ خوشخبری بھیجی، اور اس پر ہر میں صومہ نامی ایک شخص نے یا شہدائے کبار۔

اللہ تعالیٰ فرماتے اور ہم اور فریق کو جب وہ دو میل اونٹنیوں کو ہمارے پاس لائے، ایسے خطا کار کی جزا سے جو کسی عہد کی عہد پائی نہیں کرتا اور نہ اس سے اس چیز کی امید رکھتا ہے جس کی انکار ہم سے امید کی جاتی ہے، مگر مگر میری قوم کی فوج ہمارے ان کے کارہ سے نہ ہوتے تو نفا میں بھی جہاد سے لئے راستے تک پہنچتے اور ہماری مثال اس شخص کی ہے جس نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو کاٹا اور انہوں نے اس پر صاحبِ آداب ہوئے۔

مگر ہم بھی ان کے لئے چاہتے ہیں کہ جب اس شخص کی جہاد میں ہمارا ہونا ہو تو اس نے زمین کے بہت سے کمرہ عمل اور کمرہ دینی آدمیوں کو مگر نہ کہ جتنی کسان میں سے بہت سے لوگ یا ان کی آنکھوں سے اسلام سے مراد ہو گئی اور یہ کہ اسے ممکنہ امراء میں سے کسی کو، نیز وہ بھی اور انہوں نے اس کے لئے کیا کیا، بہت کام پہلے جان کر چکے ہیں۔

جب انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفعہ کی اطلاع ملی تو ان میں سے بہت سے لوگ شہداء ہوئے، لیکن اس میں اضافہ ہو گیا، اللہ تعالیٰ جیسا اس سے بخیر ہو سکے اور حضرت سعد بنی نے اہل یمن کے امراء اور آسامہ کو لکھا کہ وہ فیروز اور ہمیں یمن بخیر کی حد کریں اور آپ کی فوجیں جلد ان کے پاس پہنچ جائیں گی اور ہمیں نے لاہوری امراء کے لئے کی خواہش کی مگر وہ انہوں نے پر ہی قابو نہ کیا اور فیروز دہلیس اس سے بچ گیا اور اب اس کی طرح ہوا کہ اس نے کہا کیا کیا اور سب سے پہلے انہوں نے کویتا میں بھیجا جب وہ ان کے پاس آیا تو اس نے جلدی سے اس پر حمل کر کے اسے قتل کر دیا یا کراہی نے فیروز کو اپنے ہاں آنے کا بیچنا اور جب وہ راستے میں ہی قتل ہوا تو اس نے ایک عورت کو دوسری عورت سے کہتے تاکہ خدا کی قسم یہ کسی اپنے ساتھی کی طرح قتل ہوا کہ اس کے ساتھ ساتھ ہی سے وہاں سے اٹھ کر آیا اور اس نے اسے صاحبِ کوفہ دہلیس کے قتل کے حلقہ اطلاع دی کہ وہ اپنے غولانی ماموں کے پاس فیروز، دلاویز کی ہلاک کو یمن سے جلا وطن کر دیا اور ایک دست جنگی میں اور ایک دست مسند میں بھیجا، جس نے فیروز خطبات کو دیکھ کر بے حد غصہ کیا تو اس کے ساتھ قتل ہوا اور اس کی قیس کے ساتھ فریج ہوئی اور ہم شہید ہو گئے، ہوں ہی اس نے قیس اور اس کی ہوائی فوج اور اس شخص کی بی بی فوج کو شکست دی اور انہوں نے ہر جانب انہیں شکست دی اور قیس اور عروہ بن مسعود کرب قید ہو گئے، اور عروہ کی اسی طرح مرگے ہوئے تھا اور اس نے اس شخص کی وصیت کر لی تھی اور عروہ بن ابی اس نے ان دونوں کو قید کر کے حضرت سعد بنی کی طرف بھیجا تو آپ نے ان دونوں کو فروریج کی توان دونوں نے آپ کے پاس مسندت کی اور آپ نے ان کے کاہری عذر کو قبول کر لیا اور بھیج دیا اور ان کی اعوام کی کیفیت کو جان بھرا کیا اور ان کو اکوڑا کر دیا اور ان کو اپنی قوم کی طرف واپس بھیج دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی کارہ سے طویل جنگوں کے بعد اپنی ان بیٹیوں کو واپس آگئے جہاں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھے، مگر ہم بنی کے جان کا مسکندہ نہ کریں تو ان کا ذکر طویل ہو جائے گا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہر عرب کی ہر جانب کے باشندوں میں سے بعض نے ارتداد اختیار کر لیا، یہی حضرت سعد بنی نے امراء اور پیشوا کو ان کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان اطراف میں رہے، اسی لئے مؤمنین کے ہمارے وہاں ہوں اور ان میں سے اپنے کارہ دہلیس، جس میدان میں ابھی مؤمنین اور مشرکین کا مقابلہ ہوا، حضرت سعد بنی و کبر و رضی اللہ عنہ کی فوج وہاں کے مرتد بنیوں کو قابو آئی اور ان کو خوب قتل کیا اور بہت سی فوجیں حاصل کیں، جس سے وہاں کے باشندے بے انتقام حاصل کرتے اور قیس کی طرف بھیجے اور وہاں سے لوگوں میں قریح کر دیتے اور اسی طرح انہیں اسی قوت حاصل ہو جاتی اور انہیں اب دہلیس میں سے جو لوگ اپنا سے جنگ کے خوف نہاں ہوتے وہ ان سے جنگ کے لئے تیار ہو جاتے، جیسا کہ عقریب اس کی تفصیل بیان ہوگی۔

اور مسلسل یہ کیفیت رہی تا کہ ہر عرب میں صرف وہ لوگوں کے کہ وہاں سے فرما کر اور حضرت سعد بنی رضی اللہ عنہ کے طریقہ مدنی ہائی دیکھے، جیسا کہ اب لوگوں اور ان کے طریقے کو اختیار کرتے، ان کا حال ہے اور ان جنگوں میں سے اکثر جنگیں اللہ کے آخر واداء کے شرور میں ہوئیں، سب امراء و عادات کے جہان میں پیدا ہو جان کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے اس سال کا قیام پائی نہ پھٹا مسعد بن۔

اس سال میں حضرت سعد بنی نے اس سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو اپنے پاس رکھا۔







۱۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیت (عالیہا العلیس) اُٹھا، اور حضور اوصیہم طوی صوت لیس، ولا یجھروا لہ یغفر الذنوب) ملاں ہوئی تو آپ نے اسی طرح یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہارے آپ کو روایت پہلی جگہ آیت سے آپ کو ان کی گزری ہوئی آپ کا ہاتھ اور انھیں تھے اور دانت تھے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا نکل پر ہوا ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہین امی سے کہیں ہو، مگر تم قابل تریف حالت میں نہ ہو، اور شہید ہو کر فوت ہو گے اور اللہ تعالیٰ تم کو جزا میں ملے گا۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے آپ کی طرف مسلمانوں کو بھیجا تو حضرت رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں کے ساتھ گئے، اور جب میلہ، بوفہ وغیرہ سے مسلمانوں کی جنگ ہوئی تو انہوں نے مسلمانوں کو تین بار گستاخ دی، تو حضرت طاہر حضرت صالحہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ نہ کہنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہم اس طرف جنگ نہیں کیا کرتے تھے، اور ان دونوں نے اپنے لئے گڑھا کھود لیا اور اس میں داخل ہو گئے، اور ان کے لئے گڑھا کھودا، ان کی بیوی کا بیان ہے کہ ایک مسلمان نے حضرت طاہر سے بھی دھمکی دینا شروع کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گڑھ میں دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ گڑھ میں کھلی ہوئی ایک مسلمان میرے پاس سے گزرا اور اس نے میری زور و جھینا دی، اس کا مال اور منزل شروع کے اجتناب کر رہا ہے، اور اس کی منزل کے پاس ایک گڑھا ہے، اور اس نے زور پر چمکی بٹھا کر دیکھی ہے اور ہاتھ کے اوپر کو اور دیکھا ہے، خطہ خاندہ بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جانا، اور میری زور کی طرف آئی، میں نے جواب دے لے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیل سے پاس جاسے تو انہیں جان کہ مجھ پر اس کی طرح قرض ہے اور میرے پاس انکا مال اور میرا فنانا مآبہ ہے، اور تو اسے خوب کہنے سے اعتنا نہ کر، ایسا نہ ہو کہ تو اسے ضائع کرے۔ زور کی یہ سن کر تباہ ہو کر حضرت طاہر کے پاس آیا، اور انہوں نے زور کی طرف آئی، مجھ کو اس نے زور کا ان طرف پڑا، جیسا کہ انہوں نے بیان کیا تھا، اور اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی موت کے بعد ان کی وصیت کو لے کر چاروں عسکری قبیلوں کے متعلق طم غصہ کیا کہ حضرت طاہر بن قیس بن ثمال کے سوا اس کی وصیت میں کسی صوت کے بعد نہ ہوئی اور۔

اس حدیث اور حدیث کے اور بھی شواہد موجود ہیں اور حدیث جو آیت والا ہے، اوصیہم طوی صوت لیس سے متعلق ہے، اور صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیثی صحیح طاہر سے مروی ہے کہ حضرت طاہر بن قیس بن ثمال، جبکہ یارس کے دین فوہم کا کرانے اور آپ نے اپنا کھنڈ کھول دیا، وہ کہا اے اللہ تعالیٰ جو مجھ پر لوگ دے، اے ہیں، میں میرے مسافر اس سے براہ کرتا ہوں، اور جو کچھ ان لوگوں نے کہا ہے اس سے میرے حضور معذرت کرتا ہوں، میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، اور آپ رضی اللہ عنہ کی زور چوٹی ہو گئی، تو ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو خوب ہتھکڑیاں بٹھا کر آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، میری زور ایک چمکی بٹھا کر میں آگے نہیں لے سکتا، میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس سے بدتر نہیں کیا، اور انہوں نے زور کو عرض کیا، تو انہوں نے کہا، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی کی جانی دیتیں، اللہ کی۔ طبرانی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت حزان بن ابی دہبہ، ابن عمرو بن عامر بن لؤوی، آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی یاد پر بھی کہا تھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے اور آپ حضرت مسیح بن اسیب نے اور ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ کھینچ لیا، انہوں نے انکار کیا اور کہنے لگے کہ میرے مسلمانوں نے میرا ہاتھ نہ کھینچا ہے، میں اسے تبدیل نہیں کروں گا، وہ دم میں، میری جانی دے، آپ رضی اللہ عنہ جبکہ یارس کے اس شہید ہوئے، اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کے انہوں نے بیٹے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور وہ آپ رضی اللہ عنہ اور پوتا عیسیٰ بن وہب رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے۔

اس سال شہید ہوئے انہوں میں اور پورا بنی بھی ہیں، جو ان میں سے ایک تھے، جنہوں نے اسوہ نبوی کو نقل کیا تھا، اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کے مسلمانوں طرف رجوع کرنے سے پہلے انہوں نے اس سال وہیں حاکم کے قتل کیا، اور جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ





شہداء علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دو کھن میں بھی قابل معاف ہیں کھن پر اہل حق ہے جب آپ پھر گئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا کیا ہے انہوں نے کہا وہ لوگ ہو گئے ہیں، آپ نے فرمایا ملائکہ نے کیا کیا ہے انہوں نے کہا وہ لوگ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا، کھن ان لوگوں کے درمیان ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی سیرت آپ کی مالک کے پاس بھیجی جس نے آپ کو ان کی تحقیر سے سیرت کو ادا کیا کہ وہ لوگ کہہ شہداء انہوں نے کہا اگر کے چھوڑ دیا ہے تو معرفت محمد رضی اللہ عنہ نے اسے بیت المال میں داخل کر دیا۔

حضرت ابو جہلہ صاحب بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی وفات..... آپ کو کہہ میں دس بن خزیمہ بن اذان بن عبد ربیع بن قلدہ بن الخزرج بن سعد بن کعب بن الخزرج انصار کی الخزرجی کہ جاتا ہے آپ بدر میں شامل ہوئے اور ان کے دس بن جہلہ بن خزیمہ کا انصار کا کہنا ہے شہداء جنگ کی اور دس بن رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ان کے لوگوں کو فرمایا اور آپ نے اس کا حق ادا کر دیا اور آپ جنگ کے وقت خزانہ اور دس بن کھن کا چار کر لے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس میدان کا رزق کے سوا اس حال کو نہ پسند کرتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے سر پر سرخ پٹی باندھا کرتے تھے اور آپ کی فصاحت کی علامت تھی، آپ جنگ میں شامل ہوئے، کچھ جہلہ کعب بن اذان بن کھن کی شہداء جنگ تھے، انہوں نے بنی حنیظلہ پر حملہ کیا اور آپ کی بیعت گھوڑوں کی اس کے بازو اور آپ مسلسل جنگ کرتے رہے حتیٰ کہ اس دن شہید ہو گئے اور آپ نے رضی بن حرب کے ساتھ مسلمان ہوئے حتیٰ کہ مسلمان ہوئے، حضرت ابو جہلہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ساتھ اس پر غالب آگئے تھے، آپ کا بچہ ابتر جا رہا ہے کہ تم میرے کس نے اسے قتل کیا ہے۔

اور بعض کا قول ہے کہ آپ بد مذہب رہے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشین میں شامل ہوئے مگر یہ قول غلط ہے اور حضرت جہم بنی لوطی طرف مغرب نمودار کی جدایت میں تھا جو بی ہے اس کا اسلاف ضعیف ہے اور نہ ہی اس کا تعلق توجہ ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت شہید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات..... ریحانہ مدنی کے معزز اور بی بی مہر جس کے حلیہ بہت چمکے مسلمان ہوئے اور ہجرت کی اور وہ مدینہ آئے بعد کے بعد کے معز کو شہداء میں شامل ہوئے اور آپ ہجرت میں ان کے طرف رسول اللہ ﷺ کے بھیجے تھے۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اس کا ساتھی مسلمان ہو گیا۔ حضرت شہید بن وہب چالیس سال سے چھ سال کی عمر میں جنگ عمار میں شہید ہوئے آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے شہید ہوئے۔

حضرت الطغلی بن عمرو بن طریف رضی اللہ عنہ کی وفات..... ابن عباس رضی اللہ عنہ بن مسلم بن عیسیٰ بن مہزیہ رضی اللہ عنہ کی آپ نے ہجرت سے بہت پہلے اسلام قبول کیا، اور بی بی قمر کے پاس جا کر انہیں دعوت الی اللہ دی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں انہیں جہاد دی اور حضرت نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو آپ رضی اللہ عنہ دس کے نوے مسلمان گھرانوں کے ساتھ آپ کے پاس آئے اور آپ عمار کے سال مسلمانوں کے ساتھ کے ساتھ آپ کا بیٹا مروان آپ کے ساتھ تھا، حضرت الطغلی نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ کا سر منڈا ہو رہا ہے اور ایک عورت نے اسے منڈائی فرج میں داخل کر لیا ہے اور آپ کا بیٹا اس سے شہداء کو قتل کرتا ہے مگر اسے بھی پانچ آپ نے اس کی انہی کی کتاب مقرر کیا کہ جو کوئی اس کے ساتھ آپ کا بیٹا شہداء کی خواہش کرے گا کہ اس میں شہید نہیں ہوگا، جس طرح آپ نے قیس بنی قیس سے بھی باتیں ہو جائیں گی، بڑے جنگ پر ہوگا، میں شہید ہوا ہوں، کی جگہ یہاں ہوگا۔

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی وفات..... آپ ہجرت سے پہلے حضرت معاذ بن عمرو بن امیہ بن ابیہ کے ساتھ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت معصوم بن مہر کے ساتھ مسلمان ہوئے اور وہ مدینہ کے بعد کے معز کو شہداء میں شامل ہوئے بعد کعب بنی حنیظلہ کے تلوں میں شامل تھے اور جب آپ ہجرت میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہاں سے نکلے تو آپ کی پیروی آپ کے لئے روشن ہو جاتی تھی، مہدی بن



معدنی رضی اللہ عنہ کی وفات کے زمانے میں ذوالقعد کی جانب گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے آپ کو اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنے آگے بڑھانے کے طور پر پیش کیا تو اس کی اداس کے بھائی نے ان کی تائید میں کہا کہ آپ کو اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قتل ہونے سے پہلے یہاں تک پہنچا تو قتل کیا۔ پھر اس کے بعد طبع مسلمان ہو گیا جب کہ تم یہاں کر چکے ہیں اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر ۳۳ سال تھی اور آپ بہت خوبصورت تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

حضرت عثمان بن عفان کی وفات... اس کے بعد ابن جراح بن خنیسہ بلوی۔ بنی عمرو بن نوف کے حلیف، عاصم بن مہدی کے بھائی، آپ جد امجد، خلیفہ اور دیگر کی سرکوں میں بھی شامل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے دور حضرت زید بن ابیہاشہ رضی اللہ عنہ کے اور یہاں مہمانت کروائی۔ اور دونوں جنگ یرمہ میں شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

انکس نے عثمان شہید بن سالم بن ابیہاشہ کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو جب آپ علیہ السلام پر دئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم! ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ سے پہلے مرتے اور آپ علیہ السلام کے بعد فتح میں شامل ہوں۔ تو حضرت عثمان بن عفان نے کہا: خدا کی قسم! میں نہیں پہنچتا کہ میں آپ علیہ السلام سے پہلے مر جاؤں گا۔ میں نے جس طرح آپ علیہ السلام کے بعد ہونے کی حالت میں تمہارا حق ہے، اسی طرح مردہ ہونے کی حالت میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں آؤں گا۔

اور زید بن کلاب کے کہوں ہیں، ابوہریرہ اور ابوہریرہ کی رائے والوں میں شامل ہیں، انہوں نے آپ ﷺ کے بعد حضرت زید بن ابیہاشہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتل کرنا شروع کیا۔ میں جنگ کی۔ اور ان دونوں کے باپ خالد بن ولید نے بھی حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن العاصی کے ساتھ تھائی کے پاس گئے اور آپ کا اللہ شہید ہے۔

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ عثمان بن عفان پر بیعت کی وفات... ابن عبد شمس القرظی، بعضی۔ دار اہل بیت میں چلے۔ بہت پہلے مسلمان ہوئے۔ اور مشہور ہیں کہ ان کی جانب اہل بیت کی راہ پر راہ داس کے بعد کے سرکوں میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اور حضرت عبداللہ بن عمر کے یہاں مہمانت کروائی، اور دونوں جنگ یرمہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی عمر ۵۳ یا ۵۴ سال تھی، آپ نے اللہ کے دروغ سمجھتے تھے اور آپ کے واقعہ ایک اور سے پرچھے ہوئے تھے اور آپ ہی کے دانت ناکھ تھے اور آپ کا نام شہید الحشر تھا، بعض لوگوں کا قول ہے کہ شہید تھا۔

اور حضرت ابو جہانہ کی وفات پانے والوں میں شامل تھے، آپ کا نام ہاک بن قریظ تھا، ان کا مرنے کا زمانہ ۱۱ ہجری تک یہاں تک کہ ان کے بعد حضرت محمد بن حنفیہ پر سزا سے چار سو سال تک قرآن اور حدیث کا مہر وصال ملا، پھر، مسلمان و غیرہ شہید ہوئے۔ اور ہم نے ان لوگوں کی شہادت کی ہے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔ میں ان کو بھی؟ کہتا ہوں کہ اس دن شہید ہوئے، اسے یہاں کرنا کے نام ہیں:

### شہدائے مہاجرین

- ۱... مالک بن عمرو بنی غنم کے حلیف، مہاجر اور مدنی۔
- ۲... جابر بن عبد اللہ بن ابیہاشہ مدنی۔
- ۳... ابیہاشہ بن سعید بن ابیہاشہ مدنی۔
- ۴... حسن بن ابیہاشہ بن سعید، مہاجر بن مالک بن زید کے بھائی، ابیہاشہ بن سعید کے حلیف۔
- ۵... عامر بن ابیہاشہ، بنی عدی کے حلیف، مدنی۔
- ۶... مالک بن زید بن عدی کے حلیف۔



ضرورت تھی اس نے اس میں اس سے خیانت کی سہرتمیں چار ملائیں گز رہے تھے کہ وہ تنہا ہی نے رہتا تھا اور اس امر سے حق کے ہاتھوں اسے گل کر دیا یہ سب کچھ ہم پہلے بیان کرتے ہیں اور وہ دواؤں پر اپنی، فیروز و مکی اور شمس بن کھنجر مروی تھے۔  
یہ اندر بھی عادل صاحب رسول اللہ ﷺ کی وفات سے چند برس قبل ہوا اور بعض کا قول ہے کہ ایک رات قبل ہوا، واللہ اعلم باللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے مصلحتاً آگاہ کر دیا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

مسئلہ بن حبیب یحییٰ کذاب..... یحییٰ بن قیس جو حنفیہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس مندی یا بد رسول اللہ ﷺ اس سے آگاہ ہوئے تو آپ ﷺ نے اسے کہتے نہ کہ اگر وہ ﷺ سے بعد مجھے حکومت میں لائی جائے تو میں اس کی اطلاع کروں گا، آپ ﷺ نے اسے کہا، اگر تو مجھ سے یہ بگڑی آپ ﷺ کے ہاتھ میں بگڑی ایک شرعاً صحیح بھی مانتے تو میں تجھے نہیں دوں گا۔ اور کرتے نہ دے بھی دے تو اللہ تجھے نکل کر دے گا اور میں تجھے ضرور اس پر شکن میں دیکھوں گا جو مجھ سے کالی گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے خواب میں ﷺ کو کھا تھا کہ گوا آپ ﷺ کے ہاتھ میں سونے کے دو ٹکڑے ہیں، آپ ان کی ہوسے پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے خواب میں آپ ﷺ کی طرف دعائی کی کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کو بھیج کر دے گا، آپ ﷺ نے ان کو چھوٹا مٹی کا قودہ دلوں آؤ گئے تو آپ ﷺ نے اس کی یہ تعبیر کی کہ کذاب ظاہر ہوں گے۔ اور وہ صاحب صحابہ صاحب بھلا ہیں، اللہ تعالیٰ طریقہ بتا رہا ہے کہ وہ لوگوں کو دیکھ کر ان کی حکومت کی جاتی رہی ماسوا تو اپنے گھر میں ٹھہرا اور سیدہ کافہہ تعالیٰ نے حضرت بنی عرب کے ہاتھوں قتل کیا، اس نے لوگوں کے کفر سے کرنے کی طرح اسے نیکو دیکھ کر آرا کر دیا، اور حضرت ابو جہل نے اس کے سر پر تلوار رکھ کر اسے چار دیا، یہی اللہ تعالیٰ کے گھر کے گھر کے ان ہائیچ میں ﷺ سے موت کا بھیج دیا جاتا ہے۔ جب وہ قتل ہوا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کا پتہ چلا آپ کا بھائی بن مرہ نے اس کو لیں کے دے دیا، اس سے وعدہ کیجئے ہیں کہ وہ روزِ محشر اور جنتی اور سرے سے اٹھیں ہوئی ناک والا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک کھنجر تھا، اس نے کھنجر اٹھایا ہے کیجئے موت کے وقت اس کی عمر ایک سو چالیس سال تھی، واللہ اعلم

اس سے قبل اس کے دونوں اطراف پر شیر قتل ہو چکے تھے۔ اس میں سے ایک حکم بنی المظنی تھا جسے حکم ایسا کہا جاتا ہے: حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے قتل کیا، آپ ﷺ نے اسے اپنی قوم میں بکھر کر دے ہوئے بیکر، انھیں ان کی جنگ کے حالات بتا دیا، خبر مایا، جس نے اس کا کام تمام کر دیا، اور اس کے ہاتھ میں عتقہ تھا، جسے یہ جال مٹھو کہ پاتا ہے، یہ مسلمان ہو کر مہر مرہ ہو گیا تھا، اس نے مسئلہ کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنتی کے بارے میں دلوں پر لعنت کرے، واللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن خطاب کو اپنے قتل ہونے سے قبل اس کے قتل کرنے کی تلقین دی۔  
اور بنی اسلام کے بارے میں یہ حال کی اس ضرورتی شہادت میں جماعت کو لے کر ولایت کرنے والی بیویات ہے، مجھے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ مسئلہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھنجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ رسول کی طرف محمد رسول کی طرف۔

آپ ﷺ کو سلام دیا، اللہ تعالیٰ نے حکومت میں آپ کے ساتھ شریک کیا گیا ہے، شجر آپ کے لئے اور بیابان صحرے کے لئے ہیں۔  
اور یہی روایت ہے کہ بنی کھنجر آپ کے کچھ کھنجر ہمارے لئے چھ کھنجر قتل کر دیا، قتل کرنے والی قوم ہے۔  
رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف لعنت کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے مسئلہ کذاب کی طرف روایت کے کچھ پر ملاحظہ

ماجرہ:

باشاہہ تعالیٰ نے زمین کا ٹکڑہ جو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیا، اور اس کا ہر شجر و درخت کے لئے ہے۔  
اور اس سے پہلے ہم مسئلہ کے خلاف اس کو معاویہ کا ذکر کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کام کے باعث اس پر لعنت کرے، جو بدین سے بھی

زہد کر رہا۔ چنتا دہائی خیال کرتا تھا نہ تو فی ذات اس سے بہت پاس ہے اور جب رسول اللہ ﷺ اوقات ہو گئے تو اس نے خیال کیا کہ آپ ﷺ کے بعد اختیار نہ کرے گا اور اس نے اپنی تمام غیر خیرات کیا اور انھوں نے کسی کی اطاعت کرنی شروع نہ کیا کرتا تھا۔

اس کی وجہ سے نہ وہ نہیں اور اس کی شکایت کی اشد کریم صحرائی چاہتا ہے۔ اس کی طرف کئی کراہو گیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد اسے تعزیر کی رسمیت دی اور سر پرکاروں میں سے ایک کو کارہاداری حلقوں میں سے ایک سوت سے لہرا کر اس نے اس کا بیت چھوڑ دیا اور ہم چھوڑ دیا۔ اور جس قدر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر دے اس کی طرف لے کر جو بہت برافشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فمن اعطاهم صحن الفروى على الله كذا اوقان او حى النى ولم يرح الوه حى ومن قبل سائر مثل

انزل الله ولو نرى الظالمون على عمرات والسموات والملئكة باسطا ايديهم اسرحوا انفسكم علوم

تجرون عذاب انھوں بھگا کھنڈ فلولو على الله غير الحق وكنتم عن يمينه تستكبرون

پس میں نے اس کو اور اس کو اور اس کی تہمت کر دیکھ کر اس کو دھمکی دی کہ اگر وہ اپنے ہاتھوں سے کچھ نہ کرے گا تو اس کی عظیم تعزیر ہے کہ زیادہ منہ سب جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر لعنت کرے۔

### ہجرت نبوی ﷺ کا بارہواں سال

یہ سال شروع ہوا تو حضرت محمد بن عبد اللہ علیہ السلام کی فتنہاں اور ہاتھوں میں آپ نے عمرہ میں سے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ سلام کی فتنہاں کو استوار کرنے اور سرکوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے شروع میں دایمہ میں چلا کر رہے تھے حتیٰ کہ یہاں سے بھگتے والوں کو انھوں نے بھگت جانے کے بعد وہیں کی دایمہ سے اصل کی طرف لوٹ آیا اور جزیرہ عرب میں ہو گیا۔ اور دور جانے کا قریبہ کی طرف ہو گیا۔ اور طویل دور کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ جنگ بھگتوں کے لئے فلولو میں دایمہ میں اور بعض کا توں ہے کہ اس سے پہلے سال۔ کما تر میں ہوئی تھی۔ اور بنی ہذیل توں کے درمیان جنگ کی صورت یہ ہے کہ اس جگہ کا قمار لگا کر شہاب ہو جاتا۔ اور اس کا قمار میں اس نے الے مالی میں ہوا۔ اور اس قول کی بنا پر پائے کہ اس کا ذکر گزشتہ میں کر رہی تھی۔ اور جب کہ ہم نے اس احکام کی بنیاد نہ لگا کر کیا ہے کہ گزشتہ میں تھی ہوئے تھے۔ اور اس کے کہ اس سال میں شام عراق میں تھی ہوئے۔ انھوں نے سر تو ان کا ذکر ہو۔ ہم ان کے حالات کھل کرنے کے لئے بہت کریں گے۔ جیسا کہ ابھی ہم بیان کر رہی تھے اللہ تعالیٰ۔

یہ بھی بیان کیا ہے کہ جہاں اعلان اور امر۔ کہ جن سرکوں کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے ان کا قمار قمار میں ہوا ہے۔ اور انکی سامانیں چاروں اہل و عیال و عیال و عیال ہوئے۔ اور بنی ہذیل توں کے درمیان جنگ کی صورت یہ ہے کہ اس جگہ کا قمار لگا کر شہاب ہو جاتا۔ اور اس کا قمار میں اس نے الے مالی میں ہوا۔ اور اس قول کی بنا پر پائے کہ اس کا ذکر گزشتہ میں کر رہی تھی۔ اور جب کہ ہم نے اس احکام کی بنیاد نہ لگا کر کیا ہے کہ گزشتہ میں تھی ہوئے تھے۔ اور اس کے کہ اس سال میں شام عراق میں تھی ہوئے۔ انھوں نے سر تو ان کا ذکر ہو۔ ہم ان کے حالات کھل کرنے کے لئے بہت کریں گے۔ جیسا کہ ابھی ہم بیان کر رہی تھے اللہ تعالیٰ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بن ولید کی عراق کی طرف روانگی جب حضرت خالد بن ولید مجسمہ سے فارغ ہوئے تو حضرت محمد بن عبد اللہ نے انھیں عراق جانے کا چٹا مجسمہ دیا اور یہ کہ وہ عراق اللہ سے آغاز کریں اور عراق کے ہائی علاقے سے عراقی آئیں اور لوگوں سے روٹی کریں اور ان آدمیت بن اندوین۔ انکی سرور کوئی کریمہ نہ ہوگی ہے اور ان سے جزیرہ میں۔ ان کا کردہ قریب سے سال گذار کر یہاں ان سے جگہ کریں نہ آپ نے حضرت خالد کو یہ تم بھی دیا۔ کو آپ کی کو اپنے ساتھ چلے پر مجبور نہ کریں اور اسلحہ سے عہد ہوئے۔ دایمہ کی فتنہاں سے دھمکی اور اسلام میں دایمہ آگیا ہو۔ اور جن مسلمانوں کے پاس سے گزریں۔ انکی اپنے ساتھ لے لیں۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لئے بھی بھیجے میں صرف ہو گئے۔

واقعی کا بیان ہے کہ حضرت خالد کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ پر ایمان سے سیدھے عرض چل گئے، اور باقی ہے  
 کہ آپ پر ایمان سے مدینہ الہی آئے، مگر مدینہ سے عراق کے لوگوں کے دانت گم گئے، جنہی سے سچہ ہو چکا ہے۔

میں کھڑا ہوں، پہلا قول مشہور ہے اور اللہ اُن کے سامنے ہے جو ان کے کلمے کے ساتھ غور و فکر میں وقت نہ گئے اور آپ نے۔  
 مرد و عورت اور بچہ جہاں غلبہ بن گیا تو نہ تھا، ہر کوئی راضی بن گیا، عین حیرت انگیز تھا۔

اور محمد بن حنفیہ کو خالد صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد کو لکھا کہ وہ عراق چلے جائیں اور حضرت خالد عراق جاتے کے لئے روانہ سے چل پڑے اور مصافحات کی کئی باتیں یاد آ رہی تھیں آخر وہ جہاں تک مکران کا علاقہ تھا وہیں پہنچے وہاں سے وہ خالد بن ولید سے مصالحت کر لی۔ جس کہتا ہوں کہ صلح سے قبل ان میں سے بہت سے مسلمان قتل ہو گئے تھے۔ اور یہ صلح جب میں ایک بار اور دہریہ ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ فرار و پناہ ہوئی اور آپ سے مصالحت کرنے والا انھوں نے بنی صلوبہ تھا۔ بنو صلوبہ بنی صہبہ کی بھی کہا جاتا ہے جس کا علاقہ نے ان کی بات قبول کر لی اور انھیں قرآن لکھ دیا۔ پھر اگرچہ وہ جاتے تھے اور اس کے اشراف قبیلہ بنی قیس بن مرہ الحارثی کے ساتھ آپ کے پاس آئے اور یونس بن امیہ کے بعد کسری نے اسے حرم کا مہر مقرر کیا تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا کہ میں تمھیں اللہ اور اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں میں اگر تم سے قبول کر لو کہ تم مسلمانوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اور جو کچھ تمھیں انھیں میسر ہو سکے۔ وہ تمھیں بھی پیش کی اور جو آپ اور بنی امیہ بنی ہاشم کی دہریہ پر بھی ہو سکی۔ اور اگر تم انکار کر دو تمھیں جو چیز یاد آ رہی ہو کہ جس تمھارے پاس آئے انھوں نے ساتھ لیا ہوں۔ چنانچہ تم سے یہ بات قبول کر لو اور آؤ۔ بگتے ہیں۔ ہم تم سے جدا کر دیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انکار سے اور تمھارے دو دھیمان فیصلہ کرے گا کہ تم سے آپ سے کیا نہیں ہے۔ آپ سے جنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے، بلکہ ہم اپنے دین پر قائم رہیں گے اور تمھیں جزیہ ادا کریں گے۔ حضرت خالد نے انھیں کہا تم جزیہ دے دو۔ آپ نے ایک کرنا کہ نہ جنگ سے اور انھیں عراق میں سب سے بڑا شخص ہے جو اس جنگ میں چلے جائے جس آپ کو اور انھیں اپنے اہل عرب اور دہریہ تھے۔ آپ نے اسے چھوڑ دیا اور انھیں سے واپس پکڑی پھر ان سے نئے فرار و پناہ مصالحت کر لی۔

ہر ایک روایت میں ہے کہ وہ لاکھوں ہم پر کی داد دی پہلا جزیہ جو عرق سے وصول ہوا اور اس سے پہلے ہستیوں، جن پر انہیں جزیہ کے صلہ میں تھا، ان کا جزیہ نہ لایا گیا۔ اور جزیہ پر کسریٰ کے نائب کے ساتھ جو ان میں سے حضرت خالد کے پاس آئے ان میں عمرو بن عبد اللہ بن عبدان بن حلیہ بھی تھا، جو عرب نصاب میں سے تھا حضرت خالد نے اسے کہا تمہارا جوہر کہاں سے ہے اس نے جواب دیا یہ ہے۔ آپ کی پشت سے، آپ نے کہا تو کہاں سے لگھا ہے؟ اس نے کیا اپنی ماں کے پیٹ سے، آپ نے کہا تو ہلاک ہو تو کس چیز پر ہے؟ اس نے کہا زمین پر آپ نے کہا تو ہلاک ہو تو کس چیز میں ہے؟ اس نے کہا ہاں اور لڑائی میں تو کس میں؟ اس نے کہا ہاں اپنے کینڑوں میں، آپ نے کہا تو ہلاک ہو تو کس عمل سے کام لیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں اور لڑائی میں تو کس میں؟ اس نے کہا میں تھوڑے چور ہوں، اس نے کہا میں آپ کو جواب دے دوں۔ آپ نے کہا تو اسلام قبول کرے گا یا جنگ کرے گا؟ اس نے کہا میں کس کر دوں گا؟ آپ نے کہا یہ کیسے تھکے ہیں جو میں دیکھ رہا ہوں اس نے کہا، ہم نے انہیں یہ حقوق و قید کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ ہم ہمارے معنی کرے پھر آپ نے انہیں اسلام قبول کرنے اور جزیہ دینے یا جنگ کرنے کی طرف دعوت دی انہوں نے نہ تو سے جزار ہوا اور لاکھوں ہم پر لایا تو انہیں کہا، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

پھر حضرت خالد بن ولیدؓ نے اللہ تعالیٰ میں کسوٹی کے انوار، صوفیوں اور زہرا کی طرف خط بھیجا جس کا کہشام بن ابی العاص نے ان کے لیے خط لکھا۔

خالد بن الولید کی طرف سے اہل فارس کے صوبہ داروں کی طرف . ہدایت کے سچے دکارہ سناٹی ہو ، اور بعد اس نہ کہ ان کے لئے جس نے قہار کی جماعت میں پھوٹ ڈال دی ، اور قہار کی حکومت . مجھ میں کی اور قہار کی تدبیروں کو کز و کرا پادشاہ شہر جو شخص قہار کی فرائض سے چھوڑ گا . اور ان کے قبل کی طرف ہنر کے گا اور ان کے بچے کو کھائے گا تو وہ مسلمان ہے جو کہ ان میں سے حاصل ہیں اور اسے حاصل ہوں کی اور ان کو خدا یا ان سے جو جاس بڑی ہوں گی .

























تہذیب کے لئے باہر نکلے تو حضرت نے اسے منع فرمایا کہ آپ کو روکا اور آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو نکل کر دیا اور قافلے کو قیامت غالب اور  
 باہر اٹھاس دے یہی طرف تھا گ گیا اور نکلے ہی نہ ہوئے سے یہو طلب کی تو انہوں نے آپ کو چاندوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کی پٹائی کو  
 جائز قرار دیا اور اس کے پاس قرآن مجید کے جو اساتذہ تھے وہ وہاں لے کر آئے اور اس کے پاس دانیس آیا اور ہر آدمی کو اس کا مال  
 دانیس کو دیا پھر حق کی شہادت دے گا کہ وہ نہ کسی طرف ہجرت کر گئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو نکاح قول کے ساتھ آپ کو  
 دانیس کو دیا اور آپ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ جو اس کا حرم ہے پڑا جائے اور یہ عمر اللہ یہ یہ میں سلطان مستورات کے شرکین پر حرام ہے  
 اور یہ جانے کے واسطے کہ وہاں سے ہوا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ آپ نے نکاح ہجرت کے ساتھ حضرت زینب کو حضرت ابو العباس رضی اللہ عنہ کے پاس دانیس بھیجا، انشاء اللہ اور حضرت  
 زینب سے آپ کے اہل اہل بنی ابیہام میں بیٹا ہوا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو العباس کو یمن کی طرف بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 وہاں گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدہ کی تعریف کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اس نے مجھ سے بات کی تو مجھ سے بک بکلا اور مجھ سے وعدہ کیا  
 تو مجھ سے پورا کیا آپ کی وفات ۱۲ھ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اور اسی سال حضرت علی رضی اللہ عنہ حرم علییہ السلام نے  
 آپ کی بیٹی ام المہدیہ ابی العباس سے اس کی نکاح حضرت ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نکاح کیا، مجھے معلوم نہیں کہ یہ نکاح حضرت ابو العباس کی  
 وفات سے پہلے ہو یا اس کے بعد ہوا اور علیہ السلام۔

فتم شد  
 حصہ ششم  
 تاریخ ابن کثیر



